UNIVERSAL
LIBRARY

OU_224071

UNIVERSAL
LIBRARY

OUP 4889—5-8-74—10,000

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. [illegible] Accession No. 21534

Author [illegible]

Title [illegible]

This book should be returned on or before the date last marked below.

ہمین امید ہے کہ اس دلچسپ کتاب کے مطالعہ سے ہمارے ناظرین کی تضیع اوقات نہ ہوگی۔ بلکہ اس سے اونہین کئی ایسے فائدے حاصل ہونگے جو اکثر کاروباری زندگی مین کام آتے ہین۔ ایک مہذب قوم اور متمدن ملک کی طرز معاشرت۔ وضع حکومت۔ عدالتی کارروائی وغیرہ کا جاننا بھی ایک ضروری امر ہے۔ جن سے اہل نظر اور صاحب فکر اشخاص بہت سے مفید اور بکار آمد سبق لے سکتے ہین۔ اور جو باتین قابل اخذ اور لایق انتخاب ہوتی ہین وہ خود بخود مطالعہ کرنیوالے کی روح کی غذا ہوکر خون کی طرح اوسکے خیالات کا جزو ہوجاتی ہین اور پھر ایک نئے رنگ و ڈھنگ سے دوسرے پیرائے اور جدید قالب مین اپنا جلوہ دکھاتی ہین۔ کیونکہ جسم کی غذا روٹی اور روح کی غذا علم ہے۔

ہمارے ناظرین کو اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ آزادی کیا چیز ہے۔ اوسکے مقتضا اور منافع کیا ہین۔ قومی جوش۔ قومی ہمدردی اور قومی آزادی کسکو کہتے ہین۔ کس طرح پبلک کا اثر حکومت پر پڑتا ہے اور کیسے گورنمنٹ عام رایون کے تابع ہوتی ہے۔ علاوہ ازین اس کتاب سے یہ بھی واضح ہوگا کہ رعایا پر فرض ہے کہ وہ ہر ایک سرکاری کارروائی مین خواہ وہ کوتوالی کے متعلق ہو یا عدالت سے تعلق رکھتی ہو گورنمنٹ کی دل و جان سے امداد و اعانت کرے اور حتی الامکان پولس کی تائید کو اپنا فرض منصبی سمجھے۔ کیونکہ اہل پولس پبلک اور رعایا کے خادم ہین اور اوسی کی جان و مال کی حفاظت کے لیے مقرر کیے جاتے ہین۔

اس کتاب کے پڑھنے سے عہدہ داران کوتوالی پر بخوبی ثابت ہوگا کہ وہ دراصل پبلک کے خادم اور اوسکی حفاظت۔ راحت اور امنیت قایم رکھنے کے ذمہ دار ہین۔ تحقیقات اور تفتیش مین سہولت اور نرمی سے واقعات کا دریافت کرنا اون پر فرض ہے۔ یہہ ہرگز مناسب نہین کہ وہ بیچاری غریب رعایا پر جنکی حفاظت اور آرام و راحت کے لیے وہ مقرر کیے جاتے ہین وحشی درندون کیطرح اپنے ذاتی اغراض اور نفسانی مقاصد کی وجہ سے ظلم و تعدی روا رکھین اور ملزمین کو جو بلا وجہ اور بغیر قوی شبہ اور گمان کے پکڑے جاتے ہین مار پیٹ اور ڈرا دھمکا کر جو چاہین اون کی زبانون سے اقرار کرانیکی کوشش کرین۔ اور جھوٹے سچے واقعات گھڑ کر عدالت کے روبرو پیش کردین۔ اس ظلم و تعدی کا

وبال صرف اون ہی کی ذات پر ختم نہ ہوگا بلکہ آیندہ نسلون اور ملک و ملت سب کو تباہ کرے گا۔ واقعی اس قسم کے عہدہ دار پولیس اپنے فرایض منصبی سے بالکل ناواقف ہین اور بعوض پبلک کی حفاظت کے وہ اونپر سخت ظلم و تعدی کرتے ہین۔ وہ تفتیش مین اپنے علم و عقل سے کام نہین لیتے اور مشاہدہ اور سوچ سمجھکو اپنا رہبر نہین بناتے۔ ان عہدہ دارون کو اس کتاب کا مطالعہ کئی بار ضرور ہے جس سے انہین ابتدائی دریافت کا طریقہ پورے پورے طور سے ذہن نشین ہو اور واقعات کی تفتیش اور جرایم کی سراغرسانی مین کافی مدد ملے۔

چونکہ یہہ کتاب ابتدائی دریافت اور تفتیش کی ایک نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی نظیر ہے جسپر مابعد کی ساری عدالتی کارروائی مبنی ہوتی ہے اور جسپر ججونکی اور جوری کی رایین قایم ہوتی ہین اور چونکہ ایک ملک کی سرسبزی اور آبادی عدل و انصاف پر منحصر ہے جو عدالتی فیصلونکی جان ہے اور مدارت کی جان یہی ابتدائی دریافت اور تفتیش ہے جو اہل کو توالی کا ایک ذاتی فرض ہے لہذا امید کیجا سکتی ہے کہ جو گورنمنٹین اپنے صیغہ کوتوالی کو ترقی دینا چاہتی ہین اور رعایا کی آبادی اور راحت و امنیت کی طرف بدل متوجہ ہین وہ ضرور اس کتاب سے فایدہ اوٹھائین گی بلکہ یہہ بھی توقع ہے کہ صیغہ کوتوالی کے لایق عہدہ دار اس کتاب کو پولیس کے امتحان مین بھی شریک فرمائین گے تاکہ اہل کوتوالی کو اپنے فرض منصبی کے ادا کرنے مین ایک گونہ مدد ملے۔

ناظرین کی خدمت مین بصد ادب التماس ہے کہ یہہ کتاب اس غرض سے ترجمہ کیگئی ہے کہ عام لوگون کو پولیس کی کارروائی سے ایک گونہ واقفیت ہو اور تفریح اور دلچسپی کے ساتھ بہت بڑے فایدے بھی حاصل ہون۔ اسلیے اس ہیچمدان نے اپنی ٹوٹی پھوٹی زبان انگریزی اور اردو پر بھروسہ کرکے محنت اور مشقت کے ساتھہ جہان تک ہوسکا اس کتاب کا ترجمہ کردیا مگر اپنے ناظرین سے امید ہے کہ جہان کہین وہ غلطی ملاحظہ فرمائین گے وہان عفو اور معافی سے کام لین گے۔ اور مترجم کی لیاقت و قابلیت سے درگذر فرماکر کتاب کے اصل مطلب پر نظر رکھین گے۔ اور اس عاجز کو ممنون و مشکور فرمائین گے۔

راقم
محمد حسین

میرا پہلا جرم

فصل ۱

دو کوتوالی کے جوان۔ گیرنی فورڈ ڈینیوہنی۔ نامعلوم

سنہ ۱۸۱۰ عیسوی کے واقعات سیاسی کے ماقبل شہر پیرس کی پولس کا یہ دستور تھا کہ اس کے جوانوں کی وردی کے کالرمیں حرف الف۔ ب۔ ج۔ موافق ہر ڈویژن کے جس سے وہ متعلق ہوتے تھے نقرئی دھاگے سے بنے ہوئے رہتے تھے۔
مندرجۂ ذیل انتظام کے بموجب ہر ڈویژن کے پہرے کی باری ہر تیسرے دن آیا کرتی تھی۔

	یوم ۱	یوم ۲	یوم ۳
صبح کے سات بجے سے	دس بجے تک	الف	ب	ج
دس بجے سے	دو بجے دوپہر تک	ج	الف	ب
دو بجے دوپہر سے	پانچ بجے شام تک	الف	ب	ج
شام کے پانچ بجے سے	رات کے نو بجے تک	ب	ج	الف
نو بجے سے	آدھی رات تک	الف	ب	ج
آدھی رات سے	صبح کے سات بجے تک	ج	الف	ب

آدھی رات سے صبح کے سات بجے تک جو عرصہ گزرتا تھا اُسکو نائٹ ڈیوٹی

(رات کا پہرا) کہتے تھے۔ نصف شب سے دو بجے رات تک کوتوالی کے سارے جوان شہر پیرس مین جا بجا پھیلے رہتے تھے۔ جب دو بجتے تھے تو نصف افسران پولس اپنے اپنے خاص دفترون کو واپس چلے جاتے تھے اور وہان دوسری ڈویژن کے آنے تک ٹھیرے رہتے تھے۔ جو صبح کے سات بجے سے پہرہ دینے کے لئے آتی تھی۔ دن کو متعینہ ڈویژن کے جوان علیحدہ علیحدہ اپنے اپنے حدود مقررہ مین پہرہ دیتے ہوے ٹہلا کرتے تھے۔ اور جس قدر جگہہ ایک جوان کے پہرہ دینے یا ٹہلنے کے لئے معین تھی اُس کو "بیٹ" کہتے تھے۔ مگر رات کے وقت حسب موقع اور تعداد جوانان کوتوالی دو دو جوان ایک ایک محدود مقام معین کئے جاتے تھے اور یہ مقام موقع و محل کے موافق بہ نسبت دن کے کم و بیش ہوا کرتا تھا۔ ان دو جوانون کے مجموعہ کو "کوڈ" کہتے تھے۔ ان مین سے سینیر کانسٹبل یعنی پہلا جوان اپنی متعینہ سڑکون کے سیدھی جانب نگرانی کرتا تھا۔ اور اوس پر ٹھیل کر پہرہ دیا کرتا تھا اور اس کا ساتھی دوسرا جوان سڑک کے بائین جانب چند قدم کے فاصلہ سے اس کے پیچھے رہتا تھا۔ یہ انتظام اس غرض سے تھا کہ جوانان کوتوالی پہرہ دیتے وقت آپس مین بے کار باتین نہ کرنے پائین۔ اور لوگون کے پانون کی آہٹ تک سن سکین۔

جس واردات کو ہم اس کتاب مین بیان کرتے ہین وہ سکشس ایرنڈر مینٹ مین واقع ہوئی تھی۔ یہان دو سو جوانان کوتوالی کا ایک جوق متعین تھا۔ سکشس ایرنڈر منیٹ چار حصون مین منقسم تھا۔ اور ہر حصے مین ایک ایک پولیس اسٹیشن حسب تفصیل ذیل قائم تھا:-

نمبر	نام حصہ	نام اسٹیشن
۱	"لا مونی"	"رو گر سٹنی"
۲	"سینٹ جرمن ڈسپنس"	"رو ڈس سینٹ پیرس"
۳	"نو ٹری ڈم ڈیس جینپ"	"رو ڈس مشنی"
۴	"اوڈین"	"پلیس سینٹ سلپیس"

میرا پہلا جرم

اِنمین آخر الذکر صدر اسٹیشن تھا۔ یہان پولیس سپرنٹنڈنٹ کا دفتر تھا۔ چارون اسٹیشنون کے جوان اِن کے ماتحت تھے۔

انتظام کو توالی کا یہ مختصر بیان اس لئے بہت ضروری معلوم ہوا کہ ناظرین اُس جرم کی مختلف صورتین اور خفیہ حالتین بغیر انتشار ذہن کے اچھی طرح سمجھین۔ جس نے چند سال پیشتر پیرس کی آبادی مین ایک بہت بڑی ہل چل ڈالدی تھی۔ اور وہان کے سارے باشندون مین انتشار اور پریشانی پھیلادی تھی۔

جب ڈویژن نشان الف کے کانسٹیبل دس نمبر کم بارہ بجے نصف شب کو مابین دوشنبہ بتاریخ ۲۱ اور سہ شنبہ بتاریخ ۲۲ دسمبر ۱۸۶۸ء اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہوئی اوس وقت اُن کے افسر کرِنپ نامے نے جو ایک نوجوان "سیکنڈ کار پورل" تھا اپنے پندھرہ جوانون کی حاضری لی۔ وہ ہر ہر جوان کا نام حاضری کی کتاب مین پڑھ پڑھ کر پکارتا تھا۔ اور ہر ہر جوان جلدی جلدی حاضر کہتا جاتا تھا۔ ایک لمحہ اُس نے اُن کو سر سے پانون تک بڑی توجہ کے ساتھ دیکھا اور اس امر کا اطمینان کیا کہ اِنمین سے ہر ایک اپنے اپنے فرایض منصبی کے بجا لانے کے لئے تیار تھا۔ اور اِن سب کی ڈریس درست اور باقاعدہ تھی۔ بعد ازآن کرِنپ نے اُن کو اُس روز کا آرڈر پڑھ کر سنایا اور معمولی ہدایتین کیسز علاوہ ازاین اس رات کے لئے چند اَور خاص ضروری ہدایتین اضافہ کین۔

وہ ضروری ہدایتین یہ تھین :- ایک بہت بڑے خوفناک مجرمون کے گروہ کو اِس وقت دفعتہً گرفتار کرنا چاہیئے۔ جب کہ وہ اِرتکاب جرایم مین مشغول ہو۔ یہ مجرم بڑے باقی کار اور نہایت تجربہ کار نقب زن تھے۔ اِن کی دلیرانہ اور پیچیدہ وارداتون نے اس حصہ کے تمام تجارت پیشہ باشندون مین بہت بڑا خوف پھیلا دیا تھا۔ اور اِن مین اُن وارداتون کے سبب سے کھل بلی پڑگئی تھی۔ متواتر کئی راتون سے بہت سی شاپون اور دکانون کے قفل توڑے جاتے تھے۔ اور اُن کا تمام سامان چوری جاتا تھا۔

÷ پولیس کا ایک عہدہ۔ ÷ سزا دجزا کا حکم۔

مواقع واردات کی تحقیقات کی گئی اور غارت شدہ شاہین اور دکانین ملاحظہ کی گئیں
اُن کی آہنی اور چوبی کھڑکیون - کواڑون اور جھنجریون کے دیکھنے سے یہ امر بخوبی ثابت
ہوتا تھا کہ اُن کے کھولنے اور توڑنے مین ایک ہی قسم کے آلات استعمال کئے
گئے تھے اور ان کو بڑے پختہ کار اور تجربہ کار آدمیون نے استعمال کیا تھا کیونکہ
جتنے نشانات کواڑون اور کھڑکیون پر تھے وہ ایک ہی طرح کے معلوم ہوتے
تھے - بعض کارخانون اور دکانون مین کچھ آلات پڑے ملے جن سے بڑے
مضبوط دروازے اور زیادہ بھاری قفل توڑے گئے تھے - اور ان آلات
نقب زنی یعنی چھینی - کنجیون اور "جمیز" کے درمیان مین چند ایسی عجیب و
غریب ساخت اور وضع کے ہتوڑے پائے گئے جو اب تک کبھی دیکھنے مین نہین
آئے تھے - یہ ہتوڑے نیلون کے مشابہ تھے - اور جس مادے سے وہ بنائے
گئے تھے وہ واقعی عجیب وغریب تھا - یہ مادہ کئی مختلف دھاتون سے ترکیب دیا
گیا تھا - اور وہ ہتوڑے سانچون مین ڈھلے تھے - وہ مادہ جن سے وہ تیار ہوئے
تھے ایک ایسا عمدہ ممزوج تھا کہ اُس مین کئی نادر صفتین اور ضروری باتین مجتمع
تھین - وہ ہلکے اور مضبوط تھے اور سب سے زیادہ ندرت اُن مین یہ تھی کہ وہ
آواز نہین دیتے تھے - جتنا زور سے چاہو اُن کو کسی چیز پر مارو گر صدمے سے آواز
پیدا نہ ہوتی تھی - اور ذرا بھی جھنکار نہ آتی تھی - اُن کے دستے چھوٹے تھے بآسانی
گرفت مین آتے تھے - وہ لکڑی کے عوض وہیل مچھلی کی ہڈیسے بنائے گئے تھے اور اس
وجہ سے اُن مین بہت لچک تھی حقیقۃً وہ جادو کے ہتوڑے تھے - اور واقعی
جس نے اُن کو ایجاد کیا ہوگا وہ بڑا ہی ذکی شیطان اور نہایت ہی فطین خبیث
ہوگا - کیونکہ اِس قسم کی ایجاد کا خیال صرف اِسی قسم کے دلون مین پیدا ہوسکتا ہے -
کرنیپ نے معمولی کارروائی کو جس پر بہت فضول زور دیا جاتا تھا
اور جس کی بے فائدہ سخت پیروی کی جاتی تھی اُس موقع پر بے کار سمجھا اور معمولی
روزانہ ہدایتین یکلخت ترک کین - اُس نے خود اپنے اقتدار سے اُن کو یہ حکم دیا کہ
وہ جس طرح ہر روز پہرہ دیتے تھے اسی طرح پہرہ نہ دین اور معمولی روزانہ طرز نگرانی
کو چھوڑ کر کبھی جلدی جلدی اِدھر اُدھر مختلف جانب پھرین اور کبھی چوراہون کے

متصل کمین گاہ میں تاک لگا کر بیٹھیں۔ خلاصۂ کلام یہ کہ اُس نے اُن کو اس بات کا حکم دیا کہ وہ بالکل رات کے پہرے کے معمولی طریقہ کو تبدیل کر دیں اور اُس معمولی طرز سے بالکل دست بردار ہوں۔ کرنپ کی یہ کارروائی بہت عمدہ تھی۔ کیونکہ کوتوالی کی ساری معمولی کارروائی اور جوانوں کے روزانہ فرائض خدمت اور مختلف کام یعنے روند۔ گشت پہرہ چوکی سے مجرم تفصیل وار اچھی طرح واقف ہوتے ہیں۔ اور وہ کوتوالی کے تفصیلی انتظامات کو بہ نسبت دیگر اشخاص کے بخوبی جانتے ہیں۔ وہ بڑی آسانی سے ہر ایک مقام میں چوری کرنے کا مناسب وقت تعین کر سکتے ہیں۔ بلکہ وہ اُس گھنٹے اور منٹ تک کو بھی تشخیص کر لیتے ہیں۔ جب کہ وہ بڑے اطمینان سے بغیر کوتوالی کے ڈر اور خوف کے نقب لگا کر مال لے جا سکتے ہیں۔ اور وُہ اُس وقت کو بہت اچھی طرح جانتے ہیں جب کہ وہ نہایت ہی دلجمعی اور اطمینانِ خاطر سے چوری کر سکتے ہیں۔

خاتمہ کلام پر کرنپ نے یہ اخیر ہدایت اپنے ماتحت جوانوں کو کی "جو شخص تم کو بظاہر مشتبہ اور بد رویہ معلوم ہو اور جو شخص بہت رات گئے ملے اور اُس کے پاس کوئی مشتبہ مال اور اسباب دکھائی دے اُس سے تم ضرور سوال کرنا۔ اور اگر تم شافی جواب نہ پاؤ یا اُس سے تم کو کوئی شبہ پیدا ہو تو تم فوراً ایسے مشتبہ شخص کو صدر اسٹیشن پر لے جانا۔ وہاں چیف سارجنٹ رات کے ایک بجے سے برابر موجود رہینگے"

جب کرنپ اپنی تقریر ختم کر چکا تب اُس نے جوانوں کو دو دو آدمیوں کی جماعت میں تقسیم کیا وہ سب جوان آدھی رات کا گجر بجتے ہی تھانہ سے اپنے اپنے معین مقاموں کو اپنا اپنا فرض منصبی ادا کرنے کے لئے روانہ ہوئے۔ رنگو کوتوالی کا ایک پُرانا جوان تھا۔ اور نوجوان جمپی اُسکا مددگار تھا۔ یہ دونوں اپنے معین مقام کیتری فورڈ ڈیمی بوہیمی کی طرف سیدھے روانہ ہوئے یہ اُن کے مفوضہ حدودِ اراضی کا صدر مقام تھا جہاں کی حفاظت و نگرانی اُن کے سپرد تھی۔ موسم سرما تھا اور رات کو بڑی سردی پڑتی تھی۔ اِس رات آسمان پر چاروں طرف ابر محیط تھا اور یہ ڈسمبر کی رات ایسی کالی تھی کہ

ہاتھ کو ہاتھ نہ سوجھتا تھا۔ مقیاس الحرارت ۲۷ درجہ پر تھا۔ اطراف وجوانب ایسے سناٹے کا عالم تھا کہ راستہ چلنے والون کے جلدی جلدی اُٹھتے ہوے قدم کی آہٹ دُور سے صاف کان مین آتی تھی۔

رنگو نے اپنے نوجوان ہمراہی سے مخاطب ہو کر کہا۔ "گیرمی فوڑدی بوسنی ایک مناسب مقام ہے جہان ہم کو چورون کی تاک مین بیٹھنا چاہیئے۔ اسی جگہ ہم چورون کے گروہ کو دفعتہً پکڑ سکتے ہین۔ اگر کہین وہ ہمارے ہاتھ لگ گئے تو کیا نعمت غیر مترقبہ ہاتھ آئے گی! تمہاری ترقی فوراً ہو جائے گی اور مین یکبارگی سیکنڈ کارپورل کے عہدہ پر جا پہونچونگا۔ گزشتہ دو برس سے ہماری ذرا بھی ترقی نہین ہوئی۔"

رنگو شہر پیرس کا رہنے والا تھا۔ کوتوالی کے سررشتہ مین دس سال سے ملازم تھا اور اب اول درجہ کا کانسٹیبل تھا۔ دس سال کی ملازمت سے اس کو پندرہ سو فرینک[1] سالانہ پانے کا استحقاق حاصل ہو گیا تھا۔ وہ کریمیا کی لڑائی کا ایک تجربہ کار سپاہی تھا اور اسی جنگ مین قلعہ سیباستوپول کی دیوار کے نیچے زخمی ہوا تھا۔ اِس بہادری کے صلہ مین اُس کو ایک تمغا بھی ملا تھا۔ اُس کا مددگار جیمی مقام چومنٹ کا رہنے والا تھا یہ مقام بوفی نارنی مین واقع ہے۔ اُس کو لڑکپن سے فوجی لباس پہننے کی بڑی آرزو تھی اور وہ اپنے ملک کی حفاظت مین کمربستہ حاضر رہتے اور اُس کو دشمنون سے بچانے کی خدمت کرنے کو بہت پسند کرتا تھا۔ شومی بخت نے اس پر یہ تازہ مصیبت ڈالی کہ اس کے باپ نے قضا کی اور اُس کی ماں بیوہ ہو گئی۔ وہ اس بیوہ کا بڑا لڑکا تھا ایسی حالت مین اُسے مجبوراً گھر رہنا پڑا۔ کیونکہ اُس نے اپنی بیمار ماں کی تیمارداری اور اپنی چھوٹی بہن کی پرورش اور نگرانی اپنے اوپر واجب سمجھی۔ جب اُس نے اپنی جان پر کھیل کر مختلف موقعون پر ڈوبتے ہوے آدمیون کی جان بچائی اور اُن کو نارنی اور مُوِیز دریاؤن سے نکالا تب براہِ قدردانی اُس کو سررشتہ کوتوالی کے ایک اعلیٰ افسر نے جس کو پرفیکٹ کہتے ہین ایک چاندی کا تمغا عطا

---

[1] فرینک۔ فرانس کا ایک نقرئی سکہ ہے جو تقریباً نو آنے کلدار کے برابر ہوتا ہے۔

کیا اور جس معزز سوداگر مسمی مانسیر ٹوہنیلے کے اکلوتے لڑکے کو اس نے غرق ہونے سے بچایا تھا۔ اُس نے سررشتہ کوتوالی پیرس میں اس کی سفارش کی کہ وہ ایک جوان کی خدمت کا امید وار رکھا جائے۔ باوجود اس معزز شخص کی سفارش کے بھی وہ اپنی کوشش میں ناکامیاب رہا اور اُس کی درخواست کا کوئی عمدہ نتیجہ پیدا نہ ہوا۔ سررشتہ پولس میں دلیرانہ۔ مردانہ اور شجاعتانہ افعال کی چنداں قدر و منزلت نہ تھی اور اس میں داخل ہونے کے لئے یہ بہت بڑی شرط تھی کہ امید وار پہلے کسی فوج میں ملازم رہ چکا ہو یا کسی اور اعلیٰ محکمہ میں کام کر چکا ہو۔ چمپی نے نہ فوج میں نوکری کی تھی اور نہ اور کسی محکمۂ سرکاری میں کام کیا تھا۔ اس واسطے اس کو کوتوالی کے سررشتہ میں کوئی خدمت پانا دشوار تھا اور اس کی نوکری میں یہی شرط حارج تھی۔ گو یہ شرط موجود نہ تھی تاہم پولس کی مجلس تحقیقات نے اُس کی حالت پر بہت غور کیا اور اُس ہمت و جرأت پر پورا لحاظ کیا جو اُس سے اُن دو ڈوبتے ہوئے آدمیوں کی جان بچانے میں ظاہر ہوئی تھی۔ مجلس مذکور نے ان سب باتوں کا خیال کر کے اُس کی نسبت عمدہ رپورٹ لکھی اور وہ سررشتہ کوتوالی میں بطور امید وار کے بھرتی کیا گیا۔ جب سے چمپی کوتوالی کے سررشتہ میں داخل ہوا اُسی وقت سے وہ رنگو کے سپرد کیا گیا تاکہ یہ پرانا تجربہ کار پولس میں اس کو کوتوالی کی کارروائی سکھائے اور پولس کے قواعد و ضوابط سے اُس کو آگاہ کرے رنگو نے اپنے کار مفوضہ کو بڑی ایمانداری اور جانفشانی سے انجام دیا۔ چمپی رنگو کو کوتوالی کے قواعد سکھاتے وقت اُس کو اپنا وہ زمانہ یاد آتا تھا جب وہ فوج میں استاد قواعد تھا اور اپنی رجیمنٹ کو فوجی تعلیم دیتا تھا۔

آدھی رات سے ایک بجے تک اُن دوکانوں پولیس مینوں کو بجز کواڑوں کے بند ہونے کے آواز کے اور کچھ نہ سنائی دیا۔ جس سے معلوم ہوتا تھا کہ آس پاس کی ڈرام شاپین[1] بند ہو رہی تھیں ہمیشہ دوکانداران شاپوں کو حتی الامکان بہت رات گئے تک کھلا رکھا چاہتے ہیں اور جہاں تک ہو سکتا ہے دیر تک انہیں لگائے رہتے ہیں

---

[1] ڈرام شاپ اس دوکان کو کہتے ہیں جہاں شراب ڈرام کی مقدار میں فروخت ہوتی ہے۔

ہین - ۱۸۶۵ء مین اس قسم کی دکانین شہر پیرس کے اس بڑے حصہ مین بکثرت موجود تھین - جب یہ دکانین بند ہوجاتی تھین اُس وقت اُن کے خریدار اپنے اپنے گھر جانے کے قبل " تاؤن ٹیرس بوزڈ " کی دکان پر جمع ہوتے تھے - یہ عورت اجار اور مربے بیچا کرتی تھی - اور اس کی دکان بمقام ڈینی مینڈ سُتی واقع تھی - گو اس زمانہ مین طالب علمون نے کیرنی ڈی فوزینی محلہ کو چھوڑ دیا تھا - تاہم اس وقت تک وہ لیٹن کوارٹر (زبان لاٹنی کی تحصیل کا مرکز) تھا شریر اور محنتی نوجوان طلبا کی کئی نسلین اور پشتین اس مقام پر گزر چکی تھین - اور صدہا سال اُن کا زور شور یہان رہا تھا - چونکہ دونون پولس مین فطرتاً رحم دل آدمی تھے اور اپنے افسر کی ہدایتون پر پورا پورا چلنا چاہتے تھے - اس واسطے وہ اس شور وغل کی طرف مطلق متوجہ نہ ہوے اور انھون نے اِن شریر نوجوانون کے فضول حرکات اور شرارت آمیز شور وغل کو تحمل سے برداشت کیا - یہی شریر نوجوان طالب علم جو چارون طرف شرارت کرتے پھرتے ہین - آخر کار مہذب شائستہ اور بردبار آدمی ہوجاتے ہین - رنگو ہر قسم کے شور وغل برداشت کرنیکا عادی تھا - اس کو اس موقع پر ایک پرانی مثل یاد آئی جس کا یہ مطلب تھا کہ " نوجوانی اندھی ہے اور کہین نہ کہین اُس کو خود ٹھوکر لگتی ہے " - اس نے ان طالب علمون کے شور وغل پر ذرا بھی توجہ نہ کی جو جوق جوق کھیلنے کودنے ہوئے بمقام گراس نوڈ میرن کی طرف جارہے تھے - وہ اس شریر مجمع کے چھٹ جانے اور سڑکون پر سناٹا پڑنے کا منتظر رہا اور اس عرصے مین اُس نے چمپی کو الف - ب - ج ڈویژنون کے فرایض منصبی اور معمولی خدمات اچھی طرح سمجھانا چاہیے جنہین چمپی نہین جانتا تھا - اس موقع پر رنگو نے ایک عمدہ استاد کا کام کیا - اور ایک اچھے معلم کی قابلیت ظاہر کی -

چمپی نے کہا " اب جوق نشان الف پہرہ دے رہا ہے - پھر اسکے پہرہ دینے کی باری کب آئے گی - اور جوق نشان ب کے جوان کیا کر رہے ہین ؟ "

رنگو نے جواب دیا " آرام کر رہے ہین "

چمپی ۔ اور "جوق نشان ج" کے جوان کہاں ہین ؟"
رنگو ۔ "وہ بھی اپنے گھرون مین ہین"
چمپی ۔ اور جب جوق "ب" پھر آوے گا اُس وقت جوق "ج" کیا کرے گا؟
رنگو ۔ "ان کو فرصت ہو گی اور وہ مزے سے آرام کرینگے"
چمپی ۔ "تو کیا ہمیشہ آرام ہی کرتے ہین ۔ یہ جوان تو بڑے آرام طلب اور کاہل آدمی ہین ۔ وہ اسقدر بے کاری سے ضرور موٹے ہو جائینگے ۔ بڑی خوشی کی بات ہو کہ مین اُنکے جوق مین شامل نہین"
رنگو ۔ "ارے یار ! ہم بھی تو اُنھین کی طرح سُست و کاہل ہین بہ نسبت ہمارے تمہارے وہ زیادہ آرام طلب نہین اپنی اپنی خدمت انجام دینے کے بعد سب ہی آرام کرتے ہین ۔ اگر کبھی فرصت کے وقت تم میرے مکان پر آؤ تو مین تم کو اچھی طرح یہ ساری کارروائی کاغذ پر لکھ کر سمجھا دونگا اور اِن تینون ڈویژنون کے معمولی فرایض اور اوقات فرصت عمدہ طور سے بتا دونگا ۔ میرا مکان رَوڈ ناؤنٹ فوگن سٹرک پر ہو ۔ اب یہان لوگون کی آمد و رفت بہت کم ہوتی جاتی ہو اور جا بجا سناٹا پڑتا جاتا ہو ۔ اب ہمین اپنے کام کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے اور سڑکون پر نظر ڈالنا چاہیئے ۔
اس وقت موقع ہو کہ کہین چھپ کر بیٹھین اور وہان سے آنے جانے والون کو تاکین وہ دیکھو ! "وہان ایک ذرا سی تنہا جگہ ہو جہان ہم بآسانی پوشیدہ ہو سکتے ہین"
یہ مقام جسے رنگو نے بتایا چورون اور مجرمون کے تاکنے کے لئے نہایت ہی مناسب تھا ۔ یہان سے وہ سب سڑکین اچھی طرح دکھائی دیتی تھین جو گیری فور کو گئی تھین اور اُن پر چلنے والے دور سے نظر آتے تھے ۔ اِس منتخب مقام پر وہ دونو کانسٹیبل موقعون سے بیٹھ گئے اور باران کوٹ سے سارا بدن ڈھانک لیا ۔ وُہ اس طرح اپنے جسمون کو کالے کالے لبادون سے چھپا کر بیٹھے کہ اندھیری رات مین وہ دور سے مٹی کے تودے نظر آتے تھے اور بدشواری پانچ قدم کے فاصلہ سے دکھائی

دیتے تھے۔ اور چپکے چپکے آپس مین باتین کرتے جاتے تھے اُن کی نگاہین سڑکون پر گڑی تھین۔ رنگو نے چمپی سے ایک پُرانے مخبوط مشی کا حال بیان کیا جو اِس مقام سے جہان اِس وقت وہ بیٹھے تھے دو قدم کے فاصلہ پر "کورنر ڈِچی کا مرتس" مین رہتا تھا۔ اُس نے رنگو اور دیگر جوانان کو توالی کو ایک اپنی تصنیف کی ہوئی کتاب بطور تحفہ نذر کی تھی جس مین مقام "ایزنڈز منٹ" کی مشہور و معروف سڑکون کے وجہ تسمیہ اور اُن کے ناموں کے ماخذ سے بحث تھی۔

رنگو نے کہا "اِسی جگہ جہان ہم اِسوقت کھڑے ہوے ہین کسی زمانے مین ایک عالیشان عمارت قایم تھی جس کو "پورٹ ڈی بوسی" کہتے تھے اور جو ۱۶۷۲ مین گرا دی گئی تھی۔ ۱۸۱۴ مین "پیرس نیٹ لیکلیریک" نے اِسی عمارت کو برگیسنڈیون کے حوالہ کر دیا تھا۔ اِسی مقام پر ایک بہت بڑا چبوترہ بنایا گیا تھا جہان اول مرتبہ ملک و ملت کی حفاظت کے لئے ۱۷۹۲ کے خوفناک سال مین والینٹر بھرتی کئے گئے تھے۔

یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ چمپی نے سڑک رو میز راین کی طرف دیکھکر دفعتاً کہا "دیکھو! وہ ایک آدمی بغل مین بنڈل دابے ہوے چلا آتا ہے"

رنگو نے بھی اُس طرف دیکھکر نہایت آہستہ کہا "تم سچ کہتے ہو"۔ وہ تو مجھے ایک مشتبہ شخص معلوم ہوتا ہے۔ اب ہم کو یہ دریافت کرنا چاہیئے کہ وہ بغل مین کیا چیز دبائے ہوئے لئے جاتا ہے"

چمپی۔ "شاید وہ اِسی مشہور چوروں کے گروہ کا آدمی ہو"

رنگو۔ "ہمارے نصیب کھل جائین! اگر کہین ایک آدمی بھی اُس جماعت کا ہمارے ہاتھ لگ جاے"

چمپی۔ "ارے یار مجھکو تو امید پڑتی ہے کہ تم اس موقع پر ضرور ترقی مار وگے"

رنگو۔ "ترقی کا حال تو یہ ہے کہ مین اُس کی راہ دیکھتے دیکھتے تھک گیا ہون اور اِتنی مدت سے اُس کا منتظر ہون کہ اب بجاے اُمید کے مایوسی دامنگیر ہے۔

مگر اس وقت ترقی ورقی کی تو کچھ پروا نہیں۔ کام کرنا چاہیئے۔"
چمپی۔ "دیکھو! وہ اس راستہ سے آرہا ہے۔"
رنگو نے چمپی کے چٹکی لیکر کہا "چپ رہو۔ اب ایک بات بھی زبان سے نہ نکالو۔"

وہ دونوں کانسٹیبل چپ چاپ بت کی طرح کھڑے رہے اور اُس شخص کو بڑی توجہ سے دیکھنے لگے جو رَوئیٹر رائین کی طرف سے آرہا تھا۔ یہ شب گشتی آدمی چوراہے کی جانب جلدی جلدی قدم اُٹھائے چلا آتا تھا جب وہ چوراہے پاس پہنچا اُس وقت وہ دفعتاً ذرا ٹھہر گیا۔ دونوں کانسٹیبلوں کو لالٹینوں کے اُجالے میں جو سڑکوں پر نصب تھیں اس کے جانچنے بھانپنے کا موقع ہاتھ آیا اور اُنھوں نے اس کو خوب اچھی طرح اپنی تُلی ہوئی نظروں سے تاڑ لیا۔ وہ ایک پستہ قد قوی الجثہ آدمی تھا۔ اِس کے سر اور داڑھی کے بال کترے ہوئے تھے اور کالے نظر آتے تھے۔ اس کے سر پر ایک لمبی ٹوپی تھی۔ اور اس کے کندھوں پر ایک کمبل پڑا تھا جس سے اُس کا اُوور کوٹ کسیقدر ڈھکا تھا۔ اِس کی سیدھی بغل میں ایک بڑا بنڈل دَبا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ اور بائیں ہاتھ میں ایک صندوق نما ٹوکری لٹکی ہوئی تھی۔ یہ گم نام شخص ایک لحظہ تک اِدھر اُدھر چوکنّا دیکھتا رہا۔ اور بعد ازاں پھر جلدی جلدی قدم اُٹھاکے مقام "گرینگرنی ڈِنی کوِرنس" کی طرف چلا جہاں اِس کے جانے کا ارادہ معلوم ہوتا تھا وہ ذرا بھی دُور جانے نہیں پایا تھا کہ رنگو اور چمپی دونو کمین گاہ سے دفعتاً نکل کر دوڑے اور اس کی راہ روک کر کھڑے ہوگئے۔

رنگو نے اس کی طرف مخاطب ہوکے اور ذرا مسکراکے کہا "اُو۔ شیطان اتنی رات گئے کہاں اِس قدر جلد جلد لپکتا ہوا اور اِسپینی[1] گدھے کی طرح لدا ہوا چلا جاتا ہے؟"

یہ سُنتے ہی نامعلوم شخص جھجکا اور ذرا پیچھے ہٹ کر خاموش کھڑا ہوگیا

---

[1] اِسپین۔ شہر لندن کو کہتے ہیں۔

رنگو۔ "تم جواب کیون نہین دیتے۔ بہت اچھا — تم صدر اسٹیشن چلو
چیف سارجن کے روبرو تمہین اپنا حال بیان کرنا ہوگا۔ پھر رنگو نے اپنے
ساتھی جوان کی طرف پھر کر کہا "یار چمپی! دیکھتے رہو یہ کوئی شئے اِدھر
اُدھر نہ پھینکدے"

فوجی آدمی کی طرح چمپی اس اجنبی شخص کے بائین جانب سیدھا
کھڑا ہو گیا۔

اِس اجنبی آدمی نے اپنے حواس برجا کرکے اور اپنے آپ کو سنبھالکر
پوچھا "صدر اسٹیشن کہان ہے؟"

رنگو نے جواب دیا۔ "پلیس سیٹ سلیپیز"

نامعلوم شخص — بہت اچھا۔ ہم مقام "روپرنسی" سے گزرینگے یہان میرا گھر ہے
اور مین اِسی سڑک پر رہتا ہون — جب مین اس محلہ مین پہونچون اُس وقت
آپ صاحبون مین سے کوئی صاحب براہ عنایت میری بی بی کو جاکے میرے آنے
کی خبر کر دیجئے وہ میرے آنے کے انتظار مین سخت پریشان ہوگی — گیارہ
بجے رات تک آج مجھے اپنے گھر پہونچنا ضرور تھا اور مین کبھی کا اپنے گھر داخل
بھی ہو گیا ہوتا مگر میری شومی بخت سے بمقام "کلروگز" دفعتاً ایک گاڑی
کا پہیا نکل پڑا اور ریل پٹلی سے اتر گئی — پورے تین گھنٹے تک ہم مسافر راہ
مین ٹھیرے رہے — اِس وجہ سے ہماری منزل کھوٹی ہوئی اور بہت دیر
سے یہان پہونچے — مگر خدا کا شکر ہے کہ کسیکا ہاتھ پانون نہین ٹوٹا"

رنگو "تم کہان سے آتے ہو؟"

نامعلوم "مقام لنگری سے"

رنگو "تمہین پہلے ہی کہدینا تھا"

نامعلوم "اگر آپ مجھکو مہلت دیتے تو مین ضرور کہتا — مین تو چپ چاپ
نیچے گردن کئے ہوے چلا آتا تھا — آپ لوگ شیر کی طرح یکبارگی لپک کر
میرے اوپر آ پڑے اور دفعتاً چارون طرف سے مجھے گھیر لیا — اور اب
گردن مین ہاتھ دیکر مجھکو سیدھا صدر اسٹیشن کی طرف لیجانا چاہتے ہو —

تمہیں غور کرو کہ ایسی حالت میں جبکہ کسی کے ساتھ ایسا سلوک کیا جائے کوئی بھی کسی بات کو اطمینان خاطر سے ظاہر کر سکتا ہے اور جس امر کا اُس سے استفسار کیا جائے اُس کا کافی جواب دے سکتا ہے۔"

رنگو۔ "بہت اچھا۔ مگر تم اِس قدر رات گئے کیوں اِدھر اُدھر گھومتے پھرتے ہو اور کہاں یہ بنڈل لئے جاتے ہو۔ تمنے گاڑی کیوں نہیں کرایہ کر لی اور اُسپر کیوں نہیں اِس وزنی سامان کو لادا۔ تاکہ تم اِس قدر بوجھ اُٹھانے سے بچتے۔"

نامعلوم۔ "واقعی تم سچ کہتے ہو۔ میں بھی بہت چاہتا تھا کہ ریلوے اسٹیشن پر کوئی گاڑی کرایہ سے ملے مگر کوئی سبب ہوگا جس سے گاڑبان اسٹیشن پر گاڑیاں نہیں لاتے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ اِس قدر رات گئے تک اِس کڑکڑاتے جاڑے میں وہ کیوں زیادہ ٹھیرتے۔ اُن کا اپنے گھروں کو واپس جانا کوئی بے جا حرکت نہ تھی۔"

رنگو۔ "کیا تمہیں کوئی گاڑی راہ میں آتے جاتے نہیں ملی؟"

نامعلوم۔ "مجھکو تو فقط کوتوالی کے جوان ملے اور اُن سب نے میرے ساتھ یہی سلوک کیا جو تم کر رہے ہو۔ اور وہ سب تمہارے ہی طرح پیش آئے۔ اب یہ تیسری مرتبہ پھر پولیس مینوں سے اپنا حال بیان کرنا پڑا۔ سُنسان رات میں جبکہ چاروں طرف سناٹے کا عالم ہے۔ مجھکو تمہارے ملنے کی کوئی پروا نہیں مگر تعجب اور حیرت تو اِس بات سے ہے کہ تم سب مجھکو ایک مُشتبہ آدمی خیال کرتے ہو اور مجھکو ناحق اسقدر بدگمانی کی نظر سے دیکھتے ہو۔ میرے جانے کے بعد اِس پندرہ روز کے عرصہ میں کیا کوئی انقلاب پیرس میں ہوا ہے؟۔ باغدر اور لڑائی کا خوف پھیلا ہے؟"

رنگو۔ "نہیں کچھ نہیں۔"

نامعلوم۔ "نہیں نہیں کوئی تو ایسی غیر معمولی بات ضرور ظاہر ہوئی ہے کہ تم مُعزز اشخاص کے ساتھ اِس طرح پیش آتے ہو۔ اور اُن سے بدگمان ہو۔ گورنمنٹ بڑی غلطی پر ہے جو اِس قسم کی کارروائیاں کرتی ہے۔ اُس کے یہ حرکات سراسر

مذہب ہین۔"

رنگو نے اِس نامعلوم شخص کی تقریر سنی اور اپنے دل مین کہا۔ "پہلے تو یہ بولتا ہی نہ تھا اور اب کیسی فصیح و بلیغ تقریر کرتا ہی" اِس سے اُسکا اور شُبہ بڑہا۔

رنگو۔ "تُم نے ابھی کہا تھا "مین مقام لنگری سے آتا ہون"۔ مگر تعجب ہی کہ وہان کے رہنے والون کا سا تمہارا لہجہ اور طرز بیان نہین۔ وہان کے لوگ تو کسیقدر غنغنا کر بات کرتے ہین۔ اور ڈھیلی تانت کی طرح اُنکے حلق سے آواز نکلتی ہی"

نامعلوم۔ مین نے تم سے یہ تو نہین کہا کہ مین لنگری کا رہنے والا ہون۔ مین نے صرف یہی کہا تھا کہ مین اُس مقام سے بالفعل سیدہا چلا آتا ہون۔ کیا جہان کوئی آدمی کسی کام کے لئے جاتا ہی وہان اُس کا مولد ہونا بھی ضرور ہی اور وہان اُس کی پیدایش بھی لازم ہی ؟۔

میری بی بی کے رشتہ دار وہان رہتے ہین اِس لئے مجھکو کسی کام کے واسطے وہان جانا پڑا۔ اور تم خود خیال کر سکتے ہو کہ کوئی ایسا ہی ضروری کام ہوگا جس کے لئے مجھ جیسے سرد مزاج آدمی کو اِس شدید جاڑے کے موسم مین یہ سفر کرنا پڑا۔ تیسرے درجہ کی گاڑی مین دوسو پچیس میل راہ طے کرنا (اور جا بجا ریل گاڑی کے ٹھیرنے کا تو کوئی ذکر ہی نہین) کوئی آسان بات نہین۔ واقعی ایک ناگوار اور تکلیف دہ امر ہی۔

رنگو نے پوچھا جسکا شُبہ ابھی دور نہ ہوا تھا۔ "تمہارے کندھون پر کیا چیز ہی ؟"

نامعلوم۔ فقط ایک پُرانا کمبل ہی جسے چچی رسی نے پاؤن اور گھٹنے سردی سے بچانے کے لئے مجھکو دیا تھا۔ ریلوے کمپنیون کو تیسرے درجہ کی گاڑیون کے گرم رکھنے کا مطلق خیال نہین۔ اور بیچارے غریب مسافرون کی آسایش کا اُنکو ذرا لحاظ نہین۔ مین خیال کرتا ہون کہ غریبون کے لئے "فٹ وارمر" (پاؤن گرم رکھنے والے گدّے) ایجاد ہی نہین ہوے"

رنگو۔ "اور یہ پارسل جو کالے کپڑے مین بند ہی ہی۔ اور جس کو تم اپنی بغل مین دبائے ہو۔ کیا ہی اور اِس مین کیا چیزین ہین ؟"

نامعلوم نے پارسل کو زمین پر ٹپک کر بنظر حقارت اور فدا مسکرا کر کہا دوبڑی سور کی رانین ہین بہت ہی عمدہ ہین ہین تم سے کہتا ہون ذرا چھو کر تو دیکھو کیسی کڑی ہین ۔ اور خوشبو تو ایسی ہو کہ ایک جان بلب آدمی بھی ان کو کھانے لگے گا ۔"

جب کانسٹیبلون نے پارسل بغور دیکھی تو انھون نے اس پر ایک لیبل لکھی ہوئی پائی ۔ اس کی یہ عبارت تھی ۔" شرقی ریلوے کمپنی ۔ گوڈس آفس مقام روانگی لنگری ۔ مقام ارسال پیرس ۔"

اس تحریر کے دیکھنے سے رنگو کے سارے شبہے ہوا ہوگئے ۔ اور اوپر سے اس کو سور کی رانین معلوم ہوئین ۔ جب چمپی نے ٹوکرے کی تلاشی لی اور جو چیزین اس مین تھین ان کو دیکھنا شروع کیا تو اس مین ایک شہد کا کوزہ ۔ کچھ مکھن ۔ چھالیا ۔ گڑ کی بھیلیان ۔ اور اور کئی ہوئی نان خطائیان پائین ۔ چمپی نے ان چیزون کو دیکھ کر خیال کیا کہ وہ قصبہ لنگری اور اس کے اطراف و جوانب مقامات کی پیداوار چیزین ہین ۔

رنگو کو اب پورا اطمینان ہوا اور اس نے کہا ۔" اب آپ تشریف لے جائیے"

نامعلوم ۔ سلام ! آپ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہون ۔ مگر واقعی مجھکو یہان فضول ٹھیرنا اور گھر پہنچنے مین اتنی دیر لگنا سخت ناگوار ہوا ۔"

پھر اس نے ذرا بے ساختہ پن سے کہا ۔" حضرت ! مین آپ صاحبون سے محض اجنبی نہین ہون ۔ آپ کو بھی مجھ سے واقف ہونا بہت ضرور ہے ۔ مین بھی آپ کے بالا دستون کے بہتیرے کام کرتا ہون اور سرکار "م" ۔ "د" ۔ "ع" ۔ وغیرہ سے کاروبار رکھتا ہون ۔"

جو آخر الذکر نام اس نے زبان سے نکالا اس کے سنتے سے رنگو کو ایک گونہ تعجب ہوا اور اس نے اس کو ایک عہدہ دار سمجھ کے کہا" درست ! ہان مین سمجھا آپ پولٹیکل ایجنٹ ہین ۔ اس مچھلیون کی ہانڈی سے ہمین کوئی سروکار نہین ۔ اچھا سلام ۔ تمھین بڑا دن مبارک ہو ۔ خوب سور کی رانین خوش جان کرو اور بڑا دن مناؤ ۔"

نامعلوم نے اپنی پارسل اٹھا کر اور مقام گرینگری ڈی ٹورنس کا راستہ لیکر جواب دیا۔ "وعلیکم السلام"۔

اِس وقت مکان "انسٹیٹیوٹ" کی گھڑی سے سوا دو گھنٹے بجے۔ جب نامعلوم شخص کانسٹبلون کی نظرون سے اوجھل ہوا تب اُس نے دیوارون سے ملکر جلدی جلدی قدم اُٹھانا شروع کیا۔ اور بار بار چارون طرف نظر اُٹھا اُٹھا کر دیکھتا جاتا تھا کہ کہین اُس کے پیچھے تو کوئی نہین لگا چلا آتا۔ وہ بہت جلد مقام "رَوڈِی فوَر" مین داخل ہوا اور جب محلہ "رَوپرنسی" مین پہونچا اُس وقت وہ ایک گلی مین دفعتاً غائب ہوگیا۔ اور ایک مکان کے احاطہ کی آڑ مین جا چھپا۔ جو سڑک کے نیچے ایک گلی مین واقع تھا۔ ایک لحہ وہ یہان بے حس و حرکت چارون طرف دیکھتا ہوا کھڑا رہا۔ جب اُسنے اپنے اطراف و جوانب کسی کو نہ دیکھا اور نہ کوئی آواز سنی۔ اُسوقت وہ بہت ہی جلدی سے محلہ "روپرنسی" مین داخل ہوا جہان شاید وہ رہتا تھا۔ اور ایک پُرانے مکان کے دروازے کے سامنے ٹھیر گیا جو حال مین از سر نو تعمیر ہوا تھا بعوض زنجیر کھولنے یا بینڈا سرکانے کے اُس نے ایک آہنی اسپرنگ کو اپنی اُنگلی سے دبایا۔ جو دروازہ کے کونے مین پوشیدہ لگا تھا۔ اُس کو دباتے ہی کھٹکے کی آواز سنائی دی اور دروازہ فوراً کھُل گیا۔

بعدازآن نامعلوم شخص مکان مین داخل ہوا اور دروازہ اندر سے بھیڑ دیا۔ مگر بالکل بند نہین کیا۔ پھر وہ اس طرح بے تکلف اندر گیا گویا اس مکان کو بخوبی جانتا تھا۔ اور ایک تنگ و تاریک گلی کی راہ سے ایک چھوٹے سے صحن مین داخل ہوا۔ یہان پہونچ کر اُس نے چارون طرف آس پاس کے مکانون کی اُن کھڑکیون اور دروازون پر نظر ڈالی جن سے یہ صحن دکھائی دیتا تھا۔ اور جب اُس نے کسی کھڑکی مین چراغ جلتے ہوے نہ دیکھا تب ایک کنوین پاس آیا جو صحن کے سید ہی جانب واقع تھا۔ اُسنے اپنا ٹوکرا اور پارسل جو سیاہ کپڑے مین بندہی تھی یہان اُتار کر رکھی۔ اور آہستہ کنوین کے مُنھ کا پاٹ اُٹھایا یہ ایک لکڑی کا تختہ تھا جو اُس کے مُنہ پر رکھا تھا۔ پانی بھرنے کا

ایک چھوٹا ڈول کنوئین کے متصل دیوار پر ایک لمبی زنگ آلودہ آہنی کیل مین لٹک رہا تھا اس دیوار ہی مین ایک بڑا طاق تھا جس مین کیل گڑی تھی اور اُس پر ڈول لٹک رہا تھا جب نامعلوم نے اطمینان کر لیا کہ کوئی بات کنوان کھولنے مین خارج نہین اُس وقت اُسنے اُس رسّی کے سرے کو اپنے سیدھے ہاتھ مین باندھا جو کالی پارسل پر لپٹی ہوئی تھی اور پارسل کو کنوئین کے منہ تک اُٹھا کے چھوڑ دیا جس قدر جلد جلد رسّی کی لپیٹ کھلتی گئی اُسیقدر سرعت کے ساتھ پارسل کنوین کے اندر اُترتی گئی اور چند لمحون مین پانی کی سطح پر پہنچکر کنوین کی تہ مین چلی گئی۔ اور بغیر زیادہ آواز پیدا کرنے کے پانی مین ڈوب گئی — جب ڈوبی تو خفیف سی آواز اور ذرا سی حرکت پانی مین محسوس ہوئی۔ اسکے سوا اور کوئی گرنے کی آواز یا دھماکا کنوئین سے بلند نہ ہوا۔ بعد ازان نامعلوم نے رسّی کھینچنی شروع کی اور اُس کو اپنے ہاتھ مین لپیٹنے لگا۔ جب وہ رسّی کھینچ چکا تو اُسنے لچھا بنا کر اس کو اپنی ٹوکری مین رکھ لیا اور پھر ٹوکری اپنے بائین ہاتھ مین لٹکائی۔ بعد اس کارروائی کے اُسنے پھر اپنے اطراف و جوانب کی مکرر کین پر ایک سرسری نظر ڈالی اور اس وقت تک اُنھین بدستور بند پایا اور چارون طرف اندھیرا چھایا ہوا دیکھا پھر وہ جس تنگ و تاریک گلی سے اندر آیا تھا اُسی سے واپس ہوا اور دروازہ بند کر کے اپنی راہ لی —

جب نامعلوم پھر شارع عام پر پہونچا تو بہت ہنسا اور کہنے لگا "اب وہ سور کی رانین ایک ٹھنڈے مقام مین رکھی ہین۔ بڑے دن تک وہ وہین رہین گی ان دو پولیس مینون نے تو غضب ہی کیا تھا۔ جب اُنھون نے دفعتاً مجھے روکا اس وقت میرے سارے جسم مین لرزہ پڑ گیا اور میری بوٹی بوٹی کانپنے لگی مین تو اپنے تئین بڑا مضبوط آدمی جانتا تھا مگر جب مین اس طرح دفعتاً روکا گیا تو اُس وقت مجھپر اس قدر خوف غالب ہوا کہ قریب تھا میرا سارا حال کھل جاتا آیندہ مجھکو اپنے نفس پر پورا قابو رکھنا چاہیئے۔"

رات کا سناٹا چارون طرف ہو رہا تھا اور مقام میرٹھ کی گھڑی

"پلیس سینٹ سلپیز" میں واقع تھی اُس وقت اُس ٹن بج رہی تھی۔
نامعلوم نے دل میں کہا "ڈھائی بجے۔ اب میں "گیرمی ڈومی
" کے راستہ سے واپس جا سکتا ہوں۔ اب پھر مجھے وہ پولیس میں واپس
بن گے۔ اُن کا پہرہ ختم ہو چکا ہوگا اور دوسرے جوان اُنکی جگہ پر لگے
نگے۔ مجھکو "الف" "ب" "ج"۔ ڈویژنوں کے اوقاتِ خدمت
ر فرائض منصبی معلوم ہیں"۔ واقعی اِس وقت کوتوالی کے قواعد معینہ
ے بموجب رنگو اور چمپی اپنے مقامات مفوضہ سے صدر اسٹیشن میں
اپس آگئے تھے۔

نامعلوم اب باطمینان خاطر خرامان خرامان مقام "گرِنفور" سے گزر کر
ٹرک میزرائین کے مکان نشان ۴۷ میں جا داخل ہوا۔ وہ اِسی گھر میں رہتا تھا
س کے دروازہ پر کوئی دربان نہ تھا۔ اور اس میں صرف چند اشخاص مقیم تھے
ن میں سے ہر ایک کے پاس ایک ایک علیحدہ کنجی تھی۔ اور اِن سب کنجیوں سے
روازہ کا قفل کھلتا تھا۔ اِس لئے اِس مکان کے آدمی جب چاہتے بآسانی بلا
روک ٹوک آتے جاتے تھے۔ اور اُن کے آنے جانے کی ایک دوسرے کو مطلق
خبر نہ ہوتی تھی۔ نامعلوم اپنے مقام سکونت میں داخل ہوا۔ اور سیدھا سیڑھیوں
پر چڑھکے سہ منزلے بالاخانہ پر پہنچا۔ یہاں ایک کمرہ تھا اس کا دروازہ اُس نے
آہستہ سے کھولا۔ اور اندر داخل ہوا۔ اِس کمرے میں ایک چراغ دُھندلا جل رہا
تھا اور چونکہ اس میں تیل نہ تھا۔ اس سبب سے وہ عنقریب بجھا چاہتا تھا۔ مگر
اتنا اُجالا باقی تھا کہ وہ چیسٹ ڈراز کے پاس گیا اور جو آئینہ اُس پر رکھا تھا
اُس میں اپنی صورت دیکھی اور جو تغیرات اُس کے چہرہ پر پیدا ہوے تھے اُن کو
ملاحظہ کیا۔

اُس نے اپنے دل میں کہا "اُوہو! میں کسقدر زرد پڑگیا ہوں
یہ حالت تھکن اور سردی سے پیدا ہوئی ہے۔ میرے سارے جسم میں تھرتھری
پڑگئی ہے۔ یہ عجیب وغریب کیفیت مجھ پر طاری ہوئی ہے۔ یہ پہلا موقع ہے جب کہ
مجھپر اس قدر خوف غالب ہے۔ گو کوئی خطرہ باقی نہیں ہا پھر بھی میرے دل کی یہ کیفیت

ہے۔ اب میرا کام ختم ہو چکا۔ یہ میرا اخیر سفر تھا۔ اب سب کارروائی ختم ہوئی اور بڑی خوبی سے انجام بخیر ہوا۔ کسی کو بھی اس کی خبر نہ ہوگی۔" پھر اسنے کپڑے اُتارنے شروع کئے اور کہا "خیر اب دو چار گھنٹے آرام کرنا چاہیے۔ سب چہرے کی زردی وردی دُور ہو جائے گی۔ آج اُسکی نظروں مین میری بڑی عزت و آبرو ہوگی اور اُس کے سامنے میرا چہرا سُرخ رو ہوگا۔ جو تھوڑے دنون مین میری بی بی بننے گی۔ مین نے تخم ریزی کی اور کھیتی پکی۔ اب صرف اُس کا کاٹنا ہی باقی رہا ہے"۔

بعد ازآن اُسنے اُس ٹمٹماتے چراغ کو گُل کر دیا۔ اور اپنے بچھونے پر چادر اُوڑھکر سو رہا۔

صبح کے آٹھ بجے عہدہ دار عینہ اسٹیشن کے پاس شب گزشتہ کی رپورٹ آئی۔ اور حسب مندرجۂ ذیل اس کی عبارت تھی:۔

"کوتوالی بلدہ۔ مقام پیرس۔ تاریخ ۲۲ ڈسمبر ۱۸۶۸ء

" چہارم ایرنڈزمینٹ

" قسمت لاموئے

" نشان الف

" کرسٹینی اسٹیشن

" وقت نگرانی۔ نصف شب سے سات بجے صبح تک۔

" کوئی چوری نہین ہوئی جس کی رپورٹ دیجاتی۔

" گرانڈ اگسٹین کے پشتہ پاس جو پاخانے ہین اُن مین دو بدمعاش گرفتار ہوے۔

" تین کیمسٹونکے مددگار بدرویگی کے جرم مین ماخوذ ہوے۔ کیونکہ

" انھون نے ایک چھوکری اور دو کسبیون پر حملہ کیا تھا۔

" مقام رو ڈوفائین مین ایک عورت شراب کے نشہ مین چور

" اور مدہوش مردہ کی طرح پڑی ہوئی ملی۔

" اور کوئی خاص بات قابل رپورٹ نہین ہے۔

" شرح دستخط
" کرنٹیپ
" سکینڈ کارپوریل"

رنگو اور چمپی کا اس نامعلوم شخص سے سوال وجواب کرنا کوئی ایسی بات نہ تھی جسپہ پولیس توجہ کرتی اور نہ ایسی چھوٹی چھوٹی معمولی باتوں پر حکام کو توالی لحاظ کر سکتے ہین - ان دونون جوانون نے نامعلوم کا سارا بیان صحیح تصور کیا - اور اس کی نسبت ذرا بھی شک وشبہ اُن کے دل مین نہ گزرا - حالانکہ اُس کی نسبت شبہ پیدا ہونا ممکن تھا - کیون کہ وہ بہت رات گئے اُنھین ملا تھا -

فصل ۲

کرسمس اور نیوایر (بڑے دن) کی تعطیلیں اور انسان کے اعضا کا دریافت ہونا

کرسمس اور نیوایر کی عید مین معمول ہی کہ کوتوال سڑکون پر چیزین بیچنے کی اجازت دیتے ہین - یہ چیزین اکثر انہی دنون مین فروخت ہوتی ہین اور لوگ انہین سڑکون پر بیچتے پھرتے ہین یا اُنکے کنارے پال - راوٹی - خیمے - اور چھپّر ڈالکر اُن مین تھوڑے عرصہ کے لئے دُکانین لگاتے ہین - چھوٹے چھوٹے دکاندار اور غریب محتاج مزدُون کو کچھ وقت کے لئے سڑکون پر چیزین بیچنے کی اجازت دینے سے عام راستون پر بہت بھیڑ بھاڑ رہتی ہی - اور وقت سے لوگ راستہ چلتے ہین - گو راستہ چلنا دشوار ہوجاتا ہی مگر اس چند روزہ اجازت سے غریب غربا کو قدرے قلیل آمدنی ہو جاتی ہی - اور مزدُور اور کاریگر جنہین کام میسر نہین آتا چھوٹی چھوٹی چیزین بناکر اُن ایام مین سڑکون پر بیٹھکر بیچ لیتے ہین -

اِن ایّام مین گھر گھر تحفے تحایف کے لینے دینے کے چرچے رہتے ہین - اور بچون کے لئے تو یہ دن بڑی خوشی اور مسرت کے ہوتے ہین یہ معصوم بے گناہ چھوٹے چھوٹے مخلوق جنکے خوش اور بشاش بھولے بھالے چہرے اور اچھوتے خیالات ابھی زمانہ کی آلودگی اور گناہون کے گرد و غبار سے پاک وصاف ہوتے ہین اِس عید مین نہایت خوش و خرم نظر آتے ہین - والدین کے دلون سے کچھ عرصہ کے لئے دنیاوی رنج و الم کی کلفت اور چرخ ناہنجار کے جور و ستم کی یاد فراموش ہو جاتی ہی - اور ہر باپ کے دل مین اور ہر ایک ماں کے

قلب مین امیدون کے چراغ روشن ہو جاتے ہین - ہر طرف سڑکون - شوارع عام چوراہون - گلی کوچون - عام مقامون اور دریا کے کنارون پر جا بجا عارضی دکانین چمکتی ہوئی چیزون اور رنگ برنگ کے خوشنما سامان و اسباب سے قلب نظر آتی ہین - جا بجا ہر قسم کے اشیا بکتے ہین - اور ہر طرح کی چیزین خرید و فروخت کی جاتی ہین - مگر بچون کے کھلونے سب چیزون سے زیادہ خرید و فروخت کیے جاتے ہین - اور اُنھی کی جانب سب کی رغبت ہوتی ہے - اِن غیر معمولی دُکانون مین ہر قسم کے کھلونے - گڑیان - اور پُتلیان بکثرت کھلوتی ہین - اور واقعی یہ دکانین انسان کے مختلف اشکال و وضع کے مجموعے ہین جہان ہر طرح کی شکل اور ہر قسم کا لباس دکھائی دیتا ہے - اور مدنیت اور گورنمنٹ کے خاکون اور تصویرون کی گیلری (نمایش گاہ) ہین جہان ہر طرح کے پولیٹکل اثرون کا پرتو نظر آتا ہے -

اِن مختلف اور رنگ سامان کی دکانون کے سامنے ہر قسم کے اشخاص کا مجمع ہوتا ہے - جہان ادنی - اعلی - امیر - غریب سب باہم اور ملے جُلے رہتے ہین - یہان شریف و رذیل - وزیر و مزدور - مغرز - اور عام اشخاص کے کندھے سے کندھا بھڑا رہتا ہے - اور فراگ کوٹ سے بلارس رگڑتے رہتے ہین - اور امیر و غریب سب کے سب دیکھتے بھالتے پھرتے ہین - مگر جہیرو والے مکانون کے گرد بہت آدمیون کا ہجوم ہوتا ہے جہان پیتل کے باجون کی آوازون سے کان پڑی آواز نہین سنائی دیتی - عوام الناس بچون کی طرح شور و غل اور بھیڑ بھاڑ سے بہت رغبت رکھتے ہین - اُن کی طبیعتین اور مزاج لڑکون سے کچھ کم نہین ہوتے - ڈھول - تُرہی اور ہوجو جن سے موٹی اور بھدی آواز نکلتی ہے - اور اور ایسے کھلونے ان لوگون کو بہت مرغوب ہوتے ہین - اِس موقع پر جبکہ ایک سال کی رخصت اور دوسرے سال کی آمد ہوتی ہے - دونون "چیمبرون" کے کام بند ہو جاتے ہین - اور ڈپٹیون اور سینیٹرون ممبران پارلیمنٹ کو بھی مدرسہ کے لڑکون کی طرح تعطیل ملتی ہے - پارلیمنٹ کی اطلاع مین اِس بیکاری کے زمانے کو

چیمبرز - گورنمنٹ فرانس کے ہوس آف پارلیمنٹ کو کہتے ہین -

"کانفیکشنر ٹروسس" کہتے ہین۔ اس بڑی عید کے دنون مین مجرمین۔ چور۔ بدمعاش۔ اور قانعین وغیرہ بھی اپنے اپنے خونریز کامون اور ناجائز پیشون کو بند کر دیتے ہین۔ کیونکہ تجربہ سے ثابت ہوا ہی کہ کرسمس اور نیوایر کے ایام تعطیل مین جرایم کی تعداد کم ہو جاتی ہی۔ اور جرایم سرقہ و قتل بہت کم پائے جاتے ہین۔

اِن ایام مین شہر پیرس مین ہر طرف خوشی اور بشاشت پھیلی ہوتی ہی اور جا بجا تازگی اور جوش وخروش کی کیفیت پائی جاتی ہی۔ اہل شہر راتون کو جاگتے۔ کھاتے پیتے۔ گاتے بجاتے۔ کھیلتے کودتے۔ ہنستے بولتے ہین۔ اور ہر طرح کے عیش وعشرت مین مصروف رہتے ہین۔ مگر باوجود ان سب عیش ونشاط کے اپنے کام بھی کرتے ہین۔ گورنمنٹ بھی اِن دنون مطمئن اور فارغ البال ہوتی ہی۔ مگر جو روپیہ جسقدر جلد ان دنون مین چھوٹے چھوٹے تاجر اور اہل حرفہ پیدا کر لیتے ہین اُس کو وہ اُسیقدر جلد اِنہی دنون مین خرچ بھی کر ڈالتے ہین۔ بعد ازان وہ اپنے اپنے مختلف پیشون اور حرفون کی طرف بدستور سابق متوجہ ہوتے ہین۔ جب بڑے دن کی عید ختم ہو جاتی ہی۔ اور سڑکون پر کی خرید وفروخت موقوف کر دی جاتی ہی اُس وقت پھر بدمعاش۔ اُٹھائی گیرے۔ چور۔ اور اُچکے۔ اپنے اپنے قدیم ناجائز اور مجرمانہ کامون مین مصروف ہوتے ہین۔

اِس کرسمس اور نیوایر کی عید مین لوگ کچھ عرصہ کے لئے اُن چوروں کے افعال مجرمانہ کو بھول گئے تھے جنھون نے پیرس کی آبادی مین ایک بہت بڑی ہلچل ڈالدی تھی اور متواتر چوریون اور نقب زنیون کے ارتکاب کی وجہ سے لوگون مین پریشانی اور انتشار پھیلا دیا تھا۔ اِس گروہ کی طرز کارروائی سے صاف واضح ہوتا تھا کہ شہر مین چورون کی ایسی جماعت موجود تھی جو بڑے ہوشیار اور ہنرمند جاسوس اور مخبر رکھتی تھی جس کو سراغ رسان اور پتہ لگانے والے نشانات اور علامات مٹانے کے طریقے اور اُن کو منہدم کرنے کی تدبیرین اچھی طرح معلوم تھین۔ کیونکہ اس وقت تک اِس جماعت کا کوئی

چور بھی گرفتار نہ ہو سکا تھا۔ بیس تھانوں کے عہدہ دار جو پورٹین افسر کوتوالی کے پاس بھیجتے تھے اُن میں صرف چھوٹی چھوٹی چوریاں اور خفیف خفیف جرائم درج ہوتے تھے۔ جب بڑا دن آیا اور حسب معمول جرائم کی تعداد میں کمی واقع ہوئی اور وارداتیں کم ہونے لگیں تو تاجروں کو پھر کسیقدر اطمینان خاطر اور دلجمعی حاصل ہوئی اور انھوں نے عہدہ داران کوتوالی پر پورا اطمینان ظاہر کیا۔ مگر یہ امن وامان اور یہ اطمینان خاطر بہت ہی قلیل عرصہ تک باقی رہا۔ کیونکہ جن چوریوں اور جرائم۔ اور نقب زنی و سرقہ کا ارتکاب جوہریوں کی دکانوں میں ہوا تھا اُن کی خبریں پھر اخباروں میں مشتہر ہوئیں۔

اِس مشہور چوروں کے گروہ کی، جدید مجرمانہ کارروائیوں اور سنگین جرائم کے ارتکاب نے ایک تو شہر بھر میں کھلبلی ڈال ہی رکھی تھی اُس پر طرّہ یہ ہوا کہ پیرس کے مختلف مقاموں میں کچھ ایسی خوفناک اور دردانگیز چیزیں دریافت ہوئیں جن سے اور بھی اہل شہر میں ہلچل مچگئی اور چاروں طرف تردّد اور پریشانی کا عالم چھا گیا۔ سُرکل جنگیب محلہ کی بڑی موری میں آدمی کی لمبی اور موٹی ہڈی ملی۔ یہ اُن کی ہڈی تھی جو انسان کے جسم میں سب ہڈیوں سے بڑی ہوتی ہے۔ اُس میں اب تک گوشت کا ٹکڑا لٹکتا تھا اور گھٹنے کی ہڈی اِس گوشت میں لگی ہوئی تھی۔ اِس ہڈی کے ملنے کے بعد ٹوٹر مٹرمی ڈوم۔ سینٹ جرمن لا آکزیرس۔ لیس آنوملڈ۔ گرنیلڈ۔ برسی۔ پورٹ سینٹ مارٹن۔ اور پونٹ ڈی فلنڈرز مقاموں کے تھانوں سے متواتر کئی روز تک آدمی کے گوشت کے ٹکڑے مارگو اِسٹیشن پر بھیجے گئے۔ یہ گوشت کے ٹکڑے دریائے سین اور نہر سینٹ مارٹن سے نکالے گئے تھے اور خاصکر دھوبیوں کے گھاٹوں کے متصل جہاں کپڑے دھوئے جاتے ہیں ملے تھے۔ اِن بےدل اور مکروہ بوسیدہ ٹکڑوں کے دیکھنے سے طبیعت کراہیت کرتی تھی۔ اِن کا وزن مشکل سے دو پاونڈ تھا۔ اور اِن میں سے اکثر ٹکڑے قریب چھ انچ لمبے تھے۔ اِن کی نرمی اور ڈھیلے پن سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ تین ہفتوں سے پانی کے اندر تھے۔ اِن میں ایک سبزی مائل گوشت کا ٹکڑا تھا جو میلے کاغذ میں

لپٹا ہوا تھا اور دھاگے سے مضبوط بندھا تھا۔ یہ نیلا کاغذ جس میں گوشت کا ٹکڑا لپٹا تھا اُسی قسم کا کاغذ تھا جس کو نقاش دیواری الماریوں کے شیشے صاف کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

صرف اس ٹکڑے سے بدقت کچھ پتہ لگنے کی امید اور سُراغ رسانی کی ترقی ہو سکتی تھی۔ اور وہی فقط ایک ایسا امر تھا جس کے ذریعہ سے تحقیقات کے پیچیدہ راستے طے ہو سکتے تھے اور اہل دریافت منزل مقصود تک پہنچ سکتے تھے۔ یہ گوشت کے ٹکڑے اس قدر گل سڑ گئے تھے کہ اُن سے اس امر کا دریافت ہونا بہت ہی مشکل تھا کہ کن آلات سے وہ کاٹے گئے تھے۔

"پیلیس ڈی پراسیکیوٹر" نے ان ٹکڑوں کی دریافت شروع کی اور حکم دیا کہ شہر کے اُس حصہ کی پوری تحقیقات کی جائے جو "انٹ ڈیو فوبرگ ڈیو ٹمپل" اور "لاویلیٹی" کے مسلخوں اور مذبحوں کے بیچ واقع ہے اور جہاں دھوبیوں کی کشتیاں اکثر کھڑی رہتی ہیں۔

جب تحقیقات کی گئی تو اس سے مرے ہوئے کتے اور بلیاں۔ چیڑ کے صندوق۔ نارنگیوں کے چھلکے وغیرہ نکلے۔ اور ان میں اور بھی کئی آدمیوں کے گوشت کے ٹکڑے ملے۔ مگر یہ پتا نہ لگا کہ کدھر سے وہ آئے ہیں اور کس مقام سے پانی اُنھیں بہا کر لاتا ہے۔ "مارگو اسٹیشن" میں جہاں یہ گوشت کے ٹکڑے رکھے گئے تھے کوتوالی کے ڈاکٹروں نے ان کو بڑی توجہ اور احتیاط کے ساتھ جانچنا شروع کیا۔ جو لاشوں کی تحقیقات کے لئے یہاں مقرر تھے۔ جب ڈاکٹروں نے اُن ٹکڑوں کو "ڈیسیکٹنگ روم" کی میز پر جما کر رکھا اور حتی الامکان اُنھیں جوڑ کر سالم لاش بنانے کی کوشش کی تب اِن میں سے بڑے بڑے تجربہ کار ڈاکٹروں نے صاف ظاہر کر دیا کہ اُن اعضاء کے کاٹنے میں بہت ہی بڑی احتیاط کی گئی ہے جس سے مقتول کا حلیہ اور اس کی نوعیت کا پتہ مل سکتا ہے۔ اور ان پر سے کھال

نہ وکیل سرکار۔ ب لاشوں کے امتحان کا کمرہ۔

بھی دور کی ہوتی معلوم ہوتی ہے۔ آخر کار اس امتحان سے معلوم ہوا کہ مقتول کا جسم کسی ترتیب اور قاعدہ سے نہیں کاٹا گیا تھا۔ بلکہ اسکو نہایت ہی بے ترتیبی سے ٹکڑے ٹکڑے کیا تھا۔ اور اُس کے گوشت کا قیمہ کر کے اُس میں سے ہڈیاں علیحدہ نکالی گئی تھیں۔

مارگو اسٹیشن کے رجسٹرار (یعنی روزنامچہ نویس) نے ڈاکٹر کو یاد دلائی کہ "۱۷ ڈسمبر کو پولیس کمشنر متعلقہ "سینٹ جرمن ڈیس پریس اسٹیشن" نے ایک آدمی کی ران یہاں بحفاظت رکھنے کے لئے بھیجی تھی (اسی اسٹیشن میں لاشیں اور کٹے ہوئے اعضا رکھے جاتے ہیں) وہ ران ایک نیلے اونی کپڑے میں بندھی ہوئی ہے جس میں کالی گوٹ لگی ہے اور شاید وہ پانی میں بہت ہی تھوڑے دن رہی ہے۔ ان سب ٹکڑوں سے پہلے وہی ملی ہے۔ اور اُن سب سے بڑی ہے" ڈاکٹر ونکا خیال تھا کہ یہ ران اور دوسرے ٹکڑے ایک ہی لاش کے اجزا ہیں اس سے اُنھوں نے اُسے دوسرے ٹکڑوں کے ساتھ جوڑ کے دیکھا۔ جب یہ اجزا باہم ملائے گئے اُس وقت معلوم ہوا کہ حکام کو تو الی کو ایک نہایت ہی خوفناک واردات اور پیچیدہ اور مخفی مقدمہ سے پالا پڑا جس کی کوئی کیفیت اور نوعیت معلوم نہیں اور اس وجہ سے وہ جرم کے تعین اور تعریف سے معذور ہیں۔ اس ساری تحقیقات اور دریافت سے فقط اتنی بات معلوم ہوئی کہ کوئی بالغ شخص ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا ہے اور شہر پیرس میں یہ ٹکڑے جا بجا ڈالے گئے ہیں۔ باوجود ان مشکلات کے حکام کو تو الی اس سنگین جرم کا پتا لگانے سے غافل نہ رہے اور اپنی کوششوں میں درماندہ نہ ہوئے۔ گو خفیہ پولیس نے اس مقدمہ میں بڑی ذہانت اور عقلمندی سے کارروائی کی اور خفیہ تحقیقات اور دریافت کا کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا تاہم اُن سے اس خوفناک قتل کا ذرا بھی پتا نہ لگا۔

ایک "لانڈری بوٹ" (دھوبی کی کشتی) کوئی واہلی پر مقفل

مقام "پائنٹ ڈی لارڈ لامنٹی" کھڑی تھی۔ اُس کے مالک نے مندرجہ ذیل بیان کیا —

مالک نے کہا "بڑے دن سے چند روز پہلے گیارہ بجے شب کے مین اپنی کشتیان حسب معمول معائنہ کرتا پھرتا تھا۔ اِس اثنا مین مین نے ایک پستہ قد آدمی کنارے پر دیکھا۔ وہ میری کشتی سے بہت دور نہ تھا۔ وہ ایک لمبا اُوور کوٹ پہنے ہوئے اور ایک اونچی ٹوپی دیئے ہوئے تھا۔ اِس آدمی کے حرکات سے مجھے اُس کی طرف کچھ شبہ پیدا ہوا۔ اور مین ٹہلتا ہوا ہاتھ مین لالٹین لئے اُس کے پاس گیا اور اُس سے اِسقدر رات گئے آنے کی وجہ پوچھی —

اُس نامعلوم آدمی نے جواب دیا "جو کچھ مین کر رہا ہون تم خود اپنی آنکھون سے دیکھ رہے ہو۔ کل اتوار ہے۔ مین مچھلیون کے شکار کا بندوبست کر رہا ہون۔ کل تو مین خوب ہی مچھلیان پکڑونگا۔ اَے بڑے میان! دیکھتے نہین مین مچھلیون کو چارا ڈال رہا ہون" بعدازآن اُسنے ایک بید کی ٹوکری مین اپنا ہاتھ ڈالا جو اُس کے پاس تھی۔ اور جس کے مُنھ پر دُہرا ڈھکنا لگا تھا۔ اور اس مین سے کچھ گوشت کے ٹکڑے نکالے اور اِنھین نہر مین تتر بتر کرکے پھینکا" مالک کشتی کو بہت سے ماہی گیرون اور مچھلی پکڑنیوالون سے سابقہ پڑا تھا وہ اِنکے بیہودہ خیالات سے واقف تھا۔ اِس لئے اُس نے اُس نامعلوم شخص کو ایک دیوانہ ماہی گیر تصور کیا۔ اور وہان سے چپ چاپ واپس چلا آیا —

تاریخون کے باہم مقابلہ کرنے سے معلوم ہوا کہ مذکورۂ بالا واقعہ ۱۹ ڈسمبر روز شنبہ کو واقع ہوا تھا۔ نیلے کپڑے مین بندھی ہوئی ران ملنے کے دوہی روز بعد مالک کشتی نے یہ کیفیت دیکھی تھی۔ یعنی جب آدمی کی ران دریاے سین مین متصل "پائنٹ ڈیلیس سینٹ پیرس" ملی تو اُس کے دو روز بعد ہی مالک کشتی نے ماہی گیرون کو دیکھا — اِن دونون واقعات مین ایک عجیب و غریب اتصال تھا۔ اور ان مین ایک تعجب انگیز

نسبت پائی جاتی تھی ۔ مگر ماہی گیرون کے مجنونانہ حرکات کو لوگ اچھی طرح جانتے ہین ۔ علاوہ ازین یہ بھی خیال گزرا کہ وہ مشتبہ آدمی جسے مالک کشتی نے دریا کے کنارے گوشت کے ٹکڑے پھینکتے ہوے دیکھا تھا شاید "سینٹ پیٹر" کا کوئی شاگرد تھا ۔ اس صورت مین ناحق کوئی بے گناہ پھانسا جاتا ۔ اور بے قصور پکڑا جاتا ۔ بعض عہدہ داران کو توالی ٹہرکون کے کتے ہین ۔ جب وہ ایک خرگوش کے پیچھے اُسے پکڑنے کے لئے دوڑائے جاتے ہین تو وہ اُس کا اسقدر پیچھا کرتے ہین کہ اُنکا واپس لانا اور ایک لومڑی کے شکار کی طرف اُنہین متوجہ کرنا مشکل ہوتا ہی ۔ اس صورت مین جسے تم شکار کرنا چاہتے ہو وہ اکثر دام سے نکل جاتا ہی ۔ ماہی گیر عموماً نیک مزاج مسکین ہوتے ہین ۔ سلیم الطبع ۔ کم سخن ۔ اور سیدھے سادے آدمی ہوتے ہین ۔ اور لڑائی جھگڑے سے بچتے ہین ۔ سلف سے آجتک کوئی ایسا واقعہ نظر سے نہین گزرا ۔ کہ ایک ماہی گیر نے مچھلیان پکڑنے کے شوق مین کسی انسان کو قتل کیا ہو ۔ اور اُس کے جسم کے ٹکڑون کو مچھلیون کا چارا بنایا ہو ۔ اور اپنے دشمن کے گوشت کے ٹکڑے دریا مین ڈالکر مچھلیان پکڑی ہون ۔ سمندر کی طرح ماہی گیرون کے دل گہرے نہین ہوتے ۔ اور نہ اُن کے حالات اسقدر عمیق ہوتے ہین جس مین وہ مچھلیان پکڑنے کے لئے کانٹے ڈالتے ہین ۔ اور ان کانٹون مین لگے ہوے چارے کو ہوشیار اور چوکنی رو ہو مچھلی جس کی تیز نظر دور سے پانی کی چیزین دیکھتے ہی دہوکہ کھاکے نگل جاتی ہی اور دام اجل کا شکار ہوتی ہی ۔ دیکھا جاتا ہی کہ مچھلی کے شکار کے شایق اور ماہی گیر بہت سی مچھلیان پکڑنے کے لئے ایسی مکروہ چیزون کا چارا بناتے ہین جس سے طبیعت نفرت کرتی ہی ۔ مگر انہین ان مکروہ چیزون کے استعمال سے ذرا بھی کراہت نہین آتی ۔

ممکن ہی کہ کسی شخص کو ایسے خبطی ماہی گیرون سے سابقہ نہ پڑا ہو اور انکے وحشیانہ افعال سے ناواقف ہو جو مچھلیون کے چارے مین کوئی نئی ایجاد کرنا چاہتے ہین ۔ اور اس ایجاد کے ذریعہ سے اپنے پیشہ مین شہرت اور نمود کے خواہان

ہین۔ دنیا مین ہر بات ممکن الوقوع ہی۔ اور زندگی مین ہر قسم کا معاملہ پڑ سکتا ہی۔ مجنونون مین بعض ایسے متناقض حرکات اور بے ترتیب خیالات پائے جاتے ہین جن کے سمجھنے مین عقل بشر عاجز ہی اور جن کے سمجھنے مین ہمیشہ ڈاکٹرون کا ذہن چکر کھایا کرے گا اور ان تعجب انگیز حرکات کے اسباب و علل ڈھونڈھنے مین وہ ہمیشہ ناکامیاب اور مایوس رہین گے۔ چونکہ اب تک اس مقدمہ کے تفصیلی امور اور اصلی واقعات بہت ہی کم دریافت ہوے تھے لہذا ہر ایک قیاس اور ہر ایک دعوی قابل تسلیم تھا۔ باوجود بڑی بڑی کوششون کے اب تک اس مقدمہ کی تحقیقات کا کوئی قابل اطمینان نتیجہ پیدا نہ ہوا۔ عدالت اور کوتوالی کو اس مقدمہ کی طرف ہمہ تن متوجہ ہونا پڑا اور بڑے صبر و استقلال کے ساتھ اُس کی سخت نگرانی کرنی پڑی اور تفتیش واقعات کی جانب بڑی توجہ سے آنکھین جمانی پڑین۔ یہ مقدمہ "میسٹیریس رِی مَنیس" (مخفی اعضار انسانی) کے نام سے مشہور تھا۔ کوتوالی منتظر تھی کہ اُس کے متعلق مخفی واقعات دریافت ہون اور پولس کی خوش قسمتی سے اُنکے دریافت ہونے مین زیادہ عرصہ باقی نہ تھا۔ اِس جرم کے دریافت ہے جسکو ہم بیان کر رہے ہین۔ سارے شہر اور اس کے اطراف و جوانب مین ایک بہت بڑا تہلکہ پڑگیا تھا۔ اخبارون میں بڑے بڑے پرجوش مضامین طبع ہوتے تھے جنکے پڑھنے سے ناظرین اخبار کے دلون مین حیرت اور تعجب پیدا ہوتا تھا۔ جو اخبار گورنمنٹ کے مخالف اور دشمن تھے۔ انھون نے بغاوت آمیز تحریرین اور مفسدانہ آرٹیکل شایع کرنے شروع کیے اور ملکی سازشون اور فتنہ انگیز تحریکون کے دبے ہوے شعلون کو بھڑکانا چاہا۔ اور اُنھون نے پرزور تحریرون اور متاثر آرٹیکلون کے ذریعہ سے اُس واردات کو بالکل بے اصل ٹھہرایا اور لغو ثابت کیا۔ ہم اِن اخبارون کے بعض بعض فقرات بجنسہ ذیل مین نقل کرتے ہین وہ ہو ہذا:-

"یہ جنبہ جو بالفعل چوطرف اُڑ رہی ہی اور جس سے جابجا

پریشانی اور انتشار پھیلا ہوا ہو اُسی خبر کی طرح غلط ہو جسکو ایک بد دیانت اور بے ایمان رپوٹر سکرٹری (معتمد مالگزاری) نے عوام الناس کے خیالات دوسرے جانب پھیرنے کے لئے مشتہر کرائی ہو۔ اِس خبر کی اشاعت سے اُس کی اصلی غرض یہ ہو کہ جو ملکی واقعات کے گہرے اور تاریک بادل سیاست کے آسمان پر چھا رہے ہین اور جن سے اہل سیاست مین گہرا ہٹ اور بے چینی پھیلی ہو اُنکی جانب "پبلک اوپینین" عام رائے کا رجحان نہ ہو بلکہ عوام کی نظر بھی اُنپر نہ پڑنے پاے)

بعض اخبارون کی رائے تھی کہ وہ سڑے گلے اعضاے انسانی جو جا بجا ندی نالون مین تشریح شدہ لاشون کے اجزا ہین جنہین مدرسہ طبابت کے طالب علمون نے دل لگی اور تمسخر سے جا بجا پھینک دیا ہو۔ اِن اخبارون نے طلبا طبابت کے اُن مضر حرکات اور اُن کے عام تکلیف دہ افعال کی خوب ہی خبر لی تھی اور بعض طالب علمون کے بد رویگی اور بد چلنی کی نسبت نہایت ہی چست فقرے تحریر کئے تھے اور بہت ہی سخت الفاظ اُن کی نسبت استعمال کئے گئے تھے انہون نے لکھا تھا "یہ طالب علم مردون کے مختلف اجزا تشریح کے بعد دریاے سین اور شہر کی مختلف ندیون مین اس غرض سے ڈالتے ہین کہ عوام الناس پریشان ہون اور کوتوالی والے دریافت کرتے پھرین اور مفت سرگردان و حیران ہون۔ اِن ناشایستہ حرکات اور بیہودہ مذاق کے ذریعہ سے طلبا طب اُنہی کے بقول اپنے دل بھلایا کرتے ہین اور لوگون کی تکلیف اور پریشانی سے خوش ہوتے ہین" بعض اخبار جو پادریون کے مخالف تھے اور رومن کیتھلک چرچ کے دشمن تھے نہایت دلچسپ چھوٹے چھوٹے قصے مین جو بڑی دہانت و ذکاوت کے ساتھ لکھے جاتے تھے لوگون کے دلون مین یہ خیال جاتے تھے کہ اس خوفناک جرم کا تعلق کسی صومعہ سے ہو جہان راہب اور راہبہ رہتے ہین۔ وہان کے اسرار دریافت ہونے سے اِس پیچیدہ اور خفیہ جرم کا راز کھلے گا۔

ایک اخبار نے لکھا تھا "دریافت سے معلوم ہوا ہے کہ ایک نوجوان راہبہ غائب ہے۔ یہ خبر پیرس پادری نے چھپائی ہے اور اسلئے اس راز کے پوشیدہ رکھنے میں بہت بڑی کوشش کی ہے۔ ہم اسوقت تک اسکا نام یقینی طور سے نہیں ظاہر کر سکتے۔ مگر بالفعل اسیقدر کہنا کافی ہے کہ وہ صومعہ جہاں یہ واردات ہوئی ہے دریائے سین سے بہت دور نہیں ہے اور اُس جگہ واقع ہے جہاں سے یہ دریا شہر پیرس سے جُدا ہوتا ہے"۔

جو اخبارات اپنے آپ کو اس جرم سے اچھی طرح واقف ظاہر کرتے تھے اور لوگوں کو اس غلط فہمی میں ڈالتے تھے کہ وہ اس کی پوری حقیقت اور پوشیدہ حالات کو بخوبی جانتے ہیں اُنہیں اس جرم کے وقوع کا پورا اعتقاد تھا اور اُنھوں نے پہلے ہی ظاہر کر دیا تھا کہ محکمہ کوتوالی اپنی معمولی قابل تعریف کارروائی اور طرز تحقیقات کے ذریعہ سے مجرمین کو کبھی گرفتار نہ کر سکے گا۔ اس مقدمہ "مخفی اعضائے انسانی" کے چرچے اِس زمانہ میں جابجا پھیلے ہوئے تھے۔ لوگ اِس مقدمہ کے سوا اور کسی خبر کا تذکرہ نہ کرتے تھے۔ اور ہر جگہ اِس عجیب وغریب واردات کا ذکر تھا۔ مقرر اور ایڈیٹر جو سیاست مدن سے بحث کرتے اور عام جلسوں میں اسپیچیں دیتے ہیں اور اخباروں میں مضامین چھاپتے ہیں اس وقت بڑے زور وشور سے گورنمنٹ کی پالسی (یعنی حکمت عملی) پر ردوقدح کرتے تھے اور حکومت کی کارروائیوں پر سخت نکتہ چینیاں کرتے تھے۔ اُنہیں گورنمنٹ پر حرف گیری کا ایک عمدہ موقع ملا تھا۔ انمیں سے ایک پرجوش مقرر نے مقام "سینٹ مَوَلیز" پر جو محلہ "رُو سینٹ مارٹن" میں واقع ہے ہزاروں سامعین کے مجمع میں تماشہ والوں کی طرح ہاتھ نچا کر اور مداری بھانڈ کی طرح منھ بنا کر بڑے غصہ اور سخت جوش وخروش کے ساتھ مندرجہ ذیل کلمات زبان سے نکالے:-

"ہان بھائیو! دریاے سین اور نہر سینٹ مارٹن لاشوں کے ٹکڑوں سے پٹے پڑے ہین۔ اور قید خانے بے گناہ اشخاص سے کھچا کھچ بھرے ہین۔ کوتوالی اپنا وقت رائگان کرتی ہی اور رعایا کا روپیہ برباد کرتی ہی۔ بھائیو! کس کا روپیہ؟ ہمارا تمہارا روپیہ خاک مین ملایا جاتا ہی۔ اس ساری کارروائی سے کوتوالی کا یہ مقصد ہی کہ سلطنت جمہوری کے طرفدارون اور تائید کرنے والون کو مقید کرے اور جسکا جانب دار پاے اُسکو جیلخانہ بھیجدے۔ بھائیو! اُٹھو۔ اور مستعد ہوجاؤ ایسی خراب حکومت کا خاتمہ کرنے کے لئے اور اُسکو بنیاد سے گرانیکے واسطے یہ بہت ہی عمدہ موقع اور نہایت ہی مناسب وقت"۔

سامعین نے یہ پرجوش و خروش تقریر سنکر بڑے زور سے خوشی کے نعرے مارے اور ایک زبان ہوکر سب نے یہ جواب دیا "ہان۔ ہان! اب ہم کو اس گورنمنٹ کا خاتمہ ہی کر دینا چاہیئے اور ضرور بالضرور لڑبھڑکر اس ظالم کو تخت سلطنت سے گرانا چاہیئے۔ اب ہم اپنی کارروائی شروع کرتے ہین"۔

واقعی حضرات سامعین نے اپنی کارروائی شروع کردی یعنی مجلس برخاست ہوتی ہمراس پاس کے شراب خانون مین جا داخل ہوے اور ساری رات میخواری اور لہو ولعب مین گزاری۔

مدرسۂ طلبا کے طلبا نے جنپر بعض اخبارون نے تشریح شدہ لاشون کے اجزا دل لگی کی غرض سے منتشر کرنے کا الزام لگایا تھا بڑی خوبی سے انہین دندان شکن جواب دیا اور اپنے کلام کو واقعات سے ثابت کیا اُنہون نے لکھا" اگر بغرض تعلیم و تجربہ ہم کسی لاش کے ہاتھ پانون یا اور کوئی اعضا اپنے کوٹ وغیرہ مین چھپاکر اپنے گھر لیجانا چاہین تو یہ امر غیر ممکن ہی۔ کیونکہ مدرسۂ طبابت کے جس کمرے مین تشریح کی تعلیم دیجاتی ہی اور لاشین چیری پھاڑی جاتی ہین وہان جوانون کا پہرہ ہی جو بڑی نگرانی رکھتے ہین اور کسی کو لاش کا کوئی ٹکڑا باہر نہین لے جانے دیتے

اگر کوئی طالب علم انہیں رشوت دیکر سالم لاش یا عضو خریدکر پاجائے تو ناممکن ہے۔ لاشیں بحفاظت تمام اسپتالوں سے بغرض تشریح یہاں بھیجی جاتی ہیں۔"

فصل ۳

"روپرلنسی" کا کنواں۔ آدمی کی "ٹانگین"۔ نشان + ب +

سرکاری رپورٹ

شہر پیرس

دفتر صدر مجسٹریٹ

ڈویژن اول

آفس اول

پولس اسٹیشن۔ "اوڈوئین" ڈسٹرک (ضلع)

قسمت ششم

نشان

تحقیقات جرم

محلہ "روپرلنسی" کے کنوین سے آدمی کی دو ٹانگین برآمد ہوئین۔
طبیب کو تو الی کی کیفیت ذیل مین ہی۔
بتاریخ ۲۴ جنوری سنہ ۱۸۶۹ عیسوی سہ شنبہ کے دن شام کے پانچ بجے

موجود گی افسران کو توالی "میس گاسٹو" کمشنر پولس شہر پیرس جنکے تفویض اوڈین ضلع تھا۔ "کورٹ انسپکٹر" اور مددگار "پبلک پراسی کیوٹر" رنگو کانسٹیبل نمبر چالیس سالہ متعلقہ ڈویژن الف۔ قسمت ششم۔ ضلع لامونی۔ تھانہ روکرسٹنی۔ متعینہ صدر مجسٹریٹ حاضر ہوا اور مندرجہ ذیل اظہار دیا۔

"میرا معمولی پہرہ ختم ہوا۔ جو دن کے دو بجے شروع ہوا تھا۔ مین اپنا کام پورا کرکے گھر چلا جو محلہ رومانٹ فوکن مین ہی جب محلہ رو پرلنسی سے گزرا اُسوقت مجھے ماسٹیر لیمپین نے آکر سلام کیا۔ یہ ایک پرانا نان بائی ہی جسکی دکان قدیم الایام سے اِسی سڑک پر ہی۔ سلام کے بعد اُسنے بیان کیا میرا گھر اِسی محلہ مین ہی۔ اور یہین مین اپنے پیشہ کے متعلق کاروبار بھی کیا کرتا ہون۔ میرے مکان کے صحن مین کنوان ہی۔ مین اِس سے پانی بھر رہا تھا۔ کہ دفعتہً میری نظر کنوین کی سطح پر پڑی اور مجھے ایک پارسل دکھائی دی جسکو مین نے ڈول کے ذریعہ سے باہر نکالا۔ اِس پارسل مین آدمی کی سڑی ہوئی ٹانگ ہی۔ لمپین میرا دوست ہی۔ اُسے مین نے خوب سمجھا دیا ہی کہ جب تک اِس واقعہ کی خبر حکام کو توالی کو نہ ہو لے اُس وقت تک کسی شخص پر اُسکا اظہار نکرنا اور اُس نے وعدہ بھی کیا ہی کہ وہ کسی سے اِس واقعہ کا ذکر نہ کرے گا۔ علاوہ ازین اِس کے افشاء سے اُسے کوئی منفعت نہین۔ کیونکہ جس کنوین سے ٹانگین برآمد ہوئی ہین اُسی کا پانی وہ پخت و پز مین استعمال کرتا ہی اِس کنوین کا پانی پہلے بہت پاک و صاف تھا۔ مگر کچھ دنون سے وہ اُسکے خراب ہو جانے سے بڑا متفکر تھا۔ مکان کے دروازہ مین ایک احمق بڑھیا رہتی ہی۔ وہ بلیان بہت پالتی ہی۔ اور اُن سے بڑی محبت کرتی ہی۔ اِسی سبب سے لوگ اُسے مادر "مینچل" (اُمّ الہریرہ) کہتے ہین۔ لمپین نے اُس سے کنوین کے پانی کی خرابی کا ذکر چھیڑا تھا۔ چونکہ بیچاری اپنی پیاری بلی "نام" کے گم ہو جانے سے سخت ملول تھی۔ اِس لئے اُسنے

پریشانی کی حالت میں اُسے کچھ بے تکا سا جواب دیا اور "نام" کے کہنے پر افسوس اور واویلا کرنے لگی۔ لیکن آپ سے خود کنوئیں سے ٹانگیں نکالنے کی مفصل کیفیت بیان کرے گا۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو میں پہلے اپنا تعارف کرا دوں تاکہ میں بھی اس مقدمہ میں آپکو کچھ مدد دوں۔ میں "زوپرنسی" میں رہتا ہوں۔ اور یہاں کے رہنے والوں سے خوب واقف ہوں۔

میں نے پولس اسٹیشن "ویسٹ اینڈ" کے صدر افسر کو ایک چٹھی لکھی اور اُن سے درخواست کی۔ کہ کانسٹیبل رنگو اور اُسکے ایک ساتھی کو خانگی لباس پہنے اور تحقیقات میں مدد دینے کی اجازت دی جائے۔

پھر ہم اپنے پرائیویٹ سیکرٹری (معتمد خانگی) کے ساتھ اُس مکان کی طرف روانہ ہوئے جو "زوپرنسی" میں تھا اور جسکا ذکر رنگو کانسٹیبل نے کیا تھا۔ جب ہم وہاں پہنچے اُس وقت عیدداروں کا مجمع تھا اور میرے نے ہمیں دیکھا۔ اور دکان کے آدمیوں کی نظر بچا کر ہمیں ایک علیحدہ کمرے میں لے گیا۔ تاکہ ہم جو کچھ اُس سے پوچھیں اُسکو مفصل بیان کرے۔ اور کوئی دوسرا آدمی اُس سے مطلع نہ ہو۔ جب ہمنے کنوئیں سے ٹانگیں نکالنے کی کیفیت دریافت کی تو اُسنے حسب ذیل بیان کیا:-

"میرا نام لیپٹن ہے اور میری عمر ۳۵ سال ہے۔ میں ہوٹل کا کام کرتا ہوں۔ پندرہ روز ہوئے کہ میں کنوئیں سے پانی بھر رہا تھا جو ہوٹل کے کاروبار میں صرف کیا جاتا ہے۔ اِس اثنا میں میں نے ایک عجیب و غریب بات دیکھی۔ یعنی جب گھڑا اوپر کھینچا گیا تو اُس سے کچھ چھینٹے اُڑ کر کنوئیں میں گرے اور ایک تعجب انگیز آواز پیدا ہوئی۔ اِس سے بہت دنوں پہلے میں نے کنوئیں کا پانی ایک کیمسٹ سے امتحان کرایا تھا اسنے تحلیل اور آزمایش کے بعد جو کیمیائی اصول سے کی گئی تھی۔ اِس پانی کو آب باراں کی طرح لطیف اور پاکیزہ بتایا تھا۔ اِن خوبیوں کی وجہ سے

وہ کھانے پینے اور سارے خانگی ضرورتوں میں برتا جاتا تھا۔ مگر تھوڑے ہی دنوں کے بعد اس پانی کی تمام عمدگی جاتی رہی۔ اور بالکل خراب ہوگیا۔ اور روز بروز اُس کی بدبو۔ تعفن۔ بدمزگی بڑھنے لگی۔ اور اسکے پینے سے جی متلانے لگا۔ اور صحت بگڑنے کے عوض مضرت کرنے لگا۔ بعد ازآں مین نے پانی خراب ہونے کا سبب دریافت کرنا چاہا۔ اور اصلی علت ڈھونڈنے کی کوشش کی۔ جب لوگ صبح کا کھانا کھا کر دکان سے چلے گئے۔ اُس وقت مجھے کنوین کے دیکھنے کا موقع ملا۔ اور مین نے اس عمدہ موقع کو ہاتھ سے جانے نہ دیا۔ مین کوٹھری مین گیا۔ اُسکی دیوار مین ایک چھوٹی کھڑکی ہے۔ اُس مین جھانکنے سے کنوین کا پانی بخوبی معلوم ہوسکتا ہے جو بہت گہرا ہے۔ پھر مین نے ایک بتی جلائی۔ اور اُسکو تار مین باندھکر کنوین مین لٹکایا۔ اور آہستہ آہستہ اُسکو پانی کی سطح تک پہونچایا۔ بتی کے اُجالے مین ایک چمکدار شئے پانی پر تیرتی ہوئی نظر آئی۔ ڈول نکالنے کا کانٹا مین نے کنوین مین لٹکایا یہ کانٹا کئی ایسے چھوٹے چھوٹے کانٹون سے مرکب تھا جنکی وضع وساخت مچھلی پکڑنے کے کانٹون کی طرح تھی۔ پھر مین نے اس کانٹے کے ذریعہ سے اُس شئے کے نکالنے کی کوشش کی جو پانی کی سطح پر تیر رہی تھی۔ وہ تین مرتبہ کانٹے کی گرفت مین آکر نکل گئی۔ اور پھر دھڑام سے کنوین کی تہہ مین گری۔ اُسکے گرتے ہی پانی کے چھینٹے اوڑے۔ اور سارا کنوان گونج اُٹھا۔ مگر کنوین کی تہ مین پہونچتے ہی پھر وہ پانی کی سطح پر اُٹھ آئی۔ اور تیرنے لگی۔ آخر کار چوتھی دفعہ پھر مین نے کوشش کی اور بہزار خرابی اُسے کنوین کے نکالا بعد ازآن اُسکو اپنی کوٹھری مین لاکر رکھا۔ یہ کنوین مین سے نکالی ہوئی شئے ایک پارسل تھی جو کئی کپڑون مین لپٹی تھی۔ جب مین اُسے کھولنے لگا اور جو چیز اُس کے اندر تھی اُسکے معلوم کرنے کی کوشش کی۔ تو اس قدر بدبو اُس سے نکلی کہ میرا مغز سڑ گیا۔ اور پارسل کے اندر مجھے آدمی کی ایک ٹانگ دکھائی دی۔ اسکے دیکھنے سے مجھکو سخت حیرت ہوئی۔ اور ڈر کے مارے تھرانے لگا۔ مین نے جھٹ پٹ پارسل اور اُس کے اُوپر

کے کپڑے وغیرہ کو ایک خالی صندوق میں پھینک دیا۔ جو اتفاقاً اُس وقت میرے کمرے میں رکھا ہوا تھا۔ جو کیفیت اُس وقت میرے دل پر طاری ہوئی اور جو پریشانی اور تردّد مجھے لاحق ہوا۔ اُس کا مفصل بیان میرے امکان سے باہر ہے۔ پہلے میں اپنے تئیں بزدل اور ڈرپوک نہ سمجھتا تھا۔ کیونکہ اب تک کبھی مجھ پر ایسی خوف کی حالت طاری نہ ہوئی تھی۔ مگر اس سُنسان تنہا کوٹھری میں ڈر کے مارے میرا بُرا حال تھا۔ جسکی پرانی کالی کالی دیواروں پر جا بجا مکڑیوں کے جالے تنے ہوئے تھے۔ اور جسمیں ٹمٹماتے ہوئے چراغ کی دھیمی دھیمی زرد روشنی پڑ رہی تھی مجھکو یہی خیال بندھ گیا تھا کہ مجھے چارون طرف سے بھوت پریت گھیرے ہوئے ہیں۔ خوف نے اس خیال کو اس قدر قوی کر دیا تھا۔ کہ وہ مجسم میرے سامنے موجود تھا۔ اور گویا میں خود آنکھوں سے اپنے چوطرف بھوت پریتوں کو دیکھ رہا تھا۔ ڈر کے مارے میرے سارے جسم میں تھرتھری پڑ گئی تھی۔ اور میں بید کیطرح لرز رہا تھا۔ بدن سے اسقدر پسینہ نکلا تھا کہ عرق کے قطرے ماتھے سے ٹپک رہے تھے۔ میں اپنے کمرے سے اس طرح بے تحاشا بھاگا جیسے کوئی مجرم کسی کو مار کے موقع واردات سے بھاگتا ہے۔ بھاگتے میں بھی مجھے یہی خیال رہا کہ مبادا آدمی کی ٹانگ میرا تعاقب کرے۔ اس خیال سے میں نے دروازے کے کواڑ بند کر دیئے۔ اور جلدی جلدی تنگ و تاریک اور سیلی ہوئی سیڑھیوں سے اُتر کر اُس چھوٹے سے صحن میں پہنچا جو اس وقت آپ کے سامنے ہے۔ جب یہاں آیا اُس وقت میں نے ذرا دم لیا۔ مجھے یقین ہے کہ اگر لوگ مجھکو کنوئیں سے ٹانگ نکالتے ہوئے دیکھتے یا میں اُن سے اس خوفناک پارسل کا حال بیان کرتا تو وہ ضرور مجھی کو مجرم ٹھیراتے۔ اور فوراً گرفتار کرتے۔ اور اُس وقت ایک بات بھی اپنے بچاؤ کی لئے میرے مُنھ سے نہ نکلتی۔ آپ سچ جانیئے جب سے آپ یہاں تشریف لائے ہیں میری جان میں جان آئی ہے۔ اور مجھکو اپنی برأت کی اُمید ہوئی ہے۔

مَیں آپ کو اس واقعہ کی خبر دینے کے لئے جانا چاہتا تھا اور اسی ارادہ سے کپڑے پہن رہا تھا کہ اتنے میں میرا دوست رنگلومرے مکان کی طرف سے بھاگتا ہوا نظر پڑا۔ میں نے اُس سے التجا کی کہ وہ اس جانکاہ حادثہ کی اطلاع آپ کی خدمت میں کر دے۔ مسٹر لمسری! اب آپ خود ہی اس گتھی کو ہمیں کی تحقیقات فرمائیے۔ مجھے خوف ہے کہ ابھی اور کوئی عضو اُس سے نکلے گا۔ میرا ایک پُرانا دوست اس مکان کا مالک ہے اور آج کچھ سے اتحاد و محبت سے تجارتی ہے۔ وہ گانوں میں رہتا ہے یہ مکان میرے سپرد کر کے میں ہی اس کا بندوبست کرتا ہوں۔ ایک بڈھی بہری عورت جس کے قوائے دماغی انحطاط پر ہیں۔ اس مکان کی محافظ ہے۔ میں نے مالک مکان نے اس بڑھیا کو بنظر ترحم اور بخیال ہمدردی اس خدمت پر برقرار رکھا ہے۔ اور ہم دونوں اس موقع کے منتظر ہیں جب کہ وہ بآرام تمام اپنے چھوٹے سے تہ خانہ میں ہمیشہ کے لئے سوئے گی۔ وہ اسی مکان کے دروازہ پر نصف صدی سے رہتی ہے وہ اس مکان سے ایسی چمٹی ہے اور اسے ایسا مضبوط پکڑا ہے جیسے کائی کسی بلند بالا کے درخت میں چمٹ جاتی ہے۔ اور اُس کے قیام تک اُس سے جدا نہیں ہوتی۔ اب وہ اس مکان سے ہی نکلے گی۔ لوگ کہتے ہیں کہ ایک زمانہ میں وہ بڑی عقلمند اور ذہین عورت تھی۔ اب بھی کبھی کبھی اُس کی زبان سے بڑی سمجھ بوجھ کی باتیں نکلتی ہیں۔ اور اُس بجھتی ہوئی شمع عقل کی روشنی وقتاً فوقتاً چمک اُٹھتی ہے۔ مگر کوئی ٹھکانہ کی بات اُس کے منہ سے کم نکلتی ہے۔ اور اس قدر شاذ و نادر کوئی عاقلانہ کلام اُس کا سُنا جاتا ہے کہ اُس کی عقل و فہم پر بھروسا نہیں ہو سکتا اس لئے اُس سے کوئی صحیح خبر کا حاصل ہونا بہت ہی دشوار ہے۔

اس بڑھیا کا نام "ماڈیسٹ ہُورا" ہے وہ مقام کیمپٹن کی رہنے والی ہے۔ میں نے اُس کی زبانی سنا تھا کہ اُس نے اپنی شادی نہیں کی۔ اور جتنے بیاہ کی درخواستیں آئی تھیں اُن سبکو

رَد کر دیا تھا۔ جوانی میں وہ سِلائی کا پیشہ کرتی تھی۔ مگر جب آنکھوں کی بینائی کم ہونے لگی اُس وقت اُس نے مجبوراً یہ پیشہ ترک کر دیا۔ دس برس تک اسنے حتے الامکان دربان کی خدمت خوب انجام دی باوجودیکہ اُسنے اپنی شادی نہیں کی تاہم لوگ اُسے مادر میچل کہتے ہیں۔ اِس نام کی وجہ تسمیہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ ایک تو وہ بہت سن رسیدہ ہے یعنی اُس کی عمر ستّر برس سے زائد ہے۔ دوسرے وہ جانوروں علی الخصوص بلیوں سے بڑی محبت کرتی ہے۔ اُس کے دل میں اُن کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔ ہمیشہ اُس کے پاس دو تین بلیاں پلی رہتی ہیں۔

"کل میں نے اُس سے ذکر چھیڑا تھا کہ کنوئیں کا پانی بہت خراب ہو گیا ہے۔ اور روز بروز اور بگڑتا جاتا ہے۔ اُس نے میری بات کا عجب بے تکا جواب دیا۔ اور کہنے لگی۔ "میری کالی بلی وِٹی وِٹی غائب ہے ہائے وِٹی! ارے وِٹی! تو کہاں چلی گئی۔ وہ شیطان چھوکری اُسے ضرور اپنے ساتھ لے گئی ہوگی۔" میں یہ بات مطلق نہ سمجھا اور نہ چھوکری کا مصداق ذہن میں آیا۔ کیونکہ یہاں تو کوئی بھی کم سن عورت نہیں ہاں بلاشک وِٹی وِٹی نام کی ایک خوبصورت بلی تھی جسے اُس بڑھیا نے پال رکھا تھا۔ اور یہی بلی گم بھی ہے۔ مجھے اُس کی باتوں سے یہ خیال گزرا کہ شاید یہ بلی کنوئیں میں گر پڑی ہے یا کسی نے اُسکو عداوۃً ڈال دیا ہے۔ اور اِسی سبب سے کنوئیں کا پانی خراب ہو گیا ہے۔

"کل رات بچھونے پر پڑے پڑے میں نے یہ سوچا کہ کنوئیں کو خوب جانچ کر دیکھنا چاہیئے اور کسی تدبیر سے پانی کی خرابی کا اصلی باعث دریافت کرنا چاہیئے اور اِس تحقیقات کا جو نتیجہ نکلے اُس سے آپ کو آگاہ کرنا چاہیئے۔ میرے مکان میں فقط دس اشخاص مقیم ہیں۔ یہ بڑے شریف اور نیک مزاج ہیں۔ اِن سب سے مادر میچل اچھی طرح واقف ہے۔ اگر اِس مکان کے رہنے والوں میں سے کوئی

شخص اس خوفناک واقعہ سے تعلق نہیں رکھتا تو جس شخص نے کنوئین مین ٹانگ لاکر ڈالی ہو وہ ضرور اس مکان سے واقف ہوگا۔ کیونکہ اندھیری رات مین اس طرح دبے پاؤن یہان آنا کہ قدم کی آہٹ تک نہ معلوم ہو اور یون کنوئین مین ٹانگ کا آہستہ پھینکنا کہ مطلق کوئی آواز پیدا نہ ہو بغیر واقفیت اور علم کے دشوار ہو۔ اس مکان کا دروازہ ہمیشہ بند رہتا ہو۔ جب کوئی یا شخص یہان ٹھیرنے آتا ہو تو وہ دروازے کی گھنٹی بجاتا ہو اور دربان کواڑ کی زنجیر کھول دیتا ہو۔ دروازے کے ایک کواڑ مین آہنی اسپرنگ (کھٹکا) پوشیدہ لگا ہوا ہو۔ جس کے دبانے سے دروازہ کھل جاتا ہو۔ جو اشخاص یہان رہتے ہین اپنی اسپرنگ کو دبا کر دروازہ کھول لیتے ہین اور اندر چلے آتے ہین۔ اس تدبیر سے یہان کے اشخاص دروازہ کھلانے کی تکلیف سے محفوظ رہتے ہین۔ اور دربان بھی زحمت سے بچتا ہو۔ اور تاصبح آرام سے پاؤن پھیلا کر سوتا ہو۔ جب بڑی بڑی رات گئے لوگ ناٹکون اور جلسون سے فارغ ہو کر یہان آتے ہین۔ دربان کو پکارنے اور جگانے کی محنت سے بچتے ہین اور بیچارے دربان کو بھی بار بار نیند سے اٹھنا نہین پڑتا۔ ہر وقت دروازہ کھولنے کی یہ بڑی سہل تدبیر ہو۔ مگر نئے مسافرکو پہلے بتانی پڑتی ہو۔"

لمپن اپنا بیان ختم کرکے ہم کو صدر دروازہ کے پاس لے گیا۔ کسی زمانہ مین اس دروازے سے گاڑیان آیا جایا کرتی تہین۔ مگر اب مدت سے اُس کے دونون کواڑ مضبوط جوڑے ہوے تھے۔ داہنے کواڑ مین ایک کھڑکی تھی۔ جس سے لوگ آتے جاتے تھے۔ لمپن نے ہمین کنجی کھولنے کا مخفی طریقہ بتایا اور کئی بار اُسکو کھولکر دکھایا اور اُس گھنٹی کے تار کی طرف متوجہ کیا جو دربان کی کوٹھری مین لٹکتی تھی۔ بعد ازان چھوٹے سے چوکور صحن کے راستے سے لاکر اُس نے ہمکو ایک کنوان بتایا۔ یہ کنوان سو برس سے یہان قایم تھا اور بڑی تعجب کی بات ہو کہ کہین سے ذرا بھی مرمت طلب نہ تھا۔ اُس کی نسبت بہت سی

عجیب وغریب روایتیں مشہور تھیں۔ اُس کا دہانہ ایک بڑے پتھر میں تراشا ہوا تھا جو ایک ہمسایہ کے مکان کی دیوار میں نصب تھا۔ اِس کنوئیں کا قطر تین فیٹ دس انچ تھا۔ اور تقریباً ۶۵ فیٹ وہ گہرا تھا۔ کنوئیں کی دیوار میں دو موٹی آہنی سلاخیں نصب تھیں۔ جن کے بیچ میں ایک گرّی لگی تھی۔ اِس گرّی سے ایک ہی ڈول پانی بھرنے کے لئے وقت واحد میں پھانسا جاتا تھا۔

پھر لمپن نے ایک دروازہ کھولا۔ اِس سے کچھ سیڑھیاں دکھائی دینے لگیں۔ جن سے تہ خانہ دار کوٹھریوں میں جانے کا راستہ تھا۔ اِن بھدّی ساخت کی سیڑھیوں سے ہم نیچے اُترے اور لمپن کے ہاتھ میں ایک دستی لمپ تھی۔ وہ ایک کوٹھری کے دروازے پر پہنچکے ٹھیر گیا۔ جیسا کہ اُس نے کہا تھا وہ ساری کوٹھریوں سے بڑی تھی اور اِس کا دروازہ بند تھا۔ مگر کنجی قفل میں تھی۔ دروازہ کھولکر ہم اندر داخل ہوئے دو لمپوں کی روشنی سے (اِن میں سے ایک لمپ تو لمپن کے اور دوسری میرے معتمد کے ہاتھ میں تھی) معلوم ہوا کہ کوٹھری میں خالی اور بھرے پیپے۔ بوتلیں اور صندوق بکثرت رکھے ہیں۔ اُس کی گنبدی چھت میں مکڑی کے لمبے لمبے موٹے جالے لٹک رہے تھے۔ اِس کوٹھری میں ایک ایسی متعفن بدبو پھیلی ہوئی تھی جیسے کہ سڑی ہوئی لاش سے آتی ہے۔ لمپن نے ایک صندوق کی طرف اشارہ کرکے کہا "وہ ٹانگ اِس میں ہے"۔

اِس صندوق کے ڈھکنے پر بخط جلی سیاہی سے یہ الفاظ لکھے تھے "والنٹیا کی نارنگیاں"۔ جب ڈھکنا علیحدہ کیا گیا اُس صندوق میں کچھ تار اور چیتھڑوں کے ٹکڑے اور ایک گوشت کا لوتھڑا دکھائی دیا جس سے متعفن بدبو آتی تھی۔ جب ہم نے اُس لوتھڑے کو زیادہ غور سے دیکھا تو وہ آدمی کی ٹانگ معلوم ہوا۔ اُس بوسیدہ ٹانگ کی ہڈی سے اِس طرح گوشت جدا ہو کر لٹک پڑا تھا جیسے کہ سیب کے درخت کی چھال لٹک پڑتی ہے۔

لیپن نے بیان کیا "جب مین نے یہ پارسل کنوین سے نکالی تو مین نے اس خیال سے اُسے نہ چھوا کہ اُس مین دربانہ کی مری ہوئی بلی ہوگی۔ اور مین نے پارسل کے غلاف کو جا بجا چھری سے کاٹ دیا۔ یہ غلاف پہلے ہی کانٹے لگنے سے بہت کچھ پھٹ ٹوٹ گیا تھا۔ پس مین نہین کہہ سکتا کہ وہ پارسل کس طرح بانوھی گئی تھی"۔

کوٹھری مذکور کی دیوار مین ایک کھڑکی تھی جس سے کنوین کا پانی اچھی طرح دکھائی دیتا تھا۔ ہم نے ایک روشن لال ٹین کنوین مین پانی کی سطح تک لٹکائی اور سطح کو دیکھنا شروع کیا۔ اُس پر ایک چمکتی ہوئی چیز نظر آتی تھی۔ مگر معلوم نہ ہوتا تھا کہ وہ کون شے ہے۔ ہمارے دل مین خیال گزرا کہ شاید وہ لال ٹین کی پرچھائین ہوگی۔ اِس خیال کی صحت کے لئے لال ٹین اوپر کھینچ لی گئی۔ لیپن نے اُس مین ایک بھری بوتل باندھی جو اٹھارہ انچھ کے فاصلہ سے اُس کے نیچے لٹکتی تھی۔ یہ بوتل اُس وزن کا کام بھی دے سکتی تھی جو پانی کا عمق دریافت کرنے کے لئے لٹکایا جاتا ہے۔

جب یہ بوتل لال ٹین مین باندھکر کنوین مین لٹکائی گئی تو وہ ایک چمکتی ہوئی شے پر سیدھی جاکر ٹھیر گئی جو پانی پر تیر رہی تھی اور مچھلا چاندی کی طرح چمک رہی تھی۔ اُس کے دباؤ سے یہ چمکتی چیز بتدریج ڈوب گئی اور جب دباؤ نرہا تو پھر فوراً ہی پانی پر اُچھل آئی۔ اِس سے ثابت ہوا کہ لال ٹین کا عکس نہ تھا۔ اور وہ کوئی مجسم شے تھی جو دور سے بنڈل معلوم ہوتی تھی۔

ہم نے کنوین سے اِس طرح بنڈل نکالنے کی تدبیر کی کہ اُسے کوئی صدمہ نہ پہونچے۔ جس کانٹے سے لیپن نے پہلی پارسل نکالی تھی اُس کو ہم کام مین نہ لائے۔ کیونکہ اُس مین کچھ اِس قسم کے خار لگے تھے کہ جو چیز ان مین پھنس جاتی تھی اُس کا صحیح وسالم نکلنا دشوار تھا۔ اِس قسم کے کانٹے کو مکڑی کا جالا کہتے ہین۔ ہم نے ڈول کے ذریعہ سے بنڈل نکالنے کی کوشش کی جو پانی پر تیر رہا تھا۔ مگر معلوم ہوا کہ ڈول کا منہ چھوٹا تھا۔ دستی

وجہ سے پارسل اُس میں نہ سما سکتی تھی۔ اب دوسری تدبیر کرنی پڑی۔ لمپن ایک بڑی تانبے کی کڑاہی لایا جس میں مُربے تیار کئے جاتے تھے اُس میں دو دستے لگے تھے۔ ایک میں رسی باندھکر کڑاہی کنوئیں میں چھانسی۔ جب کڑاہی کھڑکی پاس پہونچی میں نے اپنے معتمد سے رسی پکڑنے کے لئے کہا۔ اُنہیں رسی دیکر میں نیچے اُترا اور لمپن کی کوٹھری میں واپس آیا۔ بعد ازآں میں نے کھڑکی سے ہاتھ بڑھا کر کڑاہی کا دوسرا دستہ اپنی جانب کھینچا۔ اور اِس دستہ میں ایک مضبوط ڈور باندھی میں اور میرے معتمد دونوں اپنی اپنی رسیوں کو آہستہ آہستہ ڈھیلی کرنے لگے۔ جب کڑاہی پانی کی سطح پاس پہونچی تو اُس نے بنڈل کو دھکا دیکر ہٹایا پھر اُس میں پانی بھرا اور وہ ڈوب گئی۔ جب وہ کنوئیں کی تہ میں بیٹھ گئی۔ تب بنڈل جسکو ہم نکالنا چاہتے تھے اُس کے اوپر پانی کی سطح پر آکر تیرنے لگا۔ مگر لالٹین کی روشنی اِس قدر نہ تھی کہ ہمیں کنوئیں کے اندر کی کارروائی اچھی طرح دکھائی دیتی۔ اس لئے ہم نے کنوئیں میں جا بجا کئی جلتی ہوئی بتّیاں لٹکا دیں —

بعد ازآں ہم نے اور ہمارے معتمد نے اپنی اپنی رسّیاں کھینچنی شروع کیں۔ اور آہستہ آہستہ کڑاہی اُٹھنے لگی۔ جب وہ پانی کی سطح پاس پہونچی اُس وقت خود بخود پارسل اُس کے بیچا بیچ میں دھر رہی۔ اور بغیر ذرا بھی اُسے نقصان پہونچانے کے نکال لے گئی۔ جب تک وہ ہماری آنکھوں کے برابر نہ آئی اُس وقت تک ہم رسّیاں کھینچتے رہے۔ اور جب وہ روبرو آگئی تب ہم نے اپنی رسّی ایک کیل میں اس طرح کھینچکر باندھ دی کہ پارسل کو ہم بآسانی کڑاہی میں سے اُٹھالیں۔ بعد ازآں ہم نے کڑاہی میں سے بنڈل کو اُٹھالیا اور اُسے لے جاکر ایک تختے پر رکھا جو پہلے سے اِسی غرض کے واسطے مُہیا کیا گیا تھا۔

اب ہم نے پارسل کو جانچنا شروع کیا۔ وہ اٹھارہ انچھ لمبی اور نو انچھ چوڑی تھی۔ اُس کے اطراف ایک نیا پتلا تار لپٹا ہوا تھا

جس کے چھوروں میں ایک خاص قسم کی گانٹھ دی گئی تھی جس کو پھولدار گانٹھ کہتے ہیں۔ ہم نے اس تار کو اس طرح کھولا کہ غلاف کو کوئی صدمہ نہ پہونچا۔ یہ غلاف ایک سیاہ روغنی کیلیکو کپڑے کا ٹکڑا تھا۔ جس کے دو چھور ملا کر سیے گئے تھے۔ اور باقی دو کونے خرگوش کے کانوں کی طرح ادھر اُدھر لٹکتے تھے۔ یہ ایک سموسہ دار پارسل تھی۔ جس کی بیچ والی سیون کالے دھاگے سے سی گئی تھی۔ ہم نے گرہیں کاٹ کر دھاگے کو سالم کھینچ لیا۔ جب یہ غلاف علیحدہ کیا گیا اور پھیلا کر ناپا گیا تو اس کا عرض و طول دونوں برابر ایک ایک گز نکلا۔ اس مربع کپڑے کے دو کنارے ذرا موڑ کر سلے تھے۔ پہلے غلاف کے بعد ایک دوسرا غلاف نکلا۔ یہ ایک بھورے کپڑے کی پتلون کا پائنچا تھا۔ اس پائنچے کا کمر پاس والا حصہ دور کیا گیا تھا۔ بظاہر اس سے پتلون کے بٹن دور کرنا مقصود تھا۔ جن پر کارخانہ کے نشان پڑے ہوتے ہیں۔ یا جن سے بعض درزیوں کے ٹریڈ مارک ظاہر ہوتے ہیں۔ اس پائنچے کے دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ جس پائجامہ کا یہ جزء تھا وہ ایک پست قد آدمی کے لئے بنایا گیا تھا۔

اس دوسرے غلاف کے اندر ہمیں ایک اُسی طرح کی ٹانگ ملی۔ جیسے لیمپن اس سے پہلے کنوئیں سے نکال چکا تھا۔ اس ٹانگ کی پنڈلی زیادہ پر گوشت نہ تھی۔ مگر بادی النظر میں یہ بتانا غیر ممکن تھا کہ آیا وہ کسی مرد کی ٹانگ ہے یا عورت کی۔ اس وقت تک اُسپر ایک اسٹاکنگ چڑھا ہوا تھا جس کی لمبائی سے ثابت ہوتا تھا کہ وہ گھٹنے کے اوپر اور ران کے آخر سرے پر گارٹر سے باندھا گیا تھا۔ اس بھورے سوتی اسٹاکنگ کا بھی بالائی حصہ کئی انچھ تک کاٹ کر دور کیا گیا تھا۔ اس حصہ کو دور کرنے سے بلاشک یہ غایت ہوگی کہ جو کچھ علامات و نشان اس پر پڑے ہوں وہ معدوم

کیے جائین - اِس اسٹاکنگ کی ساخت اور بافت مین کسیقدر فرق تھا - جس سے معلوم ہوتا تھا کہ ایک اونی ساک کا بالائی حصہ ایک اسٹاکنگ کے نیچے کے حصہ مین جوڑا گیا تھا - اور اِن دونون حصون کو ملا کر ایک نئی وضع کا اسٹاکنگ تیار کیا گیا تھا - اِس ساک کے بالائی حصہ پر کچھ مٹا ہوا نشان سا پایا گیا - اور گو اس نشان کے مٹانے کی کوشش کی گئی تھی مگر تاہم وہ بخوبی پہچانا جاتا تھا -

یہ نشان حسب ذیل ایک حرف B سے مرکب تھا جو دو پہلوؤن کے درمیان واقع تھا

\+ B +

اِس بنڈل کے بنانے مین پنون سے نہین کام لیا گیا تھا بلکہ ہر جوڑ سی کر ملایا گیا تھا - اِن انسانی اعضاء کے امتحان کے لئے ہم نے فوراً دو ڈاکٹر طلب کئے - اور ہم نے اُن کے آنے تک اس امر کے دریافت کرنے کا انتظام کیا کہ آیا اب کوئی اور چیز کنوین کی تہ مین باقی ہے یا نہین - اِس غایت کے لئے ہم نے رنگو کانسٹیبل کی معرفت اُس عہدہ دار کو مندرجۂ ذیل درخواست روانہ کی جس کے تفویض محلۂ "وکٹس کوٹ لمیٹیر" کا فایر برگید تھا -

"چونکہ آدمی کی دو ٹانگین ایک مکان کے کنوین واقع محلۂ روپرلنسی سے برآمد ہوئی ہین - اور وہ کسی لحاظ سے علم تشریح کے اُن مونون سے تعلق نہین رکھتین جو مدارس طبابت یا جراحی یا پیرس کے اسپتالون میں تعلیمی کامون مین استعمال کئے جاتے ہین - اور نیز اُن کے برآمد ہونے سے جرم کا احتمال ہے - لہذا ہم کمشنر پولیس ضلع اُوڈین اُن عہدہ دار کی خدمت مین التماس کرتے ہین جن کے سپرد فایر برگیڈ ہے کہ وہ براہ کرم کنوین متذکرہ بالا کے خالی کرنے اور اُس کی گہرائی دریافت کرنے کے واسطے چند آدمی اور ضروری سامان ہمارے پاس

..... آگ بجھانے کا آلہ اور اُس کے متعلق فوجی جوان -

روانہ فرمائین۔

ہم اُس تمام اسباب۔ کاغذات اور اشیاء کو اپنے قبضہ مین رکھینگے جو کنوین سے برآمد ہونگی۔

مقام پیرس۔ مورخہ ۲۶ جنوری ۱۸۶۹ عیسوی

جی۔ میس

کمشنر پولیس"

زنگو کے مددگار چمپئی نے دو ڈاکٹرون کے آنے کی خبر دی یہ ڈاکٹر مدت سے سررشتۂ پولیس مین ملازم تھے۔ ہم اُن دونون ٹانگون کو جو کنوین سے برآمد ہوئی تھین کوٹھری سے نکالکر صحن مین لائے اور ایک چبوترے پر رکھا۔ بعد ازآن ڈاکٹرون نے اُنکا امتحان شروع کیا۔ امتحان کے بعد اُنھون نے بالاتفاق یہ راے دی کہ کسی مشاق شخص نے قصاب کی چھری سے اِن ٹانگون کو گھٹنے کے اوپر سے جدا کیا ہے۔ مگر یہ ٹانگین ایسی بوسیدہ حالت مین تھین کہ وہ صحیح طور سے اس وقت یہ نہ بتا سکے کہ کتنے عرصہ سے وہ پانی مین تھین اور آیا عورت کی ٹانگین تھین یا مرد کی۔

ہم نے ڈاکٹرون کو اِن دونون امور کے بتانے پر مجبور کیا کیونکہ یہی امور دریافت شروع کرنے کے لئے بہت ضرور تھے۔ انھون نے پھر دوبارہ بڑی احتیاط اور خبرداری سے ٹانگون کا امتحان کیا اور حسب ذیل راے دی:-

"(۱) معلوم ہوتا ہے کہ ایک ماہ کے عرصہ سے یہ ٹانگین کنوین مین تھین

(۲) یہ دونون ٹانگین کسی عورت کی معلوم ہوتی ہین۔"

ڈاکٹرون نے اِسی مضمون کی کیفیت لکھکر اور حسب ضابطہ اِس پر حلف کرکے میرے حوالہ کی۔ بعد ازآن مین نے ٹانگین اپنی مندرجہ ذیل ہدایتون کے ساتھ مارگو اسٹیشن پر روانہ کردین۔

"ہم کمسری آف پولیس ملتمس ہین کہ مارگو اسٹیشن کے جسٹر ار

اِن دو ٹانگون کو لین جو مَیت ہذا مرسل ہین اور جہان تک ممکن ہو انہین بڑی حفاظت سے رکھین۔ اور جو کچھ ذرایع اُنکے پاس اِس قسم کی چیزون کو محفوظ رکھنے کے موجود ہون اُنہین کام مین لائین۔

"یہ دو لون ٹانگین جن پر زنانے اسٹاکنگ چڑھے ہوے ہین آج دوپہر کے بعد تین اور پانچ ساعت کے عمل مین ایک مکان کے کنوین سے نکالی گئی ہین جو محلۂ پرنسی مین واقع ہے۔

"تار۔ غلاف اور کپڑا جو اِن انسانی اعضا پر لپٹے ہوے ملے ہین اور اسٹاکنگ جس پر + ح + نشان پڑا ہے وہ بھی لے لیے جائین اور سوکھا کر اور مصالحہ لگا کر بحفاظت تمام رکھے جائین۔ بعد ازآن اِن سب چیزون کی ایک پارسل بنا کر اُس پر مہر لگائی جاے پھر اِس پارسل پر اِن چیزون کی مختصر کیفیت لکھکر لگائی جاے۔

"مقام پیرس۔ واقع ۲۶ جنوری ۱۸۶۹ء

شرح دستخط۔ جے میں۔ کمشنر پولیس"

بعد ازآن سب لفٹنٹ ژ ٹیلو فائر برگید لیکر ہمارے احکام بجالانے کے لئے حاضر ہوے۔ اِن کے ہمراہ جوانون کا ایک دستہ تھا۔ جس مین ایک سارجنٹ۔ ایک کارپورل اور سات سپاہی تھے۔ اِن لوگون نے آتے ہی اپنا کام شروع کردیا۔ کارپورل حسبمعمولی آلات اپنے جسم پر باندھکر جو کنوین کے امتحان کے واسطے ضروری ہوتے ہین فوراً اُترا۔ چند منٹ تک کنوین کو اچھی طرح جانچکر وہ پھر اوپر آیا اور کوئی چیز اُس کو اُس مین نہ ملی۔ اِسی طرح ہر ایک فائرمین باری باری کنوین مین اُترا۔ اور اُسے خوب گھنگولا۔ مگر سب کی محنت رائگان گئی۔ اِن سب کی بالاتفاق یہ راے ہوئی کہ کنوین مین کم از کم چھ فیٹ پانی ہے۔ اور جبتک تمام پانی نہ نکال ڈالا جائیگا اُس وقت تک اُس کا اچھی طرح جانچنا متعذر ہے۔

ننے جو فائر برگید یعنے آگ بجھانے کے آلہ پر متعین رہتا ہے۔

بعد ازان کنوین مین سکیشن پمپ لگایا گیا۔ اور بڑی تیزی کے ساتھ چلنے لگا۔ جب تین گھنٹے تک متواتر اس پمپ کے ذریعے سے پانی نکالا گیا اوسوقت معلوم ہوا کہ وہ اس غایت کیلئے کافی نہین۔ اسلئے لفٹنٹ ڈیٹلوا اپنے سپاہیون کو لیکر واپس گئے اور فائر بریگیڈ کے سامان کی حفاظت کے واسطے صرف ایک آدمی چھوڑ گئے پھر ہمنے ڈیرہ کمپنی کو ایک خط لکھا اور اون سے فائر بریگیڈ طلب کیا۔ اور جو کچھ کارروائی اسوقت تک عمل مین آئی تھی اسکی رپورٹ بھی اسی وقت پبلک پراسیکیوٹر اور پرنسپل آف پولیس کے پاس بھیجدی۔ ہماری درخواست کے موافق گیارہ بجے شب کو جوانون کا ایک جتھا ڈیرہ کمپنی کے پاس سے آیا۔ انہون نے آتے ہی فوراً اپنا پمپ کنوئین مین لگایا اور آدھی رات تک اسکا سارا پانی کھینچ کے پھینکدیا۔ بعد ازان فائر بریگیڈ کا ایک جوان جسکو ہمنے ٹھیرالیا تھا کنوئین مین اترا۔ اور اسکو خوب دیکھا کنوئین کی تہہ اور اوسکے اطراف وجوانب کو اوسنے اچھی طرح دیکھا بھالا اور سوتون اور گیلی مٹی کو بڑے احتیاط سے جانچا۔ پھر وہ اوپر کھینچ لیا گیا۔ اسنے بیان کیا کہ کوئی چیز کنوئین مین نہین ملتی۔

بعد ازان ہمنے رنگو اور جیمی کانسٹیلو نکو یہان اس غرض سے متعین کیا کہ وہ اس مکان کی نگرانی کرین اور جو کچھ رات بھر مین واقع ہو اوسکی فوراً رپورٹ دین۔

اس کارروائی کے اختتام کے بعد ہمنے اپنی رپورٹ تمام کی اور اوس کے ساتھ ڈاکٹرون کی کیفیت کو بھی منسلک کردیا۔ تاکہ پوری رپورٹ فوراً پبلک پراسیکیوٹر کے مکان پر بھیجدی جائے۔ جب یہ سارے کام ختم ہوچکے تب ہم وہان سے چلے آئے۔

کمسری آف پولیس

جی میس

فصل (۴)

عدالت اور کوتوالی

پہلے مین ڈیسنٹ ایزنڈ رمنٹ یعنی دسوین حلقہ مین ایک عہدہ دار تھا اس واردات کے تھوڑے ہی دنون پہلے جسکو مین بیان کر رہا ہون میرا تقرر پولیس کمشنری کے عہدہ پر ہوا تھا اور مین اوڈلون ضلع مین معین کیا گیا تہا - یہ پہلا ہی وقت تہا جو مجھے ایک ایسے سنگین اور پیچیدہ مقدمے مین جسکی نظیر بہت ہی کم پائی جاتی ہے عدالت مین پولیس کی جانب سے پیروی کرنی پڑی اور عدالتی پولیس کے عہدہ دار کی خدمت انجام دینی پڑی - مجھے اپنے چارون طرف شکلات اور دقتون کا اٹھتا ہوا بادل دکھائی دے رہا تہا - مین بخوبی جانتا تہا کہ عنقریب مجھے اپنے عہدے کے متعلق ایک بہت بڑا کام انجام دینا ہوگا - اور جو آدمی کی ہاتھین کنوئین سے برآمد ہوئی ہین اونکے مفصل اسباب اور واقعات بیان کرنا ہونگے - اگر مین خود ہی اس مقدمے کی پیروی سے دست بردار ہونا چاہتا اور اسکی تحقیقات سے کنارہ کشی اختیار کرتا تو یہ امر بہی ممکن تھا اور مجھے اسکا موقع حاصل تھا کہ مین پیلس پرو سیکیوٹر سے کہہ سنکر اس مقدمے کی دریافت اپنے ایک ہمعصر عہدہ دار کوتوالی کے سپرد کرا دیتا جو مجھ سے باعتبار عہدے ہی کے برتر نہ تھا بلکہ تجربہ اور کاردانی مین بہی وہ مجھ سے فائق تہا - مگر میرے دل مین اسبات کا الہام سا ہوا کہ اس مقدمے کی تحقیقات مین مجھکو کامیابی ہوگی اور اس دریافت کا کوئی عمدہ نتیجہ نکلے گا اسلئے مینے اوس تحقیقات کا سلسلہ جاری رکھنے اور خود ہی اسکی سرپرستی کرنے کی اجازت حکام عدالت سے لینے کا مصمم ارادہ دل مین ٹھان لیا جسکو مین شروع کر چکا تھا -

ڈنگو اور تمپی کانسٹبلون کو چھوڑ کر مین رات کے ایک بجے روپونسی کے مکان سے روانہ ہوا اور سیدہا اپنے دفتر کیطرف چلا - کوتوالی کے دفاتر میرے علاقہ کے حدود ارضی کے باہر ضلع نوٹری ڈیم ڈیس کیپ کے محلہ

روڈی ۲ اسانس نمبر (۳۵) میں واقع تھے۔ ان دفتروں کا اس مقام پر قایم ہونا بھی ایک عجیب انتظامی اصول پر مبنی تھا۔ جو بظاہر فضول معلوم ہوتا تھا۔ چونکہ میرا دفتر میرے علاقہ کی حد کے باہر اس مقام پر واقع تھا اسلئے میرا سارا اسٹاف (عملہ کے لوگ) اور میں دونوں ایک دوسرے عہدہ دار کو توالی کے زیر نگرانی تھے۔ یہ باتیں میری اور سرکار روائی میں حارج اور تکلیف دہ تھیں جو میں شروع کر دی تھی اور جو اشخاص میرے علاقے کے حدود (ارضی) کے اندر رہتے تھے ان کے کاموں میں ہی ان سے بڑی دقت اور مرج واقع ہوتا تھا۔ ان کا بہت بڑا وقت رائیگاں جاتا تھا۔ ان کے سارے معاملات اتر ہوتے تھے۔ گرمیوں کے موسم میں وہ ایک نزدیک کے راستے سے جو "جارڈن ڈو لگزم برگ" میں ہو کر واقع ہے میرے دفتر میں آجاتے تھے مگر سردی کے دنوں میں انہیں ایک چکر کی بعید راہ طے کرنا پڑتی تھی جس سے ان کی طبیعت پست ہو جاتی تھی۔ ان کو اسقدر بعید فاصلہ طے کرنا ناگوار تھا۔ مگر اوس زمانہ سے اسوقت تک ان تمام انتظامات اور حالات میں کسیقدر تغیر واقع ہوا ہے۔ میرا خاص کمرہ جسمیں میں بیٹھتا تھا مکان کی پہلی منزل میں واقع تھا اسکے اطراف اور کمرے بنے ہوئے تھے جنمیں کلرمان اور دفاتر تھے۔ اس کمرے کا ایک دروازہ سڑک ٹونا یارڈ کی جانب تھا جس میں دوہرے آئینہ دار کواڑ لگے تھے۔ اس دروازے کا راستہ ایک چھوٹے سے باغ میں ہو کر گیا تھا اور اوسکے سامنے جارڈن ڈو لگزم برگ محلہ کا پیادک تھا۔ دوسرا دروازہ "روڈی ۲ اسانس" محلہ کیطرف تھا۔ پہلا دروازہ میری خاص آمد و رفت کیلئے تھا۔ اور دوسرے دروازے سے عام اشخاص کو آنے جانے کی اجازت تھی۔ جب میں "ڈیپوٹیشن" سے واپس آیا تو اوسوقت تمام دفتر بند ہو چکے تھے۔ خاص دروازے سے میں اپنے کمرے میں داخل ہوا۔ اسوقت میسز لیروی بھی میرے ساتھ تھے۔

پبلک پراسیکیوٹر کے پاس فشل رپورٹ روانہ کرنیکے قبل میں نے جلدی جلدی ایک دوسری خاص رپورٹ اس غرض سے لکھی کہ وہ اس مقدمہ کی شمل کے ساتھ منسلک رہے۔ اور اس سرکاری رپورٹ کا ایک نسخہ پر لیفیکٹ آف پولیس کے پاس بھیجنے کیلئے میں نے اپنے

سکریٹری کو ہدایت کی۔ دوسری رپورٹ مین مینے اپنی ذاتی رائے سے پہلے خیالات جو کسی شے کے دیکھتے ہی دل مین گذرتے ہین اور اپنے تبصرات لکھے تھے جو محض دعوی ہی دعوے اور خالی قیاس ہی قیاس تھے اور جنکا سرکاری رپورٹ مین درج کرنا بیموقع و بے محل تھا دراصل سرکاری رپورٹ ایک قانونی دستاویز ہے جسمین سوائے صحیح واقعات اور فیکٹ کے جو ٹھیک طور سے مشاہدہ کیے جاتے ہین اور کوئی بات نہین لکھی جاتی۔ اسمین صرف وہ امور مندرج ہوتے ہین جو برسر موقع دریافت کیے جاتے ہین اور جنکی نسبت کوئی شک و شبہ پیدا نہین ہو سکتا۔ اس دوسری خاص رپورٹ کو ہم بجنسہ مندرجہ ذیل نقل کرتے ہین۔ اور وہ یہ ہے۔

"جو نشان کی ٹانگین "ڈوپونسی" کے کنوئین سے برآمد ہوئی ہین وہ تشریح شدہ لاشون کے اجزا نہین ہین۔ مگر کسی عورت کی ٹانگین معلوم ہوتی ہین۔ یہ دونو ٹانگین علیحدہ علیحدہ دو سیاہ چمکدار کالیکو* کپڑے کے ایک گز مربع رومالون مین بشکل پارسل لپٹی ہوئی تھین۔ یہ پارسلین سلی ہوئی تھین۔ اور سموسہ نما چھور خرگوش کے کانون کیطرح لٹکتے تھے۔ اس قسم کی پارسلین بنانیکا رواج اکثر درزیون اور درزنون مین پایا جاتا ہے۔ مگر درزی ہی انہین زیادہ تر سیتے ہین۔ اونکی وضع سلائی کی طرز اور سیون کے ٹانکون کے انداز سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی درزی کے ہاتھ کی سلی ہوئی ہین۔ کیونکہ جب درزی کپڑے سیکر اپنے خریدارون کے حوالہ کرتی ہین تو وہ اونہین ایک ایسی پارسل مین سیکر دیتی ہین جسکے چاروں چھور بشکل سلیب ٹنکے ہوئے ہوتے ہین۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ پارسلین جسنے آدمی کی ٹانگین برآمد ہوئی ہین کسی پھیری والے درزی کے ہاتھ کی سلی ہوئی ہین۔

اعلیٰ درجہ کے بڑے بڑے کارخانے والے درزی سلے ہوئے کپڑے ریشمی بستون مین باندھکر دیتے ہین ادنے درجہ کے خیاط چینائی ساٹھن کی گٹھریون مین سلے کپڑے رکھکے خریدارونکے حوالہ کرتے ہین اور پھیری والے درزی ارزانی کیوجہ سے سیاہ چمکدار کالیکو اس غایت کیلئے استعمال کرتے ہین۔ اسلئے

---

* کالیکو۔ ایک قسم کا کپڑا ہے جو اکثر استرون کے کام مین آتا ہے۔

مین پھیری والے درزیون کے حالات دریافت کرنا چاہتا ہون اور ان مین اس مقدمے کی تفتیش شروع کرنے کی رائے دیتا ہون اس مکان مین جہان آدمی کی ٹانگین برآمد ہوئین نہ تو کوئی درزی اور نہ کوئی درزن رہتی ہے جو لوگ وہان ٹھیرے ہین وہ سب معزز آدمی معلوم ہوتے ہین - میرے نزدیک اُن مین مجرم نہ ملے گا جو بڑھیا اس مکان کی دربان اور محافظ ہے وہ نہایت ہی سن رسیدہ اور کسقدر مختل الحواس ہے - اس سے اسوقت تو کوئی کارآمد بات دریافت نہین ہوسکتی - میسرز لین کے ہوٹل مین بہت اچھا انتظام ہے اور وہان امانت دیانت سے کام چلتا ہے - جو اشخاص وہان آکے رہتے ہین وہ اکثر اہل مطابع اور کاریگر پیشہ ہوتے ہین جو اجرت پر کام کرتے پھرتے ہین - اور جنسے اکثر مذہبی اشیاء کے تاجر کام کیتے ہین - اس ہوٹل کا پاخانہ اسکے عقب مین واقع ہے - اور اس کا راستہ کمرے مین ہوکر جاتا ہے - گر صحن مین کوئی پاخانہ نہین -

"مقتول کی ٹانگون مین جو اشٹاکنگ ہین انمین سے ایک پر کچھ مٹا ہوا نشان سا ہے جس سے مقتول کا پتہ لگ سکتا ہے یہ نشان فقط انگریزی حرف "بی" ہے جو دو پہلوؤن کے مابین حسب ذیل ہے :-

+ B +

یہ اوس قسم کا نشان نہین ہے جسے دھوبی کپڑون پر شناخت کے لئے ڈالتے ہین - اس وقت تو مجھے کوئی ایسے واقعات نہین ملے جن پر اس واردات کی تحقیقات شروع کی جائے - اب تک صرف قیاسی اور ظنی نتیجے نکالے گئے ہین - اور مین ایک بڑے وسیع میدان تو ہم و ظن مین ہنوز سرگردان ہون" -

---

وہ پاے تابے جو ران تک ہوتے ہین -

اس رپورٹ کے خاتمہ پر جسکو مین پریفکٹ آف پولیس کے پاس روانہ کرنے والا تھا مینے اون سے یہ درخواست رکی کہ براہ کرم میرے پاس اون تمام کاغذات کے بھیجدینے کی ہدایت فرمائی جائے جو ایسے اشخاص سے تعلق ہون جنہین گم ہوے چھ مہینے کا عرصہ گذرا ہو۔ اور جہا شخاص گذشتہ چھ ماہ کے عرصے سے مفقود الخبر ہین اور علی الخصوص جن گم شدہ اشخاص کے ناموں کا سرحرف "ف" ہو ان سب کی رپورٹین میرے پاس روانہ کی جائین۔ جب مین ان رپورٹون کو لکھ چکا تو مین نے اونپر مہر کی اور انہین لفافون مین بند کیا۔ بعد ازان مینے ایک کانسٹبل کو ان کے بجانے اور انہین ان کے مکتوب علیہم کے پاس پہونچانے کا حکم دیا۔ اور سرکاری رپورٹ کو بھی اسی آدمی کے ہاتھ روانہ کیا۔ اس کانسٹبل کو مین اپنے ہمراہ پلیس سنٹ سلپیس کے تھانہ سے لایا تھا۔ ان رپورٹون کی روانگی کے بعد مینے شام کا روزنامچہ ملاحظہ کیا۔ اور جو کچھ حادثون۔ وارداتون۔ اور جرمون کی رپورٹین آئین تھین اونہین دیکھا۔ اور ضروری کاغذون پر دستخط کئے۔ پھر مین اور میرے سکرٹیری دونو رات کے دو بجے آفس (دفتر) سے اپنے اپنے گھرون کو روانہ ہوئے۔

اس وقت مین اوڈیون محلہ مین رہتا تھا۔ اس محلہ کو ایسی کوئی سیدھی سڑک نہین جاتی تھی جس سے مین جلدی اپنے مکان پر پہونچسکتا۔ باوجود دن بھر کی تکان اور ماندگی کے اس رات میری پلک تک نہ جھپکی اور ذرا بھی نیند نہ آئی۔ ساری رات میرے خیال اس عجیب وغریب مخفی مقدمہ کی طرف متوجہ رہے۔ اور اسوجہ سے مین تمام شب بیدار رہا۔ اور مختلف قسم کے خیالات میرے دماغ مین گذرتے رہے۔ مین بار بار اپنے دل سے یہی کہتا تھا کہ "مجرم کی گرفتاری

اسے عہدہ دار پولیس

کے لئے اس مقدمے مین کسی ایسے امر کا ملنا بہت دشوار ہے جس سے اسکا پتہ لگ سکے اور جسکے ذریعے سے مین اس مخفی واردات کی پوری دریافت کرون" حسب معمول صبح کو آٹھ بجے مین اپنے دفتر پر پہونچا۔

گذشتہ شام کو مینے لیپن کو ساری رات ہوٹل کھولے رکھنے کی اجازت دی تھی - اور اس سے میری یہ غایت تھی کہ وہ دونو کانسٹبل رنگو اور جمی جنہین مین وہان چھوڑ آیا تھا بآسانی اس مکان کے آنے جانے والون کو دیکھ سکین - مینے انھین یہ حکم دیا تھا کہ وہ صبح کو جونہی میری کچہری کھلے وہان آکے موجود رہین - جب مین اپنے خاص کمرے مین داخل ہوا اوسوقت مجھے معلوم ہوا کہ وہ دونو کچہری مین آچکے ہین مینے انھین برکارے سے رات کے واقعات بیان کرتے ہوے اپنے کانون سے سنا رنگو نے کہا کہ کل جو افسوسناک واردات ظاہر ہوئی اور کوئین سے آدمی کی ٹانگین برآمد ہوئین اوسکی خبر چار دن طرف بہت جلد پہیل گئی - جب کمسری صاحب چلے آے اوسوقت جوق جوق لوگ اس کے دریافت کرنے کے لئے ہوٹل مین آئے اور ہمارے دوست چیمی کے اطراف جمع ہو گئے - ان مین سے ہر شخص شراب - سوڈا - چاے وغیرہ پیتا جاتا تہا اور اس واردات پر کچھ نہ کچھ ریمارک کرتا جاتا تھا - اوسوقت ان لوگون کی زبانون پر مختلف کلمات جاری تھے اور وہ طرح طرح کے خیالات ظاہر کرتے تھے - مگر کسی شخص کی زبان سے کوئی ایسا کلمہ نہ نکلا اور نہ کسینے کوئی ایسی روایت بیان کی جو یاد رکھنے کے قابل ہوتی - مقتول کو بغیر جانے پہچانے ہر شخص اوس مظلوم کی افسوسناک حالت پر تاسف کرتا تھا اور اسکی بدقسمتی پر رنج و غم کہاتا تھا جسکی ٹانگین بری بیدردی سے کاٹی گئی تھین - ان سب اشخاص کی اعام راے پولیس کے مخالف تھی اور وہ کہتے تھے "پولیس قاتل اور مقتول دونو مین سے کسی کا نام تک بھی دریافت نہ کر سکے گی - اس ہوٹل مین رات بھر عورتون اور مردون کا مجمع رہا اور وہ آدمیون سے کھچا کھچ بھری رہی لیپن ہوٹل

والے کو اس رات ضرور بہت بڑی آمدنی ہوئی ہوگی۔ کرسمس اور نیو یر کے تہوار مین بھی اسکو اسقدر کثیر فائدہ حاصل نہ ہوا ہوگا۔
اس احمق لیبن ہوٹل والے نے جبکا بچون کا سا مزاج ہے اوس کڑہائی کو بدل ڈالا جو ہمکو کنوین سے دوسری ٹانگ نکالنے کے لیئے دی گئی تھی۔ وہ اس کڑہائی کو اپنے باورچی خانہ مین رکھنا خراب سمجھتا ہے اور اوسکو وہان رکھے دیکھنے سے اُسے کراہت معلوم ہوتی ہے۔ مین نے اسکو بہت سمجھایا کہ جب وہ مانج ڈالی گئی تو پاک ہے۔ اور مانجھنے دھونے کے بعد وہ بالکل ایک نئے برتن کی طرح استعمال کی جا سکتی ہے۔ مگر میرے سمجھانے بجھانے سے اوسے کوئی فائدہ حاصل نہ ہوا۔ اسنے میری ایک بات بھی گوشگذار نہ کی اسکی رائے یہ تھی کہ "جس اسٹوپن (کڑہائی) مین آدمی کے گوشت کے ٹکڑے رکھے گئے اور اوسکے ذریعے سے انسان کی ہانگین کنوین سے نکالی گئین اسکو پھر کام مین نہ لانا چاہیئے اور کھانے پینے کی چیزین اسمین نہ پکانا چاہیئے" اسمس خیال کے بموجب صبح ہوتے ہی اور دھوپ پھیلتے ہی وہ ڈیل رنگلی نامی کسیرے کی دوکان پر کڑہائی بدلانے لے گیا۔ اسس کسیرے کی دوکان "محلہ روڈ و جنڈری" مین واقع ہے"۔

چینی نے کہا" تمہارا دوست ہوٹل والا بزدل آدمی معلوم ہوتا ہے اور اسپر خوف مسلط ہے"۔

رنگلو۔ "نہین۔ وہ تو ایک عمدہ مزاج کا آدمی ہے۔ نیک کام کرنے کے لئے ہمیشہ مستعد رہتا ہے۔ مگر اسکی طبیعت ایسی نازک ہے کہ چھوٹی چھوٹی باتون کا بھی اسکے دل پر بہت بڑا اثر ہوتا ہے"

یہ کہکر ان دونو کانسٹیبلون کو اپنے پاس بلایا۔ وہ اندر آئے۔ آلات حرب کے بغیر فوجی آدمیون کی طرح میرے سامنے اکڑ کے سیدھے کھڑے ہو گئے۔ رنگلو نے کہا۔ "کل کی نسبت آج وہ

بڑھیا میڈی موسلی جو ہوٹل کے دروازہ پر رہتی ہے زیادہ تر خوش و بشاش ہے اور کچھ نشہ ہی باتین کرتی ہے۔ جو سوال اوس سے پوچھا گیا اوسکے جواب مین اوسنے واویلا کے ساتھ ہی کہا "وٹی وٹی۔ ہائے مسری کالی بلی" اور اپنی گمشدہ بلی ہی کا ذکر کیا۔"

مین نے کہا۔ "اوس بڈھی چھوکری سے تو کوئی بات معلوم ہونے کی اُمید نہین۔"

چمپی نے کہا۔ "مین اسبات کو تسلیم نہین کرتا۔ بلکہ میری تو یہ رائے ہے کہ وہ بھی اوسی مقام مشیمین کی رہنے والی ہے جہان کہ میرا وطن ہے۔ مین خیال کرتا ہون کہ اوسکو یہان آئے بہت زمانہ نہین گذرا۔ اگر مین اوس سے اپنے وطن کا تذکرہ چھیڑون گا تو ضرور کوئی نہ کوئی کارآمد بات اوس سے معلوم ہوگی۔ مجھکو تو اسبات کا کامل یقین ہے کہ لوگ جنون اور خبط کی حالت مین بھی اپنے مولد کو نہین بھولتے۔ علاوہ ازین میرے دل مین رات سے ایک اور خیال پیدا ہوا ہے۔"

رنگو نے کہا۔ "مین جانتا ہون کہ تمنے اسں خیال کو اس ڈر سے ظاہر نہین کیا کہ مبادا اسکو کوئی دوسرا شخص نہ اوڑا لے۔ خیر اب تو تم کمسری صاحب کے روبرو ہو۔ اسکو ظاہر کرو۔"

چمپی۔ "سنو! وہ خیال یہ ہے۔ تم کو یاد ہوگا کہ ہم اور تم ایک رات "کلیفورڈ ڈی بوسی" مقام پر پہرہ دے رہے تھے اور ایک آدمی سورکی رانین بغل مین دبائے لئے جاتا تھا۔ وہ مقام لنگری سے آیا تھا۔ اسکو تم صدر اسٹیشن پر لیجانا چاہتے تھے۔"

رنگو۔ "تو پھر اسں سے کیا"

چمپی نے غصے سے کہا "اس سے کیا۔ اس سے کیا۔ مجھکو نہین معلوم کہ اس سے کیا فائدہ۔ مگر میرے دل سے اوس پست قد آدمی کا خیال نہین جاتا۔ اور وہ مبہم اوسی کا تصور ذہن مین آتا ہے۔"

رنگو۔ "تمھین اوس آدمی کی نسبت کیا گمان ہے۔ اور تم اسکو کیا خیال

کرتے ہو"۔

چمپی ۔ "اوسنے کہا تھا کہ مین روپ نسی مین رہتا ہون ۔ فرض کرو کہ وہ مادر میچل یعنی اس دربان بڑھیا کا خاوند ہو"

رنگو ۔ "مادر میچل تو ان بیاہی عورت ہے ۔ اوس نے اپنی شادی ہی نہین کی"

چمپی ۔ "تو شاید اوسکا کوئی آشنا ہوگا ۔

رنگو ۔ "اجی حضرت ۔ وہ ستر برس سے زیادہ عمر کی عورت ہے"

چمپی ۔ "تو شاید اوسکا بیٹا ہوگا"

رنگو ۔ "یون کہو تو اوسکا پوتا اور پرپوتا ہوگا ۔ ارے یار چمپی! یہ بات نہین ۔ تم تو حد سے زیادہ خیالات کے تکے اوڑاتے ہو ۔ اور غیر محدود مفروضات اور ممکنات قایم کرتے ہو ۔ واقعی تم بڑے ذہین اور محنتی ہو ۔ مگر ابھی نوجوان ناتجربہ کار آدمی ہو ۔ تمہین ابھی تجربے کی ضرورت ہے ۔ اب تم مادر میچل کے پاس جاؤ اور اوس سے دوستی پیدا کرو ۔ اور اگر تمہارا جی چاہے تو اوس سے آشنائی ہی کر لو ۔ مگر خبردار کسی خراب حرکت کے مرتکب نہ ہونا ۔ اور جو کچھ تم اوس سے باتین کرو اوس مین بہت ہوشیاری اور احتیاط رکھنا"

یہ سنکر چمپی نے گردن جھکالی ۔ گو وہ تقریر مین عاجز ہوا مگر رنگو کے اعتراض کا کوئی اثر اوسکے دل پر نہ پڑا ۔ مین تو اسوقت خموش بیٹھا ہوا فقط ان دونون کانسٹیبلون کی معقول تقریر اور سنجیدہ باتین سن رہا تھا ۔ نہین معلوم کیون کیلیفورڈی بوسی روپ نسی ۔ سور کی رانین وغیرہ الفاظ کے سننے سے میرے دل پر بہت بڑا تعجب آمیز اثر پیدا ہوا ۔ چمپی کے منہ سے یہ الفاظ نکلتے ہی میرا ذہن ان کی طرف بڑی توجہ کے ساتھ منتقل ہوا اور وہ تیر کی طرح میرے دل مین اثر کر گئے ۔ مین نے دل مین ٹھیرایا کہ مین کچھ دنون بعد اس واقعہ کی تفصیلی کیفیت ضرور ان دونون کانسٹیبلون سے پوچھونگا ۔

ٹھیک دوپہر کو مین مقام "پلیس ڈی جسٹس" (عدالت العالیہ) پر پہونچا اور باہر ٹہیر کے میں سیڑھی ذ اڈنانٹ" کے پاس جو اسس وقت پیدل

پراسیکیوٹر کے عہدہ پر مامور تھے اپنا کارڈ بھیجا۔ انہوں نے مجھے کھڑے کھڑے ملاقات کی۔ اسوقت وہ نہایت عمدہ سفید وردی پہنے تھے۔ انکے چہرے پر بہت بُرا رعب داب تھا۔ اور انکے منہ سے نہایت سنجیدہ الفاظ نکلتے تھے۔

پبلک پراسیکیوٹر نے کہا "جو سرکاری اور خانگی رپورٹیں آپنے کل رات کو میرے پاس بھیجی تھیں وہ یہاں موجود ہیں۔ یہ ایک بہت بڑی سنگین واردات ہے۔ اور یہ ایک نہایت ہی پیچیدہ مقدمہ ہے۔ مجھ کو اسمیں بہت سی مشکلیں اور دقتیں نظر آتی ہیں۔ گو یہ مشکلیں ایسی نہیں کہ حل نہ ہو سکیں تاہم وہ معمولی مشکلات بھی نہیں جو بآسانی حل کیجائیں۔ اس واردات کا جزاعظم ایک نامعلوم شخص ہے۔ میں انکی رائے اور قیاس سے بالکل متفق ہوں آپنے بڑی ہوشیاری کی جو انہیں سرکاری رپورٹ میں نہیں لکھا۔ واقعی وہ دونوں ٹانگیں اوسی ایک جسم کے متعلق معلوم ہوتی ہیں جسکے دوسرے اعضا جابجا مختلف مقاموں میں متفرق طور پر ایک ماہ کے عرصے میں ملے ہیں۔ میں اس پیچیدہ مقدمہ کی تحقیقات میسر "ڈویٹ دی آرک" کے سپرد کرنا چاہتا ہوں۔ یہ مجسٹریٹ مجرموں اور گواہوں کا اظہار لیتے ہیں اور انوں سے سوالات جرح کرتے ہیں اور انہیں اچھی طرح جانچتے ہیں۔ اب آپ اوسنے جاکر ملئے اور باہم مشورہ کرکے طے کرلیجئے کہ اس مقدمہ کی تحقیقات کسطرح شروع ہونی چاہیئے۔ اور مجھکو ہمیشہ برابر یا تو یہاں خود آکر یا بذریعہ تحریر کے مطلع کرتے رہیئے"

بعد ازاں جلدی سے میسر "ڈزرناٹ" نے پورٹ فولیو (کاغذ رکھنے کے بکس) سے ایک چھپا ہوا کاغذ کھینچلیا۔ اور اوسکے خالی مقاموں پر جہاں لکھنے کیلئے جگہ چھوٹی تھی مندرجہ ذیل عبارت تحریر کی۔ پھر انہوں نے یہ کاغذ جسکی عبارت ذیل میں درج ہے اور سرکاری رپورٹ میرے حوالہ کی۔

مراسلہ دفتر پبلک پراسیکیوٹر

بخدمت مجسٹریٹ عدالت ابتدائی مقام پیرس۔

"بلحاظ کاغذات منسلکہ ہذا جسنے ایک نامعلوم شخص کی نسبت قتل عمد کا"
"شبہ پیدا ہوتا ہے اور بنظر دفعات (۳۰۴) اور (۲۹۵)"
"مجموعہ ضابطہ فوجداری اور حسب منشا مجموعہ تعزیرات فرانس"

میرا پہلا جرم

"گذارش ہے کہ سبہ "ڈیوٹ آرڈ" ایگزامنگ
"مجسٹریٹ باضابطہ اس مقدمہ کی تحقیقات فرمائیں"

۲۷ جنوری سنہ ۱۹۶۹ عیسوی
مقام دفتر پبلک پراسیکیوٹر
"(نشر حدتخط) ڈزرنا ٹ"

جب پبلک پراسیکیوٹر نے مجھ یہ انٹروڈکٹری (ملاقاتی خط) ایسی کیا اوسوقت مین، اونکے پاس سے رخصت ہوا اور پہلے نیشنر لاروسی چیف سکریٹری دفتر پبلک پراسیکیوٹر مین پاس آیا تاکہ یہ تمام سرکاری کاغذات رپورٹمین وغیرہ جو میرے حوالہ کی گئین نہیں آسکتے مجاریہ مین درج کیجائین اور مین انہین ترتیب دون۔ یہ عہدہ دار ایک نہایت ہی نیک مزاج آدمی تھے اور اخلاق وتہذیب کے ایک پورے نمونے تھے۔ اپنی یکی عادت کے موافق انہون نے میری بڑی خاطر تواضع کی۔ اور جو کاغذات انہین دے انکو انہون نے رجسٹر مین درج کرایا۔ بعد ازان یہ کاغذات ایک کاغذی صندوق مین رکھے گئے اور اس صندوق پر حسب ذیل ایک چھپا ہوا تختہ لگایا گیا۔ پھر اس تختہ کی خانہ پری کی گئی اور ضروری امور اس مین درج ہوے

مسٹر ڈبوٹ کوی ایک نمبر ایگزمنگ مجسٹریٹ — دفتر پبلک پراسیکیوٹر۔ کورٹ آن وہٹ اسٹینس	
نمبر کیس رجسٹر	نمبر محافظ خانہ
ایجن دسٹرکٹ تاریخ وعوی۔ ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۶۹ء	
م کیفیت	مدعا علیہ نامعلوم
نمبر ۳۶ م	
جملہ مسئلہ عدد	ثبوت جرم
حکم ..... سنہ ۱۹۶ء	اتہمائی جرم ۲۷ جنوری سنہ ۱۹۶۹ء جرم اخیر ..... سنہ ۱۹۶

جب مجھے یہ کاغذوں کا صندوق حوالہ کیا گیا تو اوس وقت میرا دل زور سے سینے مین دھڑکنے لگا - اسوقت میرے ہاتھہ مین میری کتاب "مای فرسٹ کرائم"
تا جسمین ایک بہت بڑے سنگین مقدمہ کی نازک تحقیقات مبنی تھی
بعد ازان بگز امنگ مجسٹریٹ کے مکان پر گیا - اس سے پہلے مجھے انکی
خدمت مین نہ تھا اور اب تک اون سے ملاقات کرنے کا کوئی
موقع مجھے ملا تھا - یہ ولیوٹ ڈی ارک کی قابلیت اور اخلاق کی
توصیف سنی تھی - لوگون مین وہ ایک مہذب اور ذہین آدمی مشہور
تھے - بڑے پیچیدہ اور نازک مقدمات اکثر اونکے سپرد کئے جاتے تھے
مجھکو یہ خیال تھا کہ یہ اس مقدمہ کی تحقیقات کسی دوسرے عہدہ دار کے تفویض کرینگے - اور اس خیال سے مجھکو بہت بڑا رنج تھا - میرے دل مین یہ خوف ہی تھا کہ یہ تجربہ کار اور تیز و چالاک مجسٹریٹ مجھہ ایسے کم سن عہدہ دار کا اعتبار اور بھروسہ نہ کرے گا اس لئے مین نے یہ مصمم ارادہ ٹھیرا لیا تھا کہ مین اون کے دل سے اس خیال کے دور کرنے کی کوشش کرون جو انہین میری کم سنی کی نسبت پیدا ہوا ہوگا اور کسی نہ کسی تدبیر سے اون کے اس خیال کو اوڑا دون گا اور اپنی لیاقت کا ایک عمدہ اثر انکے دل پر جما دون گا - ٹورتے ٹورتے مین نے ان کی کچہری کے دروازے پر دستک دی اس مکان کا نمبر ۱۴ تھا
اندر سے کینے ایک بردبار اور سنجیدہ آواز سے جواب دیا "اندر آئے"
یہ سنکر مین نے دروازے کا ہینڈل پھیرا موسیو ڈی ارک اس وقت
ایک ایسے شخص پر سوالات کرنے اور اوسکو جانچنے سے فارغ ہوے تھے
جو باوجود اپنی ایک بی بی کے ہوتے ہوے دوسری عورت کے ساتھہ نکاح کرنے کے جرم مین ماخوذ تھا -
موسیو ڈی ارک نے مسلح پولیسمین سے کہا "بس کافی ہے - تم مدعا علیہ کو لے جاؤ"
جو کاغذات میرے ہاتھہ مین تھے وہ میری حالت ظاہر کرنے کے لئے کافی تھے - مین مؤدبانہ جھکر اونہین تسلیمات بجا لایا اور اونہون نے بھی بڑے

تپاک سے میرے سلام کا جواب دیا جس سے پوری تہذیب اور شائستگی مترشح تھی اور میرے کاغذات لیکر مجھے ایک کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ انہوں نے بڑی توجہ کے ساتھ میری دونو رپورٹیں پڑھیں اور مجھے [illegible] نگاہ سے دیکھا۔

اوس مقدمے کی نسبت جو مجھے یہاں تک کھینچ [illegible] خاص خاص حالات اور مشاہدے تھے وہ میں نے اون سے بیان کئے۔ یہ [illegible] جن جن کا [illegible] میں درج کرنا بے موقع تھا۔ جب میں اونسے باتیں کرنے لگا [illegible] اون کے چہرے کو دیکھا کہ اس پر بتدریج شگفتگی آرہی تھی اور آہستہ [illegible] خوشی کے آثار نمایاں ہوتے جاتے تھے۔ جب میرا بیان ختم ہوچکا اوسوقت موسیلیو ڈی اون مجسٹریٹ نے مجھپر ایک قسم کے سوالات جرح کئے۔

مجسٹریٹ۔ "آپ کتنے دنوں سے کمسری آف پولیس کے عہدے پر مامور ہیں"۔

میں نے جواب دیا۔ جناب۔ تقریباً ایک سال کے عرصے سے۔

مجسٹریٹ۔ "آپ کی کیا عمر ہے"۔

میں نے کہا۔ "۳۳ سال کی"

مجسٹریٹ۔ "آپ ابھی اس قدر کم سن ہیں کہ آپ کی عمر اوڈین جیسے ایک ضلع کی سپردگی کے لایق نہیں۔ آپ اوس شخص کی جگہ پر مقرر ہوئے ہیں جس کو بہت بڑی شہرت اور عزت حاصل تھی اس سے میری مراد موسیو مون والی ہیں۔ میں اکثر اون سے سینیٹ کے شام کے جلسے میں ملا کرتا تھا بڑے بڑے حکام عدالت کو ان پر پورا بھروسا تھا اور موسیو ٹروپ لانگ تو ان کی بڑی ہی تعریف و توصیف کرتے تھے وہ ایک نہایت ہی عمدہ کمسری تھے اور علم تشکیک کے بہت بڑے مشہور و معروف عالم تھے جو سکون کا مجموعہ اون نے جمع کیا ہے وہ نہایت ہی نادر ہے۔

---

* پارلیمنٹ † کمشنر پولیس

مینے جواب دیا "۔ جن صاحب کی جگہ پر مین ہوا ہون بلحاظ اس خاص کوتوالی کے کام کے مین اون کی لیاقت اور راستی سے بخوبی واقف ہون ۔ اور ان کے قدم بقدم چلنے اور اون ہی کی پیروی کرنے کی مین سخت کوشش کرتا ہون"۔

مجسٹریٹ ۔ "آپ کا حلقہ بھی خطرات سے خالی نہین ۔ وہان کے طلبا تکلیف دہ بلکہ لڑنے جھگڑنے والے چھوکرے ہین وہ تھوڑے عرصے مین وہ وہ کام کر گذرتے ہین جو ہم سے ساری عمر مین بھی نہین ہوئے مگر آجکل علی الخصوص وہ بہت شور وغل مچاتے ہین اور انہون نے بڑی شرارت پر کمر باندھی ہے ۔ اسلئے ضرور ہے کہ اون کے ساتھہ احتیاط اور ہنرمندی کے ساتھہ برتاؤ کیا جائے ۔

مینے کہا ۔ جناب ! مین اپنے عہدے اور فرض منصبی کے تشکلات اور دقتون سے بخوبی آگاہ ہون اور اپنے آپ کو اس خدمت کے لایق ثابت کرنے کی بہت بڑی کوشش کرتا ہون ۔ میرے بالادست عہدہ دار موسیو "لونسی" چیف آف دی سٹی پولیس (صدر افسر کوتوالی بلدہ) اور موسیو "مارسیلی" کنٹرولر جنرل نے جنکا معتمد خانگی مین ایک زمانے مین رہ چکا ہون پریفیکٹ آف پولیس یعنی صدر افسر پولیس سے یہ سفارش کی تھی کہ اوڈین حلقہ مین موسیو "مان ویلی" کی جگہ پر میرا تقرر کیا جائے ۔ ان ہی عہدہ داروں سے مین نے ثبات قدمی اور رحمدلی کے اوصاف سیکھے ہین ۔ اور میری یہ رائے ہے کہ طالب علمون کے انتظام کے لئے ان ہی دو صفتون کی ضرورت ہے ۔ مین تسلیم کرتا ہون کہ مین نوجوان ہون مگر مین اس بات کو بھی باور کرتا ہون کہ مجھکو ضروری تجربہ حاصل ہو چکا ہے ۔ مین سترہ سال کی عمر سے ملازم ہون ۔ اور ملکی انتظام کے زینے پر بتدریج ایک ایک سیڑھی طے کرکے چڑھا ہون ۔ اگر اس عمر مین مجھکو نس اتفاق ضلع اوڈین کی کمسری آف پولس کا عہدہ ملا تو یہ میری محنت اور جانفشانی کا نتیجہ ہے

اور اون مشہور و معروف عہدہ داران بالا کی اعانت اور امداد کا طفیل ہے جنکی ماتحتی مین مجھکو لیاقت حاصل کرنے کی ترغیب ہوئی تھی ۔

مجسٹریٹ ۔ "ممکن ہے کہ کوئی شخص کمسری کا سکریٹری رہا ہو اور اسنے اس خدمت کے فرائض منصبی ذہانت محنت و جانفشانی سے انجام دیے ہون ۔ اور باوجود اسکے بھی اس مین عہدہ کمسری کی انجام دہی کی ضروری لیاقت نہ ہو ۔ اس عہدے کے لیے ضرور ہے کہ جو شخص اسپر مامور کیا جائے وہ پہلے پبلک پراسیکیوٹر اور اسسٹنٹ اگزامننگ مجسٹریٹ کا مددگار خاص رہ چکا ہو"

مین نے جواب دیا ۔ "جناب عالی میرا بھی یہی خیال ہے ممکن ہے کہ ایک عمدہ سکریٹری فقط ایک معمولی کمسری آف پولیس نکلے ۔ سکریٹری مین صرف قانونی مقدمات اور انتظامی معاملات مین مدد دیتا ہے ۔ اگر کسی سکریٹری مین ذاتی لیاقت و قابلیت موجود ہے ۔ اگر ایک درجہ تک وہ عمدہ عقل و سمجھ رکھتا ہے تو ممکن ہے کہ وہ اپنے افسر کی غیر حاضری مین اس کا کام عمدہ طور سے انجام دے اور عامہ خلایق کو اپنے کام سے مطمئین کردے اس کام کے لئے مکمل قوت فیصلہ ۔ ذکاوت ۔ ذہانت اور بہت بڑی قوت تمیز درکار ہین جنکے بغیر کمسری آف پولیس مشکلون اور دقتون مین اپنے فرائض منصبی کو لیاقت کے ساتھ انجام نہین دے سکتے ۔ میری رائے تو یہ ہے کہ یہ اوصاف یا تو اکتساب سے حاصل کیے جا سکتے ہین مگر حاصل نہین ہو سکتے ہرگز نہین ۔ وہ تو خلقی اور فطرتی ملوے ہین ۔ گو کوئی کیسا ہی ذہین اور فہیم آدمی کیون نہ ہو ۔ اگر اسکو خلقتاً ایسی خداداد طبیعت نہین عطا ہوئی جو پولیس کی کارروائی کے لئے موزون ہے اور نہ پولیس کا کام اوسکا کوئی پیشہ ہے اور نہ اوسکو مخفی باتین دریافت کرنے کی طرف رغبت ہے جو ایک پیشے کے خاص تجربہ سے پیدا ہوتی ہے تو ایسا شخص اس قسم کے کامون مین معمولی آدمی سے زیادہ نہین ہو سکتا ۔ پریس کے ہر کمسری آف پولیس پر لازم ہے کہ وہ اپنی ملازمت کی پہلی سال مین اسبات کو دکھا دے کہ وہ

کس کام کی قابلیت رکھتا ہے اور کیا کر سکتا ہے ۔ اور یہ ثابت کر دے کہ اسمیں ذہانت ۔ ثبات اور حزم کے اوصاف موجود ہیں ۔ یعنی جو کچھ باتیں مقدمات کی کامیابی کے ساتھ پیروی کرنے کے لئے درکار ہیں وہ سب اس میں پائی جاتی ہیں

مجسٹریٹ ۔ " میری دلی خواہش ہے کہ جس مقدمہ کی وجہ سے آپ یہاں تشریف لائے ہیں اوس میں آپ کو اسکے ظاہر کرنے کا موقع ملے کہ آپ میں وہ اوصاف موجود ہیں جن کا آپ نے ابھی ذکر کیا ۔ مگر آپ میری اس رائے کے ساتھ ضرور اتفاق فرمائیں گے ۔ کہ باوجود آپ کی اس نیک نیتی کے اگر بخت و اتفاق نے ہماری زرا بھی کمک نہ کی تو ہم کو یہ سارے کاغذ جو اوس مقدمے سے تعلق رکھتے ہیں الماری کے خانوں میں بند کر کے رکھنے پڑینگے ۔ "

میں نے جواب دیا " ۔ جناب ! ہمکو یہ امید تو رکھنا چاہیئے کہ بخت و اتفاق کو کوشش و محنت کے ساتھ ہمارے لئے اچھا نتیجہ پیدا کرے گا "

مجسٹریٹ ۔ " خیر آمدم برسر مطلب ۔ جس مقتول کے اعضا مختلف مقامات میں ملے ہیں اوسکے گم ہونے کی نہ تو ہمیں تاریخ معلوم ہے اور نہ اوسکے نام ۔ نوعیت اور عمر سے آگاہی ہے ۔ اور ہم اوس جگہ کو بھی نہیں جانتے ہیں جہاں اوسکے اعضا جدا کئے گئے ہیں سب سے پہلے یہ کارروائی کرنا چاہیئے کہ ان اعضا کو جوڑ کر ایک سالم جسم انسانی بنایا جائے تاکہ مقتول کی شناخت ہو اور وہ بزبان حال اپنی کیفیت خود بیان کرے ۔ کیا ہمکو ایک ایسی واردات سے سابقہ پڑا ہے جو خصومت اور عداوت کا نتیجہ ہے ؟ کیا یہ ایک ایسا خون ہے جو بلا سوچے سمجھے محض اشتعال طبع کی وجہ سے بہایا گیا ہے ؟ یا کیا یہ ایک قتل عمد ہے جسکا بالارادہ سوچ بچار کر ارتکاب ہوا ہے ؟ ۔ وہ جو ری کا زمانہ آگیا ! چہرے لگاتار تبدیل بدلکر دا نین کرنے کا وقت آپہونچا ! ممکن ہے کہ جس پاخانے میں آدمی کی ران لپیٹی ہوئی کنوئیں میں ملی ہے وہ یا تو کسی عورت یا کسی مرد کے پاجامے کا کوئی جزو ہو اسلئے اوس سے کوئی پکا پتہ نہیں لگتا "

میں نے کہا ۔ " میں نہیں خیال کرتا کہ اس سے کوئی پکا پتہ چلے گا ۔ ممکن ہے

کہ کسی وقت وہ بکار آمد ہو"۔

مجسٹریٹ نے اپنا سر ہلا کر کہا "اس مقدمہ کی ہر بات سرّ خفی ہے۔ بجز اسکے کہ محض شبہ اور وہم پر کارروائی چلائی جائے اور کیا ہم بالفعل اس مقدمے مین کر سکتے ہین۔ اسپر آپ مصر ہین کہ مین اس شب دیجور کی تاریکی مین کسی چیز کے سراغ لگانے کا بار آپ کی گردن پر ڈالون"۔

مین نے کہا۔ "جناب! یہی میری دلی خواہش ہے کیونکہ تھوڑے عرصے مین کوئی نہ کوئی نتیجہ برآمد ہوگا اس سے مجھکو مایوسی نہین۔ اور قوانین سے پایا جاتا ہے کہ یہ مقدمہ جو اسرار خفی کا نمونہ اور مشکلات و پیچیدگیون سے بھرا ہوا ہے کبھی دریافت کے بغیر نہ روانہ کیا جائے گا"۔

مجسٹریٹ "تب تو تمہارے پاس کوئی ایسے امور موجود ہین جنپر تحقیقات شروع ہو سکتی ہے"۔

مینے جواب دیا۔ "جناب! کچھ بھی نہین"۔

مجسٹریٹ۔ "اب مین تمہاری بات نہین سمجھا"۔

مینے کہا۔ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ایسا واقعہ جسکا تصور ہمارے ذہن مین اس وقت موجود نہین آگے چلکر اس پیچیدہ مقدمے کو بہت جلد سلجھا دے گا۔

مجسٹریٹ نے مزاحاً کہا۔ شاید آپ کو الہام ہوتا ہے۔

مینے جواب دیا۔ جناب! نہین۔ نہ تو مجھکو الہام ہوتا ہے اور نہ مین ایسی خلاف فطری باتون کا معتقد ہون۔ مینے تو اپنی رائے ظاہر کر دی اور جو کچھ خیال میرے دل مین گذرا اوسکو بجنسہ نقل کر دیا۔ آپ میرے کہنے کا اعتبار فرمائین۔ یہ ایک نہایت ہی سنگین مقدمہ ہے اور مجھکو امید ہے کہ یہ اگلا مہینا خالی نہ جائے گا۔ اس مین ضرور اس مقدمے کا کوئی سراغ لگے گا۔

مجسٹریٹ نے ایک خانہ دار الماری سے جو اون کی میز کے پاس رکھی تھی ایک چھپا ہوا کاغذ کھینچا اور اوسکو اپنے محرر کے ہاتھ مین دیکر۔ مجھ سے کہا۔ بہت اچھا۔ مین آپ کو ضروری اقتدار دیتا ہون۔

بعد ازاں اونہون نے حسب ذیل عبارت لکھوائی :-

رپارٹ تحقیقات

بلحاظ امور مفصلہ ذیل :-

(۱) ایک شخص نامعلوم کے خلاف کارروائی شروع ہو چکی ہے۔

(۲) آدمی کی دو ٹانگین اوس مکان کے کنوین سے برآمد ہوئی ہین جو محلہ "روپرلنسی" مین واقع ہے۔

(۳) یہ دو ٹانگین "مارگ" اسٹیشن مین اس غرض سے رکھی ہین کہ ڈاکٹر ٹارڈو صاحب جو خاصکر لاشون کی تشریح کے لئے مقرر ہین اونکا امتحان کرین۔

(۴) یہ دونون ٹانگین اون دوسرے اعضاء انسانی سے متعلق معلوم ہوتی ہین جو دریائے سین اور نہر سینٹ مارٹن سے تھوڑے روز ہوئے برآمد ہوئی ہین

(۵) ان اعضاء کی نسبت سخت تحقیقات شروع کرنے کی ضرورت ہے۔

موسیو ملیس کو حسب ذیل اقتدارات دئے جاتے ہین۔

(۱) جو دریافت انہون نے شروع کردی ہے وہ جاری رکھی جائے۔

(۲) مقتول۔ قاتل یا قاتلین کی شناخت کے لئے ہر ایک ضروری دریافت اور خانہ تلاشی عمل مین لائی جائے۔

(۳) ہر قسم کے گواہون کے جانچنے کا اقتدار اونکو حاصل ہے۔

(۴) ہر ضروری و کارآمد تحقیقات یا دریافت کا اقتدار ہے۔

(۵) جن اشیاء از قسم ملبوسات۔ کاغذات۔ خطوط۔ نوٹ۔ کارڈ سے اس مقدمہ پر کوئی اثر پڑ سکتا ہے اونکے ضبط کرنے اور اونکو سر بمہر رکھنے کا اقتدار اونکو حاصل ہے۔ اور سرکاری رپورٹون اور سر بمہر چیزون کو جنسے جرم کا ثبوت ہوتا ہو براہ راست روانہ کرنے کا بھی اقتدار دیا جاتا ہے۔

شد حد تنخط ڈیوٹ دی ارک۔
ایگزامنگ مجسٹریٹ کورٹ آف ورسیلز اسٹیشن
مقام پیرس۔ مورخہ ۲ جنوری ۱۸۱۳ء

مارگ اسٹیشن اوس مقام کو کہتے ہین جہان لاشین بغرض امتحان رکھی جاتی ہین۔

محرر نے وارنٹ دریافت مجسٹریٹ کے ہاتھ مین دیا۔ اونہون نے پہلے بڑی احتیاط سے پڑہا - بعدازان دستخط کرکے اوسکو میرے حوالے کیا اور اسوقت مجھہ سے مصافحہ بہی کیا۔

جب مین رخصت ہونے لگا تو اونہون نے کہا "مسٹر کمسری! نصر من اللہ فتح قریب"۔

مینے تہ دل سے اونکا شکریہ ادا کرکے کہا کہ مین اس کام کو بڑی دلیری کے ساتھہ شروع کرنے کا ارادہ رکہتا ہون۔

عدالت کی کچہری سے روانہ ہوکر مین سیدہا مارگ اسٹیشن پر پہونچا۔ یہان سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر اپنا کام کر رہے تھے۔ آدمی کی جو ٹانگین مینے اس اسٹیشن مین رکھنے کے لئے بہیجی تہین اون مین وہ مصالحہ لگا رہے تھے۔

انہون نے مجھے دیکھکر کام کرتے ہی مین کہا "مسٹر کمسری! ابہی مین اپنے نئے رفیق سے جو ایک بڑے خوبصورت آدمی ہین اور اپنی داڑہی کو انڈے چوسنا سکہانا چاہتے ہین ایک شراب کا ڈہا اس شرط مین بدچکا ہون کہ وہ ٹانگین جو تمنے کنوے سے نکالکر یہان بہیجی ہین کسی عورت کو نہین لگے پہرتی تہین یہ تو عورت کی ٹانگون سے ذرا ہی مشابہ نہین۔ مین خیال کرتا ہون کہ تمہارے حلقہ کے دو نو ڈاکٹرون نے ان کا اچہی طرح امتحان نہین کیا اور کراہت اور خوف کی وجہ سے ان کو بہت ہی قریب سے نہین جانچا۔ مجھے تو ان سے اپنی ناک لگا دینے مین بہی خایقہ اور باک نہین۔ مینے ان کو چھوتے ہی کہدیا تہا کہ یہ عورت کی ٹانگین نہین۔ آپ دیکہئے کل ڈاکٹر ماڈڈو بہی یہی کہین گے۔ کیونکہ وہ ایک تجربہ کار ڈاکٹر ہین۔ مین ابہی اون کے لئے ان اعضا کو مصالحہ وغیرہ لگاکر درست کرچکا ہون (اوس مین وہ ہڈی شامل ہے جو ٹرک جیکب کی سواری مین ملی تہی اور نیز پونٹ ڈیس سینٹ پاپوس کے قریب دریا مین سے نکالی گئی تہی) یہ بوڑہا ڈاکٹر ماڈڈو ان سب اعضا کو دیکہتے ہی صاف پہچان لیگا اور جو کچہہ نفس الامر ہوگا اوسکو فوراً کہدیگا۔ مین خیال کرتا ہون کہ شاید آپ نے برجس (پاجامہ) کے اس ٹکڑے کو ملاحظہ کیا ہے۔

خیر اب میں آپ سے یہ کہتا ہوں کہ وہ کسی بوڑھے پست قد آدمی کے پاجامے کا ٹکڑا ہے آیندہ آپ کو میرے کہنے کی تصدیق ہوجائے گی اور ان دو نامنگوں کی نسبت پوچھو تو گو وہ بوسیدہ اور سڑی ہوئی ہیں مگر مجھکو تو یقین کامل ہے کہ وہ عورت کی نامنگیں نہیں"

میں نے اس وہمی اور کمینی تقریر کو یہ کہکر روک دیا۔ "اب آپ یہ بتلائیے کہ میری مہریں اس پر کب لگیں گی"

اسسٹنٹ نے جواب دیا۔ "کل تک یہ چیریں خشک ہوجائینگی اور ان میں عفونت باقی نہ رہے گی"

مارگ اسٹیشن سے روانہ ہوکر میں فوراً پوسٹ آفس پولس کو گیا اور میٹی ٹیل صاحب سے ملاقات ہوئی۔ یو نیفیکیٹ آف پولس کی ہدایت کے بموجب پہلی ڈویژن کے صدر افسر نے مجھے کاغذات حوالہ کئے یہ کاغذات ان اشخاص سے متعلق تھے جو پچھلے چھ ماہ کے عرصے میں گم ہوئے تھے۔ اور جن کے ناموں کا سرحرف "ب" تھا۔

ان سب مفقود الخبر اشخاص کی جملہ تعداد (۱۲۲) تھی جنمیں (۳۸) مرد اور (۸۴) عورتیں تھیں۔ میں نے اپنے عہدہ ملازمت کے زمانے میں اس رائے کو قایم کیا تھا کہ عورتیں غالباً زیادہ تر مکار اور ناقص العقل ہوتی ہیں اس لئے وہ بہ نسبت مردوں کے بہت ہی آسانی کے ساتھ غائب ہوجاتی ہیں۔ میں نے اپنے منتخب کاغذ علیحدہ رکھلئے اور باقی (۱۰۸) کاغذ فوراً واپس کئے۔ یہ کاغذ پھر اُن ہی بڑے صندوقوں میں اوٹھا کر رکھدئے گئے جنسے نکالے گئے تھے۔ ہرا رنگ اُمید کی علامت تھی۔ غالباً اس علامت کا یہ مطلب تھا کہ جو کاغذ اون صندوقوں میں ایک بار ہی رکھ دئے جاتے تھے اون کی دریافت میں کامیابی کی اُمید باقی نہ رہتی تھی میں نے وہ کاغذات لے لئے جو باقی بچے وہ اشخاص سے متعلق تھے اور یہ سب عورتیں تھیں جو پانچویں۔ چھٹویں۔ ساتویں حلقہ میں رہتی تھیں۔ میں نے ہر ایک کاغذ کی رسید حوالہ کی۔ اور یہ رسیدیں کاغذوں کے بجائے خالی خانوں میں

رکھ دی گئیں۔

پہلی ڈویژن سے روانہ ہوکر میں اپنے سابق بالادست میسرنوسی صدر افسر کوتوالی بلدہ کے پاس گیا تاکہ وہ خفیہ پولیس کے جوان اس مقدمہ کی کارروائی میں مدد دینے کے واسطے اون سے مانگوجنکی مجھے سخت ضرورت تھی میسرنوسی مجھ سے ملے اور میں نے اون کو وہ کام بخوبی سمجھادیا جو میں اون دو لوگوں سے لینا چاہتا تھا۔

میرے سابق بالادست عہدہ دار نے جواب دیا "چونکہ گم شدہ اشخاص کا ڈھونڈنا مدنظر ہے۔ اسلئے میں تحقیقات کے صیغے سے آپ کو چند عہدہ دار دیتا ہوں۔ آپ جانتے ہیں کہ جب کبھی اس قسم کی کوئی دریافت کی جاتی ہے تو ہمیشہ اونہی عہدہ داروں کے سپرد ہوتی ہے"۔

میں نے جواب دیا۔ اسیوجہ سے تو میں ان کی عوض دو خفیہ پولیس کے جوان چاہتا ہوں۔ ان عہدہ داران صیغہ پولٹیکل تحقیقات سے مجھکو کوئی عداوت یا کسی قسم کی ذاتی مخاصمت نہیں۔ ہرگز نہیں۔ میں تو اس سے پاک ہوں۔ مگر چونکہ یہ شریف عہدہ دار فقط لوگوں کی رائیں دریافت کرنے کے عادی ہیں۔ اسلئے ان میں مقدمات فوجداری کے بتدریج دریافت کرنے کے لئے جو ضروری تجربہ اور لوری ثبات قدمی درکار ہے وہ موجود نہیں۔ اس قسم کی دریافتیں اکثر طویل وطویل ہوتی ہیں اور بہت ہی کم ان میں منفعت ہوا کرتی ہے یہ پولٹیکل پولیس کی جماعت حتی الامکان بہت ہی کم کام کرنے کی عادی معلوم ہوتی ہے۔ یہ اخراجات کے لمبے چوڑے حسابات تیار کرنے کے اور کوئی کام نہیں اس سے ان کی غایت یہ ہوتی ہے کہ لوگوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہو کہ وہ بہت ہی کام میں مصروف ہیں۔ علاوہ ازیں وہ ہر چیز میں صرف پولٹیکل مقاصد ہی مدنظر رکھتے ہیں گو اوسمیں پالیٹکس مقصود بذات ہی نہ ہو۔

---

۱ تحقیقات ملکی

میرے پہلے افسر نے ایک ایسی طرز سے سرد مہری کے ساتھ جواب دیا جو اوسکے معمولی طرز کلام کے خلاف تھا۔

"مگر اس سے تو تمہین انکار ہی نہین ہوسکتا کہ صیغۂ تحقیقات کے عہدہ دار اون اشخاص کی دریافت مین مصروف رہ چکے ہین جو مفقود الخبر ہین اور جنکے کاغذات اسوقت مین تمہارے ہاتھ مین دیکھتا ہون۔ اسلئے جن لوگون کی تمہین تلاش ہے اور جنکے نوشتۂ تقدیر کی دریافت مین تم سرگردان ہو اونکی ضروری تحقیقات جاری رکھنے کے واسطے وہ بہ نسبت دوسرے عہدہ دارون کے کہین بہتر ہین۔ گذشتہ کارروائی کی وجہ سے یہ عہدہ دار اون اشخاص کے خاندانون اور تعلقات سے بخوبی واقف ہین۔ جنہین تم ڈھونڈہنا چاہتے ہو۔ نئے عہدہ دارون سے بجز اون امور کے جواب کردینے کے اور کچھہ نہ ہوگا جنکی تلاش مین تم مصروف ہو۔ اسلئے مین تمہین دو انسپکٹر دیتا ہون۔ تم اونسے کام لو۔ کل صبح کے نو بجے وہ تمہارے دفتر مین حاضر ہوجائینگے۔ اگر تم کو اون کی کارروائی سے اطمینان حاصل نہ ہو تو پھر کوئی دوسرا بندوبست ہوسکتا ہے"

مینے کہا۔ "آپ دیکھینگے۔ ہماری محض تضیع اوقات ہوگی"

میسہ لونسی نے ازراہ دوستی میری پیٹھہ ٹھوک کر کہا۔ "مجھے معلوم ہوتا ہے کہ جب سے تم کمسری آف پولیس کے عہدے پر مقرر ہوئے ہو تب سے تم میرے صیغۂ تحقیقات سے خصومت رکھتے ہو۔ اسکا کیا سبب ہے"

مینے کہا۔ "واقعی یہ ہے کہ مجھے بحیثیت اپنے عہدے کے کبھی کبھی آپ کی پولیٹیکل پولیس کی کارروائی دیکھنی پڑتی ہے مگر جناب وہ تو کسی تعریف کے لائق نہین"

میسہ لونسی۔ "خیر۔ اب تم پھر اون کا کام دیکھو۔ اون دونو انسپکٹرون کو کل مین تمہارے پاس روانہ کرونگا مجھے یقین کامل ہے کہ تھوڑے ہی عرصے کے بعد تم میرے پاس آکر ان کی عمدہ امداد اور

کارآمد اعانت کا شکریہ بجا لاؤ گے"

میں نے کہا "یہ تو میں دل سے چاہتا ہوں - مگر اسکی امید نہیں
چونکہ آپ مصر ہیں - اسلئے مجھے آپ کے حکم کی تعمیل ضرور ہے"۔
بڑی مایوسی کے ساتھ میں یہاں سے رخصت ہوا - ان ایلچیوں کے
آنے سے کسی امداد و اعانت کی توقع نہ تھی بلکہ میرے مشکل کام میں اور
زیادہ پیچیدگی اور دشواری پڑنے کا اندیشہ تھا جس کے سلجھانے کی زحمت
اور مجھے اوٹھانی پڑی - بدقسمتی سے یہ دور اندیشی صحیح ثابت ہوئی -

فصل (۵)

تین اشخاص کا گم ہونا - ایک چھوکری - ایک نوجوان منکوحہ عورت اور ایک بیوہ عورت

جب میں پریفیکٹ کے دفتر سے واپس آیا تو اپنے آفس کے مختلف کاموں میں مصروف ہوا - اور جن کاغذوں کو میں پہلی ڈویژن کے دفتر سے لایا تھا اون کے جانچنے کے مجھے اوسدن فرصت نہ ملی - میں ان کو اپنے ساتھ گھر لایا - اور رات کا پہلا حصہ اون کے پڑھنے اور غور کرنے میں صرف کیا - رات کو چاروں طرف سناٹا ہو اس مجتمع اور دل فکروں سے خالی ہوتا ہے - کوئی چیز ایسی موجود نہیں ہوتی جو اوسکو کام سے ہٹالے جائے - ایسے وقت کام کیطرف دل خود بخود متوجہ ہوتا ہے اور اوسمیں آسانی معلوم ہوتی ہے - اور جو خیالات ذہن میں آتے ہیں وہ بہت ہی صاف اور صحیح ہوتے ہیں -

ان کاغذوں کے جانچنے سے معلوم ہوا کہ چودہ اشخاص میں سے گیارہ تو پلیوس چھوڑکر دیہات یا کسی اور ملک میں رہنے کے لئے چلے گئے ہیں اور باقی تین کا کوئی پتہ نہیں چلا - وہ تین اشخاص یہ تھے ایک چھوکری - ایک نوجوان منکوحہ - اور ایک بیوہ عورت - یہ تینوں عورتیں لاسونی اور اوڈین ضلعوں کی رہنے والی تھیں -

(۱) منکوحہ عورت کا زنانہ ناکتڈائی* کا نام ٹڈنی کولٹی تھا - اوسکی عمر (۲۴) برس کی تھی - ایک شخص میر برڈسن نامی کے ساتھ اوسکی شادی ہوئی تھی - میر یان بنانا اوسکا پیشہ تھا - ۲۳ - دسمبر ۱۸۶۶ء کو وہ اپنے آشنا کے ساتھ گھر سے بھاگ گئی تھی - یہ شخص جسکے ساتھ وہ فرار ہوئی تھی اسکے ناوندکا دوست تھا اور درزی کا پیشہ کرتا تھا - اوسکا نام موکس تھا

* بنگالہ میں ہندوؤں میں ذات کی تقسیم ہے اور ہر ذات کے لئے ایک خاص پیشہ مقرر ہے - ناکتڈائی ذات کا پیشہ بڑھئی کا کام ہے -

اور وہ محلہ روچسٹر میں رہا کرتا تھا - اس عورت کا خاوند (ریکیرڈس) ایک پنیری والا بساطی تھا جو ٹرک گوسارڈی پر رہتا تھا - پنیر فروشی اوسکی مخصوص تجارت تھی - ایک چھوٹی سی دستی گاڑی میں بڑی خوبصورتی اور تکلف سے پنیر کے ڈھیر لگا کر بیچتا پھرتا تھا - اور اسکے پنیر کی خوبی اور لطافت نے اسکو لوگوں میں "چلتے ہوئے پنیر" کے نام سے مشہور کر دیا تھا - مارچی سینٹ جرمن محلہ کے قرب وجوار کے لوگ اس سے بخوبی واقف تھے اور یومیہ دس فرانک* سے کم اسکی آمدنی نہ تھی

جو عرضی اوسنے اپنی زوجہ کی نسبت پریفیکٹ آف پولس میں دی تھی اوسکی عبارت کسیقدر مجنونانہ تھی - ایک مجنونانہ طرز تحریر میں اوس نے فقط یہ درخواست کی تھی کہ اوسکی بے وفا بی بی اوسکے گھر واپس کرا دیجائے اور اسبات کا حلفیہ وعدہ کیا تھا کہ اوسکے سابق دوست موسس کے کپڑے واپس کر دے جائیں گے - اس عرضی کا طرز بیان اور املا دونو مجنونانہ تھے - باوجود بکہ موسس کی سخت درخواستوں اور وعدوں کے بھی اسوقت تک اسکی بی بی کا کوئی پتہ نہ لگا تھا -

(۲) مانبی دوگم شدہ عورتوں میں ایک بیوہ برنیہرتی نامکی تھی اسکے زمانہ میں وہ کوریٹ مانبی کے نام سے موسوم تھی - اسکا سن ۴۰ سال کا تھا - اور وہ سلائی کا پیشہ کرتی تھی - پانچ برس سے وہ ایک کوٹھری میں رہتی تھی جسمیں سیدھا سادہ معمولی فرنیچر تھا - یہ کوٹھری نمبر سینٹ سلپس پر واقع تھی ۲۰ دسمبر کی صبح کو اتوار کے دن وہ بہاری لباس پہنکر باہر گئی اور جاتے وقت اپنی کوٹھری کی کنجی دربان کو دیکر یہ کہنے لگی - "میں دو روز کے لئے باہر جاتی ہوں تم میری چھوٹی چڑیا "فیفی" کو پانی دینے سے غافل نہ ہونا"

اوسدن سے پھر اوس عورت کو کسیتے نہیں دیکھا اسکی فیفی پیاس کے مارے مرگئی -

اس عورت کے چلے جانے کے کئی دن بعد دربان نے اسکے

* فرانک ایک روپیہ کے برابر ہوتا ہے

رشتہ دار وغیرہ کو اس واقعہ کی خبر کی۔ اور اونہون نے اوسکو ڈھونڈھنا شروع کیا۔ مگر تعجب ہو کہ جتنی کوششین اوسکی تلاش مین ہوئین وہ سب رائگان گئین ۲۰ دسمبر کے چند روز بعد دس ہزار فرانک کی رقم اوسی کم سن عورت کو وصول ہوئی تہی۔ یہ رقم اوسکی ایک بڈھی چچی کا ترکہ تھی جسے میڈری یولن عہدہ دار مصدق اسناد نے مقام دولی لاپرل سے اوسکے نام روانہ کیا تھا۔ اپنے بھتیجے کے ساتھ نکاح ثانی کرنے کے لئے وہ اسی رقم کی منتظر تہی۔ اوسکی کوئی اولاد نہ تہی۔ اوسکے غائب ہونے سے اوسکے رشتہ دار اور پڑوسی نہایت پریشان خاطر تھے۔ الغرض جو لوگ اسکی سیدہی سادہی طرز معاشرت۔ اور پختہ عادتون سے واقف تھے اونھین بہی اوسکے گم ہونے سے بہت رنج تھا۔

(۳) مقفود الخبر ایک چھوکری تہی جسکا نام اگنی بیوی تھا۔ وہ مقام نینٹری کی رہنے والی تہی اور اسکا سن ۱۷ سال کا تہا۔ ایک مشہور و معروف درزن کے کارخانے مین کام سیکھنے کی غرض سے رکھی گئی تہی جو مشرک دو لیک پر واقع تہا۔ یہ درزن بعض پرانے رسم و رواج کی پابند تہی اور شراٹر* کے رکھنے مین مشہور تہی۔

ہر شخص شراٹر کو جانتا ہے۔ مگر اس زمانہ مین کسینے شاید اسے اپنی آنکھون سے نہ دیکھا ہو مگر اوسکا نام تو ضرور ہی سننے مین آتا ہے۔ جب وہ چھوکری اگنی بیوی اپنے آقا درزن کے گاہکون کے مکانون پر سلے ہوئے کپڑے لے جاتی تہی تو ہمیشہ اوسکا شراٹر اسکے ساتھ پیچھے پیچھے جاتا تہا اور کپڑون کے بکس لے جانے مین اوسکو مدد دیتا تہا۔ یہ چھوکری اس سے ایسی مانوس ہوگئی تہی کہ اوسکی بغیر اپنی جگہ سے ذرا بہی حرکت نہ کرتی تہی۔ اور اسکا بہی یہ حال تہا کہ بغیر اگنی بیوی کے کہین نہ جاتا تہا۔ ایک روز اگنی بیوی نے شراٹر اپنے

---

* شراٹر کے لغوی معنی تو دلکی چلنے والے کے ہین۔ مگر درزیون کی اصطلاح مین اُس خادم کو کہتے ہین جو کپڑون کی گٹھری لیکر چلتا ہے۔

دل میں کہا "میں تو اس سے تنگ گئی کہ ٹراٹر ہمیشہ میرے پیچھے آتا ہے اسلئے اب مجھ ہی اسکے پیچھے جانا چاہیئے"

پس پہلی رات ہی کو یہ چھوکری اور ٹراٹر دونو بڑی فجر غائب ہو گئے اگنس کی ماں بیٹے کیلئے بیتاب ہوئی تھی مگر اب اوسکو ایک ناٹک والے نے رکھ لیا تھا۔ یہ عورت کوئی ڈنیس گرانڈم گلسٹنس محلہ میں رہا کرتی تھی جب اسکو اپنی بلی کے بھاگ جانے کی خبر ملی تو وہ ایک خوف زدہ اگنی مرغی کی طرح چیخنے لگی۔ سارا دن یہ عورت اپنے پڑوسیوں سے اپنا دکھڑا چھنکا کرتی تھی۔

وہ بدمعاش، وہ بدکار۔ کاسٹر (یہ اس ٹراٹر کا نام ہے) میری بچی کو بھگا کر لے گیا۔ وہ تو معصوم اور پاکدامن ہی فرشتہ خصال ہے مگر اوسکو بہکا لے جانے کے لئے نہیں معلوم اس ناری نے کیا جادو کیا؟ اوسکا بدصورت چہرا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا لکڑی کی کلہاڑی سے تراشا ہے کیونکہ اوسکی شکل و شمائل انسان کی ایسی نہیں۔ اوسکا وہ گدھے کی ہتھنی اور بندر کے منہ دونوں سے بالاشتراک مشابہت رکھتا ہے"

ہر روز ہر ایک شخص سے یہی دکھ درد بیان کیا جاتا تھا جب میں اگنی بیوی کے متعلق تمام کاغذات پڑھ چکا تو مجھکو اسبات کا بہت کچھ یقین ہوا کہ مسٹر کاسٹوا ایلولی کے دماغ میں اسس چھوکری کے بھگا لیجانے کے وقت تک شبہ کا کوئی خیال ہی نہ تھا۔ مگر اپنے اطمینان قلب کے لئے مجھ اسس متنفاز جوڑا کے حالات دریافت کرنا پھر ضرور تھا۔

دوسرے دن صبح کے نو بجے حسب ہدایت صدر افسر کوتوالی بلدہ صیغہ تحقیقات کے دو انسپکٹر میرے پاس آئے۔ یہ وہی عہدہ دار تھے جنھوں نے ان تین گم شدہ عورتوں کو تلاش کیا تھا جن کا پتہ لگانا میں چاہتا تھا۔

میں نے انسے کہا "ان تین مفقود الخبر عورتوں کی ابتدائی تحقیقات آپکے سپرد تھی اسلئے آپ لوگوں کو ان کے سارے مفصل حالات ضرور معلوم ہونگے

اور نیز اون اشخاص سے بھی آپ واقف ہونگے جنکی صلاح ومشورہ سے
اس دریافت مین فائدہ حاصل ہوسکتا ہے۔ اب آپ پھر اون اشخاص
سے جاکر ملین۔ اور بہت ہی خفیف حالات اور نہایت ہی ادنے امور
واقعی کو بھی فروگذاشت نہ کرین۔ اور سب سے زیادہ اسبات کی احتیاط
رکھنا چاہیے کہ اسکے ساتھ کسی قسم کے ملکی حالات دریافت نہ کیے جائین۔
آپ ان مختلف کاغذات کو بھی ایک سرسری نظر سے دیکھہ جائین۔ یہ کاغذ
اون ٹانگون سے متعلق ہین جو کنوین سے برآمد ہوئی ہین۔ مین آپ
صاحبون کو خاصکر اس پارسل کی مفصل کیفیت کیطرف متوجہ کرنا چاہتا ہون
تاکہ آپ اوسکو اپنے ذہن مین رکھین۔ اور نیز اون ورزیون کے تفصیلی
حالات کی جانب بھی توجہ دلاتا ہون جو اس قسم کی پارسل استعمال کرتے
ہین۔ اب آپ بڑی عمدگی کے ساتھ کارروائی شروع کرین اور تا امکان
جلد جلدی اسکو اختتام پہونچائین"

اس ہدایت کے بعد مین نے جو کچھہ کارروائی اب تک اس
مقدمہ کی دریافت مین ہوئی تھی وہ سب اون سے بیان کردی۔ اور
انھین مکرر اسبات پر متوجہ کیا کہ بکڈوس کی نسبت تحقیقات ایک
نہایت ہی ضروری کام ہے۔ یہ کہکر مین نے اونھین رخصت کیا۔

دوسرے دن صبحکو انہون نے کسیقدر ایک لمبی چوڑی
رپورٹ میرے حوالہ کی ان کی دریافت سے معلوم ہوا کہ بیوہ بونیلو نے
اُس کارخانہ والے کے بھائی سے نکاح کرلیا تھا جسکے ہان وہ ملازم تھی
یہ شخص مقام سینٹ کلاوڈ مین رہتا تھا اور اپنی قوت بازو سے کماتا کھاتا تھا
وہ اسی بیوہ کو شہر نائیس کی سیر کرانے کے لیے لے گیا تھا۔ قبل ازین
اسی مقام سے اس عورت نے اپنے بھتیجے کو خط لکھا تھا جس سے اوسکی شادی
ہونے والی تھی اور وہ ایک آزاد خیال کا آدمی تھا۔ اپنے بھتیجے سے شادی
کا ارادہ ترک کرنے کے بعد اوسنے آزادانہ میل جول (معاشرت) اختیار
کیا تھا۔ اس سے اوسکی غالباً یہ غایت تھی کہ دونو حالتین یعنے ازدواج

اور آزادانہ میل جول کے منافع اور مضار کا تجربہ حاصل ہو اور ہر ایک حالت کے فائدہ و ضرر کا باہم مقابلہ کیا جاوے۔

اگنی بیوی چھوکری کا یہ حال دریافت ہوا کہ وہ اپنی ماں پاس واپس آگئی کامسٹوٹو اٹو پندرہ روز ہوٹل کے آراستہ کمروں میں رہکر غائب ہوگیا۔ اور اس نوجوان چھوکری کو کرایہ مکان اور اخراجات خوراک کی عوض رہن رکھکر ہوٹل کے مالک پاس چھوڑ گیا۔ اس چھوکری نے اپنی ماں کا پتا بتا دیا جس سے اوسکی حماقت پوری ہوئی۔ ہوٹل والا اوسکی ماں کی پاس گیا اور اوس سے یہ درخواست کی کہ وہ اپنی چھوکری کو مالک فرانک دیکر چھوڑا لے۔ پہلے تو یہ نیک عورت حسب معمول رونے پیٹنے لگی بعد ازاں سخت قلبی صدمہ سے غش کھاکر گر پڑی۔ مگر جب ہوٹل والے نے یہ دھمکی دی "میں تیری لڑکی کو فریب دہی کے جرم میں گرفتار کرا دونگا" تب اوس نے بھی اسپر کئی جرم لگائے اور بالآخر وہ اس رقم کی ادائی پر راضی ہوئی۔ اور اپنی لڑکی لانے کے لئے ہوٹل والے کے ساتھ روانہ ہوئی۔

اس چھوکری کی ماں نے ہوٹل والے سے کہا۔ "ممکن ہے کہ تمہاری عدم موجودگی میں میری لڑکی بھاگی ہو"

ہوٹل والے نے جواب دیا۔ "اس کا کچھ خوف نہیں چونکہ صرف تمہاری چھوٹی فاختہ ہی میرے قرضہ کی ضامن ہے اسلئے میں نے اوسکو کوٹھری میں بند کرکے دروازے میں قفل ڈالدیا ہے۔ اوس کی کنجی یہ میری پاس موجود ہے۔ گھبراؤ نہیں دروازہ اور دیواریں سب مضبوط ہیں۔ غالباً یہ پہلا وقت ہے کہ تمہاری لڑکی ایک نہایت محفوظ جگہ میں رکھی گئی ہے"

یہ عورت پھر رو رو کر کہنے لگی۔ "جناب میرے لئے تو یہ کسقدر خوف کی بات ہے۔! میری لڑکی! وہ تو ایک فرشتہ ہے۔ علاوہ ازیں وہ بمقام فلینڈرس پیدا ہوئی ہے جو نیکی کا گہوارہ ہے"

ہوٹل والے نے کہا۔ "یقیناً اب اوسکو روزیدی[1] بنانیکا وقع نہ رہا"۔

بعد ازان اس عورت کی فرشتہ چھوکری اسکے ہاتھ آئی اسنے عہد کیا کہ پھر کبھی وہ اپنی لڑکی کو ایسے کارخانون مین نہ بھیجے گی جہان ٹراٹر ہونگے۔

بیوہ برنیر اور اگنی بیوی چھوکری کی مفصل کیفیت تو اب مجھکو معلوم ہوچکی مگر پنیر فروش کی زوجہ کا مفصل حال معلوم ہونا غیر ممکن تھا وہ اپنے اسی خیال پر جما ہوا تھا کہ جو دو ٹانگین مارک اسٹیشن پر رکھی ہوئی ہین وہ اوسکی بیوی کی ہین۔ جب اوسنے سنا کہ مین نے دریافت شروع کردی ہے تو وہ میرے پاس آیا اور مجھکو اوسکی بی بی کی آشنائی کا قصہ اور جو تکلیفین اوسکو اپنی زوجہ سے پہنچی تھین اوسکی پوری کیفیت سنا پڑی

پنیر فروش نے کہا۔ "وہ کمبخت میوکس محلہ روپرنسی مین اوس مکان کے متصل رہتا تھا جس مین وہ کنوان واقع ہے۔ وہ اس مکان سے بخوبی واقف تھا۔ اور وہ اوسکے پائجامہ کا پائنچہ ہے جس مین اوسنے میری کوئیٹی کی ٹانگین رکھی تھین۔ آخ ناشاک کمبخت! میری یہی خواہش ہے کہ مین تجھکو کہین پاتا"۔

مینے پوچھا۔ "بیان کرو کیا وجہ تھی کہ اوسنے تمہاری بی بی کو کاٹ ڈالا"

پنیر فروش۔ "دوسری عورت کے ساتھ آشنائی کرنے کے لئے۔ وہ آدم خوار ہے اور کچہ پہلے کوئیٹی ہی کو اغوا کرکے نہین بھگا لیگیا

---

[1] روزیری اوس چھوکری کو کہتے ہین جسکو عام مجمع مین پھولون کا ہار پہنا کر اسنی اور عصمت کے تبرک مین پہنایا جاتا ہے۔ یہ پھول پہنانے کی رسم فرانس مین قدیم سے جاری ہے اور بعض جگہ اب تک پائی جاتی ہے جو لڑکیان باعصمت اور نیک ہوتی ہین [illegible] مجمعے مین ہار پھول پہنائے جاتے ہین۔

بلکہ وہ بہت سی عورتون کو فریب دیکر راہ راست سے بہکا لے گیا ہی
کئی عورتین اوسکے مکان سے غائب ہین - اسکا کرا تحت سزا ہے"۔
مینے پوچھا - "جب تم اسکو ایسا خوف ناک آدمی جانتے
تھے تو پھر تمنے کیون اسکو اپنے گھر مین آنے دیا"۔
پنیر فروش - "وہ مجھکو ایسی کہانیان سنایا کرتا تھا کہ
جنکے سننے سے ہنسی آتی ہے - مجھے اس قسم کی مضحک کہانیون
سے شوق ہے - اونکے سننے سے مجھے ہنسی آتی ہے"۔
مینے کہا - "معلوم ہوتا ہے کہ تمہین دوسرون کے ہنسانے
ہنسنا پسند ہی اور سب لوگ تم پر ہنستے ہین"۔
پنیر فروش - "بہت درست ہے مگر اب تک مین ان
ٹانگون کی زیارت کرنا چاہتا ہون - مجھے یقین ہے کہ مین ضرور اپنی
بی بی کی ٹانگین پہچان لونگا - اگر کوی ان ٹانگون کو جانتا ہے تو
وہ مین ہون یا میوکس ہے" مگر میوکس کچھ نہ بتا سکا"۔
مینے کہا - "تمکو ان ٹانگون کے دیکھنے سے کوئی
فائدہ یا کوئی خط حاصل نہ ہوگا - علاوہ ازین پہلے تمہین خوب سوچ سمجھ لینا
چاہیے تاکہ تم سے کوئی غلطی نہ ہو - مقتول کی نوعیت کی نسبت ڈاکٹر بھی
کوئی مضبوط رائے نہین قایم کر سکے - اگر غلط شناخت ہوگی تو اس سے
کارروائی بے کار جائے گی اور دریافت مین غلطی واقع ہوگی - کیا
تمہاری جوروکی اسٹاکنگ پر کوئی خاص نشان پڑا تھا"۔
پنیر فروش - جی ہان حرف "ب" تھا۔
مینے پوچھا - کیا اس شکل کا نشان تھا + B + تھا
دو پہلوون کے اندر؟
پنیر فروش - نہین - صرف حرف "ب" تھا اور
اوسپر ایک لال سوت کا ایک نقطہ تھا"
مینے پوچھا "کیا تمہاری بیوی کبھی سائکس بھی پہنتی تھی

پیئر فروش "مرد اسے ساکس پہنا کرتی تھی - آپ ہی میری باتون پر ہنسنا چاہتے ہین"۔

مینے کہا "میری یہ عادت نہین"

پیئر فروش "مجھے وہ ٹانگین تو دکھائی - یقیناً مین اونہین پہچان لون گا"

مینے جواب دیا "بہت اچھا - آپ کل جمعہ کے دن ایک بجے مارگ اسٹیشن پر آجائین کہ ہمین وہان ڈاکٹر ٹارڈو ملین گے وہ ان دونو ٹانگون کی نسبت اپنی صحیح رائے ظاہر کرینگے"

پیئر فروش "کیا جمعہ کو مارگ اسٹیشن پر جاون؟ اوہ! ہرگز نہین - جناب! اس سے کوئی خرابی پیدا ہوگی - کولیٹی بھی ایک دن اسی طرح جواری کیطرح سعد اور نحس دنون کی معتقد تھی - اور میرا حال پوچھو تو مین سعد و نحس ایام کا اس قدر قایل ہون کہ جمعہ کے دن پیئر ہی نہین جاتا - یہ اسیکا سبب تو ہے کہ میرا پیئر پیٹرس مین سب سے اچھا ہوتا ہے اور سب سے زیادہ مشہور ہے"

مینے کہا "لیکن شنبہ کے دن تک بہت دیر ہوگی - جو تاریخ حکام معین کر چکے ہین اسکو محض تمہاری خوشی کے لئے مین بدل نہین سکتا علاوہ ازین جس قدر عرصے کے بعد ان ٹانگون کا معائنہ کیا جائے گا اسقدر بوجہ سڑاوٹ کے ان کی شناخت مشکل ہوتی جائی گی - اور اسوقت تک تو بہت کچھ سڑاوٹ زیادہ ہوگئی ہے اسلئے تم خوب سوچ سمجھکر ارادہ کرنا"

پیئر فروش کو رخصت کرنے کی غرض سے مین اوٹھکھڑا ہوا - اور ذرا ڈانٹکر یہ کہتا ہوا دروازہ کھولنے کے لئے چلا - "تمہارا آنا قرار پا چکا کل جمعہ کو ایک بجے مارگ اسٹیشن پر آنا" - دروازے کیطرف بڑھکر بیکودس پیئر والے نے جواب دیا - بہت اچھا جناب! مین وہان حاضر ہون گا۔ یہ معاملہ کولیٹی سے متعلق ہے - اس مین مجھے کوئی بات فروگذاشت نہ کرنا چاہئے گو کیسی ہی بدقسمتی اور نحوست کیون نہ طاری ہو۔

فصل (۶)

مارگ اسٹیشن - ڈاکٹر مارٹو •

مارگ اسٹیشن ہمیشہ واقعات دردناک اور حوادث جانکاہ یاد دلاتا ہے - اس تک اور اسکے دیکھنے سے وہ ناگوار خیالات اور مکروہ احساس دل میں پیدا ہوتے ہیں جنہیں مابعد کی متواتر تبدیلیوں اور ترقیوں نے بھی تمام و کمال دور نہیں کیا - گو اسکی اگلی وحشت ناک حالت اب باقی نہیں رہی - اور اب مینوسیل کا ایک حملہ بھی انتظام کے لئے یہاں قایم ہے - اور حسب دستور سابق یہاں دن کو سرکاری دربار نہیں ہوا کرتی ہیں - مگر پھر بھی اس اسٹیشن پر قبرستان کی سی اداسی چھائی رہتی ہے - زندگی میں ہمیشہ اسبات کا خوف ہوگا کہ ویرانے کل کیا پیروی جنب سے عیان ہوتا ہے - اور کوئی شخص بالجزم اس کلمہ کو زبان پر نہیں لا سکتا کہ کل میری لاش مارگ اسٹیشن کے کسی سنگ مرمری تختے پر نہ پڑی ہوگی -

سنہ ۱۸۳۰ - ۱۸۴۸ - ۱۸۵۱ - اور ۱۸۷۱ کے اندرونی ملکی لڑائی جھگڑوں میں جو غیر مشہور و معروف اشخاص قتل ہوئے تھے انکی لاشیں بھی اسی اسٹیشن کے پرانے سنگی تختوں پر رکھی گئی تھیں اور لوزنویل کی لڑائی میں جن شہری سپاہیوں نے اپنے وطن کی حفاظت میں جانیں دی تھیں ان کی لاشیں بھی نہیں معلوم کس سبب سے یہاں لائی گئی تھیں - ان گمنام شہیدوں کے درمیان نوجوان اور مشہور و معروف ھلوزی ریگنالسٹ کی لاش پہچانی تھی - بتاریخ ۵ ستمبر سنہ ۱۸۶۱ء ریل کا ایک

مارگ اسٹیشن وہ مکان ہے جہاں مقتولین کی لاشیں تشریح اور دریافت کے لئے رکھی جاتی ہیں - یورپ میں اس خاص غایت کے لئے ایک محفوظ مکان ہوتا ہے -

خوفناک حادثہ مقام کارنلن مین واقع ہوا تہا۔ جو مسافر اس حادثہ سے ضایع ہوئے اون کی لاشین بھی مارگ اسٹیشن پر آئی تہین۔ ان مین کئی ایسے شخص تہے جنہین پیرس مین کبھی قدم رکھنا بھی نصیب نہ ہوا تہا کتنے بہت سے ہر قسم اور ہر طرز کے مشہور و معروف اشخاص جو عام سڑکون پر ناگہانی صدمات کے شکار اور تیز حوادث کے نشانہ ہوئے تہے اسی اسٹیشن پر لائے گئے تہے۔ بہت سے ایسے لوگون کی لاشین اس منظر عام پر رکہی گئی تہین جو اس خوفناک مکان سے واقف تک بہی نہ تہے ان پر اون سنگدل گذرنے والون کی تیز نظرین پڑتی تہین جو چارون طرف سے ہجوم کئے ہوئے بڑے شوق و ذوق سے انہین گھور رہے تہے اس مارگ اسٹیشن کا حال بہت کچہہ لکہا جا چکا ہے۔ بہت سے قصہ نویسون اور فسانے لکہنے والون نے تاریخی واقعات کو خیالی باتون کے ساتھہ ملا جلا کے ایک نیا مزوح پیدا کیا ہے۔ اور اس مقام کے اصلی حالات اور خیالی گڑہنتون دونون کو باہم ملا کر ایسی ایسی روایتین اور حکایتین تراشی ہین جو محض وہم و خیال پر مبنی ہین۔ مگر یہان پر اس مقام کے صرف تاریخی واقعات اور سچے حالات لکہنا ہی کافی ہے۔ اس اسٹیشن کا رجسٹر (کتاب روزنامچہ) ان تمام مردون مین ایک زندہ کتاب ہے۔ اس کتاب سے اس اسٹیشن کے سارے حالات ظاہر ہوتے ہین اور اوسکی اگلی اور پچہلی کارروائیون پر نظر ڈالنے سے مخفی اموات کی تعجب انگیز کیفیتین معلوم ہوتی ہین۔ ان مین سے اکثر اموات تو مصیبت زدہ اور تکلیف دہ زندگی کے نتائج تہے جس کا خاتمہ بڑے رنج و غم کے ساتھہ ہوا۔ یہ دردناک خاتمے جن مین سے بعض پوشیدہ اور بعض ظاہر وقوع مین آئے تہے۔ اس زندگی کے عجائبات اور اس وجود کی تیز نگیون سے ملے ہین۔

اس قرارداد کے بموجب جو ایک دن پہلے بکرو میں پیرس سے ہوا تہا مین جمعہ کے دن دوپہر کے بعد ایک بجے اسٹیشن پر گیا۔ اسوقت یہان ایسی پانچ لاشین آئی تہین جو بہت عرصے تک پانی مین

پڑی رہی تھیں اور اسوجہ سے اون کی شناخت نہیں ہوسکتی تھی۔ نہیں معلوم کہ ان بیچاروں کی موت کے کیا اسباب تھے۔ کیا انکے مرنے کا سبب کوئی حادثہ۔ خودکشی یا قتل تھا۔ مگر یہ سرّ ناممکن الانکشاف تھا۔

سینے رجسٹرار (روزنامچہ نویس) سے پوچھا۔ "وہ بوڑھے اسسٹنٹ کہاں ہیں جو کئی روز ہوئے مجھے یہاں ملے تھے؟" میں اون سے مدد لینا چاہتا تھا۔ کیونکہ جو گفتگو انہوں نے مجھ سے پہلی ملاقات کے وقت کی تھی اور جسکے سننے سے میری یہ رائے قایم ہوئی تھی کہ جو خدمت وہ انجام دیتے تھے اوسکی پوری لیاقت اون میں موجود تھی۔"

رجسٹرار نے کہا۔ "آپ اس راہ سے تشریف لائے۔ وہ اپنے معمولی کام میں مشغول ہونگے۔"

جب میں اوس کمرے میں داخل ہوا جہاں لاشیں رکھی جاتی ہیں تو سینے دیکھا کہ اسسٹنٹ ایک گمنام عورت کی لاش بڑے احتیاط کے ساتھ جانچ رہے تھے جو نہر ڈی لاڈوک میں اسیدن کی صبح کو ملی تھی۔ اسوقت وہ اس لاش کے کپڑے اتار ہی چکے تھے۔ جس میں اسقدر سڑاوٹ پیدا ہوگئی تھی کہ ہاتھ لگاتے ہی اوسکے اعضا ٹپک پڑے تھے۔ ہمیں اندر آتے ہوئے دیکھکر کام کرتے ہی میں انہوں نے مجھ سے مخاطب ہوکر کہا ــــ:

"مسٹر کمسری۔ آپ اپنی مہریں لگا سکتے ہیں۔ ٹانگوں کے بنڈل صاف اور خشک ہیں۔ مجھے لازم ہے کہ میں آپ سے یہ کہدوں کہ اون میں سے ایک پن پر کسقدر بڑے زخم کا ایک نشان ہے۔ تحقیقات شروع کرنے میں یہ نشان آپ کے بکار آمد ہوگا۔"

یہ کہکر انہوں نے کئی بار اس غرض سے لاش لوٹ پھیر کر دیکھی کہ اسپر کسی زخم یا چوٹ کا نشان نظر آئے جس سے اس امر کے یقین میں مدد ملے کہ کسطرح وہ عورت مری تھی۔ اور ان اسسٹنٹ کی تعریف میں اس قدر کہنا ضرور ہے کہ وہ اپنا کروہ فرض منصبی خندہ پیشانی سے انجام دیتے تھے انہوں نے رجسٹرار سے مخاطب ہوکر کہا۔ "مجھے تو اس عورت کے جسم پر

زرد و کوب کا کوئی نشان نہیں دکھائی دیتا۔ مگر اوسکے نیچے کے جبڑے مین تین دانت کم ہین۔ اوسکے اون کپڑون پر جو بدنسے ملصق تھے کوئی داغ دھبا نہین پایا جاتا۔ مگر اوسکی سفید پٹی کوٹ (جو مقتول کے استر مین فقط ایک رسید ملی ہے۔ یہ رسید کسی بیوہ عورت کے نام کی ہے۔ جسکا سرنام مس ہے۔ اور اسمیر ایک پنساری کے دستخط ہین جو بمقام ابو دہلی رہتا ہے۔ دیکھئے وہ کاغذ یہ ہے۔ یہ اوسکی شناخت کے ثبوت مین کام آسکتا ہے۔"

رجسٹرار نے میرے کان مین جھک کر کہا۔ "یہ آدمی جسے تم یہان دیکھ رہے ہو اون عہدہ داران طبابت کا مرشد کامل ہے جن کے سپرد پوسٹ مارٹم ایگزامینیشن (تشریح بعد از موت) ہے۔ مین اون ہزارون چھوٹے چھوٹے کامون کا ذکر نہین کرتا جو اوسکو لاشین تشریح کے لئے تیار کرنے مین انجام دینے پڑتے ہین۔ موسم کے موافق بلا غلطی کرنے کے وہ یہ بتا سکتا ہے کہ ایک لاش کب تک پانی مین پڑی رہی ہے۔ اور لاش کی اونگلیان۔ ہاتھ پاؤن اور گھٹنے دیکھکر وہ یہ سمجھ سکتا ہے کہ مقتول کا کیا پیشہ تھا۔ اوسکو اس سے بڑھکر کسی مین خوشی حاصل نہین ہوتی کہ کسی گمنام لاش کی شناخت ثابت کیجائے۔ جب وہ کسی نامعلوم شخص کی شناخت مین کامیاب ہوتا ہے تو اوسکو ایسی مسرت اور خوشی حاصل ہوتی ہے جیسے کسیکو قلعہ فتح کرنے کے وقت میسر ہوتی ہے۔ واقعی خفیہ پولیس کا وہ ایک بہت بڑا عہدہ دار ہو سکتا تھا۔ مین نے کئی بار یہ تجویز پیش کی کہ وہ اس سررشتہ مین مقرر کیا جائے۔ مگر میرے بالادست عہدہ دارون نے ہمیشہ یہی جواب دیا "کیا کوئی اور آدمی ان کی مثل اس خدمت کے لئے نہین میسر آسکتا ہے۔ ہم"

مینے کہا۔ "نہین"

انہون نے کہا۔ "اسصورت مین اون کا رکھنا بہتر ہے کیونکہ وہ تمہین بہت کارآمد ہین۔"

مینے رجسٹرار سے کہا۔ "شاید وہ تمہین مردون کے خفیہ پولیس کا

افسر خیال کرتے ہین۔"

یہ سنکر رجسٹرار مسکرایا اور پھر اپنی تقریر کا سلسلہ جاری کیا۔ "جسقدر وہ ذہین ہے اوسیقدر دیانت دار بھی ہے۔ تھوڑا عرصہ گذرا کہ ایک جرمنی آدمی نے ٹولوئیو باغ مین خودکشی کی تھی۔ اوسنے اپنا دماغ بندوق سے اوڑا دیا تھا اور کوئی شخص بھی اوسکی شناخت نہ کرسکتا تھا۔ اس اسسٹنٹ کو دس ہزار فرانک کے نوٹ مقتول کی جوتی مین ملے۔ ممکن تھا کہ وہ ان نوٹون کو بڑی آسانی سے ہضم کرجاتا اور کسیکو بھی کانون کان خبر نہ ہوتی۔ مگر ایمانداری سے اوسنے اونکو میرے حوالہ کردیا۔ ہم فقط اون ہی زیورات اور دیگر چیزون کے جوابدار ہین جو چالان مین درج ہوتی ہین۔ یہ وہ کاغذ ہے جو لاشش مین باندھکر روانہ کیا جاتا ہے۔ اور ایسی صورت مین تو پولیس سے بھی یہ روپیہ دریافت نہ ہوتا۔ علاوہ ازین عہدہ داران پولیس کو لاشون کی اچھی طرح تلاشی لینے کا ہمیشہ موقع نہین ملتا۔ اسلئے اکثر یہان ایسی لاشین آتی ہین جن کے کپڑون مین اسناد۔ زیورات۔ اور بیش بہا قیمتی چیزین پوشیدہ ہوتی ہین جنہین کوئی شخص بھی نہین جانتا۔ مگر ان اسسٹنٹون کی دیانت داری کا مشکور ہونا چاہیے کہ جب کوئی چیز لاشون سے برآمد ہوتی ہے تو اون کے ورثا کو واپس کردیجاتی ہے۔

"دو سال کا عرصہ ہوا کہ ایک عجیب و غریب واقعہ گذرا۔ ایک مقتول مرد کی لاش یہان آئی تھی اوسکی جیب مین اسوقت تک اوسکی طلائی جیبی گھڑی موجود تھی۔ چند روز بعد یہ گھڑی میرے دفتر سے غائب ہوگئی۔ کچھ وقت تک مارگ اسٹیشن کے ہر آدمی پر اسکی چوری کا شبہ رہا۔ مگر جب حکام نے بڑی احتیاط اور خبرداری سے اس مقدمہ کی دریافت کی اسوقت یہ ثابت ہوا کہ ہمارے اسسٹنٹ اس چوری سے کوئی تعلق نہین رکھتے۔ بعد ازان یہی گھڑی قاتل کی گرفتاری کا باعث ہوئی۔ مخبری کے بہانے سے وہ دفتر مین آیا۔ اور آنکھ بچاکر گھڑی اوٹھا لیگیا۔ جو الماری کے خانہ مین تفاتیہ رکھدی گئی تھی۔ پھر اوسنے اس گھڑی کو ایک پرانے سامان فروش کے ہاتھ بیچڈالا۔"

ب رجسٹرار اپنی داستان ختم کر چکا - اوسوقت دروازہ کھلا - اور ڈاکٹر ٹارڈو
ر آئے - بعد اوسے معمولی رسم ملاقات اس عدالتی ڈاکٹر نے وہ دو ٹانگین
ا نکین جو کنوئین سے برآمد ہوئی تھین - اور یہ رائے قایم کی کہ وہ ضرور
یک بڈھے آدمی کی ٹانگین ہین - اور اوسی ایک جسم کے ٹکڑے ہین جسکی
ران پانٹ ڈیس سینٹ پیرس کے متصل ملی تھی اور جسکی ران کی ہڈی
ٹرک نجیگیب کی موری مین سے نکالی گئی تھی -

ڈاکٹر ٹارڈو نے کہا - "اسمین کوئی شک و شبہ نہین کہ یہ
ایک بوڑھے آدمی کے جسم کے ٹکڑے ہین -"

سینے پوچھا - "کیا ان ٹکڑون کی جانچ سے یہ بتایا جاسکتا ہے
کہ اس آدمی کا کیا پیشہ تھا -؟"

ڈاکٹر نے جواب دیا - "مثلاً درزی ہمیشہ پنتھی مار کر بیٹھنے کے
عادی ہوتے ہین - جب مدت تک اس قسم کی نشست ہوگی تو ضرور ٹانگین پتلی
پڑ جائین گی - اور بعض جگہ ٹھینٹین بھی پڑ جائین گی" -

سینے کہا - "پاؤن کے بیرونی کنارے غیر معمولی نہین ہوتے
اور پانچوین انگلی یعنے انگوٹھے مین کوئی سختی یا ٹھینٹھ نہین پائی جاتی -"

سینے ڈاکٹر ٹارڈو سے پیرفروش کی خواہش بیان کی جو گذشتہ شام کو
اوسنے ظاہر کی تھی - اسیوقت پیرفروش کے آنے کی اطلاع مجھے دی گئی

ڈاکٹر نے جواب دیا - "اوسکو یہ ٹانگین دکھلانے مین کوئی اعتراض
نہین ہوسکتا" - اسلئے پوسٹ مارٹم روم مین کرسی طلب کیا گیا -

پوسٹ مارٹم روم ایک مربع کمرہ ہے - اوسکا فرش پتھر کا ہے - روشنی کیلئے
اوس مین چند کھڑکیان موجود ہین جن پر سائبان پڑے ہین - اس کمرے کی
سنگی سطح پر ایک قسم کا چوبی جال بچھا ہوا ہے تاکہ گوشت کے ٹکڑے جو تشریح کی میز
سے گرتے ہین پاؤن کے تلے نہ کچلنے پائین - اور اسسٹنٹون کے شوز

نوٹ پوسٹ مارٹم روم وہ کمرا ہے جہان لاشون کی تشریح کی جاتی ہے -

اور بوٹ ہی خون اور پانی میں آلودہ نہ ہونے پائیں جو لاش سے جاری ہوتا ہے۔ کمرے کے بیچ میں ایک لمبی۔ کم چوڑی۔ اور کسی قدر مجوف ایک پائے کی میز بچھی ہے۔ یہ میز اپنے اس ایک پائے پر بڑی آسانی سے چاروں طرف گھومتی ہے۔ اور اس سے لاش کے وہ مقام بآسانی زیادہ اوجالے میں لائے جا سکتے ہیں جنکی نہایت ہی باریک تشریح اور تفصیلی جانچ منظور ہوتی ہے جب مقتول کی لاش اس میز پر رکھی جاتی ہے تو اسوقت اکثر قاتل کو اوسکے روبرو لاتے ہیں۔ یہیں ایگزامننگ مجسٹریٹ اپنی نظر قاتل کی آنکھوں میں گاڑکر اس سے یہ کہتے ہیں۔ "یہ زخم اور چوٹیں دیکھو جو تمنے لگائی ہیں" اور جب ایگزامننگ مجسٹریٹ مجرم کی زبان سے کسی سچی بات کا اقرار کرانے میں ناکام ہوتے ہیں تو پھر ایک یا دو لمحے بعد ڈاکٹر بھی اسی امر کی کوشش کرتے ہیں اور مجرم سے مخاطب ہوکر یہ کہتے ہیں۔ "اگر تم سچی کیفیت نہیں بتاتے تو میں خود اس مردہ ہی کی زبان سے کہلائے دیتا ہوں۔"

جن گوشت کے ٹکڑوں کی مخصوص تشریح کی جاتی ہے۔ اون کے دھونے کے لئے ایک سنگ مرمری کونڈہ ہے جس میں تقریباً سو سیر پانی سماتا ہے۔ اکثر اس کونڈے میں۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ بازو۔ ٹانگ۔ سر ادھر ادھر تیرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ خواہ یہ چھوٹا حوض بھرا جائے یا خالی کیا جائے۔ اوس میں ایک لاش یا کئی لاشوں کے مختلف اجزا اسطرح ایک دوسرے کے گرد گھومتے ہیں۔ اور پانی کی حرکت سے اسقدر زور کے ساتھ ادھر ادھر اچھلتے ہیں گویا کہ قضا پھر کہاں لے لے کر ناچ رہی ہے۔ اور موت مشک مشک کے اپنا رقص دکھا رہی ہے۔

اسوقت ڈاکٹر ٹارڈو کے سامنے تشریح کی میز پر ایک ران جو پانٹ ڈس سینٹ پیوس کے قریب ۱۷ دسمبر کو ملی تھی اور ایک ران کی ہڈی جو شرک جیگیب کی موری سے برآمد ہوئی تھی۔ اور وہ دونا مکمل جو شرک دوپونسی کے کنوئیں سے نکالی گئی تھیں موجود تھیں۔

ہیکروس پنیرفوش نے ان اعضاء انسانی کو بڑے غور

وتامل سے جانچا۔ اور پھر اوسنے باضابطہ یہ ظاہر کیا" یہ دونوں ٹانگین میری بی بی کی ہین۔ مگر ران کی نسبت مین یقینی طور سے کچھ نہین کہہ سکتا اور ران کی ہڈی کو تو مین بالکل نہین پہچان سکتا"

ڈاکٹر نے پیرفروش کیطرف مخاطب ہوکر کہا" تمہین بڑی آرزو ہے کہ تمہاری زوجہ مرگئی ہو"

پیرفروش" کیون جناب کیون"۔

ڈاکٹر۔" اسلئے کہ یہ اعضا مردکے ہین"

پیرفروش" یہ مجھے نہین معلوم۔ مگر اس کا تو یقین ہے کہ مین اپنی بی بی کی ٹانگین پہچانتا ہون۔ اگر یہ میری بی بی کی ٹانگین نہ ہون تو آپ مجھے پھانسی دیدینا۔ مین نے اونکو اکثر دیکھا ہے اور اس قدر دیکھنا شناخت کے لئے کافی ہے"

ڈاکٹر۔" تمہاری بی بی کی کیا عمر تھی"

پیرفروش۔" چوبیس سال"

ڈاکٹر۔" قد کیا تھا"

پیرفروش۔" بلند قامت"۔

ڈاکٹر۔" اوسکے پاؤن کیسے تھے"۔

پیرفروش۔" بہت چھوٹے چھوٹے۔ میرے ہاتھ کی برابر تھے"

ڈاکٹر۔" کیا اسکی کسی ٹانگ پر ایک زخم کا نشان یا خنازیر پھوڑے کا کوئی داغ تھا"

پیرفروش" نہین اس قسم کا تو کوئی داغ یا نشان نہ تھا"

ڈاکٹر۔" کیا وہ اپنے پاؤن صاف رکھتی تھی"۔

اس سوال کا پوچھنا اسواسطے ضرور ہے کہ جو لاشین مارگ اسٹیشن مین آتی ہین اونکے پاؤن بہت ہی کم صاف پائے جاتے ہین۔

پیرفروش۔" وہ پاؤن صاف نہین رکھتی تھی مگر باوجود اسکے

میری کونسیٹی ایک نفیس عورت تھی"

ڈاکٹر - "اور وہ ساکس (پاتابے) جنکے بالائی کناروں پر زنانہ اسٹاکنگ کا اُبھرا حصہ سِلا ہوا ہے کسکے ہین - اور یہ سُوتی پاجامہ کا ٹکڑا کس کا ہے - کیا یہ بھی تمھاری جورو کے ہین"

پیر فروش - "نہین - مگر وہ میوکس کے ہین"

ڈاکٹر - میوکس کون ہے"

پیر فروش - اوسکا اسٹنا"*

ڈاکٹر - "تم میری بات مانو میڈیم بکروس کے یہ اعضا ہرگز نہین ہین - تمھاری بی بی لمبے قد کی عورت ہے - اور یہ ایک پست قد شخص کی ٹانگین ہین - تمھاری بی بی کے چھوٹے چھوٹے پاؤن تھے - اور یہ اچھے خاصے بڑے پاؤن ہین - بالآخر یہ امر ہے کہ تم خود اس ٹانگ پر پھوڑے کا ایک صاف داغ دیکھ رہے ہو - حالانکہ تمھارا ہی یہ بیان ہے کہ تمھاری بی بی کی کسی ٹانگ پر کوئی داغ نہ تھا"

پیر فروش یہ کہکر رنجیدہ ہوا " جو کچھ آپ فرماتے ہین وہ سب سچ ہے مگر مجھکو تو یقین نہین آتا - کیونکہ لاریب یہ میری بی بی کی ٹانگین ہین - خیر اسکے حق مین اچھا نہ ہوا - اوسکو اوس بدمعاش میوکس کے ساتھ جانا ہی نہ چاہیئے تھا"

جب بنکروس پیر فروش چلا گیا اوسوقت ڈاکٹر ٹارٹرڈو نے مجھ سے کہا - "یہ ٹانگین کسی مشاق ہاتھ کی کاٹی ہوئی ہین اور بڑی ہنرمندی کے ساتھ جدا کی گئی ہین گو یہ کسی سرجن یا طبیب کا کام نہین مگر ممکن ہے کہ کسی بوچڑ یا سیموسہ فروش کا فعل ہو - جس آلہ سے یہ ٹانگین جدا کی گئی ہین وہ تو مجھے قیمہ کرنے کی چھری معلوم ہوتی ہے - تراش اور کاٹ صاف ہے مرنے کے بعد ہی ضرور یہ ٹانگین کاٹی گئی ہین اور ان مین سے خون

---

* میڈیم بکروس - بکروس پیر فروش کی زوجہ ہے -

بہت بہا ہے۔ مگر ان امور سے ہمیں کوئی زیادہ مدد نہیں ملتی۔ اور جب تک مقتول کا سر نہ ہاتھ آئے گا اور سوفت تک اس کی شناخت بہت دشوار ہے اور اس ہوشیار قاتل نے غیر معمولی دور اندیشی سے بڑی خوبی کے ساتھ ملحوظ رکھی ہیں۔"

میں نے ڈاکٹر کو اس امر کی طرف متوجہ کیا کہ جب کنوئیں سے ٹانگیں برآمد ہوئی تھیں اور دو عہدہ داران طبابت اونکے جانچنے کے لئے طلب کئے گئے تھے تو اوسوقت انہوں نے یہ رائے ظاہر کی تھی کہ یہ عورت کی ٹانگیں ہیں اور میں نے ان ہی کی رائے کے بموجب تحقیقات شروع کر دی۔ جو وقت اس نے نتیجہ کارروائی میں ضایع ہوا اوسپر میں نے اپنا افسوس ظاہر کیا۔

ڈاکٹر نے جواب دیا۔ "ہاں اکثر ہمارے بھائی بند ہم پیشہ لوگ جو ابتدائی جانچ یا تحقیقات کے لئے طلب کئے جاتے ہیں بہت سی غوجداری دریافتوں میں ہمیشہ ہمارے ہم خیال نہیں ہوتے۔ میری دانست میں شاید اس کا سبب یہ ہے کہ وہ کسی قدر سرسری جانچ اور امتحان کر لیتے ہیں واقعی اس قسم کے مقدمات میں ان لوگوں پر اوس زمہ داری کا بار نہیں ہوتا جو عدالتی ڈاکٹروں کی گردن پر ہوتا ہے۔ اگر عدالتی یا عام نظر سے دیکھا جائے تو ہماری رایوں کے بڑے بڑے خوفناک نتیجے پیدا ہو سکتے ہیں۔ حکام عدالت کو بہت سے لایق ڈاکٹر دستیاب نہیں ہو سکتے۔ انپر فرض ہے کہ وہ اعلے درجہ کے تربیت یافتہ اور تجربہ کار آدمی اور نیز ایسے اشخاص جن کی رائے مسلم مانی جاتی ہو انتخاب کریں۔ کیونکہ لیگل (عدالتی) ڈاکٹروں کی ذمہ داری بہت خوفناک ہوتی ہے۔ اور یہی امور اُن ڈاکٹروں کے انتخاب میں ملحوظ ہوتے ہیں جو مجنونوں اور فاتر العقل اشخاص کے جانچنے کے لئے مقرر کئے جاتے ہیں۔ ان کے ایک ہی لفظ پر فیصلہ صادر کیا جاتا ہے۔ اکثر ایسے اظہار سے جو ذمہ داری کے ساتھ نہیں دیا جاتا مجرم بری ہو جاتا ہے۔ حالانکہ اوسی مجرم کی گردن

ایک ایسی شہادت کیوجہ سے اوڑا دی جاتی ہے جو ذمہ داری پر مبنی ہوتی ہے"۔

مینے کہا۔ "ڈاکٹر! مجھکو آپ کے عہدہ کی نازک ذمہ داری سے پوری واقفیت ہے۔ کیونکہ آپ کی ایک بات مین سزا سے جدا ہوجاتا ہے"

ڈاکٹر ٹارڈو نے رخصت ہوکر کہا۔ "مسٹر کرسٹنر! آداب عرض ہے۔ اگر آپ کو میری ضرورت ہوگی تو مین کل پانچ بجے آپ سے انکیزا مجسٹریٹ کے دفتر مین ملون گا"۔

جب ڈاکٹر ٹارڈو چلے گئے اوس وقت مین نے اون چیزون پر اپنی مہر لگائی جن مین وہ دو ٹانگین لپٹی ہوئی تھین۔ اور بنڈل پر لال رنگ کی لاکھ سے ایک لیبل (کاغذ کا پرچہ) لگایا جس مین حسب ذیل عبارت درج تھی۔

پولیس سٹیشن حلقہ اوڈین

سرکاری رپورٹ مورخہ ۲۶۔ جنوری سنہ ۱۸۶۹ء

مقدمہ ..... نامعلوم

جرم

ایک مہر

فہرست اشیا ملفوفہ بنڈل ہذا

---

(۱) سیاہ کلفدار کالیکو۔ پانچ عدد ٹکڑے۔ اسمین سے ایک ٹکڑا ایک گز مربع ہے۔

(۲) خاکی رنگ کے سوتی کپڑے کا ٹکڑا۔ ایک عدد۔

(۳) ٹانکس (پاتابہ) جو زنانے اسٹاکنگ مین جوڑے ہوئے ہین

اسٹاکنگ اوس زنانے پاتابے کو کہتے ہین جو بن ران تک لمبا ہوتا ہے

اور جن پر نشان + B + پڑا ہوا ہے - ایک جوڑ -
یہ پائے تالے اون دو انسانی ٹانگون پر چڑھے ہوئے تھے جو سڑک پر لٹکی
والے مکان کے کنوین سے برآمد ہوئی تھین -

دستخط

جے میس پولیس کمشنر

جب اس بنڈل پر مہر لگ چکی اوسوقت مینے اسکو مارگ اسٹیشن کے محافظان
کے سپرد کیا اور جو کچھ کارروائی یہان ہوئی تھی اسکی اطلاع بیلک پراسیکیوٹر
اور ایگزامننگ مجسٹریٹ کو دینے کے لئے مین فوراً اپلیس وی جسٹس (محکمہ عدالت)
کی طرف روانہ ہئوا -

اس اطلاع کے خاتمہ پر مین نے ان عہدہ داردن سے کہا " ہمارے
پاس ایک بوڑھے آدمی کے اعضا ہین جو بہت بُری طرح جدا کئے گئے ہین "
ایگزامننگ مجسٹریٹ نے جواب دیا " ہم پر فرض ہے کہ تا امکان
خود ہم یہ دریافت کرین کہ یہ کون آدمی تھا "
مینے کہا - " مین اس بڈھے آدمی کی اثبات شناخت مین
کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرون گا -

*

فصل (۷)

فن کوتوالی + مجنونانہ خطوط + ایک گمنام سر + مادر میجسٹی

فن کوتوالی کا کمال یہ ہے کہ پولیس بذات خود مقدمات مین بہت ہی کم کارروائی کرے - اور جو اشخاص اپنے میلان طبعی یا جذبات حیوانی کے باعث کسی مقدمے مین کوئی اغراض نفسانی رکھتے ہون انہین پیروی کرنے کی اجازت دی جائے - مگر باوجود اسکے بھی ان کے افعال و حرکات کی پوری پوری نگرانی کرنی چاہئے - کوتوالی کے ذاتی اور حقیقی آلات یہی جذبات حیوانی ہین - یہ وہی انسانی جذبات ہین جو ساری دنیا پر حکومت کرتے ہین - یہی انسان کو ہنساتے اور رولاتے ہین - اور یہی اوسکی شادی و غم کے ذرایع ہین - وہی آدمی کو سورما اور بہادر بناتے ہین - اور وہی اوسکے ہاتھ سے بڑے بڑے جرایم کا ارتکاب کرا دیتے ہین - ارتکاب جرایم کے اصلی اسباب ہمیشہ یہی جذبات انسانی یعنے عشق و عداوت - حسد و بغض - حرص و طمع - غرور و تکبّر ہوتے ہین اور بعض اوقات (نہین بلکہ اکثر) یہی سب باہم مل جلکر اوسکی طبیعت کو مشتعل کر دیتے ہین - گو قدرتہ یہ جذبات اب تک روکے گئے ہین اور ابھی ان کا روکنا کتنا اور باقی ہے ! ان دو الفاظ "جذبات انسانی" پر کتنی کتابین لکھی جا چکی ہین اور ابھی کسقدر اور لکھی جانی باقی ہین !

جس مجسٹریٹ یا عہدہ دار کو توالی کے سپرد کسی مجرم کی گرفتاری ہوا وہ سپرد سے مقدم اپنے فرض منصبی کی تمیز ہے - اوسکو کوئی کام بخت و اتفاق پر نہ چھوڑنا چاہئے بلکہ اپنی ہی عقل و تدبیر پر بھروسا رکھکر ہر شے سے خاطر جمع ہونا چاہئے - ایسے عہدہ دار پر فرض ہے کہ وہ اپنے

عہدے کی ضرورتون کے موافق کارروائی چلانے کا ڈھنگ جانتا ہو۔
اوسکو لازم ہے کہ وہ ہر حالت کے مناسب اپنے آپکو بنائے۔ اور ہر درجہ
کے اشخاص سے آمد و رفت رکھے۔ مگر جو اقتدار قانون نے اوس کو
عطا فرمائے ہین انھین ایک لحظہ بھی نہ بھولے۔ عہدہ دار کو توالی کو
لازم ہے کہ وہ اپنے آپ کو صبر و ثبات کے ہتیار ون سے مسلح رکھے
کبھی پریشانی اور اضطراب کو راہ نہ دے۔ اور پلے درپلے مایوسیون
پر بھی امید کا سہارا نہ چھوڑے۔ کمشنران پولیس کیطرح عدالتی
ڈاکٹرون کو بھی اکثر سخت فرائض منصبی انجام دینے پڑتے ہین۔ وہ جسمانی
یا اخلاقی تفتیشین جو ان عہدہ دارون کو سر انجام دینی پڑتی ہین اکثر سخت
مکروہ ہوتی ہین۔ ان کی انجام دہی کے لئے قوی ارادے۔ پر زور قوت
فیصلے اور ایک خاص قسم کے مزاج کی ضرورت ہے۔ اپنی محنتون کے صلے
پانے کی امیدون مین کوتوالی کے ذی حوصلہ اور پرجوش عہدہ دار
بڑی خوبی سے اپنے فرائض حذمات انجام دیتے ہین اور گمنام اور
بے پتے چیزون کی تحقیقات مین بڑے جوش و خروش کے ساتھ مصروف
ہو جاتے ہین۔

مقدمات فوجداری کی دریافت مین کسی قسم کے تفصیلی حالات
فروگذاشت نہ کرنا چاہیے۔ بعض معاملات علی الخصوص ایسے مقدمات مین
جنمین مجرم ہی اکیلا شاہد موتحقیقات شروع کرنے کے پہلے بعض امور پر
غور کرنا بہت ضرور ہے۔ مقدمہ کے ابتدائی حالات دریافت کرنے اور
خودکشی کے امکان کو روکنے کے لئے یہ ضرور ہے کہ مقدمے کی تفتیش دو باتون
خوب اچھی طرح کی جائے۔ بہت ہی چھوٹے چھوٹے واقعات اور نہایت
ہی خفیف تفصیلی حالات کا دیکھنا اور دریافت کرنا ہی لازم ہے
یہی حقیر واقعات اپنے اپنے موقع و محل پر نہایت ہی مفید اور کارآمد
ہوجاتے ہین اور جیسے کہ ایک ہی چنگاری سے بہت بڑے بڑے
آگ کے شعلے بھڑک اٹھتے ہین اوسیطرح یہ چھوٹے چھوٹے امور واقعی

ہی سخت تاریکیوں میں روشنی دے جاتے ہیں اور سچی باتیں ظاہر کر دیتے ہیں۔ نوجوان کمشنران پولیس سے اس بہت بڑی احتیاط اور خبرداری کی کافی امید نہیں ہو سکتی جس کا ابتدائی دریافتوں میں ملحوظ رکھنا فرض ہے جو قتل یا خودکشی کے موقع و محل پر کی جاتی ہیں۔ ایسی صورتوں میں جب کبھی یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں مثلاً کاغذ کا ایک چھوٹا سا پرچہ۔ نمدے کا ذرا سا ٹکڑا۔ بٹن۔ پن۔ ایک دیا سلائی۔ ایک جلی ہوئی موم بتی۔ وغیرہ فروگذاشت کر دی جاتی ہیں تو اکثر آغاز ہی میں ساری تحقیقات کی جڑ کٹ جاتی ہے۔ حالانکہ یہی چھوٹی چھوٹی چیزیں اگر اوٹھائی جائیں اور جانچی جائیں تو ان سے کبھی فوراً اور کبھی دیر میں اکثر مخفی حالات کی کنجی ہاتھ آتی ہے جو پہلے بادی النظر میں ناممکن الانکشاف معلوم ہوتے ہیں

اخفائے واردات میں عموماً قاتلین یا تو بہت ہی بڑی یا نہایت ہی کم خبرداری اور دور اندیشی کام میں لاتے ہیں۔ وہ بہت ہی کم ان اصلی ذرائع کے محفوظ رکھنے کی طرز سے واقف ہوتے ہیں جن سے چیزیں بظاہر اتنی فطری حالت میں دکھائی دیتی ہیں۔ اسلئے پولیس کو فقط تفصیلی حالات ہی کی طرف اپنی توجہ محدود رکھنی چاہیئے۔ یہی تفصیلی حالات اگرچہ بادی النظر میں حقیر اور کم قدر معلوم ہوتے ہیں۔ مگر جب وہ ایک جا جمع کئے جاتے ہیں تو بڑا کام دے جاتے ہیں اور راہ راست کے یقینی اور سچے رہنما ہوتے ہیں۔ ایسی ایک دنیا میں جو کذب اور ریا سے بھری ہوئی ہے کسی سچی بات کا دریافت کرنا اکثر بہت ہی مشکل امر ہے اور جب وہ اشخاص جو اس سچی بات کو جانتے ہوں اوسکو بڑی خبرداری کے ساتھ پوشیدہ کریں تو پھر اوسکی تحقیق میں اور بھی بہت بڑی دشواری واقع ہوتی ہے۔

ہمیشہ خادمان قانون (پولیس) کم و بیش اکثر اشخاص کو خوف زدہ کر دیتے ہیں جنسے انہیں سابقہ پڑتا ہے۔ خانہ تلاشی کا جو اثر ایک مکان کے رہنے والوں کے دلوں پر پڑتا ہے جبکی تلاشی کی جاتی ہے اوسکو

لوگ عموماً نہیں جانتے - اس اثر کا نتیجہ عموماً خوف اور روپوشی ہوتی ہے - ہر شخص اپنا کانشنس جانچتا ہے - لوگ اس غرض سے اپنا نام اور عرف بتانے سے ڈرتے ہیں کہ کہیں ان کی جھوٹی اور نازک حالت نہ کھل جائے - مختصر یہ کہ بہت سے اشخاص کے ذریعے سے مشتبہ امور کا پتا اکثر لگ سکتا ہے - مگر وہ اور نہیں ظاہر کرنے سے ڈرتے ہیں - بعض اشخاص قانون کے خوف سے کوئی بات زبان پر نہیں لاتے - بعض اس خیال سے کہ ناحق عداوت کیوں مول لی جائے جس سے منفعت کبھی کوئی نقصان اوٹھانا پڑے کوئی حال نہیں بتاتے - بعضے لوگ تضیع اوقات اور تکلیف سے بچنے کے لئے سکوت اختیار کرتے ہیں - اور بعضے اس وجہ سے کوئی امر ظاہر نہیں کرتے کہ اور کے اظہار سے انہیں کوئی فائدہ نہیں (یہ خود غرض اشخاص ہیں) عموماً مقدمات فوجداری میں یہی تضیع اوقات اصلی سدراہ ہے - اس تضیع اوقات کے خیال سے علاوہ بزدل اشخاص پولیس - قانون - جوری - جج - اور عدالت سے بہت کچھ ڈرتے ہیں - اور بہت سے لوگ تو انہیں ہول ہولیان سمجھتے ہیں جن میں بہت ہی بڑے پس و پیش اور تردد کے ساتھ وہ قدم دھرتے ہیں -

یہیں اوس خوف کا ذکر بھی بیان کرنا چاہیئے جسے وکیل مدعی گواہان مدعا علیہ کے دلوں میں پیدا کرتا ہے - اور وکیل مدعا علیہ مدعی کے گواہوں کے قلوب میں ڈالتا ہے - علی الخصوص بعض بیرسٹروں کی تو یہی روش ہے - اونہیں اپنے موکل کے بچانے میں تو اس قدر کمال نہیں ہوتا جسقدر کہ فریق ثانی پر حملہ کرنے میں ہوتا ہے - جب وہ اپنے فریق کی بے جرمی ثابت کرنے کی لیاقت اپنے آپ میں نہیں پاتے تو وہ گواہوں پر مضرت رسان اعتراض کرتے ہیں اور اس تدبیر سے اپنے موکل پر ملمع چڑھانے کی سخت کوشش کرتے ہیں - گواہوں کے جانچنے یا اون پر سوالات جرح کرنے کے لئے بھی ایسے اوصاف درکار ہیں جو ہر ایک شخص میں نہیں پائے جاتے - اس بات کا جاننا لازم ہے کہ گواہوں سے کیونکر خاطر جمع

ساتھہ بیان کرنا چاہئے ۔ اونکے ساتھہ نرمی اور آہستگی سے کلام کرنا چاہئے اور اُنہین گھبرانا اور پریشان کرنا نہ چاہئے اونہین دل کھولکر بیان کرنے کا موقع دینا چاہئے ۔ کیونکہ بہت سی بیکار باتون کے ساتھہ کوئی کارآمد بات بھی اون کی زبان سے نکل جاتی ہے ۔ اور اگر وہ خاص سوال کو چھوڑ دین تو وہ ہر وقت اوسکیطرف واپس لائے جاسکتے ہین ۔

ایگزامنگ مجسٹریٹ کو چاہئے کہ وہ گواہون کو دل کھولکر بیان کرنے دین اور جب وہ بیان کرین تو جو کچھہ اونکے منہ سے الفاظ کا ریلا نکلے اون مین سے آہستہ آہستہ کارآمد لفظ چنتے جائین ۔

فوجداری مقدمات کی دریافتون مین جلدی کارروائی ختم کرنا اور بہ عجلت اوس سے کوئی نتیجہ نکالنا ہمیشہ بہت بڑے خوف کی بات ہے ۔ کیونکہ بعض اوقات جن باتون کے وقوع کی ذرا بھی توقع نہین ہوتی وہ امور واقعی ثابت ہوتے ہین یہ بات خود میرے ذاتی تجربہ سے مجھے اکثر ثابت ہوئی ہے ۔ بعض ایسے مقدمے بھی میرے دیکھنے مین آئے ہین جن کی دریافت پہلے فضول سمجھی گئی تھی مگر فقط کانسٹبل کے اطمینان اور اس اصول (کسی چیز سے غفلت نہ کرنا چاہئے) پر عمل پیرا ہونے کیوجہ سے ان مین کارروائی کی گئی تھی ۔ ان ہی دریافتون کے نتائج جو ابتدا مین بیکار سمجھی جاتی تھین عمدہ برآمد ہوئے ۔ جب مجسٹریٹ کے سپرد کسی مقدمے کی دریافت ہوتی ہے اوسمین اوسکو اچھی یا بری امداد واعانت کے موافق کم و بیش کامیابی کا موقع ملتا ہے ۔ یہ ایک ایسی سچی بات ہے جس سے میرے دی لاپاسی بھی مخالفت نہ کرتے ۔ ان عہدہ دارون سے کون واقف نہین جو اسکا اقرار تو لازم ہے کہ وہ بہت تیز ذہین ہوتے ہین مگر جس قدر ذہانت اون مین ہوتی ہے اوس سے زیادہ اون کے دعوے اور شیخی ہوتی ہے ۔ ایسے خداداد ذہین اشخاص کی خاصیت خودرای ہوتی ہے جو چھوٹی بڑی کا نتیجہ ہے ۔

گو کوئی خیال کیسا ہی مفید کیون نہ ہو یا آیندہ غالباً مفید ثابت ہو جب وہ ماسوا ایسے شیخی باز اور احمقانہ خودرائے عہدہ دار کے کسی دوسرے کی

زبان سے نکلتا ہے تو یقین جانئے کہ یہ عہدہ دار اسکو سماعت تک بھی نہین کرتا۔ برخلاف اسکے جب وہ کسی مقدمے مین اپنی خاص رائے قایم کرتا ہے تو اس کا یقین ہے کہ وہ اسپر مضبوط جما رہے گا۔ جو دریافت ایسے عقلمند آدمی کے سپرد کی جاتی ہے اوسمین اکثر پہلے ہی سے ناکامی کا یقین واثق ہوتا ہے۔

جب سے اس مقدمے کے متعلق جسے ہم بیان کر رہے ہین انسانی گوشت کے پہلے ٹکڑے برآمد ہوئے تھے اوسوقت سے اوسکی نسبت مختلف حالات اخبارون مین بہت کچھ شایع ہوئے تھے۔ اس اشاعت سے یہ خیال پیدا ہوگیا تھا کہ مقتول ایسے مقام سے غائب ہوا ہے جہان اوسکو کوئی بھی نہین جانتا کیونکہ اوسکی شناخت مین کامیابی حاصل ہونی غیر ممکن تھی۔ مخفی جرایم کی عدالتی دریافتون مین عامہ خلایق کو عموماً اوس سے بہت زیادہ دلچسپی ہوتی ہے جس قدر کہ انہین جائز ہے۔ جب کبھی کوئی ایسی واردات قتل واقع ہوتی ہے جسکے واقعات مخفی ہوتے ہین تو حکام عدالت اور عہدہ داران پولیس کے پاس ہر قسم کے اور ہر مضمون کے خطوط بکثرت آتے ہین۔ ان کے بعض کاتب تو مجنونانہ خیال کے اشخاص ہوتے ہین۔ بعض دلگی باز اور مسخرے ہوتے ہین۔ اور اکثر خطوط حاسد اور کینہ ور اشخاص کے پاس سے آتے ہین جو اون لوگون پر الزام قایم کرانے کے لئے ہمیشہ مستعد ہوتے ہین جن سے انہین کچھ رنج پہونچا ہے۔ اور سب سے کم خط معزز روساء شہر یا ملکی اشخاص کے ہوتے ہین جو اپنے تدین اور تنفر جرایم کی وجہ سے اس امر کو اپنا فرض سمجھتے ہین کہ عہدہ داران کو توالی کو اوس دریافت مین مدد دی جائے جسکی سرانجام دہی اون کا کام مفوضہ ہے۔

یہ خطوط تقریباً ہمیشہ گم نام ہوتے ہین۔ یا راقم فرضی نام لکھتے ہین فقط وہی اشخاص جنہین تھوڑا بہت خلل دماغ ہوتا ہے اپنا نام اور پتہ ظاہر کرنے کی جرات کرتے ہین۔ ایسے اشخاص کسی شے سے نہین ڈرتے۔ نہ تو انہین خدا کا خوف ہوتا ہے اور نہ وہ شیطان سے ڈرتے ہین۔ وہ زندہ جل جانے کے

لئے ہمیشہ تیار رہتے ہین - مگر اپنی رائے سے پھرنا نہین پسند کرتے - اسلئے میرے پاس خطون کے تو ڈھیر کے ڈھیر آئے - اور ان مین اکثر بیرنگ تھے - ان سب خطون کو بجنسہ یہان درج کرنا گویا ہمارے ناظرین پر فضول بار مطالعہ ڈالنا ہے - اسلئے مین اس طول وطویل مراسلت مین سے چند خطوط کے خلاصے ہی حسب ذیل درج کرنے پر اکتفا کرتا ہون -

پہلا خط

(اس خط کو ایک ایسے شخص نے لکھا تھا جو اپنے آپ مین روحون کے طلب کرنے کی قدرت تصور کرتا تھا)

"مین ایلن قادریق کا ایک شاگرد ہون - مین چاہتا ہون کہ کوئی ایسی چیز مجھکو ملے جس نے اوس لاش کے کسی جزو کو مس کیا ہو - یعنی ایک پاتابہ - جب وہ میرے پاس ہوگا تو مین اون دونون ٹانگون کے پر اسرار حالات کے متعلق ساری سچی کیفیت غیر مرئی عالم ارواح کی ایک روح سے دریافت کرنے کی کارروائی کرون گا جو میرے پاس براہ راست آتی جاتی ہے - یہ پاک وصاف روح جو مجھپر نہایت ہی عنایت فرماتی ہے بتدریج مگر بالیقین ایک پراسرار سیڑھی پر چڑھے گی اور اس مقام پر پہنچ جائے گی جہان اوس جرم کا ارتکاب کیا گیا ہے جسنے آپ کو اس قدر پریشانی مین ڈالا ہے - میری تحریر باور فرمائے -

"راقم

"س - ر

"پروفیسر علم سائی کالوجی (فلسفہ ذہنی)

"سرمک سینٹ ریم"

اس ایلن قادریق کے شاگرد نے اپنا پورا نام اور پتہ لکھا تھا،

دوسرا خط

"لون سرمیر۔ ۲۹ جنوری ۱۸۶۹ء

"مین اُس عورت کا قاتل ہون جسکی ٹانگین آپ کے پاس ہین۔ باوجود پولیس کی سخت کوششون اور اپنی خاص ذاتی تفتیشون کے بھی آپ مجھے گرفتار نہ کرسکے۔ جس وقت آپ کو یہ خط پہونچے گا اوس وقت مین سمندر کے سطح پر ہون گا۔

"مجھے اوس عورت سے محبت نہی۔ اوسنے میری مخالفت کی۔ اسلیے مین نے اوسے ٹکڑے ٹکڑے کرڈالا۔

"راقم

انتونی

مکرر"۔ فقط یہی نہین کہ آپ مجھے گرفتار نہ کرسکین گے بلکہ اس سے بھی زیادہ یہ کہ آپ کو میری وجہ سے چار پیسے ادا کرنے پڑین گے۔ کیونکہ محصول ڈاک آپ کو معاف نہین"۔

اس خط کے راقم انتونی نے بہت صحیح لکھا تہا۔ اوسکی نثر نے چار پیسے مجھ سے دلائے۔ کمشنران پولیس سررشتہ سین[1] کو صرف باہمی اور اشد ضروری سرکاری مراسلون کا محصول ڈاک معاف ہے۔

تیسرا خط

"آپ فوراً اچھی طرح سے دیکھ لیجئے کہ آیا جس تار مین وہ دونون ٹانگین بندہی ہین وہ اسیقدر موٹا ہے جس قدر کہ وہ تار ہونا چاہیے جسے مصری کے کوزے باندہنے والے اشخاص استعمال کرتے ہین

---

[1] سین ایک مقام کا نام ہے۔

یہ لوگ ہر بات کی قابلیت رکھتے ہین ۔

"راقم

"ایک پنساری کا مددگار"

چوتھا خط

"باوجود آپ کی ان ساری تحقیقاتون کے آپ سے اس مقتول عورت کی نسبت اب تک کوئی بات بھی دریافت نہ ہوئی ۔ مین ایک بہت بڑے سمنام بولسٹ کی حیثیت سے آپ کی تابعداری مین حاضر ہون ۔ کیا آپ مجھ سے کچھ پوچھنا چاہتے ہین ؟ اگر ایسا ہے تو آپ اپنے ساتھ کپڑے کے اون ٹکڑون مین سے ایک یہان لیکر آئے جو اون ٹانگون کے اوپر لپٹے ہوئے تھے ۔ جب یہ ٹکڑا میرے پاس ہوگا اوس وقت یقینا کامیابی ہوگی ۔ اسوقت قاتل و مقتول دونون ہمارے قابو مین ہونگے

"راقم

"آپ کی خادمہ

"بیوہ بیس ۔ سڑک"

اس سمنام بولزم والی بیوہ عورت نے اپنا پورا نام اور پتہ لکھدیا تھا ۔

پانچوان خط

"کسٹ (ایلپر) ۔ ۳ ۔ جنوری سنہ ۱۸۶۹ء

"مجھے اخبار دیکھنے سے معلوم ہوا کہ آپ نے اوس عورت کے

نوٹ سمنام بولسٹ ۔ اوس شخص کو کہتے ہین جو حالت خواب مین سیر کرتا ہے اور سب چیزین دیکھتا ہے ۔

متعلق تحقیقات کسبیون مین شروع کردی ہے جو ٹکڑے ٹکڑے کیگئی ہے - آپ اور آپ کے دریافت کرنے والے بجسٹریٹ دونون کیسی غلطی مین پڑے ہین ! مین ایک مذہبی اور ایمان دار آدمی ہون - اس مقدمے کی نسبت حسب ذیل میری رائے ہے -

" ایک مہینہ ہوا کہ ایک راہبہ موکن کے صومعہ سے غائب ہے اسے ایک فوجی وضع کا اجنبی نوجوان آدمی بھگا لے گیا تھا - خراب کرنے کے بعد اسنے اوس چھوکری کو بلا شک کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے - اگر یہ اعضا اوس چھوکری کے نہین ہین - اور مجھے تو یقین ہے کہ اوسکے ہین تو آپ ایک دوسری اخت الخیرات راہبہ کو تلاش فرمائے - جسے ایک نکالے ہوے پادری نے خوب شراب پلاکر بدمست کیا تھا اور عیش و عشرت کے بعد مار ڈالا تھا - یہ جتّے پہننے والے حضرات کسی قدر علم تشریح سے بھی واقف ہوتے ہین - اور یہی باعث ہے کہ وہ اعضا بڑی ہوشیاری سے کاٹے گئے ہین - اس غایت کے لئے کہ اس پادری کا پتا لگے اور آپ کے جوان پولیس اسکے اور اوسکے معاونون کے مقابلہ مین کارروائی کرین - آپ کو فقط یہی احتیاط کرنی چاہیئے کہ جو جوانان کو توالے فرقہ جیسوٹ* سے تعلق نہ رکھتے ہون - اون سے اس دریافت مین کام لیا جائے - ہوشیار رہیئے بعد ازاین آپ کو میرا نام اور پتا بھی معلوم ہو جائے گا - آپ اون اشخاص کو ہرگز روپیہ نہ دیجیے جو مخبری کی فکر مین ہین - یہ تو بدمعاش اشخاص ہین "

---

* جیسوٹ - عیسائیون کا ایک فرقہ ہے جس کے اشخاص باعسرت زندگی بسر کرنے پاک دامنی اور اطاعت گذاری کا حلف کرتے ہین -

چھٹوان خط

"مین نے اس امر کی اطلاع دہی کے لئے آپ کو پانچ خط لکھے ہین کہ ایک مے کش کے مکان واقع سٹرک ڈی فورسے ایک پرانے بدمعاش مسمے کلیمنٹ کا نوکر غائب ہے - یہ بوڑھا بدمعاش اپنے جذبات حیوانی نکالنے کے لئے ہر قسم کی ذلت اور رسوائی گوارا کر سکتا ہے آپ اب تک اس کم بخت کے مکان تک تشریف نہ لائے - باوجود اس کے وہ ایک بہت بڑا مجرم ہی ہے"

"راقم
"س
"بیوہ عورت"

ساتوان خط

"بظاہر کوئی امید نہین کہ آپ اوس مقتول عورت کے مقدمے کی دریافت مین کامیاب ہون گے - اگرچہ کہ فقط دو ہی گھنٹے اس مقدمے کی تفتیش مین مین نے صرف کئے ہین - تاہم بہت کچھ حالات دریافت ہوئے ہین جنہین مین حسب ذیل درج کرتی ہون -

"یہ لاش اوس اپوٹینگ روم[1] سے لائی گئی ہے جو ایکولڈی میڈیسنی اسپتال کے کلینی کل وارڈ[2] سے متعلق ہے - دو

---

[1] اپوٹینگ روم - وہ مکان ہے جہان عمل جراحی کیا جاتا ہے - (۲) کلینکل وارڈ - اس مکان کو کہتے ہین جہان مریض رکھے جاتے ہین

شاگرد دن نے باہمد گر کہا تھا۔ "مین کوئی دلگی کرنی چاہیے" اس مشورے کے بموجب وہ فوراً اوس لاش کے ٹکڑے بتدریج اوٹھا لے گئے جس کی پوسٹ مارٹم جانچ ہو چکی تھی۔ شاید آپ کا یہ خیال ہے کہ اسپتال مین ہر لاش شمار کی نجاتی ہے۔ اور اسکا باضابطہ حساب وکتاب رکھا جاتا ہے غلط فہمی ہے۔ جب آپ کے گھر ڈاک کے ذریعے سے بصیغہ پری پیڈ[2] پیلیٹ وہ پہونچے گا جس کی تلاش مین آپ سرگردان ہین تو اسوقت بہت ممکن آپکو اس غلطی کا یقین ہو جائے گا۔ اب آپ کو صرف ان دو شاگردون کے ٹھکانون ہی کا پتا لگانا چاہیئے۔ کسی عمدہ تجویز اور دو لایق خفیہ پولیس مینون کے ذریعے سے آپ کو کبھی کوئی بات دریافت نہ ہوگی

"راقم

"کارا بنیٹی"

جیسا کہ آگے معلوم ہوگا کارا بنیٹی نے سر میرے گھر بھیجدیا اور اپنا وعدہ وفا کیا۔

آٹھوان خط

"مین اوس معاملے مین دخل دینے کی آزادی اختیار کرتا ہون جس سے مجھے کوئی تعلق نہین مگر چونکہ یہ ایک مقتول عورت کا مقدمہ ہے اسلئے مجھے بھی اوسپر کچھ کہنے کا حق حاصل ہے اور اب مین یہ حق کام مین لاتا ہون۔ اخبارون کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ اس مقدمے مین تین خاص امر ہین۔

(۱) مقتول ایک ایسے ہاتھ سے قتل کیا گیا ہے جسے گوشت کاٹنے کی مشق تھی۔

---

[1] پوسٹ مارٹم۔ جانچ تشریح بعد از مرگ کو کہتے ہین۔ [2] پری پیڈ۔ وہ محصول ہے جو پہلے ادا کیا جاتا ہے

(۲) قاتل نے لکڑی کے برادے سے مزور خون خشک کیا ہے۔

(۳) اُن پارسل بنی ہوئی ٹانگون سے ثابت ہوتا ہے کہ قاتل ایسے بنڈل باندھنے کا عادی تھا جن مین مخنوق پرندے اور مصالحہ لگی ہوئی بھیڑ کی رانین باندھی جاتی ہین۔ بحیثیت مجموعی اِن تینون امور سے ثابت ہوتا ہے کہ بالضرور کسی ایسے شخص سے اِس خوفناک جرم کا ارتکاب ہوا ہے جو گھوڑے کا گوشت بیچتا ہے۔ ایسے لوگ از کار رفتہ گھوڑون کو سستا خرید لیتے ہین اور بڑی بے رحمی سے انہین مار کر کتون کے لئے اِن کا گوشت بیچتے ہین۔ اور ذبح کرنے کا پیشہ کرتے ہین۔ جس چیز کی تجارت یہ آپ کا تابعدار راقم کرتا ہے اور سیکے تاجر وہ اپنے تئین بھی ظاہر کرتے ہین۔

"راقم"

"موٹن بوچر"

نوان خط

"یقیناً آپ اہل فرانس کو بہت سادہ لوح تصور فرماتے ہین اسلئے کہ وہ ان ساری چھوٹی چھوٹی باتون کو باور کرتے ہین جو اون کٹی ہوئی ٹانگون کی نسبت اخبارون مین شایع کی جاتی ہین۔ جو ٹانگین آپ نے کنوین سے برآمد کی ہین انہین پولیس ہی نے اِس مین ڈالا تھا۔ وہ ایک اسپتال سے لائی گئی تھین کسی بیڈنگٹ* کی پارٹی والے نے دوسرا ٹیکس انٹھنے کی غرض سے یہ حرکت کی ہے۔ یہ ساری کارروائی ایسی ہی فرضی ہے جیسا کہ ٹراپ مین کا مقدمہ تھا۔ اس خط کا راقم ایک آزاد خیال کا اڑکا اور سچائی کا محب ہے۔ یہ کسی سے نہین ڈرتا اور افسوس ہے کہ وہ

---

* بیڈنگٹ۔ ایک شخص خاص کا نام ہے ؎ پارٹی گروہ۔

اپنا نام اسوجہ سے یہان نہین لکھتا کہ بٹینگٹ کو رنج پہونچے گا"۔

دسوان خط

"اگر آپ مینٹ اینڈ ری ڈیس آرٹس مقام کا صحیح نقشہ اور اوسکے قابضان مکانات اور تجارت پیشہ اشخاص کے نام میرے پاس بھجوا دین گے تو مین آپ کے لئے تفصیلی حالات مہیا کرنے کا کام اپنے ذمہ لون گا جنسے سڑک پر لنسی والے کنوین کی مقتولہ کی شناخت ثابت ہونے مین مدد ملے گی۔ اور قاتل کا نام بھی دریافت ہوگا۔ اس مقام کی ایک عکسی تصویر میرے لئے سب سے زیادہ مناسب ہوگی۔ آپ میری درخواست منظور فرمائین۔ پھر آپ کو کل حالات معلوم ہو جائین گے۔

راقم

"د ق ی

"مقام پوسٹ لسٹنٹ واقع لائین"

گیارہوان خط

"مسٹر ماسا۔ مین آپ کو یہ چند الفاظ (الفاظ) اس گرج (غرض) سے بھیجتا ہون تاکہ آپ سے یہ کہون کہ اس عورت کا کاتل (قاتل) سڑک کا نٹ نمبر ۱۵ پر رہتا ہے۔ اسکا نام اینسی لومی نی ہے

"راقم

"ماٹورانی"

بارہواں خط

"مسٹر کسری۔ مین آپ کو اوس شخص کیطرف متوجہ کرنے کی اجازت مانگتا ہون۔ جو گذشتہ چھ ہفتے یا دو ماہ سے ہر رات آٹھ اور نو ساعت کے مابین شرک جیکب کی موری کے سوراخ مین جس کا رخ شرک سینٹ بونوٹ کی طرف واقع ہے چھوٹی چھوٹی پارسلین تقریباً ایک ہاتھہ کے برابر لاکر پھینک جلایا کرتا ہے

"راقم

"ایک بڑی نادرک ہدایت"

ان مجنونانہ خطون مین سے صرف دو آخر الذکر خط قابل لحاظ تھے۔ اس خط کی تحقیقات سے جسپر "ٹورانی" کے دستخط تھے معلوم ہوا کہ مدت سے مکان واقع شرک کینٹی نمبر ۱۵ مین ایک لایق بوڑھا آدمی بو مینی نامی رہتا ہے۔ بوڑھاپے کے ضعف و ناتوانی کی وجہ سے سینٹ سلپیس کے گرجا کے ایک دروازہ پر بھیک مانگنے کا حق اسکو دیا گیا تھا۔ اس سے ایک دوسرے فقیر کے دل مین جو عورت تھی اور جس کا نام ماٹورانی تھا رشک و حسد پیدا ہوا تھا۔ اس فقیرنی نے اوس بوڑھے پر ایسے ایک فعل کا جرم لگانا تو اب سمجھا جسکی نسبت اوسے ذرا بھی خبر نہ تھی۔ وہ جانتی تھی کہ یہ بوڑھا فقیر بہرا ہے اور کسیکی بات تک نہ سن سکے گا۔

شرک جیکب کی موری مین چھوٹی چھوٹی پارسلین ڈالنے کی نسبت جو خط آیا تھا اوس کا مضمون صحیح تھا۔ رنگو اور چمپی کانسٹیبلون نے اس موری کی نگرانی اپنے ذمہ لی اس سے رات کو نو بجے کے قریب انہین وہ آدمی دریافت ہوا جو یہ مخفی کارروائی کیا کرتا تھا۔ اسکی عمر تقریباً پچاس سال کی تھی اور شکل و شمائل وضع و لباس سے متانت اور شرافت

ظاہرتی تفتیش سے معلوم ہوا کہ وہ ایک مجرد آدمی تھا اسکی آمدنی کے ذریعے مستقل تھے۔ وہ کسیقدر صداعتدال سے خارج تھا اور مجلس ہمدردی حیوانات کا ایک رکن بھی تھا۔ ایک روز شام کے وقت جب وہ اس موری سے گذرا تو میون میون کی آواز اوسکے کان مین آئی اور اسوقت سے وہ بلیون کے کھلانے کے واسطے جن کی آواز اس موری سے آتی تھی ہر روز رات کے لونچے تھوڑا گوشت لایا کرتا تھا۔

آخری اور زیادہ تر افسوسناک مغالطہ دینے والی حرکت وہ تھی جو واقعات مفصلۂ ذیل کے درمیان واقع ہوئی۔

بروز دوشنبہ یکم فروری کو مین اوڈوین کے تھیٹر مین متعین تھا۔ اس رات جو کھیل وہان ہوئے اون کی فہرست حسب ذیل درج ہے۔

(۱) رائٹس آف دی ہارٹ (دلون کے حقوق) کومیڈی[1] (ہجو) مصنفہ میسر لاکو نے۔ اس مین تین ایکٹ تھے۔

(۲) پاسربائی (راہرو) مصنفہ میسر کوپ۔

(۳) مولیر کا ایک حصہ مصنفہ میسر ڈی پورسی لوک۔

تماشے کے وقت مجھے یہ خبر ملی کہ دو نوجوان آدمی اور اونکے آشنا مین شراب کے نشے مین کسیقدر بدمست سرکاری اسٹیج بکس پر جو سامنے کی قطار مین ایک کنارے عمدہ جگہ بچھا تھا ڈٹے تھے من اور وہان سے اسقدر زور زور کے قہقہون اور باآواز بلند باتون سے ایکٹرون[2] کے کھیلون مین خلل ڈال رہے ہین کہ جو اشخاص اسٹالون[3] (ارزنی جگہون) پر بیٹھے ہوئے ہین ان مین برہمی پیدا ہو چلی

---

[1] کومیڈی اوس کھیل کو کہتے ہین جسمین انسان کے نقائص وضعف۔ طرز معاشرت اور زندگی کے قابل تنقید پہلو دکھائے جاتے ہین [2] سرکاری اسٹیج بکس۔ وہ خاص جگہ ہے جو تھیٹر مین عہدہ دار پولیس کے واسطے تماشے کے مقام سے بہت متصل سب سے آگے کی قطار مین ایک کنارے ہوتی ہے [3] ایکٹر۔ تماشا کرنے والا۔

ہے ۔ جب پردہ چھوٹا اور دقفہ دیا گیا تو اسوقت مین نے بکس کیپر (منتظم نشست) کو ان اشخاص پاس بھیجا جو سرکاری اور بلا ٹکٹ کی جگہ پر جمے بیٹھے تھے ۔ تاکہ انہین اطلاع دی جائے کہ وہ تہذیب کے ساتھ رہین ۔ نا ملائم الفاظ مین انہون نے بکس کیپر کو یہ جواب دیا "یہ ہمارا خاص بکس (بیٹھنے کی جگہ) ہے ہم نے اسکی قیمت ادا کی ہے ۔ ہم عہدہ دار کی کچھ پروا نہین کرتے تم کسی سے کہدو کہ وہ خود آئین ہم اون کی واجبی خبر لین گے" یہ کہکر انہون نے بکس کا دروازہ زور سے بند کرلیا اور بکس کیپر عورت کی کوئی اور بات نہ سنی ۔

اس موقع پر مین خود جا پہونچا ۔ اور دروازہ کھولانے کے بعد ان مخل امنیت اشخاص کو گرفتار کرایا ۔ اور تھیٹر کے متعلق جو پولیس آفیسر تھے اون کے سپرد کیا ۔ جب اون سے اون کے نام پوچھے گئے تو اونہون نے اپنے نام بتانے سخت انکار کیا ۔ اسپر مینے اون کی تلاشی لوائی اور اون کے پاس سے اون کے وزٹنگ کارڈ[1] نکلے ۔ یہ آدمی دوسر بر آوردہ غیر ملکی اشخاص کے فرزند تھے ۔ مین نے اونہین اس نازک حالت کو سمجھایا جسمین انہون نے اپنے تئین خود اپنے ہی بے روک ارادے سے پھنسایا تھا اسپر انہون نے مجھے بیان کیا کہ جب ہم لیوڈیٹر کے ریسٹورینٹ (کھانا کھانے کے ہوٹل) مین اپنی معشوقون کے ساتھ کسیقدر شکم سیر ہوکر کھانا کھا چکے تو اوس وقت ان دونون عورتون نے سمایا ابون ہرٹ اور آگسٹا کا گانا سننے کی خواہش ظاہر کی جو "پامر ہائی" کے کھیل مین علیحدہ علیحدہ زینیٹو اور سلویا بننے والی تھین ۔ جب ہم تھیٹر کے دروازے پاس پہونچے اوسوقت ہم کو ایک شخص نے جھککر سلام کیا ۔ وہ بظاہر ملازم معلوم ہوتا تھا ۔ اوسنے ہمین منٹیرل بکس (سرکاری جگہ) کا ٹکٹ بتیس فرانک مین دینا چاہا ۔ ٹکٹ آفس (ٹکٹ گھر) مین دریافت کرنے کے بعد کہ وہ ایک اصلی ٹکٹ تھا ہم نے اوسکو خرید لیا

---

[1] وزٹنگ کارڈ ۔ وہ کاغذ کا ایک مستطیل چھوٹا ٹکڑا ہے جسپر نام لکھا جاتا ہے اور جب کسیکی ملاقات کو جاتے ہین تو پہلے یہ کاغذ اوسکو بھیجتے ہین ۔

اور بلا وقت اندر داخل ہوئے"

بالآخر ان نوجوان آدمیوں نے مناسب الفاظ میں معافیاں مانگ کر اپنا بیان ختم کیا۔ اور اسکا پورا اطمینان حاصل کر کے کہ وہ چپ چاپ بیٹھے رہیں گے میں نے انہیں اونکی جگہوں پر واپس جانے کی اجازت دی۔

اس واقعہ کی خبر کرنے کے لئے میں تیٹر کے منتظم پاس گیا مانسیر ڈکورسنیل منتظم تیٹر نے اسطرح مسکرا کے جواب دیا کہ گویا وہ اس واقعہ سے واقف تھے۔ "یہ تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ آدھے وقت تک تو سرکاری سیٹوں (جگہوں) پر ملازمین۔ سرکاری۔ یا مختلف کاروبار کے ایسے اہل حرفہ اشخاص بیٹھتے ہیں جنہیں اون کی جنس یا مزدوری کی نقد اجرت نہیں ادا کی جاتی۔ یا یہ سیٹیں بیچ ڈالی جاتی ہیں۔ علاوہ ازیں آپ بھی اس سے ناواقف نہیں کہ عہدہ داران کرتوالی کے لئے جو جگہ منتظمان تیٹر مقرر کرتے ہیں ان کی خرید و فروخت جاری ہے" میں نے کہا۔ "سچ ہے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ جبکہ پہلا کھیل ہو رہا تھا مجھکو مجبوراً ایک کوٹ والے کو اوس سیٹ سے اوٹھانا پڑا جو عہدہ دار کوتوالی کے لئے مخصوص تھی۔ اوسمیں بھی کسر باقی تھی کہ اوسکے سر پر ایک کوئلوں کا گٹھہ بھی رکھا ہوتا تاکہ اوسکا ساز و سامان پورا ہو جاتا۔ بڑی دقت سے اس دیانت دار آدمی کو یہ کہکر سمجھایا گیا۔ "تم اتنا تو کر سکتے ہو کہ جاکر ہاتھہ پاؤں دھو آؤ۔" آپ تھیٹر والے حضرات ہی اسطرح ننگے نہیں جاتے۔ بلکہ ریلوی کمپنیاں بھی گو آپنے کسی دیانتدار ملازم کو ضرورت کے وقت ریل پر سفر کرنے کے لئے پاس دینے سے اکثر انکار کرتی ہیں مگر بہت سے تاجر اور نڈر عورتیں کبھی ٹکٹ کی قیمت ادا نہیں کرتیں۔ یہی لوگ ان مدامی پاسوں (ایک قسم کا ٹکٹ) سے فائدہ اوٹھاتی ہیں جو خاص خاص سرکاری دفتروں کو دے جاتے ہیں۔"

کسی شخص نے منتظم کے کمرے کا دروازہ آہستہ سے کھٹکھٹایا:

میرڈوی کو سنیل نے کہا۔ "اندر آئیے"۔

ہرکارہ اندر آیا اور اوسنے مجھے اطلاع دی۔ "کسی ضروری معاملہ مین ایک پولیس آفیسر آپ سے باتین کرنا چاہتے ہین"۔ کانسٹبل جیمی ڈاکٹر ٹارڈو کا خط میرے پاس لایا تہا جو میرے دفتر مین بہیجا گیا تہا۔ اس خط کے لفافے کا بہت سا حاشیہ چاروں طرف سے سیاہ تہا۔

اور اوسپر ایک ایسی کالی مہر لگی تہی جسمین انسانی ڈہانچے کی تصویر بنی تہی۔

جب مینے لفافہ چاک کیا تو میرڈ کو سنل سے مخاطب ہوکر کہا۔ "ایک اور دلگی باز حضرت مجھے بنانے سے اپنا جی خوش کرتے ہین" اور حسب ذیل خط کی عبارت پڑہی۔

"آخرکار جس سرکا وعدہ کیا گیا تہا وہ اس خط کے ساتھ مرسل ہے۔ اب آپ اوس عورت کی شناخت کا بخوبی ثبوت بہم پہونچا سکینگے جسکی ٹانگین قلم کی گئی ہین۔ مین نے کہین پڑہا ہے (اور اسکا اوسیطرح یقین لازم ہے جیسا کہ موسیقی کی قیمت کا ہے) کہ ایک مشہور و معروف امریکن ڈاکٹر کے دل مین ایک تازہ مقتول عورت کی آنکہین جانچنے کا خیال پیدا ہوا۔ اوس نے اون مین فقط قاتل ہی کی تصویر نہین پائی بلکہ مقتول اور اون تمام چیزون کی تصویرین بہی اوسکو وہان ملین جو مارے جانے کے وقت مقتولہ کے روبرو تہین۔ قتل ہونے کے وقت اس عورت کی آنکہین خوف و ہراس کے مارے قاتل پر گڑگئین تہین اور اوس کا عکس ان مین اوتر آیا تہا۔

"جو سرکہ مین آپ کے پاس بکس مین بہیجتی ہون اوس کی آنکہین بہت کہلی ہوئی اور چمکیلی ہین ان آنکہون سے تو کوئی خوف کی حالت ظاہر نہین ہوتی برخلاف اسکے اون پر تو سکون تلب اور اطمینان خاطر کے آخری آثار نمایان ہین اوس کے اشک کی تصویر جو اوسکا قاتل بہی ہے ہائین آنکہ مین ملتا ہے جو دل کی جانب ہے۔ اگر آپ کلان لین

فوٹو گرافی کمرا (وہ آلہ جس سے چھوٹی چھوٹی چیزون کی بڑی بڑی عکسی تصویرین بنائی جاتی ہین) جلدی سے لگائین گے تو آپ کو قاتل کی بجنسہ تصویر مل جائے گی۔

"راقم"

"آپ کی خادمہ کارانٹیی"

مین نے کہا۔ "اس خط کی طرز تحریر تو مردانہ ہے مگر چھوٹے چھوٹے نازک خوشخط حرفون سے عورت کے ہاتھ کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے"

میڈوکوسنیل۔ "خوش مزاج نوجوان اشخاص تو ہر بات مین دلگی کرتے ہین۔ لیکن آنکھون کا فوٹو لینے کی نسبت تو مجھے بھی خیال ہے کہ مین نے کچھ پڑھا ہے"

مین نے کہا۔ "آپ بہت درست فرماتے ہین۔ ایک امریکن ڈاکٹر کی رائے ہے کہ جب کوئی شخص قتل کیا جاتا ہے تو جو چیز اوسکے سامنے ہوتی ہے اوس کا عکس اوسکی آنکھ مین اتر آتا ہے۔ اور اسوجہ سے فقط قاتل ہی کی تصویر نہین مل سکتی ہے بلکہ جہان ارتکاب قتل عمل مین آتا ہے اوس کے اطراف وجوانب کی حالت بھی دریافت ہو سکتی ہے"

ڈوکوسنیل۔ "ایک سین کی بہت ہی چھوٹی تصویر"

مینے کہا۔ "مدت ہوئی کہ میڈیکو لیگل سوسائٹی (مجلس اطباء عدالتی) نے اس مہمل قیاس کی تردید کردی ہے۔ ایک چیز کے اعلان (ایڈورٹائزمینٹ) سے زیادہ اس خیال کی وقعت نہین۔ آپ جانتے ہین کہ امریکا ہر قسم کے مجنونانہ خیالات اور ہر طرح کی موذرایون کا گھر ہے۔ اور کارانٹیی نے غالباً کہین یہ خیال سن لیا ہے۔

جناب۔ تسلیم۔ اب مین آپ سے رخصت ہوتا ہون۔ اس وقت مین اس عورت کا سر دیکھنے جاتا ہون۔ اس سے مجھے کوئی فائدہ حاصل نہین ہو سکتا۔ جس مرد یا عورت نے یہ سر میرے پاس بھیجا ہے اوسے اوس دماغی محنت کا تصور بھی نہین ہو مین اس مقتول کی دریافت

مین اوٹھا رہا ہون جسکی ٹانگین سڑک پر تھی وہ اسے کنوین مین ملی ہین"

جب مین اپنے دفتر مین آیا تو دربان مجھے ایک چھوٹا سا مربع صندوق ملا۔ ایک اجنبی آدمی اس صندوق کو خط کے ساتھ لایا تھا۔ اسکے اندر ایک سر یا یہ کہنا مناسب ہے کہ انسان کی ایک کھوپڑی تھی وہ سفید کرتے کے ٹکڑے مین لپیٹی ہوئی بھوسے کے بیچ مین رکھی ہوئی تھی اور اوسکے مختلف اجزا پیتل کے تار سے باہم جوڑے ہوئے تھے۔ اس کھوپڑی کے تمام بالائی حصہ پر عورت کے لمبے لمبے بال سر خیس سے چپکے ہوئے تھے اور اون مین یوڈ رنگا تھا۔ اصلی آنکھون کی جگہ نیلی کانچ کی دو مصنوعی بڑی بڑی آنکھین لگائی گئی تھین اور اون کے نیچے اوپر پلکین اور بھوین کالے رنگ سے کھینچی گئی تھین اس انسانی بے جان عضو کو ایک مصنوعی چہرے نے اور بھی خوبصورت بنادیا تھا جسپر سنہری روپہلی افشان چنی ہوئی تھی اور ایک لمبی ناک اور اونچی ٹھڈی لگائی گئی تھی تیس اصلی چھوٹے چھوٹے مساوی دانت جن کی آب و تاب کے روبرو موتی کی لڑی بے آبرو تھی دس پنی اور کرکرہ کے ٹکڑون کی چمک دمک کا مقابلہ کرتے تھے جو اس سر مین جڑے گئے تھے جیسا کہ مین نے آگے ہی سوچا تھا یہ کسی طبی طالب علم کی افسوسناک دلگی تھی۔

جب مین نے اس سر کو جانچا تو اوسوقت اپنے دل سے یہ سوال کیا۔ یہ کس کا سر ہی ہے کیا یہ کسی نوجوان عورت کا سر ہے جو اسپتال کے وارڈ مین تپ دق کے ہاتھون سے مری ہے یا کسی شاگرد کی بے تمیزی کی وجہ سے یہ سر کارنیول کی عید مین ایک بد چلن بھونڈی کا

بڈ کارنیول - عیسائیون کا ایک تہوار ہے جس مین ہنسی اور دلگی جائز رکھی گئی ہے اور اس عید مین لوگ عموماً باہم ہنسی دلگی کرتے ہین۔

کھلونہ رہا تھا جسکے گرد اسکے عارضی چاہنے والے جمع تھے - مین نے صندوق
کو پھر بند کرادیا اور ایک چٹھی کے ساتھ اوسے ڈاکٹر ٹارڈو کے پاس
بھیجدیا -

دوسرے دن کی شام کو مجھے کوئی خاص کام نہ تھا - اس
زمانے مین مجھے یہ ایک نادر اتفاقیہ فرصت ہاتھ آئی تھی - عام مخلصین
ہم کمشنر الہ پولیس کو دم ہی کہان لینے دیتی تھین - اسوقت مین اپنے
خلوت خانہ (پرائی ویٹ روم) مین گیا - اور اوسکے دروازے اور
جھلملیان بندکرکے ان دونون کٹی ہوئی گانگون کے مخفی حالات پر اپنا
دماغ پکانے لگا - ہر ممکن قیاس یا احتمال کو مین نے باری باری جانچنا شروع
کیا - گو یہ سب احتمالات قابل تسلیم تھے - مگر اون مین سے کسیکو بھی دوسرے
پر ترجیح نہ معلوم ہوتی تھی -

مین نے اپنے دل سے پوچھا - "ان سارے انسانی جذبات
مین سے جو عالم کو ہلا دیتے ہین کسنے قاتل کے ہاتھ خون آلودہ کیے ہین
یعنی کیا عشق - حسد - بغض - عداوت - یا طمع اس قتل کی باعث
تھی -"

یہ ایسا سوال تھا جسکا کوئی جواب مین نہ دے سکتا تھا اور یہ ایک
ایسا سرخفی تھا جسکا انکشاف مشکل تھا -

پھر اپنے جی مین کہا - "اگر فقط مقتول ہی کی شناخت ہوجائے
تو بھی دریافت شروع ہوسکتی ہے - اسصورت مین مجھے اسکے مقام
سکونت کے اطراف وجوانب کی تفتیش - اسکے دوست و آشنا کے جانے
اور اوسکی آمد و رفت کی جگہون کی دریافت کرنے اور نیز اوسکی عادتون
اور خصائص و عیوب کے معلوم کرنے کا موقع ملے گا - اور جن اشخاص کے
ساتھ مقتول کی آمد و رفت اور نشست و برخاست تھی اور جنسے اوسے
کوئی تعلق تھا اون کی بر ایان تحقیق کرنے کا بھی موقع ہاتھ آئے گا کیونکہ
قاتل اوسکے شناسائون مین سے کوئی ہوگا - جو مجرم کسی ایسے شخص کو

قتل کرتا ہے جس سے وہ محض اجنبی ہوتا ہے تو وہ بصورت مین اوسکی لاش ٹکڑے ٹکڑے کرنے اور اوسکے اعضا مختلف مقامون مین ڈالنے کی تکلیف گوارا نہین کرتا۔ خیر اسکی ٹانگین تو کنوین سے برآمد ہوئی ہین اسلئے ان کے ذریعے سے اوسکی دریافت مین کوئی مدد ملی گی"

یہان تک تو میرے خیالات کا سلسلہ پہونچا تھا کہ اتنے مین کسیکی ڈرتے ڈرتے دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز میرے کان مین آئی۔

جب مین دروازہ کھولنے چلا تو اوسوقت مین نے اپنے دل سے پوچھا۔ "یہ کون ہوگا جو اسوقت رات کو میرے پاس آیا ہے جب وہ پولیس کا نسٹبل چمپی تھا"

اسنے اندر آتے ہین کہا۔ "صاحب معاف فرمائے کہ مین نے اگر آپکو تکلیف دی۔ مین آپ کے گھر گیا تھا۔ جب آپ وہان نہ ملے تو مین نے خیال کیا کہ یہان آپ ہونگے"

مینے کہا۔ "مگر تمہین معلوم تھا کہ آج رات کو میری ڈیوٹی نہین"

چمپی۔ "جب مین نے آپکو گھر مین نہ پایا اوسوقت مین نے اپنے دل مین کہا۔ انسپکٹر صاحب ضرور اب ہمارے مقدمے کی دریافت مین مشغول ہون گے۔ اور اسلئے مین یہان حاضر ہوا"

مینے کہا۔ "ہان کیا تمہین کچھ کہنا ہے"

چمپی۔ "اگر حکم ہو تو۔ کیونکہ اسی واسطے مین حاضر ہوا ہون"

مینے کہا۔ "بہت اچھا بیٹھ جاؤ۔ ہم تم باتین کرین گے"

چمپی نے بیٹھنے سے انکار کیا۔ مگر جب مین نے بہت اصرار کیا اوسوقت وہ ایک کرسی کے کونے پر ادبانہ بیٹھ گیا۔ اور اپنی ٹوپی ہاتھ مین لیکے میرے سوالات کا انتظار کرنے لگا۔

مین نے اوس سے کہا۔ "کہو کیا سنیدہ تازی خبر کہنا چاہتے ہو"

چمپی۔ "جی کچھ نہین۔ فقط اسقدر خیال ہے کہ شاید اس کا جاننا آپکو کارآمد ہوگا"

مینے کہا۔ "کہو تو"

چمپی۔ "آپ جانتے ہین کہ اوس کنوین والے مکان کی دربان عورت میری ہم وطن ہے"

مینے کہا۔ "یہ مین جانتا ہون۔ اور مجھے یہ بھی یاد ہے کہ تم اوس سے ملنے کے لئے جانے والے تھے"

چمپی۔ "مین کئی بار اوس سے مل چکا ہون۔ پہلے تو کسیطرح اوس نے بے تکلفی نہ ہوئی اور بجز اپنے جانوروں کے ذکر کے اور کوئی بات بھی اسکی زبان سے نہ نکلی۔ اور جب مینے اوس سے چند باتین پوچھین تو وہ یہی بکتی رہی۔ وٹی وٹی۔ بالکل کانی"

مینے کہا۔ "یہ وہی اسکی گم شدہ بلی ہے"

چمپی۔ "لیکن آخرکار کسیقدر تو مین اوسے راہ پر لایا ہون اور اوسکی زبان سے کچھ ایسے الفاظ نکلے جو اچھی طرح سمجھ مین نہین آئے اور اگرچہ کہ وہ کسیکا ذرا بھی اعتبار نہین کرتی تاہم مجھے اوس کوشش مین تو کامیابی حاصل ہوئی ہے کہ وہ مجھکو اپنا دوست سمجھے۔ وہ مقام کاٹو ویلن سے آئی ہے جو مقام کومنٹ کے متصل ہے۔ وہان اسکی دو بھتیجیان ہین جو میرے لوگون سے واقف ہین۔ آج صبحکو اپنے مجھے اپنے قیام گاہ مین اپنے ساتھ حاضری کہلائی تھی۔ اس وقت مجھ معلوم ہوا کہ جب وہ کہنے پر ہوتی ہے تو خوب کہتی ہے"

مینے پوچھا۔ "کیا تم نے اس مقدمے کا بھی اوس سے تذکرہ کیا تھا؟"

چمپی۔ "سوا اسکی بلی وٹی وٹی کے اور کسی بات کا ذکر نہین آیا۔ یہ بلی آج صبح کو مل گئی"

مین نے پوچھا۔ "کیا معلوم ہوتا ہے کہ وہ کوئی کارآمد بات جانتی ہے"

چمپی۔ "کنوین کا تو کوئی حال نہین جانتی۔ مگر ہر قسم کی باتین بنایا

کرتی ہے اور اونہین اوس عجیب وغریب طرز سے بیان کرتی ہے کہ اگر آپ اوس سے ملین تو شاید مناسب ہوگا"۔

مینے کہا۔ "میرا بھی یہی ارادہ تھا۔ اور مین ایک مناسب موقع کا منتظر تہا"

چمپی۔ "میرے نزدیک یہ اچھا موقع ہے وہ اس وقت کسی قدر خفا ش و بشاش ہے۔

مین نے کہا۔ "ابھی تو آٹھہ ہی بجے ہین۔ اسلئے مین جاکر اوس سے ملتا ہون"

چمپی۔ "جناب! آپ جو چاہئے وہ پوچھئے۔ مگر ڈوری ڈہیلی چھوڑ دیجئے۔ اور اوسے جو کچھہ وہ چاہے اوس ہی کی خاص طرز مین بیان کرنے دیجئے۔ اور مانسوا اسکے اوس سے کسقدر خوشامد آمیز باتین ہی کیجئے اور اوس کے پیاری جانورون کی پیٹھہ بھی ٹھوکئے نہین تو..."

مین نے کہا۔ "چمپی! تم خاطر جمع رکھو۔ مین تمہاری نصیحت کے موافق عمل کرون گا"

پندرہ منٹ بعد مین میڈی موسلی ذورو کے کمرے مین جا داخل ہوا اوس وقت وہ اکیلی تہی اور رات کا کہانا کہا رہی تہی اسلئے مین ایک بہت مناسب وقت پر پہونچا۔ ایک بہت بڑی سفید بلی کرسی پر پڑی ہوئی تہی۔ اور کہانے کی تیاریان دیکھہ دیکھہ کر ایک ننہا سا چھوٹے چھوٹے بھورے بالون والا کتا سنگی نرش پر ادہر ادہر لوٹتا پہرتا تہا۔ مین نے اپنا نام بتایا۔ میڈی موسلی ذورو نے مجھے ایک پرانی بیدی کرسی دیکر کہا۔ "مجھے خیال تہا کہ آپ میرے پاس آئین گے۔ آپ کے آدمی چمپی نے جو ایک اچھا چوکرا ہے آج صبح کو مجھہ سے کہا تہا۔ "آپ اب اتنا نہین چلتین جتنا کہ پہلے چلا کرتی تہین۔ مگر افسر صاحب نوجوان ہین وہ خود آئین گے"

مینے کہا۔ "مجھے معلوم ہے کہ بیلی کی بہ نسبت آپ اب اکثر اچھی

نہین رہتین ۔ اسواسطے مینے آپ کو تکلیف سے بچانے کے لئے اوس گفتگو کو ملتوی رکھا تھا جسکا ہمین باہم بیٹھکر کرنا ضرور ہے"۔

یہ کہکر مین اوسکی کالی بلی کی پیٹھ پہ ہاتھہ پھیرنے لگا ۔ اور اوسنے بہت بڑی خوشامد کی پُر پُر آواز سے میرا شکریہ ادا کیا ۔ اس پیار مین شریک ہونے کی خواہش سے کتا بھی میری ٹانگون مین اگر کودنے لگا ۔ اور جب مین نے اوسکی طرف اپنا ہاتھہ بڑہایا تو وہ اوسے چاٹنے لگا ۔ بہت ہی جلد مین اوسکے بال بچون کا دوست ہوگیا ۔ مجھے اپنے پیارے بلی کتون پر مہربان پاکر وہ ایک بہت بڑی تہذیب کی ادا سے مسکرائی اور کہانا کھانے لگی ۔

مینے پوچھا ۔ "کیا یہان آپ کو لوگ مادر میچل (ام الحریرہ) کے نام سے جانتے ہین"

زورو ۔ ذرا بلند آواز سے فرمائیے مین کسیقدر اونچا سنتی ہون خاصکر کھانے کے وقت"۔

مین نے بلند آواز سے پھر اپنا سوال دوہرایا ۔

زورو ۔ "ہان ۔ جانورون کی وجہ سے یہی میرا نام پڑگیا ہے"

مینے پوچھا ۔ "آپ کے پاس کتنے جانور ہین ؟"

زورو ۔ "دو بلیان ایک کتا ۔ اور میری مینا ۔ اُس چھوٹے سے تیدی کو تو دیکھئے وہ وہان اوس پنجرے مین بند ہے جو چیسٹ ڈراور (کپڑون کا الماری نما صندوق) پر رکھا ہوا ہے ۔ پہلے لاجڑ کا بیٹا اوس غریب پرندے کو بہت ستایا کرتا تہا ۔ وہ زنجیرون مین جکڑا ہوا ہے"۔

مینے پوچھا "کیا وہ بچہ ؟"

نوٹ ۔ لاجڑا ۔ اوس شخص کو کہتے ہین جو لوگون کو مکان مین ٹھیرانے کا پیشہ کرتا ہے ۔

زورو۔ "نہین وہ پرندا۔ جب وہ پانی پینا چاہتا ہے تو اوسے اپنی چونچ اور پنجے سے وہ چھوٹی پانی کی گلیا کھینچنی پڑتی ہے۔ اور جب کھانا چاہتا ہے تو وہ اوس چھوٹی سی کاغذی پیالی کو اپنے پاس منگا لیتا ہے۔ مگر آپ کو یہ دیکھنا چاہیئے کہ وہ کیسا ہوشیار ہے۔ کیا آپ جانتے ہین کہ اوس پرندے کو جذب بولانے کے لئے اوس خبیث چھوکرے نے اوس کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا۔"

مینے پوچھا۔ "اوسنے اوسکے ساتھ کیا کیا"

زورو۔ "بڑا ہی غضب کیا۔ ایک لال دہکتے ہوے لوہے سے اوسکی آنکھین جلا ڈالین۔ دو سال سے یہ پرندا میرے پاس ہے۔ وہ خوش و خرم ہے۔ وہ گاتا ہے۔ وہ چڑیون کیطرح چہچہا کرتا رہتا ہے۔ جب مین اوس سے باتین کرتی ہون تو وہ مجھکو پہچانتا ہے۔ مگر وہ مجھے دیکھ نہین سکتا۔ افسوس غریب پیارے جانور!"

مین نے کہا۔ "تمھین جانورون کا بہت شوق ہے۔ کیا ایسا نہین"

زورو۔ "ہان مین اون سے ایسی ہی محبت رکھتی ہون جیسی کہ خدا کو ان کے ساتھ ہے۔"

مین نے کہا۔ "تمھارے ہم وطن جپسی نے مجھ سے کہا تھا کہ تمھاری گمشدہ بلی مل گئی ہے۔"

زورو۔ "بالکل سچ ہے۔ وہ وٹی وٹی تھی۔ وہ یہی بلی تھی جو ابھی پُر پُر کر رہی تھی۔ وہ میری بینیجن ہے۔ سنئے یہ بلی نہین معلوم کسطرح اوس خوفناک تخم فروش کے قابو مین پھنس گئی تھی جو سرک ڈیس اسیسو پر رہتا ہے۔ جسنے اسے چرہان پکڑنے کے لئے بند کیا تھا۔ مگر وٹی وٹی نے ایسی غلیظ چیزین نہین چھوئین۔ اوس کا یہ کام نہین۔ اسواسطے جب اوسنے مجھے آج صبحکو اوس آدمی کی دوکان مین آتے ہوئے دیکھا تو وہ نہایت ہی زور زور سے میون میون کرنے لگی۔ بجز دودھ کے

وہ کچھ نہیں پیتی اور سوا ہلکی غذا کے اور کوئی چیز نہیں کھاتی"۔

میڈی موسلی ذورو کہانا کہانے مین اپنی بلی کی تکلیفین بیان کرتی جاتی تھی۔ اور گوشت اور الفاظ دونون ایک ہی ساتھ چباتی تھی۔ اس سے نہ تو کہانا کہانے مین جلدی ہوتی تھی۔ اور نہ باتون مین۔ اوس مقدمہ کا ذکر چھیڑنے کے لیئے۔ جسکے لیئے مین یہان آیا تھا مین اوسکے کہانا کہا چکنے اور روٹی دوٹی بلی کا قصہ تمام کرنے کا منتظر رہا۔ جب یہ دونون باتین ختم ہو چکین اوسوقت مین نے اوس سے پوچھا:۔ "اُن دونون ٹانگون کی نسبت تمہاری کیا رائے ہے جو تمہارے کنوین سے برآمد ہوئی ہین؟"

ذورو۔ "مجھے تو انکا سر پاؤن کچھ ہی نہین معلوم ہو سکتا۔ مگر اس واقع نے تو اس مکان کو بالکل بدنام کر دیا۔ اسکی وجہ سے لوگ تو مجھے مرنے کے وقت سے پہلے ہی مارے ڈالتے ہین۔ اس مکان کے رہنے والے تو بجز اس واقعہ کے اور کسی چیز کا ذکر ہی نہین کرتے۔ اور ہر شخص اس ہی کی نسبت کوئی نہ کوئی امر معلوم کرنا چاہتا ہے۔ مین کیا کہہ سکتی ہون کہ کیون بدمعاشون نے اون ٹانگون کو میرے ہی کنوین مین لاکر پھینکا۔ اور اس پاس کی کسی دوسری جگہ مین نہ ڈالا۔ اور کیا اچھا کنوان۔ کیا نفیس پانی! شہر اوپون کے پینے کا پانی! پچاس برس سے مین یہی پانی پیتی ہون اور اگر اس چھچھلی بدمزگی رہوکری کے ساتھ فضول جھگڑا اور قضیہ نہ ہوتا تو مین اس وقت ایسی تندرست اور موٹی تازی ہوتی جیسے کہ سینٹ سلپیس کے بچ۔

مین نے کہا۔ "تو کیا کوئی خراب اشخاص بھی یہان رہتے ہین؟ مجھے تو اسبات کے سننے سے حیرت ہے۔ کیون کہ اس مکان کے رہنے والون کے جو مفصل حالات مجھے معلوم ہوے ہین وہ بہت

ہین ۔"

نورو ۔ "ہان موجودہ اشخاص کے حالات تو اچھے ہین ۔ مگر تھوڑے عرصہ پہلے بالاخانہ پر ایک چھوٹے سے کمرے مین ایک فاحشہ چھوکری رہتی تھی اہ! پناہ بخدا! آج کل کتنے نوجوان اشخاص بھگڑے ہین وہ تو نہایت ہی سبک پرون کیطرح اوڑتے پھرتے ہین ۔ اور اگر بے شرمی اور خود پسندی کو پوچھو تو وہ تمہارے ساتھ ایسا برتاؤ کرتے ہین کہ گویا کہ وہ تمہارے برابر والے ہین ۔"

مین نے پوچھا ۔" اور وہ نالایق چھوکری کیا ہوئی ۔"

نورو ۔ "میری زندگی کے باقی دن آرام و راحت سے گذرنا بدے تھے ۔ اور میری خوش قسمتی تھی کہ وہ گذشتہ سہ ماہی کے آخری دن اس مکان سے اوٹھ گئی ۔"

مینے پوچھا ۔" اسکا نام کیا ہے ۔"

نورو ۔ " میتھلڈا"

مینے کہا ۔ " میتھلڈا تو اوس کا عیسائی[1] نام ہے ۔ مگر اوس کا خاندانی نام کیا ہے ۔"

نورو ۔ "وہ اپنا نام میڈی موسلی ڈارڈ بتایا کرتی تھی ۔ مگر شاید یہ بھی اوسکا اصلی نام نہ تھا ۔ مین نہین خیال کرتی کہ اوسکا کوئی خاص نام بھی تھا ۔"

مینے پوچھا ۔" اوسکا پیشہ کیا تھا"

نورو ۔ "گلی کوچے ۔ وہ ہمیشہ یا تو ادہر ادہر پھرا کرتی تھی یا کھاتی پیتی تھی یا پڑکر سو رہتی تھی ۔"

مینے پوچھا ۔ کیا کوئی اور قسم کا پیشہ بھی وہ نہ کرتی تھی جس سے تم

---

[1] عیسائی نام (کرسچین نیم) وہ نام ہوتا ہے جو بپتسما کے وقت رکھا جاتا ہے اور یہ نام بچے کے خاندانی نام سے علیحدہ ہوتا ہے ۔

واقف ہو۔"
زوروو۔ "مجھے کسیقدر خیال پڑتا ہے کہ کبھی کبھی وہ ایک لپیٹ قدوزری کے واسطے شادی کے شلوکے (ویسٹ کوٹ) سیا کرتی تھی۔"
درزی کے لفظ نے میرے کان کھڑے کئے میڈی موسلی زوروو کی طول وطویل تقریر سے اب مجھے مزا ملنے لگا۔ مینے پوچھا۔ "کیا اب وہ کام نہین کرتی۔ ہم"
زوروو۔ "چار مہینے ہوئے کہ اسنے مجھے یہ کہا تھا کہ شیطان شادی کے کپڑے لیتے ہین۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے مین لوگ شادی نہین کرتے۔ اب مین کہانے پینے جاتی ہون۔ اور وہ دفعتاً ایک ہفتہ بھر تک غائب رہی۔ نہین معلوم کہان رفوچکر ہوگئی تھی یا شاید مرگئی تھی۔ مین اپنے جی مین کھہ ہی رہی تھی کہ یہ کیا اچھا بھگوڑا پن ہے۔ کہ اتنے مین ایک روز شام کو سوہانے وقت وہ ذات شریف عجب طرحکے زرق برق کپڑے پہنے ہوے تشریف لائین۔ اگر سمور کی نسبت پوچھو۔ تو سر سے پاؤن تک اوسکے بدن پر بجز سمور کے اور کوئی چیز نہ تھی۔ اور اوسکی گردن کے اطراف بھی ایک لمبا دھالیدار ہوا تھا۔ وہ مجھسے کیا کہتی ہے۔ یہ۔ یہ تو ولایتی بڑے بڑے بارون والا شیولا ہے۔ اور میرا اوستانی۔ کیا یہ خوبصورت نہین۔ کیا اصلی چنچلا[1] نہین۔ کیون۔ کیا وہ سوجر بزبی (ریچھ کی کہال کی ٹوپی) کے برابر نہین۔"
مینے پوچھا "گذشتہ سہاہی کے آخری دن سے پیشتر تم نے کبھی اوسکو کہین دیکھا ہے۔"

---

[1] چنچلا۔ یہ ایک چھوٹا سا کترنے والا جانور ہے۔ اور بڑی گلہری کی برابر ہوتا ہے اوسکی سمور نہایت مشہور اعلے درجہ کی ہوتی ہے۔ اور وہ بہت ہی نرم اور بھوری رنگ کی ہوتی ہے۔ یہ جانور بمقام پیرو اور چلی جو امریکہ مین ہین پیدا ہوتا ہے۔

زورو "نہیں۔ مگر مینے سنا ہے کہ وہ تو ایک معمولی کسبی ہے"
مین نے پوچھا۔ "کیا اسنے ازخود مکان چھوڑا تھا۔
زورو۔ آہ! جناب نہیں! وہ تو ساری عمر یہین پڑی رہتی۔ مگر میری خوش قسمتی تھی کہ میسرلمین۔ اس ہوٹل کے مہتمم نے جن کی کہانکی دوکان دروازہ پاس ہے۔ اوسکو نوٹس (اطلاع) دی۔ واقعی میسرلمین ایک لایق آدمی ہین۔ وہ تو بالکل ولی ولی (بلی) ہی کی طرح ہین۔ بالاخانہ پر ادہر اودہر پھرنے کی انہین ذرا بھی پروا نہین۔ مگر جب وہ چنچل چھوکری کٹیا کی بلی چلی تو اسنے بے نقط گالیان مجھے سنائین۔ اور حتے الامکان میرے سانے مین اسنے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا۔ خدا پھر اس شیطانی کی صورت نہ دکھلاے۔ مینے بھی اوسے فاحشہ۔ بدکار۔ آلہ عیش و عشرت کہا۔ اور علاوہ اسکے اور بہت سی دوسری گالیان دین۔ اور جب اوسنے یہ سخت کلمات سنے تو اوسنے مجھے پیٹنا چاہا۔ اگر وہ روک نہ لی جاتی تو وہ مجھے کنوین مین دھکیل ہی دیتی۔ اسنے میرے منہ پر گھونسا مارکر کہا۔ "کیا تو اپنے ٹوٹے ہوے چکاڈ کے لیے منہ کو بند نہ کرے گی؟ ہان ہان میرے چنگلیس ہیں آسنا ہین۔ مگر تو۔ تو تو ایسی سخت بدصورت ہے کہ تجھے تو ایک بڈھی لاسترک بھی تو میسر نہین۔ جو دروازہ کھولنے مین تیری امداد کرے۔ تیرے ساتھ تو اوس بوڑھے رچیٹن تک نے بھی شادی نہین کی جسے تو اپنا خصم بنانا چاہتی تھی۔ تو جانتی ہے کہ اس سے کس کیطرف اشارہ ہے۔ وہی نارچیٹن چمار جو محلہ روگیا ڈڈی کی ایک ٹوٹی جھونپڑی مین رہا کرتا ہے۔ مین تجھے نئی سال (نیو ایر) کی عید مین اسکے واسطے ایک ویسٹ کوٹ (شلوکا) نذر دون گی۔ جسپر کارچوبی کام کے تار بجی ہوئے پڑے ہین۔ اسکو میری پردادی نے اپنے بیاہ کے دن پہنا تھا۔ اری بڈھی دربانی اس سے تجھے اپنی ڈھلی ہوئی

نوجوانی یاد رہے گی۔ آہ بدکار چھوکری۔! جب مجھے یہ باتیں یاد آتی ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ گویا میرا کلیجہ منہ کو آیا جاتا ہے۔"

جس وقت ماورسیجل مجھ سے یہ باتیں بیان کر رہی تھی تو اوس وقت اسکی بالکل خراب حالت تھی۔ میں نے یہ مناسب سمجھا کہ اوس سے اور چند سوالات پوچھے جائیں۔ اور اس تدبیر سے ان تکالیف کا ذکر دور کر دیا جائے۔

میں نے پوچھا۔ "کیا اس لڑنے والی چھوکری پاس بہت سے لوگ آیا جایا کرتے تھے؟"

زورو۔ بہت۔ صبح سے رات تک۔ اور رات سے صبح تک۔ مردوں کا تانتا لگا رہتا تھا۔ خاصکر بولاہو کے بال (ناچ) کے بعد۔ کوئی لحظہ ایسا نہ تھا جس میں اسکے پاس کوئی آتا جاتا نہ ہو۔ لوگ یہی پوچھتے رہتے تھے "میڈی موسلی ڈارڈ! میڈی موسلی ڈارڈ!"۔ آخر کار مجھ سے ضبط نہ ہو سکا اور میں نے ان سب سے یہی کہا۔ "شیطان کے حوالے!" میرا تو کلیجا لوٹا جاتا تھا۔ اور میں تو سٹرن ہوئی جاتی تھی۔ ان لگاتار زور زور سے پکارنے کی آوازوں سے نہ تو میری پلک جھپکتی تھی اور نہ مجھ سے کھانا کھایا جاتا تھا۔ ہر دم یہی آوازیں بلند ہوتیں "پنج منزلہ مکان۔ راستہ کے چھور پر۔ نام دروازہ پر ہے۔"

میں نے پوچھا۔ "کیا اس چھوکری ڈارڈ کا کوئی خاص آشنا تھا، کیا کسی ایک کو وہ دوسروں پر ترجیح دیتی تھی؟"

زورو۔ "خدا جانے میں نیکی وی سب ہی اوسکے گھر کے آشنا تھے ایک کتیا کے پیچھے بہت سے کتے تھے۔ مگر جو آدمی بہ نسبت دوسروں کے زیادہ آیا جایا کرتا تھا وہ اس کمپنی کی دوکان کا چوکیدار تھا جو اس مکان کے قریب ہے۔ یہ اسکے لئے ہر روز صبح کو تھوڑا بہت منجن لایا کرتا تھا۔"

مینے پوچھا۔ "کیا جاتے وقت اوسنے تمہین اپنے نئے مکان کا پتا بتایا تھا؟"

زوزو۔ "مین خیال کرتی ہون کہ خود وہی اوس سے ناواقف تھی اسنے اپنا فرنیچر (ایک پلنگ۔ ایک چٹ ڈرار اور دو کرسیان) ایک پرانے سامان فروش کے ہاتھ بیچڈالا تھا۔ جو روڈی لا اگونڈی مین رہتا ہے۔ اور اوسنے اس سے یہ کہا تھا کہ مین شاہ کے ساتھ میون میون کرنے کو ایران جاتی ہون۔"

مینے پوچھا۔ "کس دن وہ تمہارے مکان سے رخصت ہوئی تھی؟"

زوزو۔ "۷ جنوری کو بڑی فجر"

مینے پوچھا۔ "جب وہ ٹانگین کنوین سے برآمد ہوئی تہین اتفاقیہ تمنے میرلمین سے کہا تھا۔ "مجھے گمان ہے کہ اس چوکری نے میری بلی کنوین مین ڈال دی ہے۔" کیا کوئی خاص وجہ تھی جس سے تمہین ایسے فعل بد کا شبہ اسپر ہوا۔"

زوزو۔ "ہان مجھے ہمیشہ یہی خیال تھا۔ کیونکہ وہ بلی بلی کو ٹھوکا کرتی تھی اور بلیکی کو کبھی چھوتی تک بھی نہ تھی۔ ایک دن اوسنے اس بلی کی دم کے بہت سے بال اس بہانے سے اوکھاڑ لئے کہ وہ انہین اپنے چھوٹے بھتیجے کو دے گی۔ اور جب وہ فوج مین بھرتی ہونے کے لئے نمبر نکالنے جائے گا تو اسوقت انہین جیب مین ڈال لے گا تاکہ کوئی اچھا نمبر اوسکے لئے نکلے۔ ایک نجومی نے اس چوکری کو یہ رائے دی تھی۔ مین نے اوسے پولیس کی دھمکی دی۔ مگر وہ ہنسکر کہنے لگی "جی ہان۔ پولیس تو ضرور ہی مادر میل کی بلی کے لئے تکلیف اوٹھائے گی۔ یہ توہم اور جوکری نمائشون کے واسطے بہت ہی خاصی ہے۔ اسنے میری بلی کا نام "گڈ ہوپ" (قوی امید) رکھا تھا

اور وہ یہ دھمکایا کرتی تھی ۔ "اگر میرے بھتیجے کو جس سے میری شادی ہونے والی ہے کوئی خراب نمبر ملا ۔ تو میں وٹی وٹی کو لے جاکر کسی ہوٹل والے کے ہاتھ بیچ ڈالوں گی"۔

مینے کہا ۔ "مجھے تو وہ چھوکری دل لگی باز معلوم ہوتی ہے ۔ مگر بدطینت نہیں معلوم ہوتی ۔ واقعی اوسکو تمہارے ساتھ تہذیب سے پیش آنا لازم تھا ۔ اور تمہارے پیارے جانوروں کو اس قدر تنگ کرنا نہ چاہئے تھا ۔ مگر اسپر بھی تمہیں یہ باور کرنے کی کوئی وجہ نہ تھی کہ اوسنے تمہاری بلی غرق کی تھی"۔

زوزرو ۔ "ذرا ٹھیرئے ۔ ابھی میں نے آپ سے پورا حال بیان نہیں کیا ۔ تین مہینے ہوئے اوسنے شخص کو مجھ سے برا کنیت کرنے کی کوشش کی تھی تاکہ میں اس مکان سے نکالدی جاتی یہ سب کارروائی ایک آدمی کی وجہ سے تھی وہ شام کو اوسکے پاس آیا کرتا تھا ۔ اور اوسنے پولیس کے صدر افسر کو میری نسبت اس مضمون کا ایک خط لکھا تھا کہ میری اور میرے پیارے جانوروں کی وجہ سے یہ مکان ایک معمولی سور باڑہ ہوگیا ہے اور میں ہر شخص کو زہر دے رہی ہوں ۔ اس بدمعاش آدمی کو اسباعث سے میرے ساتھ عداوت تھی کہ مینے سیڑھیوں پر پانی گرانے کی شکایت اوسکی نسبت کی تھی"۔

مینے پوچھا ۔ "تو کیا وہ بھتنی تھا"۔

زوزرو ۔ "نہیں ۔ وہ صفدی تھا وہی اس چھوکری کیلئے کام لایا کرتا تھا ۔ اور یہ عورت اوس سے اپنے مینے کا پانی اوپر منگایا کرتی تھی ۔ آہ ! یہ آدمی ہر سیڑھی پر کچھ چھڑکدیا کرتا تھا ۔"

مینے پوچھا ۔ "کیا اس آدمی کا کوئی اور حال بھی تم جانتی ہو"۔

زورو "نہین"

سینے پوچھا - "اس چوکری ڈارڈ نامی کا حلیہ کیا تھا؟"

زورو - "بہت قدبہت خوبصورت نہین - سڑک پر مارے مارے پھرنے والے عزیب عزبا کا ایسا چہرہ - بندر کی ناک - کینکڑے کی آنکھین بڑے بڑے چوڑے کان - اور دبی ہوئی ٹھڈی -"

سینے پوچھا - "اوسکی عمر کیا تھی -"

زورو - "بیس یا پچیس کے اندر -"

سینے پوچھا - "زورو کیا تم اوسکے مولد سے آگاہ ہو -؟"

زورو - "پیرس - یا اوسکے اطراف وجوانب -"

سینے پوچھا - "کیا تم نے لاجرون* کی کتاب (رجسٹر) مین اوس کا نام درج کیا تھا؟"

زورو - "ہان - گڈارڈ کے نام سے نہین -"

میڈی موسلی زورو نے اپنے صندوق مین سے ایک اسکول کاپی بک (ساوی کتاب جسکو طلبا استعمال کرتے ہین) نکالی اور اوسے کھولکر اور ایک تحریر کیطرف اشارہ کرکے کہنے لگی - "دیکھئے یہ اسکا نام ہے"

سینے حسب ذیل عبارت پڑہی -:

"گوئی (نتھلڈا) ویسٹ کوٹ میکر (شلوکے سینے والی) ۸ جولائی ۱۸۶۸ء کو آئی - اور ۷ جنوری ۱۸۶۹ء کو گئی - کرایہ اکیسو پچاس فرانک -"

اس محافظہ سے ملاقات کرنے کے بعد سینے کیمسٹ کی دوکان پر گیا جو بہت ہی نزدیک تھی - اوس کی شاپ اسوقت تک کھلی ہوئی تھی - اسوقت اوسکا نوجوان مددگار جسکا سن تقریباً

---

* لاجر - اوس شخص کو کہتے ہین جو ایک قسم کی ہوٹل مین ٹھہرائے جاتے ہین -

۱۹ - سال تھا اکیلا بیٹھا ہوا تھا - اسنے بآسانی یہ ظاہر کیا - "مجھکو تیھلڈا اڈارڈ سے گہری ملاقات تھی - اور جب سے وہ سٹرک پر نسی چھوڑ گئی ہے تب سے فقط ایک ہی دفعہ مین نے اوسکو بولیور کے ناچ گھر مین دیکھا ہے - اسموقع پر اُس نے مجھہ سے کہا تھا کہ مین سنیوزک ہالون (موسیقی خانون) مین گانے کے لئے مقرر ہوئی ہون - علے الخصوص بگلنٹ کے موسیقی خانہ واقع سٹرک سینرٹ اور جنیی کے موسیقی خانہ واقع سٹرک بولورٹ مین" - مین ایک درزی سے بھی واقف ہون - اوسکا عیسائی نام پیری ہے اور وہ سٹرک میزراین مین رہتا ہے - کبھی کبھی کھڑے کرتے کے لئے - وہ تیھلڈا کے پاس ویسٹ کوٹ لایا کرتا تھا - وہ ایک پستہ قد دھوری بدن کا آدمی ہے - وہ ہمیشہ لمبی ٹوپی پہنا کرتا ہے" - مین اس کمسٹ کی شاپ سے رخصت ہوا اور اس وقت مجھے کسیقدر اُمید نے اپنی جھلک دکھائی -

مین نے سوچا - وہ شاید تیھلڈا اڈارڈ چھوکری اور پیری درزی اس سرخفی کی کنجی ہین - مجھے اونسے ضرور ہی ملنا چاہیئے - پہلے تو اس عورت سے اور بعد ازان اوس مرد سے - کیون - چھوکری - اور درزی مین باہم تعلق معلوم ہوتا ہے"

اب میرے سلسلۂ دریافت کی ایک خاص صورت پیدا ہوتی جاتی ہے -

فصل (۸)

مسٹر ڈی موسلی گوپی۔ نشان + ب + کا پتہ لگنا

دوسرے دن صبح کو میرے سکرٹری نے مجھے دفتر مین داخل ہوتے ہوئے دیکھکر مجھ سے پوچھا "کیا آپ نے کوئی نئی بات سُنی ہے؟" مینے پوچھا "مسٹر نیردی! آپ کو کیسے معلوم ہوا؟"

سکرٹری "یہ مین آپ کے چہرے سے بتا سکتا ہون۔ آج تو آپ پہلے کی نسبت کم متردد معلوم ہوتے ہین۔ کیا مادمسیل کی ملاقات سے اس سرّ خفی کے انکشاف کے لئے کوئی مفید بات معلوم ہوئی ہے؟"

مین نے کہا۔ "شاید۔ اب تم اپنی ٹوپی لو۔ اور یہ رپورٹ چیف پرالوٹ سیکرٹری (صدر معتمد خانگی) پاس لے جاؤ۔ یہ اوس واقعہ کی کیفیت ہے جو اوڈین تھیٹر مین سکاری سیٹ کے متعلق ہوا تھا پھر تم سیر میٹی ٹیل پہلی ڈویژن کے صدر افسر پاس جانا اور اونہین یہ خط دینا۔ مین اون کے پاس چند سرسری رپورٹین روانہ کرتا ہون جو خفیہ اور عام اخلاقی پولیس کے سررشتون اور نیز اون صیغون سے متعلق ہین جنکے تفویض لاجنگ ہاؤسون۔ اسپتالون۔ اور جیل خانون کی نگرانی اور سارٹی فیکٹون۔ لیسنسون۔ اور راہ داری کے پروانون کا انتظام ہے۔ یہ مختصر کیفیتین ایک چھوکری کے بارے مین ہین جس کا نام متہلڈا گوپی ہے۔ اور وہ ڈارڈ کے نام سے مشہور ہے۔ اوسکی عمر ۲۰ سے ۲۵ برس تک ہے۔ اوس کا مولد شہر بلوس یا اوس کے گرد و نواح کا کوئی مقام ہے۔ پہلے وہ شلوکے بیچنے کا پیشہ کرتی تھی اور اب موسیقی خانون مین گاتی پھرتی ہے۔ بہرحال اس چھوکری کا ڈھونڈ نکالنا مجھپر فرض ہے۔ تم ان عہدہ دارون سے یہ بھی کہدینا

کہ ان امور کی دریافت میں بہت جلدی کی جائے۔ اور آٹھوین جنوری گذشتہ سے زیادہ عرصے کی واقعات تحقیق کرنے کی ضرورت نہیں۔ جب سراؤن اور مسافروں کے روزنامچے دیکھیں تو اوسوقت تم بھی وہاں موجود رہنے کی کوشش کرنا چونکہ اس صیغہ میں بہت ہی تھوڑے محرر ہیں اور کام زیادہ ہے اسلئے بعض اوقات وہ صرف اوہورے پن سے مقدمات دریافت کرتے ہیں۔"

میرا سکریٹری فوراً روانہ ہوا۔ اور ساڑھے گیارہ بجے واپس آیا۔ جو تفصیلی حالات رجسٹر دن میں درج ملے وہ حسب ذیل تحریر ہیں۔

"نام۔ تہلڈا گوپی
" عمر۔ بست سالہ
" مولد۔ مقام بیلی ولی واقع حلقہ سین
" تاریخ پیدائش۔ ۲۔ اگست ۱۸۴۸ء
" پیشہ۔ ویسٹ کوٹ میکر (کوٹ سینے والی)
" تاریخ سارٹیفکٹ۔ ۱۲۔ دسمبر ۱۸۶۷ء سید نوری درزی ساکنہ سٹرک واجرارڈ کی شناخت پر جسکے کارخانہ میں اوسنے کام سیکھا تھا یہ صداقتنامہ اوسے دیا گیا۔"

جس رفتر سے لاجنگ ہاوسون (سراؤن) کی نگرانی متعلق تھی اوس سے حسب ذیل حالات ملے۔

"کل بروز سہ شنبہ بتاریخ دوسری فروری رباب پر گانے والی عورت تہلڈا اوارڈ نامے سٹرک رلسینی کے ہوٹل میں آئی۔"

میرے سکریٹری نے کہا۔ "وہ اب تک وہاں موجود ہے۔ کیونکہ اپنی کے وقت میں نے سراؤن کے سرکاری روزنامچہ نویس سے دریافت کیا تھا۔"

مینے کہا۔ "تو تم اس چھوکری کو اُن مین سے ایک انسپکٹر کے ذریعے سے یہان طلب کرو۔ جو اس مقدمہ کی دریافت کے لئے ہمین دئے گئے ہین۔ اور جب تک وہ یہان آئے ہمین بنک کے جعلی نوٹون کے مقدمے سے فارغ ہو جانا چاہیئے۔ تاکہ ہم کو اس چھوکری گوپی کے حالات اور تعلقات جانچنے کی فرصت ملے۔

دو بجے ایک انسپکٹر اوس چھوکری کو لیکر حاضر ہوا۔ مینے اوسکو جینے فرانس کے قہوہ خانہ واقع محلہ بول وارڈ سینٹ جرمن مین چند طلبا کے ساتھ چوسر کھیلتے ہوئے ڈھونڈ نکالا تھا۔ جب میڈی موسلی گوپی میرے خاص کمرے مین داخل ہوئی تو اوسنے مجھے ایک رقاصہ کی طرح لچکنے نزاکت اور معمولی ادا کے ساتھ سلام کیا۔ مینے اوسکو جانچا۔ ماورسچل کا بیان کسیقدر مبالغہ آمیز تھا۔ خاص خاص باتین تو صحیح تھین۔ چھوٹے چھوٹے کالے کالے پیدائشی گھنگرو والے بال اوسکی اونچی پیشانی پر بکھرے ہوئے تھے۔ بھوری بھوری گھنی کمان کی ایسی بہت ہی زیادہ خمیدہ بھوین۔ بڑی بڑی گول بھوری چمکدار آنکھین۔ کسیقدر اوٹھی ہوئی ناک۔ نہ بہت چوڑا اور نہ بہت تنگ دہانہ۔ پتلا ہونٹ کیقدر بڑی مگر بہت ہی سپید اور اکیسان دانت چھوٹی گول ٹھوڑی۔ پیچھے جھکے ہوئے اسقدر بڑی کان جنسے بلاخجالت ہر بات سنائی دے۔ اور کسیقدر کھلا ہوا رنگ تھا۔ اگرچہ کہ اس کا ہر ہر عضو علیحدہ علیحدہ کچھ خوبصورت اور سڈول نہ تھا۔ مگر بحیثیت مجموعی اوسکی چھب اچھی تھی۔ اور قیافہ سے وہ ایک ذہین چھوکری معلوم ہوتی تھی۔ وہ بلند آواز سے باتین کرتی تھی۔ اور اوسکا طرز کسیقدر مردانہ تھا۔ گو بیہودہ اور ناگوار نہ معلوم ہوتا تھا۔ وہ خندہ پیشانی تھی۔ اور اسکے ہونٹون پر ایک قسم کا نیک نیتی آمیز تبسم عادتاً تھا۔ اُسکے طبعی بے ساختہ حرکات و سکنات سے جن مین کسیقدر تکلف اور بناوٹ نہ تھی ایک ایسا مزاج ظاہر ہوتا تھا جو ہر ایک بدگمان اور متلوّن آدمی کی تسلی کے لئے موزون تھا۔ سر سے پاؤن تک اوسکا معشوقانہ انداز تھا۔

بلا انتظار میرے سوالات کے میڈی موسلی گویی نے
خود ہی مجھ سے پوچھا۔ "مسٹر کمشنر! کیا آپ نے مجھکو طلب فرمایا ہے؟"
مین نے سر کے اشارے سے اقرار کیا۔ اور اوسنے اپنی تقریر کا سلسلہ یوں
جاری کیا۔ "کچھ شک نہین۔ آپ نے مجھے لعنت ملامت کرنے کے لئے بلایا
ہے۔ کیونکہ بگلینٹ کی ناٹک مین مین نے کل رات ایک نیا گیت گایا تھا
جو پروگرام مین درج نہ تھا۔ پہلے ہی مرتبہ کل مین وہان گائی تھی۔ مگر آپ
جانتے ہین کہ تمبر لوگ بغیر تالیان پیٹے کب مانتے ہین۔ اس قسم کی دلگیان
اعتدال سے زیادہ کی جاتی ہین۔"
مینے کہا۔ "نہین۔ میڈی موسلی۔ تمہارے یہان آنے کی یہ وجہ نہین
بگلینٹ کا ناٹک لامونی کے حلقہ مین واقع ہے۔ اسلئے اسکی نگرانی میرے
ایک ہمعصر عہدہ دار کے متعلق ہے۔ مجھے اسکا اقرار لازم ہے کہ مین نے
تمہین نہایت ہی عجلت کے ساتھ یہان طلب کیا۔ مگر تمہاری خانہ بدوش زندگی
کی وجہ سے شکل ہے کہ دو دن تک بھی تم ایک پتے سے کہین پائی جاؤ۔
رلینی ہوٹل کے پولیس رجسٹر مین تمہارا پتہ ملتے ہی مینے جھٹ پٹ تمہین
یہان پکڑ بلایا۔ تمہارا اصلی نام کیا ہے؟"
اسنے کہا۔ "گویی"
مینے کہا۔ "مگر سارے لاجنگ ہاوسون کے رجسٹرون مین تو تمہارا نام
ڈارنڈو لکھا ہوا ہے۔"
گویی۔ "ہان۔ مین عموماً اپنا یہی نام بتاتی ہون اور اسکا سبب یہ ہے کہ
میرے ایک دوست قانونی طالب علم نے مجھ سے کہا تھا کہ لفظ گویی کے
معنی ایک غلیظ اور مکروہ عورت کے ہین۔ چونکہ مین اس معنے کے بالکل
خلاف ظاہر کرتی ہون۔ اسلئے مینے اپنا نام بدل ڈالا۔ اور اس کی جگہ
ڈارنڈو رکھا جو بہتر معلوم ہوتا ہے۔"
مینے پوچھا۔ "کیا تم موسیقی خانون مین گاتی ہو؟"
گویی۔ "نہین۔ بس اتنی رات تک۔ بلکہ مجھ کو تو بگلینٹ اور جنی کی ناٹکون مین

کسیقدر کامیابی ہوئی ہے - مین یہ تو نہین سمجھتی تھی کہ گانے کی کوئی بہت بڑی لیاقت مجھ مین موجود ہی - مگر اتنا تو البتہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک سُریلی آواز مین میرے منہ سے الفاظ نکلتے ہین اور انکے ساتھ میرے ہاتھ پاون کو ایسی حرکت ہوتی ہے کہ گویا ناٹک کی چیت گرتی ہے"

سینے پوچھا - "کتنے عرصے سے تم عام مقامون مین گاتی پھرتی ہو - م"

گوپی - "تین ماہ سے"

سینے پوچھا - "کیا آسنہ لا جنگون مین رہنے کے پہلے تم اپنے خاص گھر مین رہا کرتی تھین جو شرک پرسنی پر واقع ہے - م"

گوپی - "آپ کو کیسے معلوم ہوا - مین شرط بدتی ہون کہ اوسی بوڑھی چھوکری مادر سچل نے میری کوئی شکایت کی ہے"

سینے کہا - "نہین نہین - بلکہ اوسنے نیک چلنی کا صداقت نامہ بھی تو تمہین نہین دیا"

گوپی - "خیر - اگر اوسنے میرے چال چلن کی نسبت کوئی بات کہی ہے - تو مین بھی اوسکے حالات سے اب آپ کو مطلع کرنا مناسب سمجھتی ہون - چونکہ اب وہ بوڑھیا اور بدصورت ہی - اسلئے وہ ایک مذہبی عورت بنی ہے - اگر وہ نیک چلن ہے تو یہ اسکا قصور نہین - کوئی ایسا زیادہ عرصہ نہین گذرا وہ تو ابھی تک اس بوڑھے رنڈی چمار پر جو شرک گوسائڈی مین رہتا ہی جان دیئے پھرتی تھی - مگر جوانی کے دنون مین اوسکی جو کیفیت تھی اوسکے مقابلہ مین تو یہ بات بھی نہین ہے - اسکے شباب کے زمانہ مین جن اشخاص سے اوس کی ملاقات تھی ان سب سے مین واقف ہون - اب تو اس بڑھیا کو مادر سچل کہتے ہین - مگر اس سے پہلے وہ ماڈلسٹی (عاصمہ) کے نام سے مشہور تھی - یہ اوسکا عیسائی نام ہے - مگر باوجود اسکے بھی وہ بہت عاصمہ نہ تھی - میرے پہلے آقا میسر ٹوڑو کی ماں اس بڈھی کو خوب جانتی ہے - یہ دونو عورتین باہم مل جل کے بیاہ گھرون کو جایا کرتی تھین - سنا جاتا ہے کہ ماڈلسٹی ایک بہت بڑا مکر و فریب کیا کرتی تھی - وہ اپنے آپ کو ایسا بناتی تھی

جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ اسپر جن اور پری کا سایہ ہے۔ اور جب وہ خوب کھیل چکتی تھی یعنے زور زور سے سر گھماتے گھماتے۔ اور اوہر اودہر دیر تک ہاتھ پاؤں مارتے مارتے زیادہ تھک جاتی تھی۔ تو اوسوقت ناچ گھر کے کسی ایسے شریک کی گود مین بڑی ہی ادا اور نزاکت سے غش کھاکر گر پڑتی تھی جو اوسکو بظاہر مالدار آدمی معلوم ہوتا تھا۔ واقعی یہ آدمی اوسکی ڈریس (پوشاک) کے بند کھولڈالتا تھا۔ اور پھر تو اوسکی حالت اور بھی ابتر ہوتی تھی اور آخر کار ان سب منتشر حرکات اور اس بیماری دہاچوکڑی کا مال کار یہ تھا کہ شکرم مین پڑکر وہ اپنے گھر آتی تھی۔ میرے پہلے آقا کی ماں نے مجھ سے یہ بھی کہا تھا کہ ہم دونو ایک ایسی اسپتال مین بھی رہ چکے ہین جو مغز چھوکریون کے لئے نہین بنایا گیا ہے۔ اور میچل حزب جانتی تھی کہ مین اوسکے ایام نوعمری کی ساری چالاکیون اور مکاریون سے اچھی طرح واقف ہون اسلئے فقط یہی ایک امر ہر دم اوسکے پیش نظر تھا کہ مین اوس گھر سے نکال دی جاتی۔ آہ۔ اے بڈھی چھوکری!"

مین نے کہا۔ "سنو میڈی موسلی! اب ہمین اور میچل اور اوس کے مکر و فریب کا ذکر تو دور کر دینا چاہیے۔ اور اب اوس معاملہ مین باتین چیتین کرین جسکے لئے تم یہان بلائی گئی ہو"

گوپی۔ "مین آپ کے سوالون کا صاف صاف جواب دینے کے لئے مستعد ہون۔ جو کچھ آپ جاننا چاہتے ہین اوسکی نسبت آپ مجھ سے پوچھئے۔ اور اگر میری امکان مین ہوگا تو جو کچھ حالات آپ دریافت فرمانا چاہتے ہین انہین مین مفصل بیان کر دون گی۔ مین بہت سی اپنی ہمجولیون کی طرح نہین ہون مجھے تو پولیس سے کوئی نفرت نہین۔ اور مجھے کسی خبر کے دینے مین بھی کوئی عذر نہین۔ مجھکو یقین کامل ہے کہ اسی کارروائی سے مین اپنی سوسائٹی یا ملک و ملت کی خدمت بجا لاؤن گی۔ کیونکہ اس غایت کے لئے مین پیدا کی گئی۔ اور دنیا مین لائی گئی ہون کہ مین اپنے

بنی نوع کے ساتھ ہمدردی کرون اور انہین کوئی فائدہ پہونچاون "

بگلینٹ ناٹک کی یہ پری کسیقدر قابل اعتناب ذکر چھیڑا ہی چاہتی تھی کہ مین نے ایک دوسرے سوال کے ذریعے سے اوسے روک دیا۔

مین نے پوچھا۔ "چونکہ تم ویسٹ کوٹ بنانے کا پیشہ کرتی تہین لہذا تمکو درزیون سے ضرور سابقہ پڑا ہوگا"

گوپی۔ "جی ہان۔ میرے نور وسے۔ انہین کے ہان مین نے کام سیکھا تھا۔ اور یہی میرے پہلے چاہنے والے تھے۔ مجھے ان کے ساتھ رہنا مناسب نہ تھا۔ چھ سال تک مین نے بڑے جوش وخروش کے ساتھ کام کیا۔ مین ایمانداری سے کہہ سکتی ہون کہ میرا سارا دل میرے کام ہی مین تھا۔ جو کچھ میری خواہش تھی وہ یہی تھی کہ مین ایک نیک اور باعزت عورت ہون۔ اور پھر کسی مہذب نیک چلن اور مغز چھوکرے کے ساتھ اپنی شادی کرون۔ مین اپنی نوعمری مین یہی خیال پکا یا کرتی تھی۔ مگر عورت خیال ہی باندہا کرتی ہے۔ اور مرد کر گذرتا ہے۔ جب میرے آقا کی بیوی مری اور وہ رنڈوا ہوا تو اسنے مجھ سے ایسی زبان مین باتین کرنی شروع کین جسے مین نہین سمجھ سکتی تھی۔ وہ مجھ سے خلوت۔ فرض شعبی اطاعت گذاری اور وفاداری کے ذکر چھیڑا کرتا تھا۔ القصہ وہ ایسی ایسی عمدہ باتین مجھ سے کیا کرتا تھا جنکی قدر ومنزلت اب مجھے معلوم ہوتی ہے۔ وہ بوڑھا مگر بیل کے بچھڑے کی طرح ڈپرایا کرتا تھا۔ اور اوس موٹے کی آنکھون مین تو ہر دم آنسو ہی بھرے رہتے تھے۔ مین تو پھر کبھی ایسے رونے دھونے کا اعتبار نہ کرون گی۔ لیکن اس وقت میری عمر صرف اٹھارہ سال کی تھی۔ نہ تو مجھکو دنیا کا کوئی تجربہ حاصل تھا۔ اور نہ میرے سرپرست ماں باپ تھے جو مجھے اچھی رائے دیتے۔ آخرکار مین اوسکی دھمکیون مین آگئی۔ اور اوسکی درخواست منظور کی۔ مگر میرے دل مین اوسکی ذرا بھی محبت نہ تھی۔

"ایک سال تک تو مین نے اوسکے ساتھ زندگی بسر کی اور اس

عرصہ مین اوسکے مزاج کا ایک کافی تجربہ مجھے حاصل ہوا - چونکہ وہ ایک محض خوش وضع اور سخت بہ گمان آدمی تہا اور اسمین کوئی ایسی بات موجود نہ تہی جسکے سبب سے مجھکو اسکے ساتھہ محبت ہوتی - اسلئے مین اوس کے ساتھہ رہنے سے تنگ آگئی تہی - اسواسطے ایک اچھے دن مین اوسکے گھر سے بہاگ نکلی - اور اوسکے ایک گاہک کے ساتھہ جاکر رہنے لگی - یہ ایک چھوٹا سا علم کیمیا کا طالب علم تہا - اور علاوہ ازین وہ ہمہ تن کیمیا ہی ہوگیا تہا اسیہی مین نے کچھہ عرصہ تک ویسٹ کوٹ بنانے کا کام جاری رکہا بعد ازان "لیٹن گوارٹر" محلہ کی آمد و رفت مین مین اس قدر محو ہوئی کہ مجھے سستی اور بیکاری اچھی معلوم ہونے لگی اور مین نے کام ایک لخت چھوڑ دیا - میری آواز مین خداداد ایک سُریلاپن تہا - صورت شکل کسیقدر عام لوگون سے اچھی تہی - چہب اور ادا مین ایک خاص قسم کی نزاکت تہی اور مزاج مین حد درجہ کی محبت اور مروت تہی - علاوہ ازین برجستہ اور برموقع معقول جواب دینے اور نفیس مزاح کرنے کی ایک قابلیت بہی مجھہ مین موجود تہی - ان وجوہ سے سارے طالب علم مجھپر جان دے پہرتے تھے - مین اپنے نفس کی تجارت اور اسکو بیچنا نہین چاہتی تہی اور نہ کسی ایک آدمی کی پابندی اور غلامی کو پسند کرتی تہی - اسلئے مینے موسیقی خانون مین گانے کا پیشہ اختیار کیا - چونکہ میرا گانا کچھہ ایسا بہت بُرا نہین اسلئے گذر اوقات کے لئے کچھہ مل ہی جایا کرتا ہے - اور اس سے کسیکو کوئی نقصان بہی نہین پہونچتا - مین آزاد - خود مختار - خود کہاتی کماتی آسودہ حالت مین ہون - جناب یہ میری گذشتہ تہی جو مین نے آپ کو کہہ سنائی"

مین نے کہا - "سیڈی موسلی! کوئی شک نہین کہ تم اس واقعہ سے واقف ہو کہ جس شرک پر کنی والے مکان مین تم پہلے فروکش تہین اوسکے کنوین سے دو ٹانگین برآمد ہوئی ہین"

گوپی - "مین نے اسکے حالات اخبارون مین پڑہے تھے"

تو مادر میچل کا خیال گذرا تھا۔ وہ تو اس مکان کو ایسی نازیبا ہے جیسے کسی خوبصورت چہرے پر جھری۔ مگر کنوئیں میں دو ٹانگوں کے ڈالنے کا ایک عجیب خیال تھا۔ حالانکہ دریائے سین میں اون کا پھینکنا اس سے بھی آسان بات تھی۔ یہاں اونکے ادھر ادھر ہر تیرنے کے لئے بہت ہی کشادہ جگہ تھی۔ شاید آپ کو یہ خیال گذرا ہے کہ وہ میری ٹانگیں ہیں"۔

میں نے کہا۔ "اب تو ایسے خیال کا کوئی موقع نہیں رہا۔ میں تم سے فقط اون ورزیوں کے نام دریافت کرنا چاہتا ہوں جن کا کام تم نے اپنے پہلے درزی کے ہاں سے چلے آنے کے بعد کیا ہے"۔

گوپی۔ "ڈومیشیز* رینول۔ ڈوریند۔ مارٹن۔ ورلو۔ اور کارٹیر ہیں"۔

میں نے پوچھا۔ "جب تم سٹرک پرنسی میں رہتی تھیں تو وہ کون آدمی تھا جو تمہارے لئے کبھی کبھی اوپر پانی لایا کرتا تھا؟"

گوپی۔ "ورلو تھا"۔

میں نے پوچھا۔ "وہ کہاں رہتا ہے؟"

گوپی۔ "اپنی شادی کے پہلے وہ ایک مکان کے تیسرے بالاخانہ میں رہا کرتا تھا۔ یہ مکان سٹرک میزرائن پر واقع ہے۔ مجھکو اس کا نمبر تو یاد نہیں رہا۔ مگر وہ ایک بدنام مکان کے دروازے سے ملا ہی ہوا ہے جسکو لوگ ٹروس اف اسٹوڈ (پھوس کا انبار) کہتے ہیں۔ ورلو یہ مکان چھوڑ کر شادی کرنے گیا تھا۔ اور میں نہیں جانتی اب وہ کہاں ٹیرا بسرا کرتا ہے"۔

میں نے پوچھا۔ "کیا اوس مکان میں کوئی دربان بھی ہے جس میں وہ رہا کرتا تھا؟"

گوپی۔ "جی نہیں۔ دو شخص میاں بیوی سے بیتھ منٹ اس مکان

---

* ڈومیشیز۔ مسز کی جمع ہے۔

کی حفاظت کرتے تھے۔ مجھکو ان کا نام اس وجہ سے یاد رہا کہ اسی نام کا میرا ایک بھتیجا ہے وہ ایک خوبصورت آدمی ہے۔"

مین نے پوچھا۔ "اب کے فوجی انتخاب مین کون قرعہ نکالے گا"

گوپی "وہ یہ وہی ہے۔ مگر آپ کو یہ بات کیون کر معلوم ہوئی"

مینے کہا۔ "تمہاری بڈھی دربانی سے۔ اسنے اسکے ساتھہ یہ بھی بیان کیا تھا کہ کسطرح تمنے اسکی بلی کی دم کے کچھہ کالے بال اوکھاڑے تھے"

گوپی "اسلئے وہ بوڑھی کھپاٹ اب تک میرے پیچھے پڑی ہے"

مین نے پوچھا۔ "میسز دربو کی طرز معاشرت کیا تھی"

گوپی۔ "کچھہ سمجھہ مین نہین آتا۔ وہ کام تو بہت تھوڑا کرتا تھا۔ یون ہی ادہر ادہر تضیع اوقات کیا کرتا تھا۔ مگر رہتا بڑی شان و شوکت سے تھا"

مین نے پوچھا۔ "اوسکی آمدنی کے ذریعے کیا تھے"

گوپی۔ "مجھے نہین معلوم۔ وہ تو عجیب ہی ڈھنگ کا آدمی تھا۔ روپیہ تو اوسکے پاس ہر وقت موجود رہتا تھا۔ بلکہ مین کہہ سکتی ہون کہ وہ بدوضع عورتون پاس اکثر آمد و رفت رکھتا تھا۔ اور قمار خانون مین تو آٹھہ پہر اوسکی نشست تھی۔ وہ گنجفے مین بہت ہارتا تھا۔ ان سب باتون کے علاوہ وہ پائی ٹکس (معاملات ملکی) مین بھی دخیل ہوا تھا۔ مجھکو یاد پڑتا ہے کہ ایک روز شام کو وہ مجھے ایک مجلس مین اپنے ہمراہ لے گیا تھا۔ اور اس مجمع مین اسنے واقعی ایک نہایت ہی عمدہ تقریر کی تھی۔ اس موقع پر اوسکی بھی ویسی ہی تعریف ہوئی تھی جیسی کہ میرے گانے کی ہوا کرتی ہے جبکہ مین اسٹیج پر نائکہ مین سب سے عمدہ گیت گاتی ہون"

مین نے پوچھا "کیا یہ دربو بھی تمہارا آشنا تھا"

گوپی ۔ "اتنی تھوڑی کہ وہ اسے آشنائی مین شمار نہین کرتا ۔ اگر اسوقت اسکا ذکر نہ ہوتا تو مجھکو اسکی یاد ہی نہ آتی ۔"

مینے پوچھا ۔ "کیا اسیطرح ایک کمیٹ کے مددگار سے ہی تمہاری ملاقات تھی ؟"

گوپی ۔ "ہان جب مین سڑک پر ٹنسی پر رہتی تھی ۔ اوسوقت ایک آدمی میرے چھوٹے سے کمرے مین آیا جایا کرتا تھا ۔ وہ صبح کے وقت جب مین اکیلی ہوتی تھی تو تھوڑا سا بائی کاربونیٹ منجن ایک ڈبی مین رکھکر میرے دانت مانجھنے کے لئے لایا کرتا تھا ۔ آپ عذر فرمائے کہ اسکو پانچ سیڑھیان چڑھنا اور پانچ ہی ایک دم سے اوترنا پڑتی تھین ۔ واقعی اس تکلیف صلہ مین اس چھوٹے سے آدمی کو دیدیا کرتی تھی ۔"

مین نے پوچھا ۔ "کیا وہ کبھو ورزیون سے مزدوری پر کام کراتا تھا ؟"

گوپی ۔ "ہرگز نہین ۔ وہ خود ہی کب کام کرتا تھا ۔ وہ تو عورتون سے کام کرانا بہت ہی پسند کرتا تھا ۔"

مین نے پوچھا ۔ "کیا تمہین یاد ہے کہ اوسکی کوئی خاص آشنا بھی تھی ؟"

گوپی ۔ "وہ کئی آشنائین رکھنے کو ترجیح دیتا تھا ۔"

مین نے پوچھا ۔ "کیا کوئی ماما یا اور کوئی شخص اوس کے پاس تھا ؟"

گوپی ۔ "ایک بیوہ عورت تھی ۔ مین خیال کرتی ہون کہ فقط یہی عورت تھی جو بغیر اوسکی آشنا بنے اسکے گھر آتی جاتی تھی ۔ وہ اوس کا مکان جھاڑنے پونچھنے اور اوسکے کپڑون کی مرمت کرنے کے لئے جمعرات کے دن آیا کرتی تھی ۔"

مین نے پوچھا ۔ "کیا تم کو اس عورت کا پتہ معلوم ہے ؟"

گوپی ۔ "نہ تو مجھے اوسکا نام معلوم ہے اور نہ اوس کا پتہ ۔

رجن اشخاص کے سپرد وہ مکان ہے وہ ضرور ہی اوس سے واقف ہون گے"

مین نے پوچھا۔ "کیا ڈربو کے کوئی رشتہ دار پیرس مین موجود ہین کیا اسنے تم سے کبھی اپنے خاندان کا ذکر کیا تھا۔"

گوپی۔ "اس قسم کا ذکر تو کبھی نہین آیا۔ مجھے یہ ہی معلوم ہوا تھا کہ وہ اپنے خانگی امور کے ذکر سے اجتناب کرتا ہے۔ مین نے تو اوسکی زبان سے کبھی ماں۔ باپ وغیرہ کے الفاظ نکلتے ہوے نہین سنے۔ مین خیال کرتی ہون کہ وہ پالکڑا تھا۔ شیرخوارہی کے زمانہ مین اوسے کسی نے کہین راہ باٹ مین سے اوٹھا کر پال لیا ہوگا"

مین نے پوچھا۔ "تم اوسکے حزید اروں اور دوستون مین سے کسیکو جانتی ہو"

گوپی۔ "نہین۔ مگر مین اسکو ایک پست قد بوڑہے آدمی کے ساتھہ قہوہ خانہ مین اکثر دیکھتی تھی۔ یہ شخص ایک معمولی آدمی تھا۔ اور عام مقامون مین میرے ساتھہ بڑی بے تہذیبی سے پیش آتا تھا۔ علاوہ ازین مین بوڑہے آدمیونکو پسند نہین کرتی۔ یہ میرے پہلے آقا لورنی کا تصور ہے۔ باوجود اسکے ڈربو کا دوست مجھو ڈریسین (پوساکین) کہانے پینے کی دعوتین۔ اور ناچ تماشے کے ٹکٹ دیا کرتا تھا۔ مین نے کبھی اوسکی درخواستون پر کوئی توجہ نہین کی۔ مین خیال کرتی ہون کہ وہ روڈو فائین محلہ مین رہا کرتا تھا۔ مجھکو اوسکے مکان کا نمبر یاد نہین رہا"

مین نے پوچھا۔ "اوسکی سوشیل (تمدنی) حالت کیا تھی"

گوپی "وہ اپنی ذات سے کماتا کہاتا ہے کسیکا دست نگر نہین۔ ڈربو ہمیشہ مجھسے یہی کہا کرتا تھا۔ 'تمہاری بڑی غلطی ہے جو تم میرے دوست سے انکار کرتی ہو۔ وہ تمکو فریب نہ دے گا۔ ہرگز نہ دے گا۔ اسکے پاس بہت سا روپیہ ہے۔ گو مردون کے ساتھہ اوسکی دست مشہور ہے۔ مگر عورتون کے ساتھہ تو اوسکی سخاوت ضرب المثل ہے۔ علے الخصوص تمہارے

جیسی نازنین نوجوان عورتوں کے ساتھ۔"

مین نے پوچھا۔ "کیا تمکو اوس آدمی کا نام معلوم ہے؟"

گوپی۔ "مین خیال کرتی ہون کہ یاد ہے۔ گو اسکی اور ڈربو کی عمر مین بہت بڑا فرق تہا۔ تاہم ڈربو اسکو نہایت بے تکلفی کے ساتھ ڈیزاری کے نام سے مخاطب کیا کرتا تہا۔"

مین نے پوچھا۔ "تم سے اور اوس سے اخیر ملاقات کب ہوئی تہی؟"

گوپی۔ "تقریباً دو مہینے ہوئے ہونگے۔ وہ بگلیٹ کی ناٹک مین مجھ سے ملا تہا۔ جب اپنا گانا ختم کر چکی اوسوقت مین ایک پلیٹ (رکابی) سب کے سامنے پیش کرتی پہری۔ اوسکے سامنے بہی مین نے پلیٹ پیش کی اور اوسنے آدہا فرانک اوسمین ڈال دیا۔ چاہنے والے ہی عموماً رکابی مین روپے ڈالتے ہین۔ اور ایسی سخاوت صرف اونہین سے ظاہر ہوتی ہے۔ چاندی ڈالنا اظہار محبت سمجہا جاتا ہے۔ کسیقدر کم مرتبے والے آدہا فرانک دیتے ہین اور جان دینے والے لوگ تو پانچ پانچ فرانک پلیٹ مین ڈالتے ہین۔ آپ سونا ڈالتے کبھی نہ دیکھین گے۔ مگر "لوئی" (فرانس کا سکہ) عام لوگ دیتے ہین جنسے گہری آشنائی ہوتی ہے صرف وہی لوگ رکابی اور گانے والی کی طرف کچہہ توجہ نہین کرتے۔ ڈربو نے جو اپنے دوست کے ساتھ تہا کچہہ نہ دیا۔ اور جہان مین اوسکے پاس سے گذری وہین اوسنے اپنی عادت کے موافق میرے ساتھ خلاف تہذیب دل لگی کی باتین کین اور پہر مجہے ایک سن رسیدہ لیڈی سے جو اوسکے اور ڈیزاری کے بیچ مین بیٹھی ہوئی تہی یہ کہکر ملایا۔ "یہ مادر بنیڈج (پیٹرن کی مان) ہین جب کبہی تمہین گرنے سے محفوظ رہنے کے لئے سہارا دینے والی پیٹرن (باقاعدہ پیٹرن) کی ضرورت ہو۔ تو تم سڑک نیشنل پر جاکر ان میڈیم سے ملنا۔ اس محلہ اور اسکے اطراف وجوانب مین لوگ انہین خوب جانتے ہین۔ مین نے اسکا نالائقانہ مذاق

طرف ذرا بھی توجہ نہ کی اور مین آگے چلی گئی"
مین نے کہا۔ "مسٹر مسلی! براہ کرم ایک لحظہ اور توقف فرمائیے چند وجوہ سے جو بعد ازان تمہین معلوم ہوجائینگے۔ اس پست قد بوڑھے آدمی کا مجھے ڈھونڈ نکالنا از حد ضروری ہے جبکا تم نے ذکر کیا بغیر اس کے کہ بالفعل وہ بوڑھے اوسکی نسبت کوئی درخواست کی جائے مین ابھی یہ دریافت کرتا ہون کہ آیا واقعی مادر بنیڈج سٹرک نیسل مین رہتی ہے یا نہین۔ اور اگر رہتی ہے تو مین ابھی اوس کو بلواتا ہون"
گوپی "جناب۔ جیسا آپ کا ارشاد ہو کیا مجھے زیادہ ٹھہرنے کی ضرورت ہوگی"
مین نے کہا۔ "اوس کی شناخت کے لیئے یہ تو ضرور ہے"
میری ہدایت کے موافق رنگو کانسٹبل سٹرک نیسل کو گیا۔ آدھے گھنٹے کے عرصے مین وہ بیوہ بوڑھی کو اپنے ہمراہ لیکے واپس آیا جو بنیڈج کے نام سے مشہور تھی۔ مسٹر مسلی گوپی نے اسکو دیکھتے ہی پہچان لیا۔ واقعی یہ وہی عورت تھی جسکو ورنبو نے گوپی سے ملایا تھا۔ مسٹر بوڈیسی نے مجھسے بیان کیا۔
"میری عمر ۶۶ سال کی ہے۔ مین پٹیان (بنیڈج) بنانے کا پیشہ کرتی ہون۔ اور سٹرک نیسل کے مکان نمبر (۹) مین رہتی ہون میرے پیشے کیوجہ سے لوگ مجھکو مادر بنیڈج کہتے ہین اور اسی نام سے مین زیادہ مشہور ہون۔ مین اس سٹرک پر تقریبا نصف صدی کے عرصے سے رہتی ہون"
مینے پوچھا۔ "مینے سنا ہے کہ تم ڈیزاری نامی شخص کی چچی ہو؟"
مادر بنیڈج۔ "جی ہان۔ میرا ایک بھانجا ڈیزاری بوڈا سی ہے وہی فقط ایک نکما بھانجا ہے وہ مجھسے بڑا ہے"
مین نے پوچھا۔ "وہ کیا پیشہ کرتا ہے"

بنیڈج ۔ "وہ مکانات کے لئے فرنیچر مہیا کرنے اور اونہن سجانے کا پیشہ کرتا تہا ۔ اب بسر اوقات کے لئے اوسکے پاس کافی سرمایہ ہے ۔ اسلئے اب وہ کوئی کام نہین کرتا ۔"

مین نے پوچہا ۔ "وہ کہان رہتا ہے ؟"

بنیڈج ۔ "سٹرک ڈوفائین مکان نمبر (۵۹) مین ۔"

مین نے پوچہا ۔ "تم نے کب سے اوسے نہین دیکہا ؟"

بنیڈج ۔ "ایک مہینے کے عرصے سے زائد ۔"

مین نے پوچہا ۔ "اور تم کو اسکی نسبت کوئی تردد نہین ہوا ؟"

بنیڈج ۔ "تردد کی کوئی وجہ نہین ۔ کیونکہ وہ بلا کہے اکثر چلا جاتا ہے اور کبھی کبھی تو وہ پندرہ پندرہ روز اور ایک ایک ماہ تک گھر سے غائب رہتا ہے ۔ جیسا کہ اوسکو مناسب معلوم ہوتا ہے ۔ وہ دو ستون سنے پاس آتا جاتا ۔ رہتا سہتا اور دیہات مین ان کے ساتھہ سفر کرتا پھرتا ہے ۔ دو سال ہوئے کہ وہ اپنا نام اور پتہ بدل کر چھہ ہفتون تک ایک اسپتال مین رہا تہا ۔"

مین نے پوچہا ۔ "اوسنے جھوٹا نام اور پتہ کیون بتایا تہا ؟"

بنیڈج ۔ "جناب خستہ کیوجہ سے ۔ تاکہ ہسپتال مین ٹہرنے اور علاج کے اخراجات نہ دینے پڑین ۔"

مین نے پوچہا ۔ "کیا تم اوس سے خوش ہو ؟"

بنیڈج ۔ "ہم مین ہم کوئی ناراضی نہین ۔ مگر وہ ایک خودغرض اور روکہا آدمی ہے اور چونکہ وہ خواندہ نہین اسلئے وہ کبھی خط وکتابت نہین کرتا ۔"

مین نے پوچہا ۔ "کیا وہ بیاہا ۔ رنڈوا ۔ یا مجرد آدمی ہے ؟"

بنیڈج ۔ "بیاہا ہے ۔ مگر مدت ہوئی اپنی بی بی سے علیحدہ رہتا ہے شادی کے بعد ہی میری بہتیری سے اوسکی بیوفائی کی شکایت کی معلوم ہوتا ہے کہ وہ مزدوری پیشہ چھوکریون سے عادتاً ملتفت تہا ۔ بڑی

تھکا فضیحتی کے بعد یہ دونون باہمی رضامندی سے علیحدہ ہو گئے۔ یہ پلیوس مین رہا۔ اور وہ عورت اپنے دوستون کے ساتھ رہنے کے لئے دیہات مین چلی گئی۔"

مین نے پوچھا۔ "تمہاری سوڈیذاری بوڈیسی کا کوئی اور رشتہ دار بھی ہے؟"

بینڈج۔ "دو چھوٹے بھتیجے ہین۔ ان مین سے ایک تو پلیوس کی سڑک جٹلی گوڈ پر رہتا ہے اور دوسرا فونٹنی اگز روز مین ہے۔"

مین نے پوچھا۔ "کیا تمہارے بہانجے کے گھر لوگ اکثر آتے جاتے ہین؟"

بینڈج۔ "اسکا مجھے خیال نہین۔ وہ تو اپنا کام خود آپ ہی کر لیتا ہے وہ ہر پاس اپنے کپڑے خود لے جاتا ہے اور دھلنے کے بعد پھر آپ ہی لے آتا ہے۔ الغرض وہ ایک عجیب طرح سے زندگی بسر کرتا ہے۔"

مین نے پوچھا۔ "اوسکی وجہ معاش کس قسم کی ہے؟"

بینڈج۔ "اوسکے پاس ضرور پندرہ سے اٹھارہ سو فرانک تک کے بانڈ (از قسم دستاویزات بنک) موجود ہین۔ جنکا روپیہ لے جانے والے کو مل سکتا ہے۔ ان مین سے بہت سے بانڈ کئی ایک بنک مین جمع ہین۔ مگر مین یہ نہین کہہ سکتی کہ کس بنک مین ہین۔ باقی بانڈ ضرور یا تو گھر مین یا اوسکے پاس ہون گے۔ کیونکہ وہ چوروں سے از حد خائف ہے۔ وہ خود جاکے اپنا منافعہ یا سود لے آیا کرتا ہے تاکہ کمیشن نہ دینی پڑے۔"

مین نے پوچھا۔ "کیا تم بھی اوسکے ساتھ کہین جایا کرتی ہو؟"

بینڈج۔ "کبھی کبھار علی الخصوص جاڑے کے موسم مین میوزک ہال (موسیقی خانہ) یا تھیٹر مین جاتی تھی۔ اور گرمیون مین پلیوس

کے گرد و نواح کے بعض بعض ہوٹلوں ٹھیلوں میں اوسکے ساتھ ہوا آتی تھی۔ ایسے مقاموں میں وہ ہمیشہ میرے ساتھ نہ رہتا تھا۔"

مین نے پوچھا۔ "کن قہوہ خانوں میں وہ اکثر آیا جایا کرتا تھا۔"

بینٹج۔ "سینڈرین۔ ہیلی۔ بگلینٹ کے قہوہ خانوں میں جو سڑک ڈوفائین یا اوسکے متصل واقع ہین۔"

مین نے پوچھا۔ "کب تم اخیر مرتبہ اپنے بہانجے کے ساتھ باہر گئی تھین۔"

بینٹج۔ "تیرھوین دسمبر اتوار کے دن وہ مجھے اپنے ساتھ بگلنٹ کی ناٹک والے سڑک میرٹ مین لے گیا تھا۔ یہان اسکا دوست پیری درزی اوسکا منتظر تھا۔ تقریباً آدھی رات تک ہم اس ناٹک مین رہے ڈیزاری مجھے گھر پہونچا گیا تھا۔ دوسرے دن چار بجے وہ اپنی عینک لینے کے لئے آیا جسکو وہ میری میز پر بھول گیا تھا۔ اس وقت اوسنے مجھسے کہا "مین عینک ساز سے اپنی عینک مین نیلے شیشے جڑوانا چاہتا ہون۔ جو کوی ڈی کونٹی محلہ مین رہتا ہے۔" اوسوقت سے پہر مین نے اسکو نہین دیکھا۔"

میڈی موسلی گوپی نے کہا۔ "مین نے بھی اتوار ہی کے دن بتاریخ ۱۳ دسمبر اس لیڈی کو پیری اور ڈیزاری کے ساتھ بگلنٹ کی ناٹک مین دیکھا تھا۔ مجھے یہ تاریخ خوب اچھی طرح یاد ہے۔ کیونکہ وہان یہہ میرا آخری گانا تھا۔ دوسرے دن جلنی کی ناٹک مین میرا گانا ہونے والا تھا اور مین یہان ایک نیا گیت گانے والی تھی۔"

اب ان عورتون سے زیادہ سوالات پوچھنے کی ضرورت نہ تھی لہذا میڈی موسلی گوپی کو مین نے رخصت کیا اور دوسرے روز دو بجے دن کے پہر میرے دفتر مین حاضر ہونے کا مین نے اوسے حکم دیا اور یہہ بھی کہدیا۔ "خبردار جو کچھہ تم سے اسوقت گفتگو ہوئی ہے اور جو کچھہ تمنے یہان سنا ہے اوسکے نسبت

ایک لفظ بھی کسی سے نہ کہنا"

جب میڈی موسلی گوپی چلی گئی اوسوقت جین نے ایک گاڑی منگوائی جس مین مین اور میڈیم بوڈاسی سوار ہوئی۔ پندرہ منٹ کے عرصے مین ہم مارک اسٹیشن پر جاکر اوتر پڑے اور اوسکے متوحش دروازون مین داخل ہوئے۔ مین دفتر کے کمرے مین بیٹھ گیا۔ اور جو شخص یہان اسوقت حاضر تہا وہ ان کپڑون کے ٹکڑون کی مہر لگی ہوی پارسل لایا جو کنوین سے برآمد کی ہوئی ٹانگون پر لپٹے ہوے ملے تھے۔ بلا تردد میڈیم بوڈاسی نے خاکی کپڑے کے ٹکڑے کو پہچان لیا کہ وہ اوسکے بہانجے کے متعلق ہے اور اوسکے اوس پاجامے کا ایک ٹکڑا ہے جسے اوسکے ہوولست پیری درزی نے سیا تہا۔ اور اوسنے اون ساکس (ہاتاوی) کی بہی شناخت کی جن پر نشان + سب + پڑا ہوا تہا۔ اور جن مین اسٹاکنگ کا بالائی حصہ جڑا ہوا تہا۔ خود اسی عورت نے اپنے ہاتہہ سے یہ نشان لال سوتی دہاگے سے بنایا تہا۔ اور اپنے بہانجے کی فرمایش پر ان ساکون کو اسٹاکنگون مین جوڑا تہا۔ بیوہ بوڈاسی نے یہہ بہی بیان کیا کہ اسکے بہانجے کی سیدہی ٹانگ پر ایک زخم کا گہرا داغ بہی تہا جو تہوڑا عرصہ ہوا کہ ایک ٹوٹی ہوئی بوتل کے ٹکڑے پر گرنے کیوجہ سے اسکو لگا تہا۔ اس نے خود ہی اس زخم کا علاج کیا تہا اور غالبًا اتنک اوسکے گہر مین وہ نشیبان موجود تہین جن مین وہ خاص عرق بہرا ہوا تہا جسے سٹرک سینٹ اینڈ دی ڈیس ارٹ کے کیمسٹ نے تیار کیا تہا۔ اب تو کسی قسم کے شک و شبہ کی کوی گنجایش باقی ہی نہ تہی جو ٹانگین رویرسی کے کنوین سے برآمد ہوی تہین ان مین سے ایک پر زخم کا ایک بہت صاف نشان تہا اور بلاشک جو انسانی اعضا مختلف مقامات مین پاے گئے تھے وہ ڈنواری لوڈاسی

ہی کے جسم کے ٹکڑے تھے جسے کسی نامعلوم شخص نے قتل کیا تھا گو قاتل کا نام میرے ہی دہان کی نوک پر تھا مگر اسوقت تک مجھکو اسلئے ظاہر کرنے کی جرات نہ تھی - بعد ازان مین نے میڈیم بوڈا سی کو بیلے شلوکے کا ٹکڑا دکھایا جسکے کنارے مین سیاہ گوٹ لگی تھی - اسی شلوکے کے ٹکڑے مین آدمی کی ایک ران لپٹی ہوئی پائنٹ ڈی سینٹ پیوس کے سفتل ملی تھی -

بنیڈج نے کہا - "یہ وہی گوٹ ہے جسے مین نے اپنے بھانجے کے شلوکے مین ٹانکا تھا مین اسکو پہچانتی ہون"

بعد ازان مین پبلک پراسیکیوٹر کے دفتر کو گیا اسوقت میسرز وڈی ارک ایگزامنگ مجسٹریٹ ایک سنگین مقدمہ کی دریافت کے لئے کہین روانہ ہو چکے تھے - مین نے جلدی جلدی وہین اونکے نام ایک خط لکھدیا اور اوسکو اونکے دفتر مین دیدیا - بعد ازان مین خود اون کی تلاش مین نکلا اور اون سے ملکر نئے دریافت شدہ واقعات اون کے گوش گذار کر دیے تاکہ آیندہ تفتیش مین کوئی خرابی اور پیچیدگی نہ پڑنے پائے - اسیطرح مین نے ان واقعات کی اطلاع پریفیکچر آف پولیس کو بھی کر دی - اور پھر مین سیدھا بوڈا سٹی ڈیزاری کے مکان سکونت نشان ۹۵ واقع سٹرک ڈوفائین پر گیا - اس سٹرک پر اس نمبر کا ایک مکان موجود ہے جسے بنے ہوئے دو سو پچاس برس سے زیادہ عرصہ گذرا ہے - ایک چھوٹے سے سایہ دار پھاٹک کو جسکی تقریبا ایک گز کی بلندی سے دستکا مارکر کھولنے سے اس مکان کے اندر جانا ہوتا ہے - اس پھاٹک پر ایک بورڈ لگا ہوا ہے جسپر حسب ذیل عبارت تحریر ہے :-

ایک دربانی درکار ہے - اپیڑے بنانے اور مرمت کئے جاتے ہین - اس پھاٹک کے پیچھے جو دروازہ کا ہی کام دیتا ہے کیقدر لمبی گلی سیٹرہیون تک واقع ہے - دربان کا کمرا نیچے کے

مکان مین تہا - اس کمرے کا دروازہ کہلا ہوا تہا اور ایک آدمی ٹانگ پر ٹانگ دہرے بنچ پر بیٹہا ہوا کسی لباس کا پیوند پارا کر رہا تہا - اور اوسکے پاس ایک عورت بیٹہی ہوئی آلو چہیل رہی تہی -

بیوہ بوڈاسی نے کہا - "یہی بوڈی نوئس (دربان) ہین - مین انہین مدت سے جانتے ہون - ہر شخص ان کی عزت کرتا ہے - آپ ان کی بات کا اعتبار کر سکتے ہین - ان کا ایک چہوٹا سا بہت ہی پیارا چوکرا ہے - جسپر یہ جان فدا کرتے ہین "

مین نے اس مکان کے محافظون سے پوچہا - "کیا میسرو نیزاری بوڈاسی مکان مین ہین ؟"

عورت نے جواب دیا - "مجہکو نہین معلوم"

مین نے پوچہا - "اس مکان کی وہ کس منزل مین رہتے ہین "

عورت - "تیسری منزل مین سیدہی طرف گلی کے دروازہ ہی کے اوپر"

بیوہ بوڈاسی نے مجہے یہی دروازہ دکہا کر کہا "واقعی یہین میرا بہانجا رہتا ہے"

مین نے کئی بار یہ دروازہ کہٹکہٹایا مگر کوئی جواب نہ ملا - بعد ازان مین محافظ کے حجرے مین واپس آیا - اور اوسکو اپنا نام بتایا - اسکی جورو نے بیان کیا - "ہمارا حجرہ ایسی جگہ واقع ہے کہ ہمین شیرہون سے اوترنے چڑہنے والے اشخاص ہمیشہ دکہائی دیتے ہین - رات کو جب صدر دروازہ بند ہو جاتا ہے اوسوقت اندر آنے والے (لاجرو ہوٹل مین رہنے والے اشخاص) کو اپنا نام بتانا ہوتا ہے - مگر سب اس قاعدے کی پابندی نہین کرتے - اور ان مین میسرو بوڈاسی بہی شامل ہین جو اس ہوٹل کے پرانے رہنے والے ہین - کبہی کبہی وہ اپنا عیسوی نام بتاتے ہین اور اکثر تو وہ چپ چاپ ہی چلے جایا کرتے ہین

جسطرح وہ سیڑھیون پر اپنی چھڑی گھسیٹتے ہوے چڑھتے ہین اوس سے ہم انکو پہچان لیتے ہین - میسر بوڈاسی ایک عجیب قسم کے عیاش مزاج بوڑھے آدمی ہین - بعض اوقات وہ اپنے کمرے کو اندر سے مقفل کر لیتے ہین - اور دو دو اور تین تین دن تک اندر سے کسیکو جواب ہی نہین دیتے - جب کبھی اتفاقیہ ان کے نام کا کوئی خط آجاتا ہے تو ہم اون کو ہدایت کے موافق اوسکو دروازہ کی سند مین سے اندر ڈالدیتے ہین اور شاذ و نادر اون کے پاس کوئی خط آتا ہے "

بعد ازان درزی نے ہم سے بیان کیا " بغیر اپنی عینک چھڑی اور لمبی ٹوپی لئے بوڈاسی کبھی مکان سے باہر نہین جاتے ہین بعض اوقات وہ مصنوعی بالون کی ٹوپی بھی رکھتے ہین - مگر مین اسکا سبب نہین جانتا "

اوسکی عورت نے کہا " اگر آپ اوس سے ملنا چاہتے ہین تو وہ بیان سے کچھ بہت دور پر تو نہ ہوگا - کیونکہ کل ہی رات کو گیارہ بجے جب مین سیڑھیون پر کھڑی صحن کیطرف دیکھ رہی تھی تو اوسوقت مین نے اوس کے کمرے مین چراغ جلتا ہوا اور پردون پر پرچھائین پڑی ہوی دیکھی تھی "

بیوہ بوڈاسی نے کہا " تم کو ضرور دھوکا ہوا "

عورت نے جواب دیا " ہرگز نہین - میڈیم ! میرے خاوند آپ سے یہ بیان کر سکتے ہین کہ جب مین اون کے پاس واپس آئی تھی تب مین نے اون سے یہ کہا تھا " اوس بوڑھے ڈیزاری (اوسکو نہین لوگ اسی نام سے پکارتے ہین) کے پاس ضرور کوئی عورت اوپر ہے "

محافظ نے اپنی بیوی کی بات کاٹ کر کہا " یہ سچ ہے اور مین نے اپنی بی بی سے یہ کہا تھا " یہ بڈھا آدمی بعض نہایت ہی اجنبی اشخاص

کو یہاں لایا کرتا ہے۔ اوس سے کوئی نقصان یقیناً ہوگا"
اوسکی جورو نے کہا۔ "علاوہ ازیں یقیناً وہ بوڑھا ڈیزاری پیرس
ہی مین ہے۔ کیونکہ مجھکو کسیقدر خیال پڑتا ہے کہ آج ہی گیارہ اور
بارہ بجے کے درمیان مین نے اوسکو پیسج ڈو کامرس محلہ مین
جاتے ہوئے دیکھا تھا۔ وہ ایک چھوکری سے باتین کرنے کے لئے ٹھہر گیا تھا۔
مین قسم تو نہین کہا سکتی کہ یہ مرد وا ڈیزاری ہی تھا۔ مگر مجھے تو اوسکا
خیال گذرا تھا۔ میڈیم بوڈاسی! آپ تو اپنے بہانجے کو جانتی ہین
اور آپ اس سے بھی انکار نہین کرسکتین کہ وہ ایک پرانا عیاش
آدمی ہے"

پھر میری طرف پھر کر میڈیم بوڈاسی نے کہا۔ "مین جانتی ہون کہ جن چیزون
کی شناخت مین نے مارگ اسٹیشن مین کی ہے وہ ضرور غلط ہے
کیونکہ ان میڈیم نے آج صبح میرے بہانجے کو دیکھا تھا اور کل اسکے
کمرے مین روشنی پائی تھی۔ کچھ شک نہین آج ہی رات کو وہ واپس
آجائے گا"

اسپر مین نے بیوہ بوڈاسی سے دوسرے دن اپنے دفتر مین حاضر
ہونے کے لئے کہا اور محافظ کو بوڈاسی ڈیزاری کی واپسی پر نظر رکھنے
اور اوسے اوس ہمن کے پہونچا دینے کا مین نے حکم دیا جسکو مین نے
اوسکے حوالہ کر دیا تھا۔

بگلٹ نانک کی پری (میڈی موسلی گوپی) نے مجھہ سے بیان
کیا تھا کہ دربوسٹرک میزرائین کے ایک مکان مین رہتا ہے جو
بیٹھ منٹ نامی محافظون کی نگرانی مین تھا۔ مین نے اوس مکان
کو بآسانی تلاش کر لیا جسکا نمبر ۷ تھا بیٹھ منٹ شراب فروخت
کرتے تھے۔ لامرنی کا ضلع (حلقہ) جس مین سڑک میزرائین واقع
ہے میرے ایک ہمعصر عہدہ دار میسرالارڈ کے تفویض تھا۔ یہ

میرے باپ کے ایک دوست کے بیٹے تھے۔ ان کے والد پہلے کسی ضلع پولیس کے صدر افسر تھے۔ سٹرک ڈوفائین سے روانہ ہوکر مین اپنے اس ہمعصر عہدہ دار کے پاس گیا۔ اور انہون نے مجھ سے ان محافظون کے چال چلن اور اسی مکان کی طرز نگرانی کی نسبت اطمینان بخش حالات بیان کئے۔ جس سے بدوضع عورتین اور اون کے یار دوست بزور نکال دئے گئے تھے۔

میرے ہمعصر عہدہ دار نے مجھ سے کہا۔ "آپ ان محافظون سے باطمینان تمام حالات دریافت کر سکتے ہین"

رات کے آٹھ بجے مین بھیس بدل کے اون کی دوکان مین جا داخل ہوا۔ اوسوقت پچیس منٹ محافظ مکان کہین چلا گیا تہا۔ اوسکی بیوی جو ایک ہردلعزیز پالیوس کی رہنے والی تجارت پیشہ عورت تہی ایک بوچہ اور ایک نان بائی کو بیر اندی پلا رہی تہی۔ یہ دونون آدمی اپنے اپنے گلاس خالی کرکے اپنے کاموں پر واپس گئے۔ جب وہ چلے گئے تو مین نے اس عورت سے پوچہا "کیا تمہارا الاجر ورلو مکان مین ہے؟"

مین نے دیکہا کہ ورلو کے نام نے ایک ناگوار تاثر اوسکے دل پر پیدا کیا۔ مگر باوجود اسکے بہی اوسنے اس سوال کا ایک شائستہ اور مہذب جواب دیا۔

اوسنے کہا۔ "اب وہ یہان نہین رہتا۔ مگر یقیناً آپ اوسے سٹرک لمرمین کے مکان نمبر ۲۶ مین پائین گے"

مین نے پوچہا۔ "کیا آپ کہہ سکتی ہین کہ وہ ایک نیک چلن ورزی ہے؟"

محافظ کی بیوی نے کہا "مجہکو اوسکا حال معلوم نہین۔ میرا خاوند اوس سے کپڑے نہین سلاتا"

مین نے پوچہا "کیا آپ اوس عورت سے واقف ہین جو اسکے پاس تہی؟ اوسکا حلیہ بیان کر سکتی ہین؟"

محافظ کی بیوی نے طنزاً مسکراکر جواب دیا۔ "آپ تو اتنے بہت سے سوالات پوچھنے ہین جو کوتوالی سے تعلق نہین رکھتے" بعد ازان اس نے ایک لمحہ تک مجھکو غور سے دیکھا اور کہنے لگی "اوہو! مسٹر کمشنر پولیس! اب مین نے آپ کو پہچانا۔ مجھے یاد ہے کہ کچھ دنون پہلے آپ ہی اوس پرانے سامان فروش کی مان کے مکان کی تلاشی کے لئے اوس کے بیٹے کے مقدمے مین تشریف لائے تھے جو قتب زنی مین تو کسقدر چالاک ہو مگر محنت و کام مین ایک بہت ہی بڑا سست اور کاہل وجود آدمی ہے۔

مین نے کہا۔ "میڈم! آپ کا حافظہ ہی فقط عمدہ نہین ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ یہ ہے کہ آپ آدمی کو اوسکے چہرے سے تاڑ جاتی ہین۔ مین نے اپنا نام اس خیال سے ظاہر نہین کیا کہ اس صورت مین آپ اپنے سابق لاجورلو کے متعلق سوالات کے جواب زیادہ آزادی کے ساتھہ دینگی۔ مجھے اوسکی نسبت آپکی رائے دریافت کرنی منظور تھی۔ اور جو کچھہ الفاظ ابھی آپ کی زبان سے نکلے ہین اُن سے مین یہ نتیجہ نکالتا ہون کہ اس آدمی کی عزت آپ کے دل مین نہ تھی

محافظ کی بیوی۔ کلیتاً تو یہ بات نہین۔ جیسے چاہئین ویسے تو اوسکے اخلاق نہ تھے مگر اب تو اوسکے شادی ہوگئی ہے زمانۂ حال گذشتہ کی باتون کو ہمارے دل سے مٹانے مین مدد دیتا ہے۔

مین نے کہا۔ "ممکن ہے کہ گذشتہ سے حال کی نسبت کوئی عمدہ رائے قایم کی جائے"

محافظ کی بیوی "تو کیا کسی سنگین جرم کا الزام اس پر لگایا گیا ہے۔

مین نے جواب دیا۔ "شاید۔ مگر ابھی تک مجھکو اوسپر فقط شبہ ہی شبہ ہے۔

محافظ کی بیوی۔ "کیا اوسکی شادی کی نسبت کوئی بات ہے؟

جس پس وپیش کے ساتھہ محافظ کی بیوی نے شادی کا لفظ اپنی زبان سے ادا کیا اوس سے مجھکو بہت تعجب ہوا اور اس امر کا کامل یقین ہوا کہ اوس کی شادی کے متعلق بھی کوئی جرم ہے۔

مین نے اوسکو جواب دیا۔ "کچھ تو اسکی نسبت اور کچھ اور امر کے متعلق بھی دریافت کرنا ہے۔ مین چاہتا ہون کہ کسی طرح اوسکی طرز معاشرت اوسکے ذرایع معاش۔ اور اوسکی شادی کے وجوہ۔ جن سے اوسکو اوسکی طرف ترغیب ہوئی پورے طور سے معلوم ہون"

محافظ کی بیوی "جس طرز سے آپ نے شادی کے لفظ پر زور دیا ہے اوس سے مترشح ہوتا ہے کہ آپ کو ڈربو کی اوس نئی شادی کے جواز کا پورا یقین نہین۔

مین نے کہا۔ "نہین کچھ زیادہ نہین۔ مین اسبات کا اقرار کرتا ہون مگر سیڈم! مین آپ سے صاف صاف کہتا ہون کہ اسبارے مین تو معلوم ہوتا ہے کہ مجھ سے زیادہ خود آپ ہی کو شک ہے"

محافظ کی بیوی۔ "یہ سچ ہے۔ ہمیشہ مجھ ہی خیال تہا کہ اوسکی انگلستانی بیوی ہنوز زندہ ہے۔ مگر اوس نے مجھ سے کہا تہا کہ وہ مرگئی ہے۔ علاوہ ازین ایک فرینچمین (فرانس کا باشندہ) کا عقد جو لندن مین باندہا جاتا ہے وہ قانوناً مضبوط نہین ہوتا۔ خواہ اوسکی انگلستانی بیوی زندہ ہو یا مردہ۔ مگر ڈربو کو تو پوری آزادی حاصل ہے"

مین نے کہا۔ "میڈیم! یہ آپ کی غلط فہمی ہے۔ بہت سے فرنچ مینون کا بھی یہی خیال تہا مگر وہ اپنی غلطی سے مطلع ہو چکے ہین۔ اسوقت مجھکو شادی بیاہ کے معاملے سے کوئی تعلق نہین۔ مین تو اوس عورت کی تلاش مین ہون جو ڈربو کے مکان کو صاف کیا کرتی تہی۔ اس کا نام پرٹینٹ ہے اور وہ بیوہ ہے مین نے سنا ہے کہ وہ ایک بہت بڑی معزز عورت ہے"

محافظ کی بیوی۔ "آپ کو بہت ہی صحیح خبر ملی ہے وہ سڑک بوربن می چاٹو پر مکان نمبر (۲) مین رہتی ہے"

مین نے کہا۔ "غالباً مجھے ڈربو کے حالات دریافت کرنیکے لئے پھر آپ سے ملنا ہوگا"

محافظ کی بیوی۔ "ضرورت سے زیادہ ہمین تکلیف نہ دینی چاہیے

کیا جناب! آپ ہم کو بار بار آنے جانے کی مصیبت میں ڈالیں گے ہم اور میرا خاوند دونوں سن رسیدہ ہیں اور اکثر بیمار ہی رہا کرتے ہیں - اور ہم دونوں کا بہت ہی جلد دیہات میں سکونت اختیار کرنے کا ارادہ ہے - ہمارے پاس کوئی مددگار نہیں جو ہمارا کاروبار چلائے"

پیر اوسنے مسکراکر کہا - "اگر آپ ہم کو بار بار طلب نہ فرمائیں گے تو آپ کی بڑی عنایت ہوگی اور اسکا ذکر کرنا تو ضرور نہیں کہ ہمیں اکثر طلب کرنے سے یقیناً آپکو کچھ زیادہ حالات دریافت نہ ہونگے"

محافظ کی بیوی کو یقین دلاکر کہ حتے الامکان بہت ہی کم آپ کو تکلیف دیجائیگی میں رخصت ہوا - اور سڑک بورجین کے مکان نمبر (۲) میں میں نے میڈم پرنیٹ کو پایا - اوسکی عمر تقریباً پچاس سال کی تھی اور وہ ایک نہایت ہی معمولی پیوند سے سفال پوش کمرے میں رہتی تھی - پہلے پہل تو نے رات کو اوسکے پاس آنے اور اوسے تکلیف دینے کی معافی مانگی - پھر میں نے اوس کو اپنا عہدہ اور سرکاری خدمت بتائی -

پرنٹ - "آپ اتنی رات گئے جو یہاں آئے ہیں تو ضرور کوئی سخت اور اہم کام ہوگا - مجھے تو خود اپنے کانشنس (وہ روحانی قوت جو نیکی اور بدی کو معلوم کرتی ہے) کے جانچنے کا کوئی موقع نہیں - راست بازا شخاص اور میں یہ ہی کہہ سکتی ہوں کہ راست باز چور کیان تک پولیس سے نہیں ڈرتیں کیونکہ وہ تو اون سب کی حفاظت کرتی ہے جو اوس کے پاس آتے ہیں اور اوس کی مدد چاہتے ہیں"

میں نے کہا - "میں نے تو اپنے عہد ملازمت میں جو کسقدر دراز ہے بجز بدمعاشوں کے اور کسیکو بھی پولیس سے خائف یا اوسکا شاکی نہیں پایا - کوتوال میں یہی عیوب و نقائص ہیں مگر اوس کے فوائد بہت زیادہ ہیں - اوسکی محنت اور جانفشانی میں کسیکو کلام ہی نہیں"

میڈم پرنیٹ نے بڑی سادگی اور پوری شائستگی کے ساتھ کہا فرمائیے جناب! آپ مجھ سے کیا دریافت کرنا چاہتے ہیں - میں

راستی اور صداقت کے ساتھ آپ کے سوالون کا جواب دونگی"

مین نے کہا - "مین ایک درزی کے کچھ مفصل حالات تم سے دریافت کرنا چاہتا ہون جس کا نام ڈریو ہے اور جسکے کمرے کا سامان تم صاف کیا کرتی تھین"

پریٹنٹ - "مین اوسکی ماما یا خادمہ تو تھی ہی نہین مگر ہر ہفتہ مین نقاہجرات کے دن مین اوس کا گھر جھاڑنے پونچھنے جایا کرتی تی - جب مین اوسکا سامان درست کر چکتی تی اسوقت اگر وہ کچھ سیتا ہوتا تھا تو مین ہی اوس کے کام مین کچھ مدد دیتی تھی - صرف یہی حالات ہین جنھین مین بیان کر سکتی ہون"

مین نے پوچھا - "اس صورت مین تو وہ اکثر کام نہ کرتا ہوگا"

پریٹنٹ - "حتے الامکان بہت ہی کم اور اتنا ہی دکھانے کے"

مین نے پوچھا - "کیا اوس کے پاس کچھ درزی نوکر تھے"

پریٹنٹ - "درزی تو نہین - مگر درزنین تھین - اور کیسی درزنین! کاہل وجود - ناکارہ - مرہکی چھوکریان - بے شرم سارے کارخانون کی چھٹی ہوئی عورتین - مین تو یہی سمجھتی ہون کہ اوس نے انہین فقط اوسیکے لئے نوکر رکھا تھا"

مین نے پوچھا - "کیا اوس نے انہین اپنی بی بیان بنایا تھا؟"

پریٹنٹ - "ہان - مگر محض ہنگامی بی بیان - کیونکہ وہ اونکو بہت عرصے تک نہین رکھتا تھا"

مین نے پوچھا - "ڈریو کی آمدنی کے ذریعے کیا تھے؟"

پریٹنٹ - "مجھے تو ذرا بھی نہ معلوم ہوسکے - وہ تھوہ خانون اور تماشہ خانون مین اکثر جایا کرتا تھا - اور فاحشہ عورتون کے ساتھ تو آٹھون پہر اوسکی نشست تھی - وہ پیسہ روپے بی خرچ کیا کرتا تھا - اور کبھی نہین معلوم ہوا کہ وہ کسیکا قرضدار بھی ہے - اکثر گرمیون مین وہ آٹھ آٹھ اور دس دس دن کے لئے کہین چلا جایا کرتا تھا"

مین نے پوچھا - "وہ کہان جایا کرتا تھا"

پریسنٹ ۔ "مجھے نہین معلوم ۔ وہ ہاتونی تو تھا مگر اوسکے ان پرسفر
سفرون کی نسبت تو آپ ہی اوسکی زبان سے کوئی بات نہ سن سکتے ۔ البتہ پارسال
اس نے مجھسے کہا تھا "وہ مجھے تو اب کی سفر مین واپسی کے وقت چند انگریزون نے
لوٹ ہی لیا تھا" صرف اتنی ہی بات اوس نے مجھسے کہی تھی ۔ مین جانتی ہون
کہ وہ پالی ٹکنیکس (معاملات ملکی) مین بہت مصروف رہتا ہے اور ہیلی ویلی کے عام
جلسون مین بڑے زور و شور سے تقریرین دیتا پھرتا ہے"

مین نے پوچھا ۔ "وہ کیا کبھی اوسکے گھر بھی آیا جایا کرتے تھے"

پریسنٹ "وہ جمعرات کے دن تو بجز چھوکریون کے اور مین کسیکو
بھی نہین دیکھتی تھی"

مین نے پوچھا ۔ "وہ کیا تم اوسکے گاہکون مین سے ایک بوڑھے
آدمی کو بھی جانتی ہو جسکا نام بوڈاسی ہے ۔ اوسکی خالہ ٹرک سٹریٹ پر رہتی ہے
اوسکو وہ مادر بنیڈج کے نام سے خطاب کرتا تھا ۔ کیونکہ وہ اون ڈاکٹرون کے لئے
پٹیان بنانے کا کام کرتی تھی جو بچون کے عیوب جسمانی کا علاج کرتے ہین"

پریسنٹ ۔ "وہ کیا پاڈیز آری ہم اوہو! اوسکو تو مین خوب ہی
جانتی ہون وہ تو سٹرک ڈوفائین کے مکان نمبر (۴۵) مین رہا کرتا تھا ۔ مجھکو ورلو نے
کئی بار اوسکے پاس بھیجا تھا ۔ وہ اوسکا دوست تھا ۔ ان دونون مین تو بڑی ہے گاڑی
دوستی تھی ۔ دونون کا اکثر ایک ہی مقامون مین جانا آنا تھا اور دونون اون ہی چھوکریون
سے آشنائی رکھتے تھے"

مینے پوچھا ۔ "وہ کیا حال مین تم نے اوسے کہین دیکھا ہے"

پریسنٹ "وہ نہین مجھے تو بڑی حیرت ہے کہ ورلو کی شادی تک مین
مجھکو نہین دکھائی دیا ۔ جو جمعرات کے دن ۷ فروری کو ہوئی تھی ۔ جب مینے ورلو
سے اوسکی عدم موجودگی کا تذکرہ کیا تب اوسنے مجھسے کہا ۔ اس بوڑھے
احمق کو تو مین اپنا شہ والا بنانے والا تھا ۔ مگر میری شادی کا دن قریب پہنچتے ہی
وہ ایک دور دراز سفر پر روانہ ہو گیا"

مین نے پوچھا۔ "کیا تمہین معلوم ہے کہ ان دونون مین روپے کے کچھ معاملات تھے"

پریٹینٹ:۔ اسکی نسبت تو مین کچھ نہین کہہ سکتی۔ ایک دن پنجشنبہ کی شام کو دن بھر کے معمولی کام کے بعد مین اور وہ دونون کھانا کھانے کے لئے میز پر بیٹھا ہی چاہتے تھے کہ اتنے مین اس نے مجھہ سے مخاطب ہوکر کہا "کیا تم اس بات کو باور کروگی کہ وہ بڈھا بخیل ڈیزآری اپنی ساری آمدنی اون بیکار اور ناکارہ چھوکرون مین صرف کرتا ہے۔ مگر مجھے میری حیثیت درست کرنے کے لئے دس ہزار فرانگ قرض دینے سے انکار کرتا ہے۔ اب تو مین عیاشی اور غیر منتظم زندگی سے تھک گیا ہون۔ اب مین اپنی شادی بہت جلد کرنے والا اور گھر گرستی مین پڑنے والا ہون۔ مجھے گھر گرستی جمانے کے لئے دس ہزار فرانگ کی اشد ضرورت ہے اور مجھے اب تک یہی اُمید ہے کہ یہ رقم اوس بوڑھے ڈیزآری سے ملے گی مین تم سے شرط بدتا ہون کہ وہ پُرانا چھوکرا بازضرور یا بالضرور میری شادی مین خلل ڈالیگا ظاہر ہے کہ اس بیاہ کی صورتین کچھہ ابھی نہین معلوم ہوتین۔ جس سے مین شادی کرنا چاہتا ہون معلوم ہوتا ہے کہ وہ میرے خانہ دل مین گذر کرنے سے زیادہ تر صومعہ مین داخل ہونے کی طرف مائل ہے"

مین نے پوچھا "کیا تم اوس نوجوان عورت اور اوس کے رشتہ داروں کو بھی جانتی ہو"

پریٹینٹ:۔ کسقدر۔ اوسکے ماں باپ درزی تھے۔ وہ سنٹرک بونا پارٹ پر رہا کرتے تھے۔ عرصہ دراز کی بیماری کے بعد وہ دونون مر گئے اور اپنی اکلوتی بیٹی کے لئے تقریباً پندرہ ہزار فرانگ نقد چھوڑ گئے۔ چونکہ اس چھوکرے کے مزاج مین سنجیدگی اور تنہائی کی پسندیدگی تھی اسلئے وہ شادی کرنے کیطرف راغب نہ معلوم ہوتی تھی۔ اس کا باپ کسقدر لبرل[۵] تھا۔ اور ورکو عام مجلسون مین تقریرین دیا کرتا تھا اسلئے ورکو کے سانحہ اوسکے باپ کو ہمدردی تھی۔ اس

---

[۵] لبرل۔ آزادی کے طرفدار شخص کو کہتے ہین۔

آدمی (ورلو) کو باتین کرنے کا خوب ڈھب یاد تھا اور وہ جانتا تھا کہ کسطرح باتین کرنی چاہئین - وہ لوگون کے ساتھہ اپنے برتاؤ اور اون کی خاطر و مدارات کی طرف بہت ہی بڑی احتیاط اور توجہہ رکھتا تھا - اور وہ ایک خوشرو اور مستعد مزدوری پیشہ آدمی تھا - جب اوسے مناسب معلوم ہوتا تھا تو اس خوبی سے اس نوجوان لیڈی کے ساتھہ وہ گفتگو کھیلتا تھا کہ آخر کار اوسکو اسکے ساتھہ شادی کرنے مین کامیابی حاصل ہوئی وہ اپنے خسر کا کاروبار قایم رکھہ سکتا تھا - مگر اوس نے اس مقام کی بود و باش ترک کرنی پسند کی - کیونکہ یہان کے لوگ اوسکی بدفعلیون کو خوب ہی اچھی طرح سے جانتے تھے - اور وہ یہ کہا ہی کرتا تھا کہ مین نے سانپ کی طرح کینچلی جھاڑ کر نیا چولا بدلا ہے اور ایک دوسرا جنم لیا ہے"

مین نے پوچھا - "کیا واقعی اسکو اس چھوکری سے محبت تھی؟"

پریٹنٹ - "مین تو ایسا خیال نہین کرتی - اوس نے اوس سے فقط خستی کے مارے شادی کی تھی - ورلو نے لیڈی موسلی ریمونڈی کو ایک بدمعاش کے گروہ کے پنجے سے چھوڑانے کی قسم کھائی تھی جو اوس کا روپیہ اوڑانے کے لئے اوسے اپنے قابو مین لانا چاہتے تھے - ورلو نے جوش مین آکر کہا تھا - "اب پادریون کی حکومت کا خاتمہ ہے - مجھہ سے تو ایڈیلیا کا صومعہ مین رہنا اپنی آنکھہ سے نہین دیکھا جائے گا - اس سے تو یہی بہتر ہوگا کہ مین اوسکو مردہ دیکھون"

جب مین بیوہ پریٹنٹ سے رخصت ہونے لگا اوسوقت مین نے اوس سے کہا - "اب مجھے معلوم ہوا کہ ورلو کی نسبت کیا خیال کرنا چاہئے"

پریٹنٹ "تب تو اُس سے کوئی بہت ہی بڑا جرم سرزد ہوا ہے مین قیاس کرتی ہون کہ کچھہ ملکی معاملات کی نسبت ہوگا"

مین نے کہا - "یہ کچھہ بھی نہین ہے - میرے یہان آنے سے ملکی معاملات کو کسی قسم کا تعلق نہین"

پریٹنٹ "تب تو اسکی پہلی بیوی اوسکے خلاف کوئی کارروائی کر رہی ہے یا اسکی نئی بیوی کے لئے یہ بڑی خرابی کی بات ہوگی تو ایک نیک مزاج اور کم سن چھوکری ہے - آپ جانتے ہین گو وہ انگلستانی عورت اسکی پہلی بی بی کسقدر خوبصورت تھی - مگر کچھہ زیادہ وقعت و عزت

کے لائق نہ تھی۔ وہ تو چور تھی۔ خود ورلو نے مجھ سے بیان کیا تھا کہ وہ نیویارک کے قید خانے میں خودکشی کر کے مر گئی ہے۔ مگر میرا تو یہی خیال ہے کہ وہ اب تک بھی جیتی ہے۔"

میں نے کہا۔ "جس مقدمے کی میں تفتیش کر رہا ہوں۔ اگر اس سے تمہارے سابق آقا ورلو کو کوئی تعلق نہیں ہے تو میں ابھی ایک وقت تک اوسکی پہلی شادی کی نسبت ساری کارروائی فقط اس شرط پر ملتوی کر سکتا ہوں کہ اگر تم اس سے اتفاقیہ کبھی ملو تو اس بات کا ہرگز ذکر نہ کرنا کہ میں اوسکے حالات تم سے دریافت کرتا تھا۔ اگر تمہاری طرف سے کوئی بے احتیاطی ظاہر ہوگی تو مجھے ضرور ہوگا کہ میں اوس شادی کے حوالہ کی نسبت تحقیقات کروں جو اس نے لندن میں کی ہے۔ تاکہ جو باتیں ورلو کی نسبت میں اب دریافت کر رہا ہوں اون کی تحقیقات میں کامیابی ہو۔

پریمنٹ" آپ خاطر جمع رکھئے۔ میری زبان سے اس قسم کا ایک لفظ بھی نہ نکلے گا"

فصل (۹)

ڈیزاری بوڈاسی کا کمرا - مردے کے گرد میں زندہ

چوتھی فروری جمعرات کے دن نو بجے محافظ کی بیوی اور بیوہ بوڈاسی میرے دفتر میں حاضر ہوئیں - یہ آخر الذکر عورت بہت ہی پریشان تھی جس قدر وہ اس معاملے میں سوچتی تھی اوسیقدر اوس کا یقین بڑھتا جاتا تھا کہ جو چیز میں اوسنے مارگ اسٹیشن میں شناخت کی تھی وہ اسکے سوا کچھ ہی کی نہیں مگر اس صورت میں تو محافظ شب گذشتہ کیونکر کسیکو ڈیزاری کے کمرے میں دیکھہ سکتے تھے یہ غیر ممکن تھا انہوں نے ضرور ہی دھوکا کھایا ہے - محافظ کی بیوی کو دیکھہ کر جو اوس سے پہلے یہاں آئی تھی سسٹرک نیکل کی ٹپی بنانے والی جلدی سے اوس کے پاس گئی اور یہہ کہنے لگی "میڈیم! کل جو بات آپنے بیان کی تھی وہ نہایت ہی حیرت انگیز امر ہے - کیا آپ کو یقین تھی ہے کہ پرسوں میرے بہانجے کے کمرے میں روشنی تھی"

محافظ کی بیوی - "بالکل یقین ہے - اوس رات کو آٹھہ بجے سے گیارہ بجے تک اوسکے کمرے میں روشنی تھی - میرا خاوند اور اڑوس پڑوس والے بھی میرے اس کلام کی تصدیق کر سکتے ہیں - پاپا ڈیزاری کے مزاج سے تو خیال کیا جاتا ہے کہ غالبًا وہ اوس وقت بھی اپنے کمرے میں موجود تھا - جب آپ اور کمشنر صاحب وہاں تشریف لائے تھے - اور اغلب ہے کہ اوسنے دروازہ کھولنا مناسب نہ سمجھا ہوگا - شاید کوئی عورت اوس کے پاس ہوگی"

میڈیم بوڈاسی ایک ایزی چیر (آرام کرسی) پر پژمردہ ہوکر ٹھہہ گئی اور دردناک آواز سے کہا "ہائے یہ تو بڑے تعجب کی بات ہے"

سرمن نے محافظ کی بیوی سے پوچھا "کیا کل ہی کوئی بات

تمہارے دیکھنے میں آئی تھی"

محافظ کی بیوی "میں اور میرا خاوند دونوں باری باری سے دیکھتے رہے۔ بجز پاپا ڈیزاری کے سارے لاجر واپس آئے۔ آج صبح کو ہم نے اوس کے حجرے کا دروازہ کھٹکھٹایا مگر کچھ مفید نہ ہوا۔ جب تک میں یہاں آنے کے لئے روانہ ہوئی تھی اوس وقت تک تو وہ دکھائی نہیں دیا تھا۔ میں اپنے خاوند سے کہہ آئی ہوں "اگر وہ میری عدم موجودگی میں گھر آجائے تو تم اوسکو روک رکھنا"

میں نے پوچھا "اسلئے تم اوسکو سمن (طلب نامہ) نہ پہنچا سکیں کیا تم سمن اپنے ساتھ لائی ہو؟"

محافظ کی بیوی "نہیں کل رات میرے خاوند نے سونے کے پہلے دروازے کی درز میں سے سمن ڈیزاری کے کمرے میں ڈال دیا تھا"

میں نے پوچھا "کیا کل تم نے ساری رات چراغ جلتا رکھا تھا؟"

محافظ کی بیوی "ہم نے رات بھر روشنی رکھی تھی اور ہمارے بغیر علم کوئی شخص بھی نہ اندر سے باہر جا سکتا تھا اور نہ باہر سے اندر آسکتا تھا۔ دو مرتبہ ہمیں کو اوٹھکر سڑک پر کا دروازہ بند کرنا پڑا جسکو کہ نجس کا بیمار دن نے کھلا ہوا چھوڑ دیا تھا"

میں نے پوچھا "رات کو کس وقت تم نے یہ دروازہ بند کیا تھا"

محافظ کی بیوی "دس بجے۔ اس موسم میں اسیوقت بند کرنیکا معمول ہے"

میں نے پوچھا۔ "کیا کوئی شخص باسانی تمہارے مکان میں چھپ سکتا ہے؟"

محافظ کی بیوی "جی ہاں ہر ایک زینے کے دائیں بائیں چھوٹی ہوئی راہیں یا گلیاں ہیں اون میں چھپ سکتا ہے۔ کیونکہ یہاں [illegible] ہیرا ہتا ہے"

میں نے کہا "تب تو جو شخص اس مکان کو اچھی طرح جانتا ہے وہ چپٹلے وقت اس میں گھس آسکتا ہے اور کچھ وقت تک چپ چپا کے تمہاری نظر بچا کر اور کسی لاجو کے اندر آنے یا باہر جانے سے فائدہ اوٹھا کر وہ گھس جا سکتا ہے"

محافظ کی بیوی "یہ تو مشکل امر ہے۔ مگر ہو سکتا ہے"۔

میں نے کہا "میں تمہارے اظہارون کے دو علیحدہ رپورٹیں لکھون گا۔ بعد ازان میں ڈیزآری لیڈراسی کے مکان کا معائنہ کرون گا۔ تاکہ بشرطیکہ اس مکان جو کچھ اوسپر گذرا ہے وہ دریافت کیا جائے۔ اوس کی اس تعجب انگیز موجودہ حالت کو اب بہت بڑا عرصہ گذر چکا ہے۔ اب ضرور ہے کہ جو تک اس کے مرنے جینے کی نسبت ہیں وہ دور کردیے جائیں اور اوسکے رہنے کی جگہ کا معائنہ کرنا ہی ایک لابدی امر ہے۔ اب ہمیں لازم ہے کہ ہم یہ دریافت کریں کہ آیا یہ آدمی مردہ ہے یا زندہ۔ شاید ہم کو اس کمرے میں کوئی ایسی بات ملے جس سے اوس روشنی کا سبب دریافت ہو جائے جسکو تم نے پرسون دیکھا تھا۔ اور جس نے اوس پر اسرار تقدمے کی پیچیدگی کو اور بھی بڑھا دیا ہے"

چونکہ بیوہ لوڈاسی اور محافظ کی بیوی کی شہادتیں قلم بند ہو چکی ہیں اسلئے اب ہم پھر دن کے گیارہ بجے ڈیزآری کے مکان پر جاتے ہیں۔ اوس مکان کی تیسری منزل پر جو داہنی طرف لٹا ہوا راستہ ہے اوسکے آخر میں ایک دوسرا دروازہ موجود ہے۔ باوجود اسکے بھی ڈیزآری کا کمرا سب سے علیحدہ واقع ہے۔ چونکہ اس دروازے میں کوئی گھنٹی نہیں اسلئے ہم بار بار اوسے کھٹکھٹاتے ہیں۔ کوئی جواب نہیں دیتا۔ ہم اور زور زور سے کھٹکھٹاتے ہیں۔ اب بھی وہی خاموشی۔ ہم کان لگا کر توجہ سے سن رہے ہیں نہ تو پاؤن کی آہٹ نہ شور و غل۔ نہ آہ و زاری۔ اور نہ کراہنے کی دردناک آواز سنائی دیتی ہے۔

اب ہم سب ساکت چپ چاپ کھڑے ہوئے ہیں اور دروازے کو

چھوتے تک نہیں ۔ محافظ کی بیوی کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی اسپرٹ لمپ (وہ لمپ جس میں جوہر شراب جلتا ہے) تھی جس کی روشنی دروازے کے کواڑ پر پڑ رہی ہے ۔ اس کیواڑ پر جو استداد زمانہ سے میلا کچیلا ہوگیا ہے ہم کیہ کھریا ہی سے لکھی ہوئی عبارت دیکھ رہے ہیں ۔ یہ دروازہ ایک قسم کا لیٹر بکس (خط کا صندوق) ہے یہاں سوال وجواب دونوں موجود ہیں ۔ ان میں سے بہت سے مٹ گئے ہیں ۔ حرفوں اور ہندسوں کے درمیان ہم ایک جملہ دیکھ رہے ہیں جو صاف صاف پڑھا جاتا ہے ۔ ہر ہر لفظ کے ہجے کرنے سے ہمیں اس جملہ کے پڑھنے میں کامیابی ہوئی ہے ۔ وہ جملہ یہ ہے ۔:

"میں پھر نہ آؤں گی ۔ ایلین ۔ جمعہ"

جب ہم نے دوبارہ اس تحریر کو پڑھا اور سوقت ہمارے دل میں یہ خیال گذرا کہ اسکے مٹانے کی کوشش نہیں کی گئی ۔ میڈیم بوڈاسی اور محافظ بیان کرتے ہیں "ہمیں نہیں معلوم کہ کوئی عورت ایلین نامی بھی اس کمرے کے رہنے والے سے کوئی تعلق رکھتی تھی" بیوہ بوڈاسی ہمیں یقین دلا کر کہتی ہے "چودہ دسمبر سے میں نے اپنے بھائی کو نہیں دیکھا" محافظ کی بیوی جو اکھڑ رہی ہے "مجھے ضرور دھوکا ہوا ہے میرا خیال تھا کہ میں نے پرسن ڈیزارلی کو کامرس محلہ میں جاتے ہوئے دیکھا تھا" ممکن ہے یہ تحریر جو اس وقت ہمارے سامنے موجود ہے وہ گذشتہ جمعہ کی ہو ۔ اور اسیطرح یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ڈیزارلی کے غائب ہونے کی تاریخ سے جتنے جمعے گذرے ہیں ان میں سے کسی جمعہ کو وہ لکھی گئی ہو ۔ یعنی چودہ دسمبر ۱۹۲۹ء سے ۔

اب ہم آخری مرتبہ ایک کنجی سے دروازہ کھٹ کھٹاتے ہیں ۔ اس آلہ سے کھٹ کھٹانے کی تیز آواز کمرے کے اندر گونجتی ہے ۔ اور بجز اسکے اور کوئی آواز سنائی نہیں دیتی اب ہم بلند آواز سے پکارتے ہیں کہ "دروازہ کھولو! سرکار کا حکم سنو! قانون کی تعمیل کرو ۔ دروازہ کھولو ۔" مگر کوئی

جواب نہین آتا۔

چونکہ ہم قفل کے کنجی والے چھید سے دیکھ نہین سکتے کہ کمرے کے بہتر کیا ہو رہا ہے۔ اسلئے ہمارے سکریٹری اس مکان کے ایک پڑوسی قفل ساز پاس جاتے ہین تاکہ اوسکو بلاکر دروازہ کھولائین جس سے ہم بآسانی اندر جا سکین۔ اس درمیان مین محافظ کی بیوی ایک پتلی لوہے کی تیلی دروازہ کے نیچے داخل کرتی ہے اور اوس کے ذریعے سے اوس سمن (طلب نامہ) کو باہر نکالتی ہے جسے اوسکے خاوند نے کل ہی دروازے کی درز مین سے اندر کھسکا دیا تھا۔ اس سمن کا لفافہ چاک نہین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب سے یہ کاغذ یہان رکھا گیا تھا تب سے کوئی شخص کمرے مین نہین آیا۔ اب قفل ساز جو سٹرک آرٹس کے مکان نمبر (۶۲) مین رہتا ہے اپنا کام شروع کرتا ہے۔ پہلی ہی دفعہ کنجی پرانے سے قفل پیٹ سے کھلتا ہے۔ یہ دو جڑیا قفل نہ تھا۔ کمرے مین داخل ہونے کے پہلے ہم موجودہ اشخاص سے بالکل چپ چاپ رہنے اور اپنے پیچھے پیچھے نہ آنے کی درخواست کرتے ہین اور اب ہم اندر گھستے ہین۔

دروازے کی دونون جانب دو عورتین کرسی ہین۔ اور ہمارے سکریٹری اون کے بیچ مین قایم ہین۔ قفل ساز زینے مین ٹھیرا ہوا ہے یہ سب لوگ ہماری کارروائی بغور دیکھ رہے ہین۔ ہم کمرے کے سامان کی دو کوٹھریون۔ غسل خانے۔ اور الماریون کو یکے بعد دیگرے کھول کھول کے دیکھتے ہین۔ مگر کسی مین بھی کہین کسی زندہ یا مردہ انسان کا پتہ نہین یہ کمرا ایک اچھا خاصا وسیع دالان ہے اوس مین دو کھڑکیون سے خوب روشنی آتی ہے جن کا رخ صحن کی طرف ہے۔ دیوارون کا کاغذ پرانا پڑ گیا ہے۔ اور رنگین نقشے زمانہ گذرنے سے بالکل ماند ہو گئے ہین پلنگ پر بچھونا بچھا ہوا ہے۔ ہر چیز قرینے سے دھری ہے۔ کوئی شے بے موقع اور بے محل رکھی ہوئی نہین معلوم ہوتی۔ جو عالم سکوت اور خاموشی اسوقت یہان چھایا ہوا ہے اوس مین فقط وہی مسلسل اور یکساں کھٹ

کی آواز خلل انداز ہے جو ایک پرانی دیواری گھڑی کے پینڈولم سے آرہی ہے یہ گھڑی آتش دان کے بائیں جانب دھری ہوئی ہے ۔ اور آتش دان اوس دیوار کے کونے میں دھرا ہوا ہے جو کھڑکیوں کے محاذی واقع ہے ۔ اوس گھڑی میں نہ تو نمبر (ہندسے) ہیں اور نہ کسی پرندے کی کوئی تصویر بنی ہوئی ہے جسکے نام سے وہ موسوم ہوتی ۔ بلکہ اوسکے ڈائل پلیٹ (وہ پلیٹ یا سطح جسپر گھنٹوں کی علامتیں بنی ہوتی ہیں) پر گھڑی کے کانٹے بتا رہے ہیں کہ دس بجکر دس منٹ ہوئے ہیں ۔ اور ہماری واچ (جیب گھڑی) میں جو شہر کے وقت سے ملی ہوئی ہے ساڑھے گیارہ بجے ہیں ۔ اور اوس چھوٹی سی فولادی زنجیر کی پلیٹ کے گھولاؤ کا دور اب ختم ہی ہوا چاہتا ہے جو ڈھالے ہوئے لوہے کے وزن (وزن) کو سنبھالے ہوئے ہے ۔ اور اوس دور کا تیسرا حصہ تو ابھی کھل چکا ہے ۔

آتشدان کے سامنے کا فرش جلی ہوئی موم یا سلائیوں کے ٹکڑوں سے ڈھکا ہوا ہے ۔ ہم ہوشیاری سے انہیں چن رہے ہیں ۔ اور گنتی میں وہ سترہ پائے جاتے ہیں ۔ ان میں ہمیں دو ثابت یا سلائیاں بھی ملی ہیں ۔ اب تک ان کے سروں پر نیلے فاسفرس (گندھک کا مادہ) کا ایک ایک ٹکڑا لگا ہوا ہے ۔ ضرور بالضرور یہ یا سلائیاں کھینچی گئی ہیں مگر جلی نہیں ۔ آتشدان کے سیاہ سنگ مرمری طاق میں دو کاغذی کینڈل بکس (موم بتی کے صندوق) دھرے ہیں اور ان میں سے ہر ایک پر ایک لیبل چسپاں ہے جس میں بتیوں کا وزن اور اون کے بنانے والے کا نام درج ہے ۔ ان میں سے ایک بکس خالی ہے ۔ اور دوسرے میں ایک ثابت بتی موجود ہے یہ اوس قسم کے بکس ہیں جن میں آٹھ بتیاں سماتی ہیں ۔ صرف ایک ہی بتی اوسمیں موجود ہے ۔ تو باقی دوسری پندرہ بتیاں ضرور ہی جلائی گئی ہیں اس صورت میں ہمیں یہ امر ثابت معلوم ہوتا ہے کہ سترہ دیا سلائیوں میں سے جن کے ٹکڑے ہم نے اوٹھائے ہیں پندرہ دیا سلائیاں پندرہ ہی موم بتیوں کے جلانے میں کام آئی ہیں ۔ ان بکسوں کے قریب ہی دو انچی برنجی پیچ

رکھے ہیں ۔ ان کے پیچھے سرون پر تبتی کے دہاگے کا ایک جلا ہوا ٹکڑا پڑا ہے ۔ تبتیوں کے گھروں میں اور یکے کی ڈنڈیوں پر جلی ہوئی بتیوں کے ٹکڑے ہوے موم کی متواتر جمی ہوئی تہیں پائی جاتی ہیں جن کا رنگ سنہری مائل اور کسیقدر سیاہ پڑ گیا ہے ۔ کہیں کہیں ان تہیوں کی دبازت تقریباً آدھے انچ کی ہے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ آتشدان کے طاق میں یہ یکے اسطرح پر رکھے گئے ہیں کہ ان کا اوجھا لا کھڑکیوں کے پردوں پر پڑے اور آس پاس کے لوگوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہو کہ یہ کمرا آباد ہے ۔ باقی ماندہ ثابت تبتی اس قسم کی تھی جو اندازاً تین گھنٹے تک جلتی ہے ۔ ہم اس خیال کو باواز بلند ظاہر کرتے ہیں ۔ اسپر مواظنا کی بیوی کہتی ہے "وہ گذشتہ چھ ہفتوں سے برابر رات کے آٹھ سے گیارہ بجے تک میں خود اور میرے لاجرسب اس کمرے میں رہ چکے ہیں ۔ اس سے ہمیں تو یہی خیال پیدا ہوا تھا کہ پاپا ڈیزاری گھر میں موجود ہے"

اب ہمیں ڈیزاری کی لاپتہ اسی کا غائب ہونا ایک یقینی امر معلوم ہوتا ہے ہر رات ایک بار کے حساب سے کوئی شخص تقریباً کل پندرہ دفعہ اس کمرے میں داخل ہو چکا ہے ۔ اور ہر دفعہ اس شخص نے ایک موم تبتی جلائی ہے ۔ اس کمرے کے سادے ساگوانی فرنیچر یعنے چیسٹ ڈرارس (کپڑوں کے صندوق) لکھنے اور کھانے کی میزوں ۔ تین کرسیوں اور ایک پلنگ پر خاک دھول کی ایک پتلی تہہ جمی ہوئی ہے ۔ اور خاک کی اسطیر حلی ایک پتلی تہہ بعض پھنے اوڑھنے کی چیزوں پر بھی پڑ رہی ہوئی ہے جو کھونٹیوں سے ٹنگ رہے ہیں ۔ کمرے کا فرش ٹائیل (مصنوعی پتھر) کا ہے ۔ اس پر کھانے کی چیز کا ایک ریزہ تک بھی نہیں پایا جاتا جس سے معلوم ہو کہ حال میں یہاں کھانا کھایا گیا ہے اور نہ اس مصنوعی سنگی فرش پر ۔ نہ دیواروں پر اور نہ فرنیچر پر خون کا کوئی داغ دھبہ دکھائی دیتا ہے اور نہ کہیں کوئی شست شست کی علامت موجود ہے اور نہ کسی جگہ سے کسی چیز کے دھونے پونچھنے کا کوئی نشان پایا جاتا ہے ۔ برتنوں کی چھوٹی سی کوٹھری میں گھڑے ٹنکے انگریزی وضع کی کھڑکیاں (پین) اور باورچی خانہ کے برتن اپنے اپنے

موقع و محل سے دیواری الماریوں میں رہتے ہیں - اندر پہننے کے کپڑے یعنے کرتا اور پاجامہ صندوق میں تہہ کئے ہوئے رکھے ہیں - ڈیزاری کے کاغذ لکھنے کے میز پر ترتیب کے ساتھ دھرے ہیں - اور میز کی کنجی اوسکے نقل میں لگی ہوئی ہے - اوسکی نقری جیب گھڑی اور زنجیر ایک ہک (کانٹے) میں لٹک رہی ہے جو اوسکے پلنگ کے سرہانے والی دیوار میں نصب ہے - اوسکی سیاہ خاردار چھڑی آتشدان کے داہنی طرف کونے میں کھڑے ہوئی ہے - بیوہ بوڈاسی ہمیں بتا رہی ہے کہ اسی لکڑی کو اوسکا بھانجہ ہمیشہ اپنے ہاتھ میں رکھتا تھا - اوسکی اونچی ٹوپی ہیٹ پیگ (ٹوپی لٹکانے کی کھونٹی) پر لٹک رہی ہے جسکی نوک میں برنجی گھنڈی لگی ہوئی ہے - سپڈیم بوڈاسی ہم سے کہہ رہی ہے کہ فقط یہی ایک ٹوپی ڈیزاری کے پاس تھی - فرنیچر اور کیڑوں کی طرح یہ ٹوپی بھی گرد آلود ہے -

پہلی جانچ تو ختم ہو چکی اب جو اشخاص باہر ٹہرے ہوئے ہیں اونہیں کمرے میں آنے کی اجازت دی جاتی ہے - مگر ساتھ ہی اسکے انہیں یہ ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ جتے الاسکان بہت ہی کم ادہر اودہر پھریں - اور کسی چیز کو نہ چھیڑیں - اپنی اس تحقیقات کا سلسلہ پھر جاری کرنے کے پہلے میں بیوہ بوڈاسی اور محافظ کی بیوی سے پوچھتا ہوں - "کیا تم ہی کچھ جانچنا چاہتی ہو؟" کمرے میں چڑی - ٹوپی - اور راج دیکھنے سے جنہیں ڈیزاری بوڈاسی اپنی غیر منقولہ چیزیں بتاتا تھا - ان دونوں کو سخت حیرت ہے "

بیوہ بوڈاسی نے کہا - "اگر میرے بھانجے نے اپنے قیمتی کاغذات یعنے نوٹ - بانڈ - سیکیورٹی وغیرہ گھر میں چھوڑے ہیں تو اوسنے ضرور انہیں اپنے لکھنے کی میز کے چور خانے میں رکھا ہوگا - میری میز کی طرح اسمیں بھی ایک چور خانہ بنا ہوا ہے - اگر آپ اس بیچ والی کشتی کو سیدھا باہر کھینچیں تو آپ اوسکے نیچے ایک تختہ پائیں گے - یہ تختہ دہان لگا ہوا معلوم ہوتا ہے - مگر ایسا نہیں اگر آپ بائیں ہاتھ کے کنارے کو دبائیں گے تو وہ کھل جائے گا - ڈیزاری نے مجھ سے کہا تھا - جب کبھی ممبر کوئی آفت پڑے تو تمہیں یہاں میرے سب خانگی اور مالی کاغذات ملیں گے" یہ اوس کا چور خانہ

ہے۔ اور اسی مین غالباً آپ کو ایک ہرے ساہری چمڑے کی پاکٹ بک ملے گی جس مین سنی بیگ کی طرح کئی تہین ہین اور یہ اوسی قسم کی پاکٹ بک ہے جسے روپیہ وصول کرنے والے اشخاص اور نیز ڈاک کے ہرکارے استعمال کرتے ہین ۔ اسی پاکٹ بک مین تو میرے بہانجے کی ساری دولت ہے"

بیوہ بوڈاسی کے بتانے کے موجب میز کی ڈرار (کشتی) اوسکے روبرو کھولی جاتی ہے ۔ اور اوسکا تختہ نیچے دبایا جاتا ہے ۔ اوسکی داہنی طرف ایک چور خانہ نظر آرہا ہے ۔ مگر جس پاکٹ بک کا اسقدر احتیاط کے ساتھ رکھا جانا بیان کیا جاتا ہے وہ بھی اپنے مالک کی طرح غایب ہے ۔

جو ویسٹ کوٹ کھونٹیون کی قطار مین سے ایک کھونٹی پر لٹک رہا ہے ۔ اوسکی جیب مین بغیر لفافے کا ایک خط پایا جاتا ہے جسکا یہ مضمون ہے :-

"لنگری ۔ ۲ دسمبر ۱۸۶۸ء

"آپ کی دوست لیڈی بہت اچھی ہین اور اون سے صلہ کے طور پر یہ وعدہ کر لیا گیا ہے ۔ کہ پندرہ جنوری کے بعد وہ تین دن تک پیرس مین فروکش رہین گی ۔ اسکو ابھی بڑا عرصہ ہے ۔ کہان تک انتظار کیا جائے اب اس سفر سے یہی فائدہ اوٹھانے کا ارادہ ہے کہ آپ کے لیے یہان کی بنی ہوئی ایک چھری لائے جائے ۔ بہت سے بوسون کے ساتھ ۔

"ایلن"

بیوہ بوڈاسی نے کہا ۔ "لنگری مین تو کسیکو بھی مین نہین جانتی اور نہ اس نام (ایلن) کے سننے سے مجھکو کسیکا خیال آتا ہے"

اس سے یہ امر خوب واضح ہے کہ اس خط کا کاتب وہی شخص ہے جس نے کہریا ٹی سے دروازے پر یہ عبارت لکھی تھی "مین پیر نہ آون گی ایلن ۔ جمعہ" یہ چھوکری جو لنگری سے پیرس مین آئی تھی بوڈاسی ڈیزاری کے کمرے پر کئی بار ضرور ہی آئی ہوگی ۔ اور اوسنے اوسے یہان نہ پایا ہوگا ۔ اور اوسوقت محافظون کے ساتھ سوال کرنے سے بھی ضرور بچی ہوگی ۔ ہم بے فائدہ

اوس چھوٹی سی چیری کو ڈبو نڈتے ہیں جسکے لنگڑی سے لانے کا وعدہ خط میں کیا گیا تھا ۔ ایلین کو بوڑھی سے ملنا ممکن نہ تھا ۔ ہم اوس جیسی گھڑی کو نیچے اوتارتے ہیں جو کھونٹی پر پلنگ کے سرانے لٹک رہی ہے ۔ وہ بند ہے ۔ اوسکی کانٹے ڈیڑھ پر ٹھہرے ہوئے ہیں یہ پرانی وضع کی گھڑی اوسی قسم کی ہے جسے "وارننگ پنیس" (گرم کرنے کی کڑاہی) کہتے ہیں ۔ اوسکے مجلا روغنی ڈائل پلیٹ پر جس میں گھنٹوں کے عربی ہندسے پڑے ہوئے ہیں ایک موٹا محدب آئینہ چوڑے مدور فریم (چوکھٹا) میں جڑا ہوا لگا ہے ۔ جو ایک کنگے کے ذریعے سے کھلتا ہے ۔ یہ گھڑی سامنے کی طرف سے کنجی دی جاتی اور ملائی جاتی ہے ۔ اوسکے نیچے کا ڈھکنا اطراف سے کسقدر اونچا ہوا اور بیچ میں تھوڑا سا چپٹا ہے ۔ اوس میں کوئی کھٹکا نہیں ہے ۔ مگر اوس میں کھولنے اور بند کرنے کے لئے ڈبے کی طرح ایک دوہرا کنارہ ہے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ فقط مرمت ہی کے وقت عموماً یہ ڈھکنا کھولنے کی ضرورت پڑتی ہوگی ۔ اور اب جب وہ علاحدہ کیا جاتا ہے تو اس میں سے لال باریک کاغذ کا ایک ہوشیاری تہہ کیا ہوا پرچہ گرتا ہے ۔ اس کاغذ کے پرچے پر ہم کچھ پنسل سے لکھے ہوئے نمبر دیکھتے ہیں یہ ایک قسم کے نوٹوں کے نمبر ہیں جنکا روپیہ حامل کو ادا ہوسکتا ہے

سیڈیہ بوڑھی سی ۔ "میرا بہانجا ایک دور اندیش آدمی تھا اوس نے اس میں اپنے سکیورٹیوں (دستاویز الیصال رقم امانت) کے نمبر بھی رکھ دیے ہیں ۔ اگر انہیں چور اپنے ساتھ لے گئے ہیں تو یہ اون کو بہت کارآمد نہ ہونگی ۔ اب تو ہمیں نمبر معلوم ہیں ۔ ہم رقم کی ادائی کو روک سکتے ہیں ۔ یہ بڑی خوش قسمتی کی بات ہے"

میں نے کہا ۔ "یہ کوئی ایسی خوشی کی بات نہیں ۔ جیسی کہ تم خیال کرتی ہو ۔ ممکن ہے کہ اس کارروائی کا موقع ہمارے ہاتھ سے نکل گیا ہو ۔ یہ اٹالین (متعلق بہ اٹلی) سکیورٹیں ممالک فرانس میں نہیں روکی جا سکتیں اونکی خرید و فروخت ہی تو بنک کے نوٹوں کی طرح ہر جگہ بڑی آسانی کے ساتھ ہوتی ہے ۔ وہ انہیں بیچ سکتا ہے اور اون کا سود وصول کر سکتا ہے

اور کوئی بھی اوس سے جبراً یہ نہیں پوچھ سکتا کہ کہاں سے وہ اسکے پاس آئی ہیں
مگر اس مقدمے کی سنگینی پر نظر کرنے سے مجھکو یقین ہوتا ہے کہ مسٹر ان رابسن
چائلڈ برادرس بنکرس (کوٹھی والے یا ساہوکار) جو اس ملک میں اعلیٰ سے
فائنینشیل ریپریزنٹیٹو (مالی وکیل) ہیں۔ اون ضروری ہدایتوں کے جاری
کرنے میں کوئی عذر نہ کرینگے جن سے اس تحقیقات میں آسانی ہوگی"

چیسٹ ڈراز کے تیسرے خانے میں دو جوڑ ساکس (پاتابے)
موجود ہیں۔ یہ اوسی طرح کے ساکس ہیں جیسے کہ کنوے سے برآمد ہوئے تھے۔
ان میں ہی اسٹاکنگ کا بالائی حصہ جوڑا ہوا ہے۔ اور ان پر ہی دوسرے مورون
کی طرح نشان +ب + پڑا ہوا ہے۔ ہم اس غرض سے انہیں لے لیتے
ہیں تاکہ ہم اونہیں دوسرے ساکس سے ملائیں گے۔ بیوہ بوڈاسی کے بیان
کے بموجب اوسکے بہانجے پاس چار جوڑ پاتابے تھے اور غالباً چوتھا جوڑ دھوبن
کے ہاں ہے جو سرک لوڈی میں رہتی ہے۔ بیوہ بوڈاسی روروکر کہہ رہی ہے
کہ اب تک تو مجھے اپنے غریب بہانجے کے ملنے کی کچھ امید باقی تھی۔ مگر میں ڈرتی
ہوں کہ اب یہ امید ہی قطع ہے۔ دو جوڑ پاتابے تو یہاں موجود ہیں۔ ایک جوڑ
دھوبن کے ہاں۔ ایک جوڑ مارگ اسٹیشن میں ہے۔ اس حساب سے چار جوڑ کی تعداد
پوری ہے۔ بالفعل تو مجھے علاوہ نہیں ہوئی۔ جو ساکس اور دیگر چیزیں آپ
مجھے دکھائی نہیں وہ بلاشبہ ڈیزآری ہی کی ہیں۔ آپ ذرا نظر اوٹھاکر اس
الماری کے پہلے خانے کو تو دیکھئے۔ دیکھئے دیکھئے! وہ کاغذوں کے
بنڈل کے پاس کچھ شیشیاں دھری ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔ جیسا کہ میں نے
آپ سے بیان کیا ہے مسٹر لوڈن کیمسٹ نے یہی شیشیاں میرے بہانجے
کو مہانک کا زخم دھونے کے لئے دی تھیں۔ یہ کیمسٹ سرک آرٹس پر رہتے
ہیں۔"

واقعی ان بوتلوں میں خارجی استعمال یعنے جلد پر لگانے
کے لئے کسی قسم کا عرق تھا۔ اور کیمسٹ مذکور کا ایڈریس (نام اور پتہ) اوپر
موجود ہے۔ اس شہادت اور کمرے کی مختلف چیزوں کی جانچ کے نتائج

دونوں کو باہم ملاکر غور کرنے سے صاف واضح ہوتا ہے کہ اس تمام پر تقتل کا ارتکاب نہیں ہوا۔ یقین ہے کہ ڈیزاری بوڈا سی کی عدم موجودگی میں کوئی شخص رات کو اوسکے کمرے میں اس غرض سے آکر چراغ جلا جاتا ہے کہ لوگوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہو کہ یہ بڈھا آدمی گھر میں موجود ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کو ڈیزاری کا غائب ہونا تا امکان حوالت تک چھپانے میں کوئی فائدہ ہے۔ اسلئے اس مخفی شخص کا ڈھونڈکر پکڑنا ایک ضروری امر ہے۔ اس غایت کے حصول کے لئے فقط ہی تدبیر کارگر ہوسکتی ہے کہ ہوشیاری اور ہنرمندی کے ساتھ اس مکان کی نگرانی اور دیکھ بھال کی جائے۔ اسواسطے یہ نازک کام صیغۂ تحقیقات کے دو انسپکٹر دن کے سپرد کیا جاتا ہے جنہیں ہم نیچے محافظوں کے کمرے میں چھوڑ آئے تھے۔

اب ہم انہیں حسب ذیل تحریری ہدایتیں دیتے ہیں:۔

ف۱ پلنگ کے سرہانے اور پائینتی جو دو چھوٹے حجرے ہیں اون میں سے کسی ایک میں ہر وقت پوشیدہ رہنا چاہیئے۔

ف۲ سوا اشد ضرورت کے شام کے سات بجے کمرے سے باہر نہیں جانا چاہیئے۔

ف۳ ایک وقت میں فقط ایک ہی انسپکٹر کھانا کھانے کے لئے جا سکتا ہے۔

ف۴ بتی یا آگ جلانے۔ چورٹ پینے۔ کھڑکیاں کھولنے۔ اور کسی چیز کو اوسکی جگہہ سے ہٹانے کی ممانعت کی جاتی ہے۔

ف۵ نہ تو باتیں کی جائیں۔ اور نہ ذرا سا بھی شور و غل کیا جائے۔

ف۶ جو شخص کمرے کے اندر داخل ہو اوسکو فوراً پکڑ کے گرفتار کرنا چاہیئے۔

ف۷ ایسے گرفتار شدہ شخص کو یہیں پہرے میں رکھنا چاہیئے۔

اور محافظ مکان کے ذریعے سے اسکی اطلاع ہمین فوراً دینی چاہیئے ۔
ہم ان عہدہ دارون کو ہدایات مذکورہ بالا کی تعمیل کے لئے مندرجۂ ذیل وارنٹ کے ذریعے سے ضروری اقتدار دیتے ہین تاکہ اونکی کارروائی عدالتی یا قانونی سمجھی جاسکے ۔ اس وارنٹ کی عبارت جسے ہم اونکے حوالہ کرتے ہین یہ ہے ۔!

"باسم القانون

"ہم کامسٹوبیس کمشنر پولیس بلدہ پیرس بالخصوص ضلع
"اوڈین مددگار پبلک پراسکیوٹر حسب دفعات (۴۰) (۴۹)
"اور ۵۰ مجموعہ قوانین فوجداری تمام عہدہ داران پولیس فورس
"(جماعت کوتوالی) کو حسب ذیل آڈر اور حکم دیتے ہین کہ۔
"مسٹر ڈیزاری لوڈاسی کے لاجنگ (ہوٹل کے کمرے)
"واقع مکان نمبر (۵۹) سڑک ڈوفائین مین جو کوئی شخص گستا
"ہوا معلوم ہو وہ حسب قانون گرفتار کیا جائے اور ہمارے
"سامنے لایا جائے تاکہ وہ اون الزامات کی جوابدہی کرے
"جو اوسپر لگائے گئے ہین"

"اور ہم ہر ایک عہدہ دار پولیس سے بھی یہ درخواست
"کرتے ہین کہ وارنٹ ہذا کی تعمیل مین جسپر ہماری مہر اور دستخط
"ثبت ہین ۔ اگر کوئی ضرورت پڑے تو وہ امداد و اعانت فرمائین

"مقام پیرس
"مرقومہ ۴ فروری سنہ ۱۸۶۹ء
"(شد حد دستخط) جی سیس
"کمشنر پولیس"

یہ ہدایتین دیکر اب ہم اپنی دریافت کا سلسلہ جاری کرتے ہین اور جو پہرہ چوکی ہم نے یہان مقرر کی ہے ۔ اوس کے نتیجے کا انتظار کھینچتے ہین ۔

فصل (۱۰)

جب میں دو انسپکٹروں کو بوڈاسی کے کمرے میں متعین کر کے روانہ ہونے لگا اوسوقت میں نے ان کو اپنی ہدایتوں پر حرف بحرف عمل پیرا ہونے کے لئے بہت بڑی تاکید کی۔

میں نے اون سے کہا "جنٹل مینو! ہوشیار رہو۔ اب یہ فیصلی کارروائی پر آن لگے ہیں۔ پکڑو اور خود نہ پکڑے جاؤ"

سینیر انسپکٹر نے جواب دیا "مسٹر کمشنر! آپ اطمینان رکھئے ہم اپنی نگران آنکھوں کو کھلا ہوا رکھیں گے"

جب میں آہستہ آہستہ سیڑھیوں سے اوترنے لگا تو اوسوقت میں نے میڈیم بوڈاسی سے کہا جو میرے پیچھے پیچھے چلی آرہی تھی۔ میڈیم اتنے مجھ سے کہا تھا "یہ آخری ملاقات تھی جبکہ میرا بہانجہ چودھویں دسمبر ساڑھے چار بجے مجھ سے ملا تھا۔ اور رخصت کے وقت اوس نے مجھ سے کہا تھا کہ میں عینک ساز کی دوکان پر جاتا ہوں جو سڑک کونٹی پر واقع ہے"

میڈیم بوڈاسی "جی ہاں کہا تھا"

میں نے پوچھا "کیا تمہیں اس تاریخ کا یقین کامل ہے"؟

بیوہ بوڈاسی "اس کا ایسا ہی یقین ہے جیسا کہ مجھکو اس امر کا ہے کہ میں اسوقت زندہ ہوں اور میرا غریب بہانجہ مردہ ہے۔ اس یقین کی وجہ یہ ہے کہ اوسیدن میں نے اپنے ایک چچیرے بھائی کے نام خط لکھا تھا۔ اور اتفاقیہ یہی دن اون کی سالگرہ کا بھی تھا۔ مجھے یاد ہے کہ میں نے اس خط کے خاتمے پر یہ بھی لکھدیا تھا "ڈیزاری ابھی میرے پاس آیا تھا ہنسی خوشی طرح ہے۔ اور اب تک وہ اپنے تئیں نوجوان ہی

اسطرح ہم باتین کرتے ہوئے سڑک پر پہونچے جہان ہماری گاڑی کھڑی تھی۔

مین نے پوچھا "کیا آپ میرے ساتھہ اپنے بہانجے کی دہوبن پاس چلتی ہین؟"

بیوہ بوڑہا سی "نہایت خوشی کے ساتھہ۔ وہان اور جہان کہین اور دوسری جگہہ آپ ضروری سمجھین۔"

ایک لحظہ ہی کے بعد ہم سڑک لوڈی پر جا پہونچے۔

دہوبن نے بیوہ بوڑہا سی کو دیکھتے ہی پوچھا۔ کیا تمہارا بھانجا مرگیا؟"

میڈیم لوڈا سی نے جواب دیا "تمہین کیسے معلوم ہوا"

دہوبن "وہان مجھے تو ایسا ہی خیال گذرا۔ وہ اپنے دھلے کپڑے لینے نہین آیا۔ بلا ناغہ وہ ہر جمعرات کو آیا کرتا تھا۔ یہ اوسکے آنے کا معین دن تھا۔ اور آج اوسکے آنے کا دن تھا۔ وہ چھوٹا سا بوڑہا جنٹلمین تو بڑا ہی دلگی باز آدمی تھا۔ وہ تو میری ہر چھوکری کے ساتھہ محبت کی باتین کیا کرتا تھا اور ایسی باتون سے اون سب کا جی خوش کیا کرتا تھا"

مین نے پوچھا "میڈیم! کیا آپ اسکے آخری بار یہان آنے کی ٹھیک تاریخ بتا سکتی ہین؟"

دہوبن "آپ ذرا تامل فرمائیے۔ یہ بڑی آسان بات ہے مین نے یہ تاریخ اپنی چھوٹی سی یادداشت مین لکھہ لی تھی۔ بارہوین دسمبر کو سنیچر کے دن اسنے اپنے میلے کپڑون کی گٹھری مجھے لاکر دی تھی۔ اور آج فروری کی چوتھی ہے تو اس حساب سے اسکے کپڑے ڈالے ہوئے ۵۶ دن ہوئے تب سے اوسکے کپڑے میرے پاس تیار رکھے ہین"

کپڑون کا بنڈل میرے حوالے کیا گیا اور مین نے اسکو کھولکر جو دیکھا تو اوس مین ایک جوڑا تابے کے تلے جن پر اوسیطرح کا نشان + ب + پڑا ہوا تھا جیسا کہ دوسرے جوڑون پر تھا۔ ان پر تالون کو دوسرے ساکس

کے ساتھ باہم مقابلہ کرنے کی غرض سے میں نے لے لیا۔ بعد ازاں میں سوار ہو کر عینک ساز کے ہاں گئے جو کوئی محلہ میں رہتا تھا اوس بیان کیا کہ ڈیزاری بوڈاسی ایک فولادی کمانیوں کی عینک نیلے شیشے جوڑنے کے لئے چودھویں دسمبر کو میرے پاس چھوڑ گئے تھے،، یہ کہکر ایک عینک کا خانہ بیوہ بوڈاسی کے حوالے کیا۔

عینک ساز،، ۔ آپ کے بہانجے میرے ہاں سے تو بہت کم خریدتے تھے ۔ مگر میں انہیں خوب جانتا ہوں ۔ مجھے یاد ہے کہ جب وہ یہ گلاسس (عینک کے شیشے) لائے تھے تو اوسوقت ایک شخص اون کے تھا ۔ یہ آدمی اون سے عمر میں چھوٹا تھا ۔ اور اون سے بہت ہی بے تکلف اس بے تکلفی سے مجھے معلوم ہوا کہ وہ اون کا لڑکا تھا،،

میڈیم بوڈاسی نے کہا ۔،، میرے بہانجے کے تو کوئی لڑکا میں نے پوچھا ۔،، کیا وہ دیر تک تمہارے پاس تھے،،

عینک ساز ،، فقط چند ہی لمحے ۔ جاتے وقت تذکرتا اوہنوں یہ کہا تھا، ہم حمام کو جاتے ہیں، جسے میں نے اون کا بیٹا سمجھا تھا اوس سے سٹرٹین کے حمام کی نسبت کچھ گفتگو کی تھی ۔ مگر بوڈاسی نے کہا تھا، میں اس حمام کو نہیں پسند کرتا،،

میڈیم بوڈاسی ۔،، میرا بہانجا تو پوآن کے حمام میں جانے عادی تھا ۔ جو کارمس کی سڑک پر واقع ہے ۔ وہ ہمیشہ اپنے ساتھ اس حمام کے کچھ ٹکٹ لیجاتا تھا ۔ اور کبھی کبھی ایک دو ٹکٹ مجھے بھی دے دیا کرتا تھا ۔،،

میں نے دل میں کہا ۔،، اسی سلسلے سے دریافت کرنا چاہئے اور میں نے گاڑی بان کو پوآن کے چلنے کی ہدایت کی،،

سنہ ۱۸۶۶ء میں یہ نہانے دھونے کا کارخانہ اس غرض سے اوٹھا دیا گیا تھا کہ اوسکی جگہ سینٹ جرمن کی عمارت بنائی گئی تھی ۔ پرانے

شہر پیرس کے بچے کھچے آثار قدیمہ مین سے یہ ایک حمام بھی تھا - اس حمام کا صدر ملازم جس سے مین نے باتین کین بوڈاسی کو خوب جانتا تھا مگر اوسے اسکے یہان آخری مرتبہ آنے کی نسبت کوئی بات یاد نہ تھی - جب ایک اور ملازم سے پوچھا گیا جو بہ نسبت دوسرون کے پرانا تھا اور جو اپنے ہمجولیون کے چال چلن سے بھی اچھی طرح واقف تھا تو اس نے حسب ذیل جواب دیا :-

"عرصے سے پاپا ڈیزاری یہان نہین آئے - نیو ایر (آغاز سال کی عید)
"سے تو مین نے اونہین کہین نہین دیکھا - سال مین بارہ مہینے
"ایک بار وہ ہمیشہ مجھے کچھ انعام دیا کرتے تھے - میرے انعام دینے
"والون کی فہرست مین اون کا نام سب کے نیچے درج ہے - یہ دیکھئے
"ابھی تک اون کے نام پر خط نہین کھینچا - اپنے کامون مین وہ بڑے
"ہی وقت کے پابند تھے - اور ہمیشہ قریبًا چھ ہی بجے غسل کیا کرتے
"تھے - گذشتہ گرمیون مین اون کا اپنا کچھ علاج جاری تھا اور
"وہ قریب قریب ہر روز یہان آیا کرتے تھے - مجھے خیال پڑتا
"ہے کہ مین نے اون سے سنا تھا کہ میری ٹانگ مین زخم ہے"

مین نے پوچھا - "کیا تم کو اوسکے اخیر مرتبہ یہان آنے کی تاریخ اچھی طرح یاد نہین ہے؟"

ملازم - "جی ہان یاد ہے مجھے یہی یاد ہے کہ اوسوقت اونکے ہمراہ کوئی آدمی تھا جسکی عمر اون سے کم تھی - اور انہین پاپا کہتا تھا - مین اس منٹلین کو اون کا بیٹا سمجھتا تھا - اپنی عادت کے خلاف مسٹر بوڈاسی نے مجھ سے دو حمام خانہ والا کمرہ طلب کیا - اور چونکہ اوسوقت کوئی ایسا کمرا خالی نہ تھا لہذا اوسوقت اونہون نے کہا تھا "خیر کچھ مضائقہ نہین - ابھی تو صرف پانچ ہی بجے ہین - چھ بجنے کے پہلے نہانے کی مجھے کوئی ایسی ضرورت نہین - کیونکہ اس عرصے مین کھانا بھی بالکل ہضم ہو جائے گا" اون کے ہمراہی شخص نے کہا تھا "بہت درست - پاپا - ہر چیز پر تندرستی کا خیال مقدم چاہیئے"

مین نے حمامی کا شکریہ ادا کیا - اور سیڈیم بوڈاسی سے پوچھا

"وہ کس ریسٹورینٹ (ایک قسم کے ہوٹل جہاں تمہارا بہنوئی کھانا کھایا کرتا تھا" ہم
میڈیم بوڈاسی نے جواب دیا۔ "ریسٹ اسکیک (خرگوش کی
چون چون) والے ریسٹورینٹ میں۔ جو ٹرک کورس پر واقع ہے"
میں نے کہا۔ "یہ تو عجیب وغریب نام ہے"
میڈیم بوڈاسی نے "لوگوں نے اس مکان کا یہی نام رکھا ہے
کیونکہ اسکا مالک جوہر قل ثانی ہے اور جسکا جسم پیپے کی طرح موٹا اور گول ہے اپنے
گاہکوں کی شکایتوں کا ہمیشہ ایک خاص لہجے سے یہی جواب دیا کرتا ہے "یہ تو
خرگوش کی چون چون کی برابر بھی نہیں" بعض گاہک تو فقط یہی کلمہ اسکی زبان سے
سننے کے لئے شکایت کرتے ہیں۔ ہر شخص اسے سنکر خوش ہوتا ہے اور عموماً
یہ مکان لوگوں سے بھرا ہوتا ہے"
میں نے کہا۔ "میں اس آدمی سے جاکر ملنا چاہیئے۔ شاید کوئی
کارآمد بات اس سے دریافت ہو"
جب ہم اس "خرگوش کی چون چون" نام والے کھانا کھانے کے مکان
میں داخل ہوئے تو اوسوقت یہاں کوئی گاہک یعنے کھانا کھانے والا شخص موجود نہ تھا
اسکا مالک جو پیرس کی ایک بہت بڑا تھیلا یا گولا تھا۔ اور باوا آدم کے زمانے کا لباس
پہنے ہوئے تھا۔ خود ہی اپنے ہاتھ سے کھانا پکاتا تھا۔ اسوقت وہ کسی کام میں
مصروف نہ تھا۔ اور کاؤنٹر (روپیہ گننے کی میز) پاس کھڑا ہوا اوس عورت سے
باتیں کر رہا تھا جسکے سپرد خزانے کا صندوق تھا۔ اور جسکا چہرہ تشتر دین کی الماری
کے کھلے ہوئے خانوں میں سے صاف نظر آتا تھا جن میں فصلی میوے سجے ہوئے
تھے۔ میں نے اس مکان والے سے اپنے یہاں آنے کی وجہ بیان کی۔
ریسٹورینٹ کا مالک "افسوس مجھے تو کچھ ہی نہیں معلوم جو
آپ کو بتاؤں۔ میں تو فقط اوسوقت جواب دینے کے لئے چولہا چھوڑتا ہوں جب میرے
ہاں کھانا کھانے والوں میں سے کوئی صاحب بخت وپز کی نسبت کوئی شکایت
کرتے ہیں۔ جس آدمی کا حال آپ دریافت کرتے ہیں۔ اگر وہ میرے کھانے کا
شناسا نہ تھا تو میں اوسے نہیں جانتا"

جو عورت خزانے کے صندوق پاس کھڑی ہوئی تھی اور جو رسید بیٹ
والے کی بیوی تھی اوسنے کہا "مین اوسے جانتی ہون - پاپا ڈینیاری تو ہمیشہ
ہمین کھانا کھاتا تھا - وہ اکثر اپنے ایک دوست کے ساتھ یہان آیا کرتا تھا - اس آدمی
کا نام پیری ہے اور وہ ایک درزی ہے جو سترک میئر رائین پر رہتا ہے - جب
سے اس عورت کی شادی ہوئی ہے اوسوقت سے مین نے ان دونون کو کبھی
نہین دیکھا - علاوہ ازین اب وہ کسی اور جگہ سکنڈ مانٹ مرٹری کے نزدیک
اوٹھ گیا ہے اور وہین جاکر بسا ہے - اور چونکہ پاپا ڈینیاری تب سے یہان
نہین آیا - اسلئے میرا گمان ہے کہ وہ اپنے دوست کے ساتھ کہین بحری سفر
پر گیا ہوا ہے"

مین نے پوچھا - "کیا وہ کبھی تمہارے دیندار ہین - "

عورت - "وہ ہمیشہ نقد روپیہ ادا کرتے تھے"

مین نے کہا - "مین خیال کرتا ہون کہ شاید اس صورت مین
تو تم مجھے وہ تاریخ نہین بتاسکتین جبکہ انہون نے آخری مرتبہ تمہارے مکان مین کھانا کھایا تھا"

عورت - "جی نہین کیونکہ اونکے نام میری کتابون مین درج نہین"

باورچی کی دوکان سے مین روانہ ہوکر بیوہ بوڈاسی کے ساتھ
گھر آیا - اور مین نے شام کو ۵ بجے کا وقت اس واسطے مقرر کیا کہ وہ مارگ اسٹیشن
مین اس معینہ ساعت پر آکر میرے ساتھ اوس شناخت نامے پر دستخط کرے جو
اوسکے بہانجے کی اعضا کے شناخت کی نسبت تیار کیا گیا تھا - بعد ازان مین
گاڑی مین سوار ہوکر ورنو کی سابق جاے سکونت نمبر (۴۷) واقع سترک
میئر رائین پر گیا - اب اس آدمی کی تفتیش ضروری اور لابدی تھی - اس کی نسبت
جو کچھ معمولی شبہے میرے دل مین پیدا ہوئے تھے - اب وہ قوی ہونے لگے
اور میری طبیعت مین یہ جوش و ولولہ تھا کہ مین اس مقدمے کے ہر ایک واقعہ کو
یقینی طور پر دریافت کرون - میڈیم بتیہ سنٹ لیزمی فروش کی بیوی اور
ورنو کے پہلے مقام سکونت کے اصلی کرایہ دار نے اس دفعہ مجھے یہ اطلاع کی
"جس روز سے ورنو میرا مکان چھوڑ گیا ہے یعنے ۵ جنوری سے مین نے

اوسے پھر کبھی نہیں دیکھا۔ اوس نے ہمیں اپنی شادی میں بلایا تھا۔ مگر نگاہ میں اوسکی ایسی وقعت نہ تھی جو ہم اپنے کام چھوڑ چھاڑ کر تکلیف او
مین نے پوچھا۔ "کس دن اوس نے آخری سہ ما کرایہ ادا کیا تھا"

می فروش کی بیوی۔ "نئے دن (نیو ایر س ڈے) کر اوس سہ ماہی کا کرایہ ادا کیا تھا جو اکتوبر کو ختم ہوئی تھی۔ اور جو سہ ماہی آٹھ جنوری کو پوری ہونے والی تھی اسکا کرایہ بھی اس نے اسیوقت پیشگی کر دیا تھا"

مین نے پوچھا۔ "اس نے یہ رقم کس ذریعے سے کی تھی؟"

میفروش کی بیوی۔ "پانسو فرانگ کا ایک اٹیالین سے یا نوٹ دیا تھا جسکا روپیہ نوٹ لینے والے کو مل سکتا تھا"

چونکہ مجھے یاد تھی کہ ڈینیاری بوڈاسی کے واچ کیس (گھڑ دیکھنے) کے اندر سے مختلف اٹالین سیکیورٹیون کے نمبر برآمد ہوئے۔ اسلئے مین نے اس امر پر زیادہ زور دیکر پوچھا۔ کیا جو کچھ تم بیان کر اسکا تمہین پورا یقین ہے؟"

میفروش کی بیوی۔ "کامل یقین ہے۔ جناب! اوس تو میرے سمیان وہ نوٹ اوس صراف کے پاس لے گئے تھے جو سٹرک ڈ یر رہتا ہے۔ بلا تردد اور بغیر کسی اعتراض کے بازار کے بہاؤ سے ا انسکو خرید لیا تھا اور مین نے اسکا روپیہ در بو کو دے دیا تھا"

مین نے پوچھا۔ "کیا تم اس فرم (کوٹھی) یا کمپنی سے واقف ہو جس نے تمہارے سابق لاجر کا اسباب خرید لیا یا بکوا لیا تھا؟"

میفروش کی بیوی۔ "اوسنے اپنا اسباب ایک پرا سامان فروش کے ہاتھ بیچ ڈالا تھا جو سٹرک ایکاڈی پر رہتا ہے۔ ا بجز اپنے ضروری سامان پہننے اوڑھنے کے کپڑون۔ سینے کی مشین ا

درزی کی انگیٹھی کی اور کوئی چیز اپنے نئے مکان واقع سٹرک نمبر ۱۳ میں نہیں لے گیا"

مسٹر ہوش کی بیوی نے محض نادانستہ بلا پس و پیش محبہ سے نہایت ہی مفید اور کار آمد واقعات بیان کر دیئے - میں فوراً ہی صراف پاس گیا جو سٹرک ڈوفائین پر رہتا تھا - ۱۴ جنوری کو اٹلین سیکیورٹی اس عورت کے خاوند مسٹر تھیٹ نے صراف مذکور کے ہاتھ فروخت کی تھی اوسکی یادداشت اوسنے میرے حوالے کر دی - اس سیکیورٹی کا نمبر بھی ان نمبروں میں شامل تھا جو لوڈاسی کی واچ سے برآمد ہوئے تھے -

صراف نے کہا - "دو دن بعد ہی میں نے اس سیکیورٹی کو تمام بورسی پر بیچ ڈالا تھا - میں نہیں کہہ سکتا کہ اب وہ کس کے پاس ہے"

پیشتر اسکے کہ میں اس سیکیورٹی کی مزید دریافت کے لئے اس محلہ سے روانہ ہوں - میں ایک بار اور ورکو کی ماما مسمی بیوہ پرنٹیٹ پاس گیا - جو سٹرک چالو پر رہتی تھی - میں نے اوسے گھر پر پایا - اس نے مجھے دیکھتے ہی کہا - "جناب! آپ تو مجھے بہت ممنون و شکور فرماتے ہیں میں تو ابھی آپ کے دفتر پر جانے والی ہی تھی"

میں نے کہا - "تب تو کوئی مفید بات آپ مجھ سے کہنا چاہتی ہیں"

پرنٹیٹ - "وہ تو ایک سنگین معاملہ ہے کہ میں نہیں جانتی کہ یہ خوفناک خیال کیونکر میرے دل میں گذرا - اور جب سے کہ آپ یہاں آکر گئے ہیں تب سے تو یہ خیال اسقدر میرے دل میں ترقی کر گیا ہے کہ ساری ساری رات سونا تو کیا پلک تک نہیں جھپکتی - اب تو ضرور ہے کہ میں اپنے دل کا حال آپ سے کہدوں"

میں نے کہا - "میڈیم! آپ نے تو میرے دل میں اس معاملہ کے سننے کا سخت اشتیاق پیدا کر دیا - برائے خدا جلد بیان فرمائیے"

پرنٹیٹ - "بشرطیکہ میرا قیاس صحیح ہو - تو کل آپ کا یہاں آنا پایا ڈینیاری کے گم ہونے کے متعلق تھا - اور آپ نے مجھ سے ذکر کیا تھا کہ

پندرویں دسمبر سے تو وہ مطلق دکھائی نہیں دیا"

مین نے کہا۔" ہان یہی بات ہے۔ مین نے اس کیا ہوگا"

پرٹینٹ۔" تب تو۔ مسٹر کمنز! یہ بڑے غضب بات ہے"

مین نے کہا۔" مگر تم کچھ بیان کرو"

پرٹینٹ۔ "ستر ہین دسمبر جمعرات کے دن صبح کے آ نجے جب مین جھاڑنے پونچھنے کے لئے ورکبو کے گھر گئی تھی تو اوس نے مین نے اوسے کپڑے پہن پہنا کر باہر جانے کے واسطے تیار پایا ہر چیز ترتیب سے رکھی تھی۔ بچھونا بچھا تھا۔ کمرے مین جھاڑو دی تھی۔ فرنیچر جھاڑ پونچھکر صاف کیا ہوا تھا۔ انگیٹھی مین بہت دیر سے خوب آگ جلتی ہوئی معلوم ہوتی تھی۔ کیونکہ اوسکا لوہا دہکتے ہوے کوئلے کی طرح لال پڑکر رہ گیا تھا۔"

مین نے کہا۔" تو پھر اوس مین تعجب کی کونسی بات ہے"

پرٹینٹ۔" یہ تو مسلّم ہے کہ ورکبو کچھ ایسا بڑا محنتی نہ تھا اور میرے کام کے دن تو وہ میرے کسی فرض منصبی کی انجام دہی سے بہت ہی بڑی احتیاط کے ساتھ بچتا تھا۔ مگر یہ بھی کوئی ایسی بات نہین سب سے زیادہ جس بات سے مجھے حیرت ہوئی۔ وہ یہ تھی کہ انگیٹھی کے نیچے اور اوسکے آس پاس کا مصنوعی سنگین فرش سوکھا اور صاف تھا۔ اور اوس سے کسیقدر فاصلے کی زمین اب تک تر تھی۔ اور معلوم ہوتا تھا کہ میرے آجانے سے تھوڑی دیر پہلے کمرے کا فرش خوب اچھی طرح جھاڑو سے رگڑ رگڑکے دھویا گیا تھا۔ مین نے ورکبو سے کہا۔" تم ضرور یا تو پاگل ہو یا بدحواس ہو جو تم نے سردی کے وقت اتنے بہت پانی سے سونے کے کمرے کو دھویا"

"ورکبو نے جواب دیا۔ ایسی باتین نہ کرو۔ مین تو رات گرمی کے مارے ہین کر کباب ہی ہو گیا تھا"

پرٹینٹ وڈ کیونکر،

ورلو۔ "ایک احمق عورت خواب نشہ مین چور پرانی برجس (ایک قسم کا پاجامہ) پیوند پارا کرانے یہان لائی تھی۔ اور فقط یہی ایک پائجامہ اسکے خاوند کے پاس تھا۔ مین نے اوسے اور اوسکے پرانے جیتھڑون کو شیطان کے حوالے کیا۔ اسپر وہ بڑی بگڑی اور بہت ہی غصے مین آئی اور مجھسے زیادہ بپھری۔ اور چلتے وقت بالارادہ یا اتفاقیہ ایک معدنی عرق کی بھری بوتل جو اوسکے ہاتھ مین تھی زمین پر ٹپک دی۔ اور اس بوتل کا عرق سارے فرش پر پھیل گیا۔ آگ تو جل ہی رہی تھی مجھے اندیشہ ہوا کہ مبادا یہ کوئی قابل اشتعال مادہ نہ ہو جو بھڑک اوٹھے۔ اسلئے مین نے دو گھڑے پانی جلدی جلدی فرش پر ڈالدیا۔ کاش تم خود اپنی آنکھون سے اس انتشار اور پریشانی کو دیکھتین! مجھے تو اب اوس حالت پر بے ساختہ ہنسی آتی ہے۔ مگر تم سے صاف صاف کہتا ہون کہ رات کو ذرا بھی ہنسی نہین آئی۔ اوس بوتل کے عرق مین اس قدر سخت بدبو تھی کہ مجھے کھڑکی کھلی رکھنی پڑی۔ اور اپنے دوست بیزاری کے گھر جاکے سونا پڑا۔ تم جانتی ہو کہ اوسکے سونے کا کمرا تو کچھ بہت بڑا نہین۔ مگر اسپر بھی مینے نیند کی ایک دو جھپکیان لے ہی لی تھین۔ اس جگہہ تھوڑا بہت درست کرنے کے لئے مین سویرے ہی پانچ بجے یہان واپس آیا اور باہر جانے کے لئے مین تمہارا ہی منتظر تھا۔ کام کی وجہ سے آج سارا دن مجھے باہر رہنا پڑے گا۔ اسواسطے اب دوسرے پنجشنبہ تک تمہاری کوئی ضرورت نہ ہوگی۔"

مین نے پوچھا۔ "وہان پہونچکر کیا تمہین بھی اس عرق کی کوئی بو معلوم ہوئی تھی؟"

پرٹینٹ۔ "کرے مین تو شمی کے تیل ہی کی بو تھی"

مین نے پوچھا۔ "کیا تم کو یقین ہے کہ اوس روز ستر ہوین دسمبر کی تھی؟"

پرٹینٹ۔ "اس تاریخ کے یاد رہنے کی ایک عمدہ وجہ یہ ہے

کہ ڈربو ہر ماہ میری پندرہ فرانک ماہوار ادا کر دیا کرتا تھا۔ مگر اوسوقت میرے مہینے کی تنخواہ اوسپر چڑھی ہوئی تھی۔ کیونکہ اس کا ہاتھ تنگ تھا۔ اُ اوس نے مجھے ۵۰ فرانک ادا کئے تھے۔ اور یہ کل رقم میرے واسطے اوسکے پاس موجود تھی۔ جب مین اوسکے کمرے مین داخل ہوئی تھی تو اوسوقت مین نے اوسکی میز پر دو سونے اور ایک چاندی کا ٹکڑا دیکھا تھا۔ اوسیدن مین اپنی چھوٹی سی کتاب مین اس رقم کی ادائی کا یہ نوٹ (تحریر) کر لیا تھا "۱۷ دسمبر وصول ۵۰ فرانک"

مین نے کہا۔ "میڈیم! مین نہین سمجھتا کہ تم کیون اس بات پر اتنا زور دیتی ہو۔ ممکن ہے کہ دریافت اور تفتیش کے بعد یہ ایک معمولی بات ثابت ہو۔ لیکن کیا اوسی مہینے کے آخری نصف حصے مین ڈربو نے تم سے کسی ملکی یا غیر ملکی نوٹ توڑانے کے لئے کہا تھا؟"

پرٹنٹ۔ "اس قسم کی چیز مین نے تو مین نے اوس کے پاس کبھی نہین دیکھین"

مین نے پوچھا۔ "کیا تمہین معلوم ہے کہ ۱۷ دسمبر کے بعد سے وہ سفر مین تھا؟"

پرٹنٹ "مجھے اسکی خبر نہین"

مین نے پوچھا۔ "کیا پھر اس تاریخ سے تم اوسکے پاس اکثر آتی جاتی رہی تھین؟"

پرٹنٹ۔ "اوسکی بیاہ کی تقریب مین جانے کے علاوہ مین دو جمعرات اور ۲۴ ہر اور ۳۱ ہر دسمبر کو سڑک میزرائین پر گئی تھی۔ آخری دن (۳۱ ہر دسمبر) اوس نے میرے ہاتھ مین بیس فرانک رکھ دیے تھے۔ اور چھپی نیو ایسر کی عید کی مبارک باد دی تھی"

مین نے کہا۔ "بس اتنا ہی تو مین جاننا چاہتا تھا۔ جو کچھ باتین ہم سے اور تم سے کل اور آج ہوئی ہین اون کا کسی سے ذکر نہ کرنا"

پرٹنٹ۔ "مین تم سے اقرار کرتی ہون کہ کبھی اس کا ذکر

کسی سے نہ آئے گا"

پرنٹ کے مکان سے روانہ ہوکر مین مسٹر ان رہس چائیلڈ برادران کے بنگ واقع مکان نمبر (۱۲) سٹرک رافیٹی کو گیا۔ اور اپنا کارڈ (نام کا پرچہ) بیرن گاسٹو پاس بھیجا۔ انہون نے مجھے اپنے پرائیویٹ روم (خاص کمرے) مین بلا لیا۔ اور مین نے اون سے اپنے آنے کی وجہ مختصر طور پر بیان کردی۔ اونہون نے فوراً حکم دیا کہ جن اٹھارین بانڈون کے نمبر لوڈ آسی کے وچ مین سے برآمد ہوئے تھے۔ اون کی کھتونی (کتاب روزنامچہ) ڈھونڈھ کر نکالی جائے۔ بیس منٹ بعد مجھے یہ دریافت ہوا کہ پہلے دو سال گذشتہ کا زر منافع جو ڈیزاری سے آکر وصول کیا تھا۔ مگر جو رقم منافع یا سود کہ جنوری ۱۸۶۹ء مین واجب الادا ہوگیا تھا اوسکی رسیدین ابتک بنک مین روپیہ وصول کرنے کے لئے نہین لائی گئی تھین۔ باستثنائے اوس ایک سکیورٹی کے جو ورکوٹنے تیھ منٹ کے حوالے کی تھی۔ اور جو سٹرک ڈوفائین والے صراف کے ہاتھہ بیچی گئی تھی۔

سٹرک لیفٹی سے مین دارالعدالت مین گیا اور مسٹر ارک مجسٹریٹ کو اُس کی ساری کارروائی سے اطلاع دی۔

مجسٹریٹ ۔" دریافت کا سلسلہ جاری رکھئے۔ آپ نے تو چندہی دنون مین بہت کچھہ دریافت کرلیا ہے۔ مجھے بھی اب آپ کی طرح اس مقدمے کی کامیابی کا یقین ہوچلا ہے۔ ہمین لازم ہے کہ یہ کارروائی ٹھکانے لگائین"

مین نے کہا۔" مجھے تو یہی اُمید ہے۔ اب مین مارگ اسٹیشن کو جاتا ہون۔ وہان اپنے بہانجے کا شناخت نامہ لکھنے کے لئے بیوہ لوڈ آسی میری منتظر ہوگی۔ مین اوسے لیکر یہان واپس آتا ہون تاکہ آپ اوسکا اظہار قلمبند فرمائین"۔

مجسٹریٹ ۔" مین کسیقدر دیر سے دارالعدالت جاؤن گا کیا آپ چھہ بجے تک اپنی دریافتی کارروائی کا وہ حصہ میرے پاس بھیج سکتے ہین جو مکمل خیال کیا جاسکتا ہے"

مین نے کہا۔ "آپ کے حکم کی بسر وچشم تعمیل کی جائے
دارالعدالت سے مارگ اسٹیشن تک ایک تیر کا فاصلہ
ہے۔ اس اسٹیشن کے دفتر مین بیوہ بوڈاسی بیٹھی ہوئی میرا انتظار
کر رہی تھی۔ محرر معمولی عنوان کی ایک مطبوعہ فارم (تختہ) لایا۔ اور اسے
حسب ذیل بھرنا شروع کیا۔

سلطنت فرانس پیرس ۔ ۴ فروری
پریفیکچر آف پولیس (سررشتہ کوتوالی)

مارگ اسٹیشن

نمبر	شناخت
نام	بوڈاسی
عیسائی نام	ڈینزاری
مجرد	
کس سے شادی ہوئی	میگڈلن ڈیلی
بیوہ	
اولاد	لاولد
عمر	۴۷ سال
مولد	پوٹو (مین)
پیشہ	اپ ہولسٹر (کا
	مین فرنیچر۔ پر
	بچھونے وغیرہ
	مہیا کرنے کا پ
سکونت	سٹرک ڈو فائیر
	نمبر ۵۹ (حلقہ ار

باپ کا نام ..... چارلیس
ماں کا نام ..... میری ڈوپانٹ
اقسام قتل ..... قتل عمد
سبب قتل .....
گم ہونے کی تاریخ ..... ۱۴ دسمبر ۱۸۶۶ء
جائے دفن .....

گواہ

(۱) اصلی نام اور عیسائی نام ..... گاسٹو میس
پیشہ ..... کمشنر پولیس
سکونت ..... سڑک اساس مکان نمبر ۵۳

(۲) اصلی اور عیسائی نام ..... برتھی جوارڈ۔ بیوہ بوڈاسی
پیشہ ..... پٹی باف (ٹوپی بنانے والی)
سکونت ..... سڑک فیل مکان نمبر ۹

دستخط

گواہوں کے دستخط ..... محرر کے دستخط

جی میں ..... (محرر کے دستخط پڑھے نہیں جاتے)

بیوہ بوڈاسی

جب یہ کارروائی ختم ہوئی تو میں نے بیوہ بوڈاسی کو ایگزامنگ (جانچ) والے) مجسٹریٹ پاس پہونچا دیا۔ اور میں خود سندھیہ ذیل قہوہ خانوں میں گیا۔

میزراین نمبر ۲۶۔ اور جیلی نمبر ۳۷، واقع سڑک ڈوفائین اور بگلینٹ واقع سڑک میزٹ۔ ان تینوں قہوہ خانوں کے ویٹر (ایکٹنگ

کے ملازمین جو قہوہ وغیرہ پلاتے ہیں) ڈیزآری کو اچھی طرح جانتے تھے۔ وہ اپنے دوست پیری کے ہمراہ یہاں اکثر آیا کرتا تھا۔ اور اوس کے ساتھ گنجیفہ یا چوسر کھیلا کرتا تھا۔

مین نے اپنے دفتر مین سیڈی موسلی گوپی کو اپنا منتظر پایا اوس نے شہر بروسل جانے کی مجھ سے اجازت طلب کی۔ یہان اوسے فقط زیادہ تعریفون ہی کی توقع نہ تھی بلکہ دلون کے ہاتھ آنے کی بھی بہت بڑی امید تھی۔

گوپی نے اپنی عنایت سے کہا "مجھے آدھا درجن پرجوش غزلین یاد ہین۔ ان سے غالباً برینٹ (تمام کا نام) کے نوجوان دلدادے ہوجائین گے۔ میوزک ہالون مین رکابی پیش کرتے کرتے تو مین تھک گئی اور بٹیارون کی دکانون سے ناک مین دم آگیا ہے۔ جہان مین کھونٹی کیطرح گڑگئی ہون۔ ان کا شوربہ گرم پانی ہوتا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اب میرا حوصلہ بڑھتا جاتا ہے۔ اور تھیٹرون کی ہوٹلون مین کھانا کھانے کو جی چاہتا ہے۔"

مین نے کہا "میڈیم آپ ضرور تشریف لے جائے۔ پریس مین آپ کی کوئی بہت بڑی ضرورت نہین ہے۔ براہ کرم بروسل مین پہونچکر جہان کہین آپ ٹھہرین فقط وہان کا پتہ لکھہ بھیجئے گا۔"

لبدازان وہ نائک کی پری بڑی خوشی اور بشاشت کے ساتھہ رخصت ہوگئی۔

پھر مین نے ایگزامنگ مجسٹریٹ کے ملاحظہ کے لئے ایک آفیشل رپورٹ لکھی۔ اور اس مین دن بھر کی مختلف کارروائیان اور نیز اپنی دریافتون کے نتیجے درج کئے۔ مجھے اسکی بڑی ہی فکر تھی کہ دیکھئے کسطرح وہ انسپکٹر لوڈاسی کے کمرے مین میری ہدایتون کی تعمیل کر رہے ہین۔ جب مین سڑک ڈوفائین پر پہونچا تو مین نے ایک انسپکٹر کو دروازہ کی کوٹھری مین چپ چاپ بیٹھے ہوئے اور پائپ پیتے ہوئے

پایا۔

مین نے پوچھا ۔" تم نے کیون اپنے ساتھی کو اوپر اکیلا چھوڑا اور نگرانی کی یہ جگہ نہین ہے "

انسپکٹر ۔" میرا ساتھی اوپر نہین ۔ وہ تو کھانا کھانے گیا ہے ۔ یہ اوسکے جانے کا معین وقت ہے ۔"

مین نے کہا ۔" جس عہدہ دار کے سپرد ایک ایسا مقدمہ ہو جیسا کہ تمہارے تفویض ہے اُسے کوئی وقت معین نہین کرنا چاہیئے ۔ ایسا عہدہ دار تو جب کبھی فرصت و موقع پاتا ہے تو کھانا کھا لیتا ہے ۔ اور بعض اوقات تو وہ بھوکا ہی رہ جاتا ہے "

انسپکٹر ۔" ہمارے ڈویژن کا تو یہ دستور نہین "

مین نے کہا ۔" ہمیشہ خفیہ پولیس کا یہی دستور ہے تب تو میرا قیاس ہے کہ کوئی اوپر نہین ہے "

انسپکٹر ۔" نہین ۔ مسٹر کشنر ! "

مین نے کہا ۔" مین تم سے کہہ چکا ہون کہ بعض خاص صورتون مین باہر کہین بالا دستون کے عہدے کا نام لینا خلاف مصلحت ہے سر (جناب) کا لفظ ہی کافی ہے ۔ واقعی افسوس ہے کہ اسطرح تم ہدایتون کی تعمیل کرتے ہو "

انسپکٹر ۔" مگر جناب ! چونکہ مین دروازے پاس موجود ہون ۔ اسلئے کوئی بھی میری نظر بچا کر نہ اوپر جا سکتا ہے اور نہ نیچے اوتر سکتا ہے "

مین نے کہا ۔" ممکن ہے ۔ مگر تم کو تو لوگ دیکھتے ہین ۔ ممکن ہے کہ جو نا معلوم شخص رات کو ڈیزاری کے کمرے مین آتا ہے وہ اسی گھر کا کوئی آدمی ہو ۔ تعین کیونکر معلوم ہو ا کہ تمہاری عدم موجودگی مین کوئی شخص کمرے مین نہین گیا ۔ مجھے گمان ہے کہ تم نے دروازہ تو بند ہی کر دیا ہوگا ۔ "

انسپکٹر۔ "جی نہین۔ میرے پاس کنجی نہ تھی۔ اسلئے مینے کواڑ بھیڑ دیے ہین۔"

مین نے کہا۔ "خوب اور بہت ہی خوب۔ یار! تم کہنے ملازم تو نہین۔ اور اسلئے تمہین میرے چوکی کی غایت جاننا فرض ہے۔ اگر تم خود ٹریپ کے اندر ہوتے تو تم آسانی سے اوسکا انتظام کرتے۔ مگر شاید تم اکیلے کمرے مین رہنے سے ڈرے ہوگے۔ یہ امر تمہاری عہدے کے ہرگز شایان نہ تھا۔ ایک عہدہ دار پولیس کی لیاقت۔ قابلیت۔ اور جرات اوس خوف خطر کے لحاظ سے اندازہ کی جاتی ہے جس مین کہ وہ پڑتا ہے۔ اگر ڈر کی وجہ سے تم نے اپنی متعین جگہ چھوڑی ہے تو بہت اچھا میرے ساتھ آؤ۔ جب تک تمہارا ساتھی آئے مین ہی تمہارے پاس رہون گا۔"

مین جلدی جلدی سیڑہیون پر چڑہا اور انسپکٹر میرے پیچھے پیچھے تھا۔ اور مین نے دروازے کو بڑا ہوا نہین بلکہ واقعی کہلا ہوا پایا دروازے مین اور کمرے کے اندر تمباکو کی ایک کڑی بو محسوس ہوتی تھی۔

مین نے کہا۔ "مجھے معلوم ہوتا ہے کہ میری ہدایت کے خلاف تم نے تمباکو کو پیا ہے۔ اون سگریٹون اور دیا سلائیون کے ٹکڑون کو دیکھو جنہین تم چمنی کے سامنے ہی پھینکتے رہے ہو۔ تم نے کھڑکی بھی کھولی ہے۔ وہ زمین پر ایک پن پڑی ہوئی ہے۔ اسکے ذریعے سے مین نے پردون کو باہم جوڑ دیا تھا۔ اور اس سے میری یہ غرض تھی کہ مجھے یقین ہو کہ آیا میری ہدایتون پر عمل درآمد ہوا ہے یا نہین۔ اس بات کے جانچنے کا یہ میرا ایک خاص طریق تھا۔ میز پر کچھ بالتصویر اخبار بھی رکھے ہوئے ہین۔ وہ الماری مین سے نکالے گئے ہین۔ ان سیاہی کے تازے داغ دہبون سے معلوم ہوتا ہے جنہین مین سارے اخبارون پر جا بجا دیکھتا ہون کہ تم نے اسپر ضرور بالضرور اپنی رپورٹ لکھی ہے۔"

پولیٹیکل ڈویژن کے اس انسپکٹر نے اسکے جواب مین ایک لفظ بھی اپنی زبان سے نہ نکالا۔ گلوکلاک پر مین نے نظر ڈالی وہ بندتی

مین نے کہا "مین خیال کرتا ہون کہ تم نے یہ تو دیکھا ہوگا
کہ یہ گھڑی جسکی کنجی نہین دی گئی کب بند ہوگئی تھی"
انسپکٹر۔ "نہین جناب! مگر دس منٹ کی آگے پنڈولم ہل رہا تھا"
مین نے اپنی واچ (جیبی گھڑی) دیکھی۔ اوس مین پانچ بج کے
۲۰ منٹ ہوئے تھے۔ کلاک (دیواری گھڑی) کے کانٹے ساڑھے بارہ
پر ٹھہرے ہوئے تھے۔ چونکہ بدبو کے مارے میرا سر پھٹا جاتا تھا۔ اسلئے
مین نے ایک کھڑکی کھولدی تاکہ تمباکو کا دھوان باہر چلا جائے۔ مین نے
وہ بالتصویر اخبار پھر الماری مین سمیٹ کر رکھ دیے جو میز پر پھیلے ہوئے پڑے
تھے۔ پھر مین تین کرسیون مین سے ایک پر بیٹھ گیا۔ اور میز پر کہنیان ٹیک کر
دونون ہاتھون سے مین نے اپنا سر پکڑ لیا اور اپنی آنکھین بند کر لین۔
اس طرح مین چپ چاپ اپنے خیالون مین ڈوبا ہوا بیٹھا رہا۔
اسوقت میرے دماغ مین یہ خیالات آئے کہ "میرے مددگارون نے تو بڑی ہی خراب مدد بھجوادی۔
اور ان کی بے وقوفی اور بے پروائی سے شاید میری ساری کارروائی
برباد ہوگی۔" ایسے خیالون کے آنے سے میرے دل پر مایوسی
چھا گئی۔ مجھے معلوم ہوا کہ گویا مقدمہ ہاتھ سے نکل گیا۔ اور دفعتہً دل پر ناامیدی
کی برچھی لگی ـــــ میری یہ رائے قایم ہوئی کہ بہت بہتر ہوگا کہ اس دریافت
کی کارروائی ایک دم سے موقوف کردی جائے۔ اور اسکے سارے کاغذات
ایگزامننگ مجسٹریٹ کے پاس واپس کر دیے جائین۔ پھر اونہین اختیار ہوگا
کہ وہ اس مقدمے کی دریافت میرے کسی معمولی عہدہ دار کے سپرد کردین گے
جو مجلس عدالت کے متعلق ہوگا۔" مگر پھر بتدریج میرے دل کی حالت درست
ہوئی اور معمولی قلبی سکون پیدا ہوا۔ اور پھر ایک بار اگر عقل نے دستگیری
کی۔ بعد ازان مین نے اس گورکھ دھندے کے مختلف پہلوؤن۔ اور
جوانب پر اپنے خیالات کو دوڑنے کی اجازت دی جسکا سلجھانا میرا فرض تھا
جب اسطرح سے یہ خیالات کے گھوڑے اپنی حالت پر چھوڑ دیے جاتے ہین
اور اگر یہ کہنا جائز ہے) اس کا لبد خاکی کے اثر سے رہائی پاتے ہین

(یعنے جب کوئی جسمانی درد و دکھ وغیرہ نہین ہوتا) تو وہ بہت دور نکل جاتے ہین اور اپنے آگے ایک غیر محدود میدان دیکھتے ہین۔

جب میری آنکھین کھلین تو اوس بنچ پر میری نظر پڑی جس پر میں بیٹھا تھا۔ مجھے خواب کی طرح یہ تصور بندھ گیا کہ "دو آدمی یعنے قاتل و مقتول میرے دائین بائین اور باہم آمنے سامنے بنچ پر بیٹھے ہوے مل جل کر کھا پی رہے ہین" مین نے اس سرے مین جو اسرار مخفی کا خزانہ تھا اپنی ساری پچھلی کارروائی کی نظر ثانی کی جو اب تک ختم ہو چکی تھی۔ اور مندرجۂ ذیل نوٹ (مختصر باتین) چند کاغذ کے ٹکڑون پر قلم بند کر لئے جنہین ڈیزاری یہان رکھا ہوا چھوڑ گیا تھا۔:

"اب ڈھلوان اور گھاٹون کا وسیع میدان پاک و صاف ہے اس میدان مین جہان اب ہر قدم پر زیادہ تر صاف راستہ ہے۔ سمندر یا نیٹ طرف بہتا ہوا چلا جاتا ہے۔ ایک ہفتہ آگے چار دن طرف تاریکی ہی تاریکی تھی آج کئی طرف اوجالا معلوم ہوتا ہے۔ اسکو مقابلہ کرنے اور اوسکو چھوڑنے کے بعد مندرجۂ ذیل نتایج نکالے جا سکتے ہین۔

"ڈیزاری بوڈاسی ہی وہ آدمی ہے جو کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا ہے۔ باوجودیکہ سر موجود نہین تاہم ہیوہ بوڈاسی کی شہادت سے لاش کی شناخت پورے طور پر ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ پہلے نابون کو جن پر اوسنے خود + ب + کا نشان ڈالا تھا۔ اور بھورے سوتی پاجامے کے ٹکڑے اور نیلے اونی پارچے کو پہچانتی ہے جس مین کالی گوٹ لگائی گئی تھی۔ اوسکے بھتیجے کی داہنی پنڈلی پر زخم کا ایک داغ بھی تھا وہ داغ موجود ہے۔ اور مین یہان اون شیشیون کو پاتا ہون جن مین وہ عرق تھا جو اوس زخم پر لگایا گیا تھا۔ یہ سب ایسے واقعات ہین جو مقدمہ کی جان ہین اور جنکی صحت مین کسیکو بھی کوئی شک و شبہ نہین ہو سکتا یہان تو کوئی غلطی نہین۔ مقتول کا نام ڈیزاری بوڈاسی ہے جرم کا سبب ظاہر ہے سرقہ

کس نے ڈیزآری بوڈاسی کو قتل کیا یا کرایا۔ اور بعد ازاں ہر قسم کا ارتکاب کیا۔ جرم کیا اس کی جورو نے؟ یہ سوال تو فضول ہے۔ باہمی رضامندی کے ساتھ ان دونوں کو علیحدہ ہوئے چالیس برس سے زیادہ عرصہ گذرا ہے۔ اس وقت سے وہ ویہات میں رہتی ہے۔ اب تو وہ سن رسیدہ ہے۔ کوئی شہادت ایسی نہیں جس سے یہ ثابت ہو کہ وہ پیرس میں موجود تھی اسلئے یہ ناممکن ہے کہ اس پر ذرا سا بھی شبہ کیا جائے۔ بعض تیاسات کی امداد سے وقوع جرم کی ٹھیک یا کم و بیش تاریخ معین کی جا سکتی ہے۔ چودھویں دسمبر شنبے کے دن آخری مرتبہ لوگون نے بوڈاسی کو دیکھا تھا۔ اسی دن ساڑھے چار بجے شرک نیمل پر وہ اپنی پھوپھی کے ساتھ تھا۔ پونے پانچ بجے وہ عینک ساز کی دوکان پر تھا جو محلہ کونئی میں واقع ہے۔ اس وقت بھی وہ اکیلا نہ تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ پانچ سے سات تک وہ شرک کامرس کے حماموں میں تھا۔ یہاں بھی وہ کسی کے ساتھ تھا۔ سات سے آٹھ بجے تک اس نے غالباً حسب معمول ریسٹ اسکیک ہوٹل واقع محلہ بوڈرس میں اپنے دوست پیری ورلو کے ساتھ کھانا کھایا تھا۔

"کیا یہ ورلو وہی شخص نہ تھا جو اس کے ساتھ عینک ساز کی دوکان پر اور حماموں میں گیا تھا۔ جہاں انہوں نے دو حمام والا کمرہ مانگا تھا؟ کیا یہ وہی آدمی نہ تھا جو ڈیزآری کو پاپا کہتا تھا۔ اور جو اوس کا بڑا ہی دلی دوست تھا؟ یہ ممکن ہے بلکہ اغلب ہے۔ بوڈاسی اور ورلو ایک جان دو قالب تھے۔ اور ہمیشہ ساتھ رہتے تھے۔ آٹھ سے گیارہ بجے تک غالباً وہ گلینٹ۔ میزراین۔ یا بیلی کے قہوہ خانہ میں حسب عادت گئے ہوں گے جہاں کہ وہ اکثر جایا کرتے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ڈیزآری بوڈاسی کا رشتۂ حیات یہیں پر ٹوٹا ہے۔

"پندرہویں اور سولھویں دسمبر کو نگل اور بدھ کے دن وہ کہیں نہیں دکھائی دیا۔ سترہویں تاریخ جمعرات کی صبح کو آدمی کی ایک ران دریائے سین میں مقام سینیٹ پیرس کے متصل ملی تھی۔ جو عدالتی ڈاکٹر اس عضو کی جانچ کے لئے بلائے گئے تھے انہوں نے یہ رائے ظاہر کی تھی کہ دو دن سے زیادہ وہ پانی میں نہیں رہا۔ پھر یہ تحقیق ہوا کہ یہ آدمی کی ران اون ٹانگوں میں سے کسی ایک ٹانگ کا ٹکڑا ہے جو شرک پرنسی کے کنوئیں سے برآمد ہوئی ہیں اسلئے یہ ران بوڈاسی کی لاش کا ایک ٹکڑا ہے۔ غالباً یہ قتل اوس رات ہوا ہے جو چودھویں (دوشنبہ) اور پندرہویں (منگل) دسمبر کے بیچ میں تھی

لیکن گمان اس جرم کا ارتکاب ہوا ہے ۔

"لاریب ایک مکان میں ۔ پس صرف تین ہی مکان ایسے ہیں جن کی نسبت شبہ ہو سکتا ہے ۔

پہلا ۔ یہ سڑک ڈوفائن والا مکان ۔ اسی کمرے میں نہیں یہاں تو کوئی شئے یا علامت ایسی نہیں پائی جاتی جس سے یہ گمان پیدا ہو کہ یہاں کوئی آدمی قتل ہوا ہے ۔ مگر یہ کمرا تو عزاخانہ ہو گیا ہے ۔ یہاں قاتل غم والم کرتا ہے ۔ اور یہاں وہ رات کو مجرم کی طرح (حالانکہ وہی مجرم ہے) چھپ کر چراغ جلانے آیا کرتا ہے تاکہ لوگوں کو باور کرائے کہ اس مردے کے کمرے میں کوئی زندہ ہے ۔

دوسرا ۔ سڑک پرلنی والا مکان ۔ چونکہ اس کے کنوئیں سے دو نانگین برآمد ہوئی ہیں ۔ اسلئے اسکی طرف بھی شبہ ہو سکتا ہے اور یہ کنوان بھی اس حادثے سے تعلق رکھتا ہے ۔ مگر اس مکان کے سارے مکین بہت معزز اشخاص رہتے ہیں ۔ یہ امر ہماری دریافتوں سے ثابت ہوتا ہے ۔ نہیں یہ جرم یہاں نہیں واقع ہوا ہے ۔

تیسرا ۔ سڑک میزراین والا مکان ۔ یہ وہی مکان ہے جہاں کہ مقتول کا دلی دوست ورلبو رہتا تھا ۔ یقیناً یہیں ڈیزاری نے دم چھوڑا ہے ۔ اور اسی جگہ وہ اپنے قاتل کی مزبون کا کشتہ ہوا ہے مگر اپنے جرم کی ساری علامتیں مٹانے کے لئے قاتل کو بہت وقت ملا ہے ممکن ہے کہ یہ مکان چھاڑ پونچھ کے بالکل صاف کر دیا گیا ہو ۔ دسویں جنوری سے اس مکان میں نئے کرایہ دار آکر اترے ہیں ۔ میرے نزدیک فی الحال اس مکان کی تلاشی مصلحت کے خلاف ہے ۔

"یہ شخص ورلبو اس واردات سے بہت ہی تعلق رکھتا ہے میں اس آدمی کو نہیں جانتا ۔ مگر مجھکو معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس واردات میں شریک ہے ۔ یہ وہی نامعلوم شخص ہے جو ثابت ہوتا ہے کہ جوڑ توڑ میں کمال رکھتا ہے ۔ اپنی کارروائیوں میں بڑا دلیر ہے ۔ ہوشیار اور چوکنا ہے

اور دام مین فنین بیچنے والا ہے۔ ایک عرصہ تک تو یہ آدمی ہیٹلڈ اگوپی کا چاہنے والا تھا جو پہلے ویسٹ کوٹ بناتی تھی اور اب گانے کا پیشہ کرتی ہے۔ جب وہ سڑک پر کنسی پر رہتی تھی تو اوسوقت یہی آدمی اوسکے لئے اوپر پانی لے جایا کرتا تھا وہ کنوین کو جانتا ہے اور کبھی رات رات بغیر گھنٹا بجائے کے اوس مکان مین داخل ہونا کتنی سہج بات ہے۔ اس سے اون دو ٹانگون کے وہان لے جانے کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ ان مین سے ایک ٹانگ تو درزی کے بستے مین بندہی ہوئی تھی۔ یہی درزی کا پیشہ ورتبو کرتا ہے۔ اپنی شادی کے دو مہینے پہلے اس آدمی نے اپنی ماما سے اوسوقت کہا تھا جبکہ بوڈاسی کا ذکر چلا تھا "وہ بوڑھا احمق مجھے دس ہزار فرانگ قرض دینے سے انکار کرے گا۔ اور اس وجہ سے میری شادی روکے گا۔ وہ میرا سد راہ ہے"۔

"چودھوین دسمبر سپہر کے وقت لوگون نے ورتبو کو بوڈاسی کے ساتھ دیکھا تھا پھر اوسوقت سے بوڈاسی غائب ہے۔ اس تاریخ سے تین روز بعد جمعرات کے دن سترھوین دسمبر صبح کے آٹھ بجے جب بیوہ پرمینٹ ورتبو کے مکان مین آئی تو اوس نے اسکا سارا کمرا خوب دھلا ہوا اور صاف و پاک دیکھا۔ ۱۴ دسمبر کو وہ دونون دوست لیفنے ورتبو اور بوڈاسی ساتھ ساتھ حمام کو گئے تھے جہان کہ انہون نے ایک ہی کمرا بالاشتراک لیا تھا۔ ایک ہی کمرا کیون لیا تھا تم پہلی جنوری کو ورتبو نے ایک اسٹیلین بانڈ (ایک قسم کا نوٹ) مکان کے کرائے کی ادائی مین دیا تھا۔ اس کا نمبر مجھے مقتول کے واچ کیس (جیبی گھڑی کا خانہ) مین ملا تھا۔ آخر الامر بتاریخ ۲ جنوری ورتبو نے اپنی شادی کی۔ اوس کا دلی دوست اور اوس کا سب سے اچھا آدمی بوڈاسی ڈیزیاری اوس کی شادی کی تقریب مین موجود نہ تھا۔

"دولہ نے بیوہ پرمینٹ سے کہا تھا۔ بوڈاسی ایک بہت بڑے دور دراز سفر پر گیا ہے۔ اور بیوہ پرمینٹ کو اس کی عدم موجودگی سے بہت تعجب تھا۔ یہ اوس کا آخری سفر تھا یعنے سفر آخرت۔ یہ وہ سفر ہے

جس سے کبھی کوئی واپس نہیں آتا۔

"پس ہر واقعہ کا اشارہ ورنبو کی طرف ہے۔ لیکن کیا وہ اکیلا تھا؟ کیا کوئی اوس کے شریک و معاون نہ تھے؟ شرک و دو فاعلین کے اشخاص جہاں کہ بوڑھا سی کی سکونت ہے ورنبو سے اس قدر واقف ہیں کہ وہ بلا خوف و خطر وہاں جا ہی نہیں سکتا۔ میرے ذہن میں تو نہیں آتا کہ وہ خود کلاک (دیواری گھڑی) میں کنجی دیتا ہے۔ اور رات کو تبیان روشن کرتا ہے۔ بوڑھی لوک دربان بھی تو ورنبو کو جانتا ہی شاید مزدوری پر اسنے کام کیا ہے۔ یہ بات دریافت طلب ہے۔ بوڑھا سی ڈیزاری کے کمرے میں رات کو روشنی کرنے اور گھڑی کی رفتار قایم رکھنے سے کسی کی یہ غایت تھی کہ ڈیزاری کے غایب ہونے کی شہرت میں تاخیر واقع ہو۔ ان تدبیروں سے وہ دریانتیں جو مجرم کے حق میں غالباً نہایت ہی سخت مضر ثابت ہوتیں روک دی گئی ہیں۔ دن کے ساڑھے گیارہ بجے اس کلاک کے کانٹے دس کا وقت بتاتے تھے۔ اور وہ ابھی چار پہر کھڑے گئے ہیں اس لئے جب یہ گھڑی بند ہوئی ہے تو اوسوقت ضرور ہی ساڑھے پانچ کا ٹائم (وقت) تھا۔

"یہ کلاک جس کی زنجیر ڈیڑھ گز لمبی ہے اوس قسم کی گھڑی ہے جس میں زیادہ سے زیادہ تیس گھنٹے کی کوک ہوتی ہے۔ اسکی رفتار برابر قایم رکھنے کے لئے ضرور ہے کہ ہر چھ یس گھنٹے یا زیادہ سے زیادہ ہر تیس گھنٹے کے بعد اوس میں کنجی دی جائے۔ اسلئے یہ امر واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ کل دن کے دس بجے سے اسوقت تک کے عرصے میں یہاں کوئی ضرور ہی آیا ہوگا۔ اور اوس نے گھڑی کی کنجی دی ہوگی۔ چونکہ دن کے وقت کسی کے آنے کی نسبت ظن غالب نہیں اسلئے ضرور یہ کارروائی رات ہی کو عمل میں آئی ہوگی۔ پرسوں رات کے آٹھ بجے گیارہ بجے تک کمرے میں روشنی تھی۔ محافظ کی بیوی اس واقعہ کو وثوق کے ساتھ بیان کرتی ہے۔ اگر یہ قاتل یا اوسکے کسی معاون کی کارروائی نہیں ہے تو پھر کس کو ڈیزاری بوڑھا سی کے کمرے میں روشنی کرنے اور گھڑی کو چلتا ہوا رکھنے سے فائدہ ہے؟ ممکن نہیں

کہ قاتل یا اوسکا کوئی معاون یہاں سے دور ہو۔

اب اس حالت مین کیا کرنا چاہیئے ؟ کیا ورتو کو گرفتار کرنا چاہیئے یا گواہ کی طرح فقط اوس کا اظہار لینا اور اوسکو جانچنا چاہیئے۔ یہ دونون کارروائیان قبل از وقت ہون گی۔ کیونکہ اب تک بھی کوئی ایسا مضبوط اور قوی ثبوت ہم دست نہین ہوا جس سے کہ انکار ہی نہ ہوسکے۔ اگرچہ بحیثیت مجموعی یہ سارے قیاسات ورتو کے ثبوت جرم کے لیئے بالکل قطعی دلائل ہین۔ مگر تاہم یکے بعد دیگرے وہ ان سب کی تردید کرسکتا ہے۔ اوس کی پیش بندیون اور دور اندیشیون پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کوئی معمولی مجرم نہین ہے۔ وہ تو فن ارتکاب جرایم کا موجد اور ریفارمر (مصلح) ہے اوسے معمولی طریقون اور عام باتون سے نفرت ہے۔ اوس کے ساتھ معمولی کارروائی کرنا حماقت مین داخل ہوگا۔ چودہوین دسمبر کی رات کو گذرے ہوئے بہت عرصہ ہوا۔ اسواسطے اوسکو پیش بندیان باندھنے۔ نشیب و فراز سوچنے اپنے بچاؤ کے پہلو ڈھونڈنے۔ اپنی تجویز کا خاکا جانچنے اور اپنے جوابات تیار کرنے کے لیئے ہر قسم کی آسانی اور ہر طرح کی مہلت مل چکی ہے۔

اُس کی حالت۔ شادی بیاہ اور خانگی برتاؤ! اس سے بڑھکر تو کوئی اور چیز اصول اخلاق اور سلامت روی کے مطابق نہین۔ اُس کی تجویز! وہ تو آسے عمل مین لاچکا۔ یعنے محلہ بدل چکا۔ نئے مکان مین اوٹھ چکا سارے پرانے تعلقات قطع کرچکا۔ الغرض جیسا کہ اوسنے اپنی زبان سے خود کہا تھا کینچلی ڈال چکا۔ اسکے جوابات! وہ تو آگے ہی سے معلوم ہیں۔ جس طرح کے بستے مین بوڑھی کے اعضا بندھے ملے ہیں اوسیطرح کے بستے ہر درزی استعمال کرتا ہے۔ وہ سڑک پر لنسی والے کنوین سے واقف ہے۔ اور اشخاص بھی اسکو جانتے ہونگے۔ وہ گولی نامی چھوکری کی ملاقات کے لئے جو اوس کا کام کرتی تھی اور جو اوسکی آشنا بھی تھی۔ اس سڑک کے مکان مین اکثر آیا جایا کرتا تھا۔ مگر کبھی وہی اکیلا آنے والا نہ تھا۔ بغیر کسی پس و پیش کے یہ تسلیم کرے گا کہ چودہوین دسمبر کی سہ پہر اور شام اوسنے اپنے دوست ڈیزاری کے

ساتھ گذاری تھی بلکہ جن اشغال میں وہ دونوں اس شام کو مشغول رہے ہونگے اون کی مفصل کیفیت بھی وہ من وعن بیان کردے گا۔ اور جو دوستی کہ ان میں قایم تھی اُس پر ایک خاص قسم کا زور دے گا۔ اوسکا اپنے سامان کو بھیجنا! یہ بالکل غیر متعلق امر ہے۔ اوسکا اپنے پہلے سڑک میزرائین والے مکان کو دھو دھلا کر صاف کرنا اور مسکراکر اور شانے ہلاکر اس سوال کا جواب دے گا۔

"اُس کی پہلی شادی کو جو انگلستان میں ہوئی ہے بوڈاسی کے مقدمے سے کسی قسم کا تعلق نہیں۔ وہ تو فقط ایک قسم کی آشنائی ہے جس کا فرانس میں کوئی اعتبار نہیں ہوسکتا۔ اب جو اوس کے خرچ سڑک میزرائین والے مکان میں ہیں اون کی وجہ یقیناً یہ بیان کی جائے گی کہ اوس کی بیوی پندرہ ہزار فرانگ جہیز میں لائی ہے۔ واقعی ایک اناگین بانڈ (بنگ اٹلی کی تاوینز) کی رقم سے جو مقتول کا مال تھا اوس نے اپنا کرایہ ادا کیا تھا۔ یہی ایک بہت بڑا سنگین الزام اوس پر ہے۔ یعنے یہ ایک خاص صحیح اور مجرم ثابت کرنے والا واقعہ ہے۔ مگر وہ اوس سے کبھی انکار نہ کرے گا۔ بلکہ اس امر کی نسبت سوال کئے جانے کے پہلے ہی وہ اسکو ظاہر کردے گا۔ اور بیان کرے گا کہ "چونکہ میرے دوست کے پاس جو میرے ہاں کپڑے بھی تیار کرایا کرتا تھا اوسوقت نقد روپیہ موجود نہ تھا۔ اسلئے اوسنے اون کپڑوں کی قیمت کی ادائی میں جو میں نے اوس کے لئے تیار کئے تھے یہ بانڈ دے دیا تھا"۔ اور کیونکر کسی سے اس بیان کا ضد ثابت ہوسکتا ہے جو اس طرح اوس سوتی بھورے رنگ کے پاجامے کی قیمت ادا کی گئی بتائی جائے گی جس کے ایک ٹکڑے میں اس کی ٹانگ لپیٹی گئی تھی۔ بیوہ پرمنٹ سے جو کچھ اوس نے کہا تھا اوسکو وہ اس بڑی ہی عورت کی مہمل باتیں بتلائے گا۔

جب سے اس واردات کی خبر ملی ہے اوسوقت سے چیمپی کانسٹبل کو ایک ہی خیال بندھ گیا ہے۔ وہ وثوق کے ساتھ باور کرتا ہے کہ اکیسویں اور بائیسویں دسمبر کی درمیان والی رات کو کیری فوردی بوسی مقام پر جس

آدمی کو اوس نے اور اسکے ساتھی کانسٹیبل نگونے روکا تھا۔ اور جسکو وہ سور کی رانین والا آدمی کہتے ہین وہ سڑک پر لنبی والے کنوین مین دو نالگین پھینکی جانے کے واقعہ سے کبھی غیر متعلق نہین۔ یہ ایک بہت ہی ضعیف احتمال ہے۔ اور اب تک اس احتمال پر کسی قسم کے زور دینے کی کوئی ضرورت نہین۔ جو کچھ ضرورت ہے وہ یہی ہے کہ قوی اور قطعی ثبوت بہر طور بہم پہونچا لئے جائین۔ اور ان کے بہم پہونچانے کی صرف یہی تدبیر ہے کہ اس کمرے کی ہر وقت نگرانی کی جائے یہین ہم ضرور بالضرور قاتل یا اوسکے معاون کو پکڑ لینگے جو انسانی عدالت کا دلیری کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے اور چور کی طرح رات کو آکر مقتول کے کمرے مین روشنی کرتا ہے اور گھڑی مین کنجی دیتا ہے۔

"مین نے ان نوٹون (مختصر تحریرون) کو نظر ثانی کرکے اس ارادے سے اپنی پاکٹ بک (جیبی سادی کتاب) مین رکھ لیا کہ کل ان کی ایک نقل ایکزامننگ مجسٹریٹ کی خدمت مین روانہ کرونگا۔ اسوقت صیغۂ دریافت کا انسپکٹر چاپ ایک کونے مین بیٹھا ہوا تھا۔ اوس کا ساتھی عہدہ دار اب تک واپس نہین آیا تھا۔ چونکہ مجھکو اپنے دفتر جانا تھا اسلئے مین وہان سے روانہ ہوا۔ اور ایک بار اور اس عہدہ دار پولیس کو یہ ہدایتین کین:

"ہوشیار رہو۔ جو کچھ مینے تم سے کہا ہے اوسکو نہ بھولنا۔ اور جب تمہارا ساتھی واپس آئے تو اوس سے بھی یہی کہدینا۔ بڑی خبرداری سے نگرانی رکھو اور بالکل ساکت رہو۔ تم کو ایک ایسے شخص سے سابقہ ہے جو پولیس کی کارروائیون سے واقف ہے۔"

فصل (۱۱)

مسٹر ورلو۔ درزی اور مخبر۔

ایک ہفتہ گذرا۔ سڑک ڈوفائین والے مکان کی نگرانی بدستور سابق بے نتیجہ ثابت ہوئی۔ ادھر تو وہ دونوں افسر جن کے سپرد یہ کام کیا گیا تھا اپنی ناکامی کے تفصیلی حالات روزانہ میرے سامنے پیش کرتے تھے۔ اور ادھر اپنے بالادست عہدہ دار کو لومیہ رپورٹوں کے ذریعے سے جو کچھ گذرتا تھا بلا ناغہ اوس کی اطلاع دیتے تھے۔ میری اطلاع کے بغیر ان کے بالادست نے انہیں کے جیسے کے چند اور عہدہ داران کے پاس اس غرض سے تعین کیے تھے کہ ان کو مدد دیں اسلئے بوڈ اسی کا کراصفیہ دریافت کا ایک چھوٹا سا دفتر بن گیا تھا۔ میرے علم کے بغیر یہ آدمی ایک کارپورئیل (ایک قسم کا آفسر) کی زیر ہدایت تھے۔ اور یہ عہدہ دار براہ کرم میرے دفتر ہی آکر مجھے اون کاموں سے اطلاع نہ دیتا تھا جو اوسکے تفویض کیے جاتے تھے وہ انسباب سے اپنی کسر شان سمجھتا تھا۔

بعد ازاں مجھے اس بتلے لگانے والے کی جو دار اور علی الخصوص نا لیاقتی معلوم کرنے کا موقع ہاتھ آیا۔ ۱۸۷۱ء کے واقعات کے بعد یہ موقع میسر ہوا تھا۔ چونکہ پالٹیکس (امور ملکی) نے اوسکے دل میں خوف پیدا کر دیا تھا اسلئے اوس ہی کی درخواست پر وہ خفیہ پولیس میں بھیجدیا گیا تھا ۱۸۷۵ء میں جب میں نے اس سرشتہ کا چارج لیا تو پھر ایک بار اور مجھے اس بزرگ سے سابقہ پڑا۔ اسوقت مجھکو اس کی لیاقت اور قابلیت کا اندازہ کرنے کا موقع ملا۔ اب بھی کبھی کبھی میں اپنے دل سے یہ سوال کیا کرتا ہوں کہ بعض مقدمات کی پیروی امکاناً کیونکر ایسے شخص کے تفویض کی گئی تھی۔ اسلئے جب کہ یہ فضول نگرانی جاری تھی میں نے سڑک ڈوفائین

اور سڑک پر بسنی والے مکانوں کے مالکوں کو ان دونو مکانوں کے تہہ خانوں اور بدرروؤں کی تلاشی پر راضی کیا۔ اس تلاشی سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہوا۔ جب سڑک پر بسنی والے مکان کے ایک تہہ خانہ کی زمین بہت گہری کھودی گئی جو ایک اوٹھری (چاکھنا) بیچنے والے کے قبضے میں تھا تو اوس میں سے بادشاہ لاوس سیزدہم کے وقت کا ایک جوڑ بلوتی فرنیچر (یعنے کرسی اور میز) نکلا۔ ضرور اس مکان کی تعمیر کے پہلے یہ فرنیچر یہاں دفن ہوا ہوگا۔ اور اسکو بنے ہوئے سو برس سے زیادہ عرصہ گذرا ہے۔ اسی قسم کی تلاشی سڑک میزراین والے مکان کے لئے بھی تجویز پا چکی تھی جس میں وربو پہلے رہا کرتا تھا مگر دوراندیشیوں کی بنا پر مسٹر اک نے اس تجویز کا ملتوی رکھنا انسب سمجھا۔ چونکہ اس مکان کی بدرروؤں کے سنتک بھرنے میں تھوڑی کسر باقی تھی اور اسوجہ سے وہ عنقریب صاف ہونے والی تھی اسلئے مالک مکان سے مینے یہ انتظام کر لیا تھا کہ جب جب ضرورت وہ صاف کرائی جائے تو اوسوقت میں بھی موجود رہوں۔

مکان نمبر (۲۶) واقع سڑک مارٹین (جو وربو کی جدید سکونت تھی) کی محافظہ سے مینے چند سوال کئے۔ چونکہ اسنے مجھے غالباً ایک ماجر خیال کیا اور وہ یہ سمجھی کہ میں اوسکے نئے کرایہ دار سے کوئی تجارتی تعلقات پیدا کرنا چاہتا ہوں اسلئے اوسنے اوسکی بڑی تعریف کی۔

اس لایق شخص نے مجھسے کہا۔ "میرے نئے ماجر (کرایہ دار) بڑے ہی عمدہ لوگ ہیں وہ نہایت ہی محنتی ہیں۔ اور یہ تمام بھی بہت ہی دلچسپ ہے۔ دو دو سہ ماہیوں کا کرایہ انہوں نے پیشگی دیدیا ہے۔ اور مینے شراب کے دو پیپے اون کے لئے لاکر رکھے ہیں جنکی نقد قیمت انہوں نے ادا کر دی ہے۔ دو شراب کے پیپے تہ خانے میں موجود ہیں۔ آپ سمجھے نا کتنے ہی سامان کا وہ آپ کو آرڈر (حکم) دیں آپ اوسکے دینے میں کچھ خوف نہ کیجئے۔ میں اون دونو جوان شخصوں کو پسند کرتی ہوں۔ یہی وجہ تو ہے کہ میں ہر جگہ اون کی سفارش کرتی پھرتی ہوں۔ وہ تو بڑے ہی کم سخن۔ نیک اور

راست باز اشخاص معلوم ہوتے ہیں۔ جب وہ پہلے یہاں آئے تھے تو انہوں نے
مجھے بیس فرانک دیئے تھے۔ آپ سمجھتے ہیں جناب! یہ ثابت استقلال
میں نے گردن ہلا کر محافظ سے کہا۔ "میں خوب سمجھتا ہوں"
ورلو کے دوستانہ برتاؤ کے تفصیلی حالات جو اس عورت نے
مجھے بیان کئے اور ان کی اہلیت اور سبب کو میں خوب اچھی طرح اپنے دل
سمجھ گیا۔ جب میں اپنے دفتر کو واپس ہوا تو راہ میں مجھکو بیوہ پرنیٹ
اور سیڈیم ہیٹھ ومنٹ محلہ نگزم برگ میں ملیں۔ وہ اپنے ایک بیمار دوست کی
کے لئے جا رہی تھیں جو سڑک پر رہتا تھا۔
میں نے ان سے پوچھا۔ "کیا آپ دونوں لیڈیوں نے ورلو کو کہیں دیکھا ہے؟"
بیوہ پرنیٹ نے جواب دیا۔ "میں نے نہیں دیکھا"
سے فروش کی بی بی (سیڈیم ہیتہ سنٹ) نے کہا "تب
بہ نسبت تمہارے میں ہی زیادہ تر خوش قسمت ہوں۔ میں نے اوسے اتوار
شام کو چھ بجے کے قریب سڑک پر ایک شخص سے باتیں کرتا ہوا دیکھا تھا
اور اس شخص کو سیڈیم لوڈی لوک نے مجھے اشارے سے بتایا تھا مسٹر کمشنر!
وہ تو تمہارا ہی کوئی ایجنٹ (پولیس کا عہدہ دار) تھا۔"
پیر اوس نے مسکرا کر کہا۔ "بے شک آپ یہ جانتے ہیں مجھے
ہمیشہ سے یہ گمان تھا کہ ورلو پولیس سے کوئی نہ کوئی تعلق رکھتا ہے۔ او
کئی بار میرے خاوند نے بھی کہا تھا جب وہ ورلو کو ہمارے مکان سے گذرتا ہوا دیکھتا
تھا تو وہ یہ کہا کرتا تھا "جی چاہے وہ آدمی اپنے آپ کو مصلح قوم (ریفارمر) کہتا
رہے مگر میرے دماغ سے تو یہ خیال کبھی دور نہ ہوگا کہ وہ پولیس کا مخبر ہے۔ یہ
تو نہایت ہی موٹی بات ہے۔ اوس کا اکثر غائب رہنا اور کبھی کبھار اوس
بیلجیم (بلجیم) کو جانا کہ میں اپنی بی بی کے پاس سے دستاویز واپس
لینے جاتا ہوں اس امر کو ثابت کرتا ہے۔ اس دستاویز کا ذکر تو وہ سب سے
سے کیا کرتا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہیس (نام وریا) کے گروہ میں غائب

ہو گئی ہے۔"

میڈیم بیتیہ سنٹ تو یہ کہہ رہی تھی اور میرے دل میں یہ تردد پیدا ہو رہا تھا۔ "کیا کوئی میرا آدمی ورنو سے باتیں کرتا تھا؟ اس سے کیا مقصد تھا؟"

میں نے پوچھا۔ "کیا آپ کو یقین کلی ہے کہ ورنو میرے کسی آدمی سے باتیں کر رہا تھا؟"

میڈیم بیتیہ سنٹ نے جو کچھ بوڈاسی کی محافظہ نے مجھ سے کہا تھا میں فقط اوسکو دوہراتی ہوں۔ گذشتہ شنبہ کی رات کو میں اوسکے کمرے کے باہر ہی اوس سے باتیں کر رہی تھی کہ دفعتاً اوسنے مجھے کہا۔ "دیکھو! وہ تمہارا پرانا لاجر ڈوفائین کی سڑک کے نکڑ پر ان آدمیوں میں سے ایک کے ساتھ موجود ہے جنہیں مسٹر میس نے ہمارے مکان کی نگرانی کے لئے متعین کیا ہے"۔ میں نے پھر کر دیکھا کہ ورنو ایک اجنبی آدمی سے جسکا کالا لباس تھا بڑی ہی بے تکلفی کے ساتھ باتیں کر رہا تھا۔"

میں الٹے پاؤں پھر کر فوراً ہی مسٹر دی ارک کے پاس گیا تاکہ اونہیں اس حال سے آگاہ کروں۔ انہوں نے مجھے نگرانی موقوف کرنے کی صلاح دی جو بے نتیجہ تھی اور جس میں بہت خرچ پڑتا تھا۔ اور بلکہ جسکی وجہ سے کامیابی تفتیش کو بڑا خطر تھا۔ اور انہوں نے مجھے ورنو درزی کے جانچنے کا اقتدار ہی دیا تاکہ اس سے کچھ حالات دریافت ہوں۔ اسپر ہی میں نے ان سے ایک اسادارمنٹ مانگا جو عند الضرورت اس آدمی کی گرفتاری کے لئے کام آوے۔ چونکہ یہ ہی یہ خواہش تھی کہ مجھے محافظوں کا چال چلن اور اس مقدمہ سے اونکا تعلق کچھ بھی معلوم ہو جائے اسلئے میں اونکے مکان پر گیا۔ اور غصے کی صورت بنا کر اور کڑے ہو کر میں نے ارنیر یہ بات ظاہر کی کہ وہ باوجودیکہ تمہاری نسبت عمدہ کیفیتیں میرے پاس پہنچی تھیں تاہم تمہاری راست بازی کی نسبت شبہ پیدا ہونے کی وجہ میرے پاس موجود ہے۔"

محافظہ حیرت زدہ ہو گئے۔ اسلئے میں نے اپنی تقریر کا سلسلہ

حسب ذیل جاری رکھا :-

"تمہین معلوم تھا کہ پیری ورلو نامے درزی ڈیزاری لوڈاسی کا دلی دوست تھا۔ مگر اسکا کوئی ذکر تم نے مجھ سے نہین کیا"

محافظ کے خاوند نے جواب دیا "وہ یہ سچ ہے۔ پیری ورلو ہمارے لاجر (کرایہ دار) کا بڑا بے تکلف دوست تھا وہ اکثر اوسکے پاس آیا جایا کرتا تھا۔ مگر ہمین یہ خیال مطلق نہ تھا کہ حال ہی اس سے آپ کو کوئی فایدہ ہوگا۔ اگر آپ فقط اس آدمی کا نام ہی زبان سے لیتے تو جو کچھ ہمین اوسکی ارتباط کی نسبت معلوم تھا جسکو کہ وہ پاپا ڈیزاری کے ساتھ رکھتا تھا ہم اوسکو آپ سے بیان کر دیتے"

مین نے کہا۔ "مسٹر محافظ! تم بھی تو درزی ہو اوسی شرکت پرنسی والے مکان مین جس سے تمہارے اگلے لاجر کی نامگین برآمد ہوگی ہین تمہارا کوئی رشتہ دار بھی تو رہتا ہے۔ ان دونون باتون کے علاوہ تیسری یہ بات بھی ہے کہ جب سے نگرانی عمل مین آئی ہے اوسوقت سے ایک نامعلوم شخص کا لوڈاسی کے کمرے مین رات کو آنا موقوف ہے اور فقط تم ہی کو اسکی نگرانی کا علم ہے۔ ان تینون باتون مین باہم ایک تعلق ہے اور یہ بڑی قابل افسوس بات ہے۔ تم خوب سمجھ رکھو کہ ایسے پراسرار مقدمے مین کوئی بات فروگزاشت نہ کی جائے گی۔"

محافظ۔ "مگر مسٹر کنسٹر! مجھے اور میری بی بی کو بیچ حالات کے چھپانے مین کوئی فائدہ نہین۔ جیسا کہ آیندہ آپ پر ظاہر ہو جائے گا۔ مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ ہماری نسبت جو آپ کو شبہ ہوا ہے وہ بالکل بے اصل ہے۔ ہم دیانت دار لوگ ہین۔ ہم اپنے کام کے ذریعے سے بجز قوت لایموت پیدا کرنے کے اور کسی چیز کے طالب نہین۔ اور یہ چاہتے ہین کہ ہمکو اپنے بچے کی تربیت کی استطاعت ہو"۔ محافظ کی بیوی کی آنکھون مین آنسو ڈبڈبا کے ہوئے تھے۔ اسکے خاوند نے پھر اپنی تقریر کا سلسلہ جاری کیا۔ "ہمارے دل مین تو یہ گمان کبھی آہی نہین سکتا تھا کہ مسٹر ورکو جسکی شادی ابھی ہو چکی ہے لوڈاسی کے غایب ہونے سے کوئی تعلق رکھتا ہے

علاوہ ازین گذشتہ یکشنبہ ہی کو اسی سڑک پر میری بی بی نے ورنو کو اوس افسر کے ساتھ ایک شراب کی دوکان مین گھستے ہوئے دیکھا تھا جسکو آپ نے ہمارے کمرے مین چوٹ پہنچتے ہوئے پایا تھا۔ حالانکہ آپ اسکو اپنی ہدایت کے بموجب سہ منزلہ کوٹھری پر پاتے۔"

مین نے کہا۔ "تمہارا بیان کافی ہے۔ مین ابھی عہدہ دارونکو وہانسے برخواست کرتا ہون اور مین تمہارا بڑا ہی مشکور رہون گا۔ اگر تم ہی خود نگرانی رکھو گے۔ اور جب تم کسیکو سڑبوڈ آسی کے کمرے مین گھستا ہوا پاؤ۔ تو تم چھٹ پٹ مجھے اطلاع دیدینا۔ تمہین ہر وقت ایک آدمی میرے دفتر مین ملے گا۔ ہرکارہ دروازے ہی مین سوتا ہے۔ جب تک کہ جسٹس آف دی پیس اپنی مہرین نہ لگادینگے اوسوقت تک میرا ایک انسپکٹر ہر روز تمہارے پاس آیا کرے گا۔"

محافظ نے جواب دیا۔ "وہ خاطر جمع فرمائے جناب! اگر کوئی امر وقوع مین آئے گا تو آپ کو معلوم ہوجائے گا۔"

ان لایق اشخاص کو چھوڑکر جنکی نیک نیتی تصنع سے خالی تھی مین ڈیزاری کے کمرے مین گیا۔ دونون عہدہ دارون کو باہر آنے کا حکم دینے کے بعد مین نے کمرے کا دروازہ بند کر دیا۔ اور جس حالت مین مین نے اوسے کہلوانے کے پہلے پایا تھا اوسی حال مین اوسکو چھوڑکر مین روانہ ہوا۔ جب ہم سڑک اسٹاس پر واپس آئے تو مینے ان دونون عہدہ دارون سے وہ وارنٹ واپس مانگا جسے مین نے ان کے حوالے کیا تھا اور کہا۔ "وہ جو روزانہ رپورٹین تم نے مجھے دی ہین اسپر تمہارے افسر کے حسب معمول دستخط ثبت ہین۔ مگر مین بڑے افسوس کے ساتھ اسبات کو زبان سے نکالتا ہون کہ وہ سب کسی معرف کی نہین ہین۔ لیکن اگر مجھے صحیح خبر دی گئی ہے جسکے صحیح باور کرنے کی معقول وجہ بھی میرے پاس موجود ہے تو اے جنٹلمینو! معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ اتوار کی شام کو چھ بجے کے قریب کیفے تم مین سے ایک کو سڑک ڈوفائین کے نکڑ پر ورنو نامی عورت سے جو بوڈ آسی کا دوست ہے باتین کرتا ہوا دیکھا تھا اس روز کی رپورٹ مین اس ملاقات کا ذکر نہین ہے۔ اسلئے مین سمجھتا ہون کہ اس

اس کے کچھ قوی اسباب ضرور موجود تھے۔"

جس آدمی پر یہ الزام قایم ہوتا تھا اُس نے جواب دیا۔ "مسٹر کمشنر! وہ مین ہی ہون جسے کینے ورلو کے ساتھ دیکھا تھا۔ مگر مجھے اس حال سے چھپانے کی کوئی وجہ نہین۔ ورلو ایک اسپیکر (مقرر) ہے جو پبلک میٹنگون (عام جلسون) مین تقریر کرتا ہے اور "ہیلی ولی (نام محلہ) مین تو اوسکی بڑی ہی شہرت ہے۔ ہمارے سررشتہ مین بھی سب اسے خوب واقف ہین اور وہ یہان اکثر ہمارے صدر کی ملاقات کو آیا کرتا ہے۔ گذشتہ اتوار کی شام کو مین کہانا کھانے جاتا تھا کہ راستے مین اوس سے ملاقات ہوئی۔ اور سرک ڈوفائین کے ایک میخانہ مین ہم نے ایک گلاس ایب سنتھی (ایک قسم کی شراب) کا پیا۔ ہم نے صرف ایک یا دو لفظ باہم بدلے تھے۔ مین نے اوس سے فقط یہی کہا تھا کہ مین اس محلہ مین نگرانی کی ڈیوٹی پر متعین ہون"

ان الفاظ پر مین اپنی آرم چیر (آرام کرسی) سے اوچھل پڑا مگر اپنا غصہ ظاہر نہ ہونے دینے کے لئے مجھے اپنے نفس پر کافی قابو حاصل تھا میری اس حرکت اور میرے چہرے کی زردی پر حیرت زدہ ہوکر وہ ایک لحظہ تک ورطۂ حیرت مین غرق رہا اور پھر جو کچھ کہا جاتا تھا کہنے لگا:۔

"لیکن مینے اوسسے نگرانی کا خاص مقام نہین بتایا اور نہ اس نگرانی کا سبب اوسپر ظاہر کیا۔"

مین نے پوچھا۔ "ورلو کا ظاہری پیشہ کیا ہے؟"

انسپکٹر۔ "وہ ایک ایکٹر (اداکار) ہے۔ اور بہت ہی تھوڑا کام کرتا ہے۔ اسکے پیشے ہی کی وجہ سے میرا ارادہ تھا کہ مین آپ سے اس آدمی کی نسبت کچھ کہون۔ مگر جب مینے اوس افسر سے اس ارادے کا ذکر چھیڑا جسکی ہدایتون پر ہم عمل درآمد کرتے ہین تو اوسنے کہا:۔ ذرا بھی اس بات کا خیال دل مین نہ آنے دینا۔ بوڈا آنسی کی گم شدگی سے اوس کاری گر کو کسی قسم کا علاقہ نہین۔ کمشنر ان پولیس تو عموماً ہر شخص کو مجرم ہی خیال کرتے ہین۔ اس نگرانی کی موقوفی کا تو اب عمدہ وقت ہے۔ مگر اندیشہ یہ ہے کہ

کہ کہیں وہ علی الدوام نہ رکھی جائے ہمارے صدر اس معاملے کی یکسو ئی کر دینگے اور وہ کل وزیر بوسٹ ملینگے"

جو کچھ میں نے اسوقت سنا اوسنے مجھے یقین کامل دلایا کہ وزیر بوا ایک پولیٹکل (سیاسی) مخبر ہے۔ یعنے اون مفلس مخبرون میں سے ہے جو مور و ملخ کی طرح ہر ایک عام جلسے میں اگر پہر جاتے ہیں۔ بس فرانگ کے لئے یہ کم بخت مخلوق اپنے بڑے سے بڑے دوست کے افشائے راز پر ہی ہر دم مستعد رہتے ہیں اور جس آدمی پر مجھے بہت ہی بڑے خوفناک شبہے تھے وہی اُس سررشتہ کے صدر کا رازدار تھا جسکے متعلق یہ دونون عہدہ دار تھے جو اس مقدمے کی تفتیش کے لئے میرے پاس بھیجے گئے تھے۔ اسلئے اس دریافت کی ساری مخصوص کارروائیون سے یہ بدبخت بھی میری طرح خوب واقف تھا۔

افسوس! میری پیشین گویان اب کیسی سچی نکلین۔ میں تو کوتوالی بلدو کے صدر افسر سے کہہ ہی چکا تھا کہ مقدمۂ فوجداری میں پولیٹکل پولیس ذرا بھی کام نہ آئے گی۔ مگر انہون نے میری بات نہ سنی۔ اور جنہین انہون نے مجھے دیا اونہین مجھکو مجبوراً قبول کرنا پڑا۔ کاش تفتیش پولیس کے صرف وہی آدمی میرے پاس ہوتے۔ یعنے اون میں سے دو جو اپنے کار مفوضہ کو اپنا فرض عین سمجھتے ہین بڑی بڑی نگرانیون کی ارگتاد دینے والی طوالت اور محنت کرنے والے تھکاوٹ سے بھی کبھی یہ لوگ پست ہمت نہین ہوتے۔ ایک ہفتہ دو ہفتہ اور اگر ضرورت پڑے تو اس سے بھی زیادہ عرصے تک وہ اپنے گھرون سے علیحدہ رہتے ہین۔ بعض اوقات ہفتون دروازون کے باہر سوتے ہین۔ کھلے میدانون میں جہان کوئی جائے پناہ نہین ہوتی رہتے ہین۔ بھوکون مرتے ہین۔ مردے کی طرح ساکت رہتے ہین۔ اور ان تکلیفون کی ذرا بھی پروا نہین کرتے اور جو احکام انہین دے جاتے ہین اون کی پوری پوری تعمیل کرتے ہین۔ اور اپنے فرض منصبی کے سوا اور کسی چیز کو نہین جانتے۔

میری کارروائی کو تھوڑا بہت صدمہ تو پہونچ ہی چکا تھا اسلئے [illegible] اس صدمے کا اثر گھٹانے کی تدبیر کرنی مناسب تھی۔ اور بو

کی طرف جو مجھے مشتبہ تھے۔ اون سے وہ ابھی تک واقف نہ تھا۔ بوڈاسی کے گھر کی نگرانی سے وہ قوی شہادت حاصل نہ ہوئی جسکی مجھے توقع تھی۔ مگر مین تو یہی شہادت چاہتا تھا۔ اور یہ عذر کہ بو ہی تنہا جسنے کہ یہ شہادت مجھے مل سکتی تھی سلسلہ تفتیش جاری کرنے کے پہلے مجھے اس آدمی سے ملنا اور اوسکی علم کے بغیر اوسکے حالات دریافت کرنا ضرور ہوا تاکہ جب کبھی اوسکی گرفتاری کا موقع ہاتھ آئے تو وہ مجھکو معلوم ہو جائے۔

مین نے انسپکٹر سے کہا جو ابھی اپنی تقریر ختم کر چکا تھا۔ "اگر آپ کی تقریر کے سمجھنے مین مجھ سے کوئی غلطی نہین ہوئی تو مین یہ پوچھتا ہون کہ کیا وکیو مخبر ہے؟"

اس آدمی نے جواب دیا۔ "میرا ایسا خیال ہے"۔

مین نے کہا۔ "تب تو وہ میرے کام آسکتا ہے۔ اور مجھے مدد دے سکتا ہے۔ وہ بوڈاسی سے واقف ہے۔ اوسکے دوست آشنا اون کو پہچانتا ہے۔ اوسکے مرغوبات اور نامرغوبات کو جانتا ہے۔ اور اون مقامون سے بھی آگاہ ہے جہان وہ اکثر آیا جایا کرتا تھا۔ ایک مفرور ملکی شخص کی پولیٹکل رائین دریافت کرنے کی بہ نسبت ایک مجرم یعنے اپنے دوست کے قاتل کا ڈھونڈھنا اوسکو زیادہ تر دلچسپ ہوگا۔" اور کاغذ کا ایک ٹکڑا لیکر مینے مندرجہ ذیل خط لکھا:-

"پیرس - ۱۱ فروری ۱۸۶۹ء

ضلع اوڈین کے پولیس کمشنر سٹر ورلو ساکن مکان نمبر (۲۶) سڑک لرمین کی خدمت مین ملتمس ہین کہ وہ براہ کرم سرور شنبہ ۱۳ ماہ حال دوپہر کے بعد ایک بجے دفتر نمبر ۳ واقع سڑک اسباس مین تشریف لائین۔ اور مسٹر ڈیزاری بوڈاسی کے گم ہونے کی نسبت جو کچھ باتین اونہین معلوم ہون اونسے مطلع کرین۔

راقم

جی میس - پولیس کمشنر"

میرا پہلا جرم

مین نے بالارادہ یہ کہلا ہوا خط ان دونون انسپکٹرون کے حوالہ کیا اور اون سے کہا کہ اس خط کو لے جاکر اپنے صدر افسر کو دیدو تاکہ وہ اسے ورلو پاس بھیجدین"

مین نے اونہین رخصت کرکے کہا "جنٹلمینو! اب مجھے آپ لوگون کی زیادہ ضرورت نہ پڑے گی۔ مین مجبوراً کہتا ہون کہ آپ کی امداد سے کوئی بہت بڑا نقصان تو نہین ہوا۔ مگر مجھے تو اوس سے کبھی کوئی فائدہ بھی حاصل نہین ہوا۔ مجھے یقین ہے کہ مسٹر ورلو کی مدد زیادہ مؤثر ہوگی"

جب وہ چلے گئے اوسوقت مین اپنے سکریٹری کی طرف متوجہ ہوا اور اون سے کہنے لگا "لیری! جب یہ آدمی میرے پاس آئے تھے اوسوقت مین نے تم سے کیا کہا تھا۔ انہین کے سبب سے یہ مقدمہ خراب ہوا۔ اس نگرانی سے کوئی فائدہ نہ ہوا جس کی مجھے بڑی امید تھی"

لیری نے جواب دیا "آپ خفیہ پولیس کے جوان پھر مانگ سکتے ہین"

مین نے کہا "دیر تاخیر بہت ہوئی۔ ان کے بغیر اپنی کوشش اور محنت سے کارروائی چلانا چاہیئے۔ خوش قسمتی سے ابھی ہمارے پاس وہ دونون کانسٹیبل رنگو۔ اور جمپی موجود ہین۔ گو اونہین استادانہ تجربہ حاصل نہین۔ مگر اون مین شوق اور ذوق اور مستعدی دونون موجود ہین۔ ہم اون کی بے عذر فرمان برداری پر ہمیشہ بھروسا رکھ سکتے ہین۔ رنگو تو حلمزن اور احتیاط اور قواعد وضوابط کا پتلا ہے۔ اور جمپی اپنے سینیر (رنگو) کی کارروائیون سے اپنے کاموں کی اصلاح کیا کرتا ہے اور کبھی اوس کا پیچھا نہین چھوڑتا۔ باوجودیکہ وہ مستعدی ہے مگر اوس کے مشاہدے توضیح ہوتے ہین۔ یہ نوجوان آدمی ترقی کر جائے گا"

لیری نے کہا "مجھکو معلوم ہوا تھا کہ اون دو انسپکٹرون کے آنے سے ان دونون کو مایوسی ہوئی تھی"

مین نے کہا "انہین معلوم نہ تھا کہ ضوابط کو توالی کی روک

کی وجہ سے میں اون کو اس قسم کا کام نہ سپرد کر سکا۔ اور اگر یہ کام اونہیں دیا جاتا تو وہ اسے بہت ہی خوش اسلوبی کے ساتھ سرانجام دیتے۔ میری اونہیں پکارو۔

رنگو۔ اور چمپی۔ جو پاس کے کمرے میں حاضر تھے معتمد کے پکارنے کی آواز سنکر میرے دفتر میں آئے۔ اون کے چہرے خوش تھے پولیٹکل ایجنٹوں یعنے ان انسپکٹروں کی تعلی برخواستگی وہ سن چکے تھے۔ اور اب اونہیں یہ معلوم ہوا کہ گویا گردن سے ایک بوجھ اوترا۔ جب سے وہ کالی وردی والے آدمی (ان کانسٹبلوں نے ان انسپکٹروں کا یہی نام رکھا تھا) آئے تھے اوسوقت سے یہ دونوں کانسٹبل خوف زدہ رہتے تھے۔ ان کے دلوں میں ایک قسم کا خوف پیدا ہوگیا تھا جس کی وجہ نہیں معلوم ہوتی تھی۔ علی الخصوص رنگو تو نہایت ہی خائف اور بدگمان ہو گیا تھا اور بہت ہی کم بات کرتا تھا۔

جب وہ میرے کمرے میں داخل ہونے لگے تو اوس وقت رنگو نے خوش ہوکر یہ ریمارک (کسی شے کی نسبت اپنا خیال ظاہر کرنا) کیا۔ "اب ہمیں کوئی کام کرنے کا موقع ملنے والا ہے۔ اگر میرا حال پوچھو تو مجھے اُمید ہے کل میں اپنے بوڑھے دانشمند سے ملونگا۔ یہ وہ آدمی ہے جس کا میں بہت ہی معتقد ہوں۔ اوسنے مجھے یقین دلایا ہے کہ ہمیں کامیابی ہوگی۔ وہ تو نہایت ہی عجیب و غریب آدمی ہے۔ تمہیں اتنا ہی معلوم ہونا چاہئے کہ وہ کس قدر عقلمند ہے۔ اوس نے مجھ سے کہا تھا کہ "تمہارے کمشنر ایک نوجوان اور محنتی آدمی ہیں۔ میں اونہیں اوس وقت سے جانتا ہوں جبکہ وہ میرے دوست نوسی کے معتمد (سکریٹری) تھے۔ وہ مجرم کو ڈھونڈھ نکالنے میں اور سنہ ۱۷۹۳ء سے سنہ ۱۸۱۵ء تک شرک پر کنی کچھ لون اہی عرف الہ کے نام سے موسوم نہیں ہوئی تھی"۔

میں نے کہا۔ "بہت اچھا۔ رنگو! بس اب میں تمہیں چوبیس گھنٹے کی چھٹی دیتا ہوں اور تمہارے عقلمند دوست کی پیشین گوئیوں کے

پورا ہونے کا انتظار کرتا ہوں - پرسوں ہم ایک شخص (لیفٹیننٹ ڈیزاری کے ایک قدیم دوست سے) دوستی پیدا کرینگے - وہ ہمارے لئے مفید ہو سکتا ہے بشرطیکہ وہ خود اس دوستی کو بدگمانی کی نگاہ سے نہ دیکھے - مگر کوئی ایسا لفظ منہ سے نہ نکالنا چاہئے جس کے سننے سے اُس کو اس اعتبار میں شک و شبہ پیدا ہو جو براہ تصنع ہم اوسکی نسبت ظاہر کرینگے بلکہ اگر ضرورت ہو تو اوسکی فرمانبرداری کرنا چاہئے - اوسکے اوہام باطلہ کو مان لینا چاہئے - اور اوسکے مہمل خیالات کو تسلیم کرنا چاہئے - کیونکہ یہی آدمی ہماری کامیابی کا آخری ذریعہ ہے -"

رنگو - "بہت اچھا - مسٹر کرسٹنز! میں سمجھ گیا - ہم اوس پہلے آدمی کے ساتھ نہایت خوبی سے پیش آئینگے -"

اسبات کو تمپی نے ہی گردن کے اشارے سے قبول کیا اب یہ دونوں آدمی جو کہ کالی وردی والے انسپکٹر ان کی برخواستگی سے خوش تھے اپنے کام پر روانہ ہوئے -

تیرہویں فروری بروز شنبہ ٹھیک ایک بجے رنگو میرے پرائیوٹ روم (تنہائی کے کمرے) میں آیا - اور مجھے ایک بند لفافہ دیا جسپر یہ الفاظ تحریر تھے - "خانگی - بخدمت مسٹر میس - کرسٹنز پیٹرسن" میں نے لفافہ چاک کیا اور ایک کاغذ اندر سے کھینچ لیا - یہ میراڈیو کے نام کا رقعہ تھا میں نے دل میں کہا کہ وہ آدمی یہاں ہے میں نے اوسکو بلا بھیجا - ہمیں جلدی اوس سے آنکھیں چار کرنا چاہئے - غیر مرئی ہتھیاروں سے جنگ کرنا چاہئے - اور جو کوئی زیادہ لائق ہوگا - میدان اوسی کے ہاتھ رہے گا -

میں نے رنگو سے کہا - "انہیں اندر بلا لو"

ڈیو اندر آیا اور اوس نے مودبانہ جھک کر سلام کیا - میں اپنے لکھنے کی میز پاس کھڑا تھا - میں نے اوسے اپنے سامنے بیٹھنے کا اشارہ کیا اور میں خود بھی بیٹھ گیا - چونکہ ہم دونوں کے درمیان میں لفظ اوس میز کی چوڑائی حائل تھی اوسلئے ہم ایک دوسرے سے بہت ہی قریب

تھے جو تیز روشنی کھڑکی سے آتی تھی وہ اوسکے چہرے پر پورے طور سے پڑتی تھی۔ جس پر کسی قدر ایک بہت ہی جلد گذرنے والی خجالت کے آثار طاری تھے اوسکے کسی ایک عضلے تک کو بھی حرکت نہ ہوئی۔ ایک ہی نظر مین مینے اوسکا چہرہ مہرہ جانچ لیا۔ اور کہو مجھے ایک پکا دلال یا خالص شرابون کا ایک پھیری والا تاجر معلوم ہوا۔ بیس برس کا سن۔ پست قد۔ کسیقدر فربہ اندام تھا۔ طباقی چہرہ۔ کالی کالی آنکھیں۔ سانولا رنگ۔ لمبی اور موٹی ناک (جس سے ذہن اور جسم کی قوت معلوم ہوتی تھی) چھوٹے کان۔ مضبوط ہاتھ پاؤن چھوٹی موٹی انگلیان تھین۔ اوسکے بال جو بہت چھوٹے کترے ہوئے اوسکی سونچھون کی طرح کالے تھے۔ اس آدمی کے چہرے سے ذہانت اور زیرکی ٹپکتی تھی۔ مگر ساتھ ہی اسکے فریب۔ مکاری۔ اور دغابازی کے آثار بھی نمایان تھے جن سے ایک ہی نظر مین ظاہر ہوتا تھا کہ وہ بالی کار بدمعاش ہے۔

مگر اس خیال سے کہ اوسکے دل مین کوئی شبہ نہ پیدا ہونے اوسکا چہرہ جانچنا چھوڑ دیا۔ اور دوران گفتگو مین جو ابھی ہونے والی تھی مینے اوسے اچھی طرح جانچنے کا ارادہ کیا۔ چونکہ مجھے اس نادیدہ شخص پر قابو پانے کا پورا بھروسہ تھا۔ اسلئے مین نے کوئی سوال نہین سوچ رکھا تھا۔ کسی قسم کی رائے قایم کرنے کے پہلے مین اس اپنے شکار کو دیکھنا چاہتا تھا۔ اور پھر کوئی امر منعقد کرنا چاہتا تھا۔ حسب معمول جیسا کہ عام گواہون سے پوچھا جاتا ہے جب مین اوس سے اوسکا نام۔ عرف۔ سن۔ پیشہ۔ اور مقام سکونت پوچھ چکا۔ اوسوقت مین نے اس سے اوسکے دوست ڈیزاری کی نسبت چند سوالات کئے اوس نے بلا تردد برجستہ جواب دیے۔ یہ سبق اچھی طرح سے یاد کیا گیا تھا۔ اپنے دوست کی مفقود الخبری کی نسبت جس کا اوسے سخت تعلق اور تعجب تھا اسنے اپنے چند ذاتی تیاسات ظاہر کئے اور پھر یہ کہا:

"تھوڑے دن ہوئے جب مین نے پایا ڈیزاری کی بدقسمتی اور آپ کی آغاز تفتیش کا حال سنا تو اوسوقت میرے دل مین آپ کے پاس

حاضر ہونے کا کسقدر ارادہ ہوا تھا۔ مسٹر ڈی صدر افسر صیغۂ تفتیش سے جو حسن اتفاق سے میرے شناسا ہیں میں نے اس ارادے کا ذکر کیا تھا۔ اس پر اس عہدہ دار نے کہا تھا "صبر کرو۔ چونکہ یہ ایک سنگین مقدمہ کی تفتیش ہے اور مسٹر جیمس کم سن ہیں اسلئے یہ کارروائی دو مہینوں کے تعویق ہونے والی ہے" پھر اوس نے مسکرا کر کہا۔ "وہ بلحاظ اپنی ابتدائی حالت کے واقعی آپ نے بہت ہی بڑی ذمہ داری اپنے ذمہ لی ہے"

میں نے جواب دیا۔ "مسٹر ورلو! میں اسبات کو تسلیم کرتا ہوں میں تو اس تفتیش سے دست بردار ہوا ہی چاہتا تھا کہ اوس پولیٹکل ڈوئیرن کے ایک ایجنٹ (عہدہ دار) نے جسکے صدر افسر کو حسن اتفاق سے آپ جانتے ہیں مجھ سے آپ کا ذکر کیا۔ اس سے میں نے یہ استنباط کیا کہ آپ نے اس افسر کو تھوڑی سی مدد دی ہے۔ اور میں نے خیال کیا کہ آپ مجھے بھی اپنی ذہانت سے فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ میں خیال کرتا ہوں کہ ہم میں بآسانی کوئی قرارداد ہو جائے گا"

ورلو۔ "مسٹر کمشنر! میں بدل وجان آپ کی تابعداری میں حاضر ہوں"۔

میں نے کہا۔ "میں آپ کی مہربانی کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں مجھے آپ سے اس کم مہربانی کی توقع نہ تھی۔ میں باور کرتا ہوں کہ آپ کی دوستی کے علاوہ بوڈا آسی نوعمر عورتوں سے بھی کچھ قابل اعتراض تعلقات رکھتا تھا"

ورلو نے میری بات کاٹ کر کہا۔ "اور بعض اوجھڑی کلیجی بیچنے والوں سے بھی تو ربط ضبط تھا۔ اور مشتبہ اشخاص کے ہاں اکثر جانے آنے کا بھی تو شوق تھا"

میں نے کہا۔ "تب تو مسٹر ورلو! آپ اس مشتبہ جماعت سے پیرل کو اوس کمند کے کھوج لگانے میں شاید کامیاب ہو سکتے ہیں جس میں غریب آپ کا دوست مجبوراً پھنسا ہے۔ چند روز تک آپ اپنے شام کے وقت کو اس راز سربستہ کی دریافت کے نذر کیجئے جو اب تک ناقابل انکشاف ہے۔ اور

جس میں دُیزآری بوڈا سی کا مرنا پوشیدہ ہے۔ اگر اس آخری کو
کے بعد بھی کوئی زیادہ تر قابل اطمینان نتائج پیدا نہ ہونگے تو میں اور
مقدمے سے دست بردار ہو جاؤں گا۔ اور افسوس کروں گا کہ کیوں میں
ایسے پر اسرار معاملے میں دست اندازی کی۔ مسٹر ورہو! میں آپ سے
سچ کہتا ہوں کہ اب فقط آپ ہی کی ذات سے مجھے کوئی امید باقی ہے۔ وہ
کے غمناک خاتمہ کی نسبت آپ کی کیا رائے ہے؟ میری بڑی خواہش
کہ میں اس بارے میں آپ کے خیالات معلوم کروں۔"

ورہو نے نہایت ہی اختصار کے ساتھ جواب دیا۔ "وہ میر
اسکو ایک ایسا فعل باور کرتا ہوں جس پر ارتکاب کے بہت عرصہ پہلے سے
و فکر ہوا ہے اور جگہ بڑی خوبی سے انتخاب کیا گیا ہے۔ حوذو
ہی اس مثل کا مصداق تھا کہ "پیسے کی طرح جی خوش رکھنا چاہیئے۔" مگر او
خوش مزاجی پر از فتنہ و فساد تھی۔ اور وہ واقعی عقل و تمیز کے ساتھ نہ تھی
وہ ایک بہت ہی بڑھاپے پر وآدمی تھا۔ وہ بہت بڑا عیاش بھی تھا۔ اور
عورتوں کے ساتھ اوسکے تعلقات مضبوط نہ تھے۔ سب سے زیادہ
چھوکریوں پر مرتا تھا۔ میرا دل تو یہی کہتا ہے کہ کسی غلیظ چھوکری ہی نے
اوسکا خاتمہ کر دیا ہے۔"

میں نے پوچھا۔ "تو کیا آپ کے نزدیک صرف ایک
قاتل نہیں تھا کیا آپ کی یہ رائے ہے کہ کوئی معاون بھی تھا۔"

ورہو۔ "ہاں ضرور کوئی عورت اس جرم میں شریک
ہے۔"

میں نے کہا۔ "مگر وہ تو کوئی بڑا ہی خوفناک
معاون ہے۔"

ورہو۔ "اس میں کیا شک ہے۔ شریک یا معاون کے
لئے تو ہمیشہ کھٹکا رہتا ہے۔ اور جو آدمی تن تنہا کوئی کام کرتا ہے
اسکو کوئی خوف و خطر نہیں۔ اور اسبات کے کہنے کی تو کوئی ضرورت

ہی نہیں کہ ایسا آدمی سب اندیشوں سے پاک ہوتا ہے۔ جو کوئی اکیلا ہوتا ہے وہ اکیلا کاٹتا ہی رہتا ہے۔"

مین نے پوچھا۔ "وہ کیا تم اپنے دوست کے ساتھ ہر جگہ جایا کرتے تھے۔؟"

ورلبو۔ "اکثر۔ مگر مین ہمیشہ نوکن کے قہوہ خانہ مین اوسکے ہمراہ جانے سے معترض تھا۔ جو سڑک سین پر واقع ہے۔ جہان وہ اکثر جایا کرتا تھا۔"

مین نے کہا۔ "یہ تو ایک تنگ تاریک مکان ہے۔ مین اوس سے واقف ہون۔"

ورلبو۔ "وہ تو چورون۔ بدمعاشون۔ کسبیون۔ اور اسی قسم کے دیگر اشخاص کا اڈا ہے۔"

مین نے کہا۔ "واقعی۔ بعض اوقات خفیہ پولیس بہت سے مجرمون کو یہان گرفتار کرتی ہے۔"

ورلبو۔ "مین نہین کہہ سکتا۔ اس سرشتہ سے مجھکو کوئی تعلق نہین۔ مجھے تو پولیس سے سروکار ہے۔ خیر آپ کی خاطر سے اور اپنے دوست کے قتل کا عوض لینے کی غرض سے مجھے فوجداری کا مقدمہ لینے مین کوئی عذر نہین۔"

مین نے کہا۔ "مجھے اسبات کے کہنے کی ضرورت نہین کہ اگر آپ سرکاری طور پر میرا کام کرینگے اور مجھے مدد دینگے تو مین آپ کے وقت اور صرف کا معاوضہ دونگا۔ یہ خرچ میری ذات سے متعلق ہین ایک سو فرانک یہ موجود ہین۔"

مین نے ہاتھ بڑہا کر ورلبو کو سو فرانک کا نوٹ دیا جو نوٹ مینے ورلبو کو ہاتھ سے دیا اوسنے اوسکو آہستہ سے لیکر اپنی پاکٹ بک کی تہ مین رکھ لیا اور کہنے لگا۔

"مجھے امید ہے کہ مہین کامیابی حاصل ہوگی۔ مجھکو اپنے دوست ڈیزاری

کی جدائی کا بڑا رنج ہے۔ کون جانتا ہے کہ اگر میں اوسکے ساتھ اپنی دوستی بدستور سابق قائم رکھتا تو وہ آج کے دن شاید زندہ ہوتا۔ میں تو ایسے طرز زندگی سے تنگ گیا تھا جسپر میرا دوست باوجود کبرسنی کے عامل ہوا تھا۔ مجھے تو گھر گرہستی کی خواہش تھی۔ میں نے اپنی شادی کرلی۔ ہر آدمی کو دیر سویر یہی کرنا چاہیئے۔ خوش گذرانی کا یہی اکیلا طریقہ ہے۔ بتدریج میں پالیٹکس (اسور ملکی) کو چھوڑنا چاہتا ہوں۔ اور اوسمیں سیدھی راستے (یعنی کام) پر پھر آنا چاہتا ہوں۔ جو راحت و آرام سے منزل حیات تک پہونچا دیتا ہے۔ ایام شباب میں بہت سی حماقتیں مجھ سے ہوئی ہیں۔ مگر اس بتقاعدہ اور رنگ بدلنے والے عہد جوانی میں کوئی ایسا برا فعل مجھ سے سرزد نہیں ہوا جسکا مجھے افسوس ہوتا"۔

وربو یہ باتیں کر رہا تھا۔ اور اوسکے دل میں بتدریج ایک جوش پیدا ہوتا جاتا تھا اسلئے بہوشیاری تمام میں اوسکے سلسلۂ تقریر کے توڑنے سے بچتا تھا۔

وربو کہہ رہا تھا "آئندہ کل (اتوار) میں مصنوعی جنگ میں شریک ہونا چاہتا ہوں۔ سوموار تک میں وہاں رہونگا۔ منگل کے دن مجھے اوس مجلس میں جانا پڑے گا جو پھیری والے درزیوں کی موجودہ ہڑتال کے مسئلہ پر بحث کرنے کے لئے مکان بیلویل میں منعقد ہوگی۔ آپ بھی تو کبھی کبھی ہماری مجلسوں میں آتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ میں نے آپ کو دیکھا تھا۔"

میں نے کہا۔ "مجھے اکثر مجبوراً جانا پڑتا ہے۔ آئندہ سنیچر کو مجھے اوس مجلس میں حاضر رہنے کا حکم ہوا ہے جو بہ تعام "گرینول" منعقد ہوگی۔ چونکہ آپ "بیلویل" کے جلسے میں جائینگے اسلئے میں بھی پرلفکٹ (صدر عہدہ دار پولیس) سے اپنے ہم عصر عہدہ دار کی عوض وہاں جانے کی اجازت لونگا۔ اس تدبیر سے ہم منگل کی شام کو ملینگے اور اپنے اس کمرے ہی میں نہیں بلکہ پلیٹ فارم پر آپ کی تقریر سننے کا

میرا پہلا جرم
لطف اوٹھاؤں گا۔ مجھے اس مہادلہ خدمت میں کوئی مشکل پیش آئے گی
محلہ ٹیمپل کے لوگ فسادی ہیں۔"

ورلبو۔ محلہ "ایوٹیس" کی طرح محلہ "بیلی والی" بھی اپنی
نیک نامی قایم رکھنے کے لئے بہت بڑی احتیاط کرتا ہے۔ اور اس
بات میں یہ مقام مشہور ہے۔ اگر آپ مشکل کو تشریف لاویں گے تو بعض
عجیب وغریب چیزیں آپ کے ملاحظے میں آئیں گی۔

میں نے کہا۔ "ان سے میرے دل میں کوئی زیادہ
خوف نہ پیدا ہوگا۔ پندرہ سال کی ملازمت نے میرا دل مضبوط
کردیا ہے"۔

میں اوٹھ کھڑا ہوا۔ ورلبو بھی میرے اس رخصتی اشارے کو
سمجھکر اوٹھ کھڑا ہوا۔ اور رخصت ہونے کے لئے مستعد ہوکر اوسنے
اپنا ہاتھ مصافحہ کے لئے بڑھایا۔ باوجود اپنی پالسی (حکمت عملی)
کے بھی میں بقسمیہ کہتا ہوں کہ مجھ سے اپنا ہاتھ نہ بڑھایا گیا۔ یہ
میری غلطی تھی۔ ورلبو کے چہرے کی رنگت کسقدر زرد پڑگئی تھی
اسکے دل میں شبہ پیدا ہوا تھا۔ حتے الامکان اس غلطی کی اصلاح
کرنے کے لئے میں نے اس سے ایک ایسی طرز وادا سے تقریر کی
جس سے اوسکو میری طرف سے اطمینان خاطر حاصل ہو۔

میں نے کہا "مسٹر ورلبو! تا امکان خود اسکی احتیاط
کرنی چاہیے کہ اس ملاقات کا مقصد کسی پر ظاہر نہ ہونے پائے۔ مجھے
آپ کی رازداری پر پورا بھروسا ہے۔ اور اب میں آپ کی نیک نیتی۔ تجربہ کاری
اور ذاتی قابلیت سے فائدہ اوٹھانا چاہتا ہوں"۔

ورلبو نے جواب دیا۔ "آپ مطمئن رہیے۔ مدت سے
میری یہی خواہش تھی کہ کوئی فوجداری کا مقدمہ دستیاب ہو تو خدمت مخبری
کی انجام دہی میں سرگرمی دکھائی جائے۔ اب مجھے اس کا موقع ملا ہے
اور میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں اپنے پرانے دوست ڈینیز اری کے
قاتلوں کا پتہ لگاؤں گا۔ اس کام میں میں اپنی ساری کوشش اور جانفشانی

صرف کر دوں گا۔ آپ کو میری قابلیت اور لیاقت کی قدر دانی کا موقع ملے گا اور آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ آیا مجھ میں وہ فہم و فراست موجود ہے یا نہیں جو ایک اہل کار خفیہ پولیس کیلئے درکار ہے۔"

میں نے پوچھا۔ "کیا تم سرکاری طور پر بتدریج سررشتہ کوتوالی میں داخل نہیں ہوئے تھے؟"

ڈوپن نے جواب دیا۔ "اس کا سبب یہ تھا کہ میں بہت ہی کم سنی میں پولیٹکل اکھاڑے میں کود پڑا تھا۔ اور آغاز عمر ہی میں میری بڑی شہرت ہو چکی تھی۔ اگر میں سررشتہ کوتوالی میں داخل ہوتا تو بہت جلد لوگ مجھے معلوم کر لیتے۔"

میں نے کہا۔ "تو آئندہ منگل کے دن آپ سے فونس ہیل دیل تعام پر ملاقات ہو گی۔"

ڈوپن مجھے سلام کر کے اوس دروازے سے روانہ ہوا جسے میرے پہلے سے کھولدیا تھا۔

میں نے اپنے دل میں کہا۔ "اس آدمی کے چہرے سے سخت بدمعاشی ظاہر ہوتی ہے۔ اور اوسکے اخلاق اوسکی شکل و صورت سے معلوم ہوتے ہیں۔ وہ بڑا ہی طماع اور حریص آدمی ہے اور جسطرح تمام طامع اور حریص اشخاص مکار اور فریبی ہوتے ہیں۔ اسیطرح وہ بھی مکار ہے۔ وہ دلیر۔ چالاک اور ہوشیار ہے۔ اوس کے خیالات میں تسلسل اور ترتیب ہے۔ وہ کام کرنے والا آدمی ہے۔ اوس کا ذہن تیز ہے۔ علاوہ ازیں اوسکو اپنی ذاتی لیاقتوں پر پورا بھروسا ہے۔ اوس کی وضع اور لباس مہذبانہ ہیں اور اوس میں نہایت ہی سکون اور اطمینان کی حالت پائی جاتی ہے۔ مگر مجھے تو یہ اطمینان خاطر اور سکون قلب اصلی نہیں معلوم ہوتا بلکہ مصنوعی اور ساختہ نظر آتا ہے وہ ایسی طبیعت کا آدمی نہیں کہ کوئی سہل طریقے سے اوس کے دل کا حال معلوم کر لے۔ اگر مجھے بھی پہلے سے اوس کی نسبت بدگمانی

نہ ہو جاتی تو میں بھی بڑی آسانی سے دھوکا کھا جاتا۔ اگر میں ایسے آدمی کو بلا سوچے سمجھے ایکبارگی گرفتار کر لیتا تو یہ بڑی بھدی حرکت ہوتی۔ کیونکہ وہ اپنے استقلال مزاج کی وجہ سے بآسانی میرے پنجے سے نکل جاتا۔ اور یہ دوجوہ دون والا آدمی عمدہ خیالات کا دعوے کرتا ہے اور ازدواجی حالت کی فضیلت بیان کرتا ہے! یہ قاتل بھی خاندانی محبت کا دم بھرتا ہے! اور حقیقت حال یہ ہے کہ اسنے اپنے دلی دوست ڈیزارٹی کو ایک ہنرمندانہ طریقہ سے قتل کر کے پھینکدیا ہے۔ جسکے مذاق میں وہ خود شریک تھا اور جس مذاق کی وہ بہت تعریفیں کیا کرتا تھا۔ یہ بدبخت ایک نہایت ہی چالاک مکار اور تیز باز آدمی ہے۔ وہ یقینی طور سے آیندہ کا بچاؤ کرنا چاہتا ہے۔ خیر میں اوسکو اس کارروائی میں مدد دونگا۔

وہ کیا کوئی اسکا کلام باور کر سکتا ہے؟ اسکے سننے سے تو اوس کا چہرہ خجالت کے مارے سرخ ہو جاتا ہے کہ وہ اوس پولیٹیکل مخبرون معاونین جسرام اور کمینے خیلہ رون کی جماعت میں شامل ہے جو ہماری کوتوالی بلدہ کے لئے کلنگ کا ٹیکہ ہے جس میں بہادر۔ وفادار۔ کارگذار اور متدین ملازمین کی فوج داخل ہے۔ افسوس ہے کہ ایسا کم بخت آدمی اور ایسا خوف ناک مجرم کوتوالی میں رکھا جائے۔ بجز اوسکے اوسکے لئے امکان میں ہے کہ کوئی اسکے افعال و کردار کی نگرانی کرے۔ کیا عہدہ داران سررشتہ کوتوالی روزانہ اوسکی خبریں نہیں سنتے ہیں؟ وہ تو اس سے ملتے ہیں۔ اور اوسکی رپورٹون کو باور کرتے ہیں۔ رات کو چور کی طرح چھپکر مخفی راہون اور اون دروازون سے وہ کوتوالی کے دفترون میں پہنچتا ہے جو صرف ایک ایسے طریقے سے کھولے جاتے ہیں جس سے اسٹاف کے عہدہ دار ہی بہت ہی کم واقف ہوتے ہیں۔ اور اون کمرون میں داخل ہوتا ہے جو خاص اسکے واسطے مخصوص ہیں۔

اس نے کہا تھا۔ "کہ حکام کوتوالی کی ہمیشہ خواہش رہتی ہے کہ میں دیر تک اُن کے پاس ٹھہرون"۔ اسبات کو میں بآسانی سمجھ سکتا ہون

یہ خزانے بڑے بیش بہا ہیں اسلئے مجھے اُمید ہے کہ میری یہ دلی خواہش پوری ہوگی کہ میں اسکو حوالات میں بھیجوں"

بعد ازاں میں نے اپنے خیالات کا سلسلہ قطع کر کے رنگو اور چمپی کو بلایا۔ اور وہ دونوں کانسٹبل میرے کمرے میں آئے۔

میں نے اون سے مخاطب ہوکر کہا۔" تم ورنو کو دیکھ چکے ہو۔ اب اوسکا حلیہ غور سے اپنے ذہن میں بٹھا لو۔ کسی وقت یہ بہت کام دے گا"

چمپی نے اپنا ماتھا انگشت شہادت سے چھو کر کہا۔" میری کیفیت تو یہ ہے کہ اوس کی تصویر یہاں میرے دل میں موجود ہے۔ میں تو اوسے ساری عمر نہ بھولونگا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ وہی آدمی ہے جسکے پاس سور کی رانیں تھیں۔ جس نے یہ کہا تھا کہ" میں مقام لنگری سے آتا ہوں" اور جسکو مینے اور رنگو نے بوسی مقام پر کرسمس عید کے کئی دن پہلے رات کے وقت روکا تھا۔ اسی آدمی نے ہم سے یہ کہا تھا کہ" میں سڑک پر لنسی پر رہتا ہوں" مجھ سے تو یہ غلطی ہوئی جسے میں ہرگز معاف نہ کرونگا کہ میں نے اون سور کی رانوں کو نہ دیکھ لیا۔ مجھے یقین کامل ہے کہ وہ اُس بوڑھے آدمی کی ٹانگیں لے جا رہا تھا"

میں نے کہا" چمپی! شاید یہ تمہارا خیال صحیح ہو مگر بالفعل تمہیں اپنی گرم جوشی اعتدال کے درجے پر رکھنی چاہیئے۔

چمپی نے کہا۔" جناب! اگر عدول حکمی کا خوف نہ ہوتا تو ابھی جب میں نے اوسے دروازے پاس آتے دیکھا تھا میں اوسکو ایکبارگی دوڑکر پکڑ لیتا"

میں نے کہا۔" بہر حال ابھی اور چند روز اون کو آزادی کے ساتھ پھرنے چلنے دو۔ اسکے وجوہ میرے پاس موجود ہیں۔ بلکہ اوسکے دل میں اس کا خیال بھی نہ گذرنے پائے کہ تم اوسے بدگمانی کی نگاہ سے دیکھتے ہو۔ اسلئے تم کو مناسب ہے کہ جب کبھی تم اوسے

یہاں آتے دیکھو تو تم اپنی زبان بند کر لو کیونکہ وہ واپس چلا جائے گا
لیکن تم خاطر جمع رکھو۔ اوس بدبخت کا وہ وقت قریب آگیا ہے کہ جب
تم جانکنی تذویر اوسکے تن سے اوتارنے میں میری امداد کرو گے"۔

فصل (۱۲)

مقام "بیلی ول" ایک عام غیر سیاسی مجلس۔

نپولین سوم کو چور اور قاتل بنانا۔

جو وعدہ میں نے ڈربو سے کیا تھا اوسکے موافق میں نے حکام بالادست سے درخواست کی کہ "مجھکو بلطور سرکاری ریپریزنٹیٹو یا وکیل کے اس غیر سیاسی مجلس میں شریک ہونے کی اجازت دیجائے جو بیلی ول کے ناچ گھر میں ۱۶ فروری منگل کے دن ہونے والی ہے" بڑی آسانی سے یہ درخواست منظور ہوئی۔ اس مجلس میں اہل شہر اس مسئلہ کی بحث ختم کرنے والے تھے کہ آیا عورتوں اور مردوں میں آزادانہ میل جول یا صحبت ہونی چاہئے یا نہیں۔ اور اس دوسرے مسئلے پر بھی بحث شروع ہونے والی تھی کہ آیا مزدوروں کی اجرت میں زیادتی کی جائے یا نہیں۔ پہلا مسئلہ عرصے سے زیر بحث تھا اور دوسرے مسئلہ کی طرف خلق اللہ کی عموماً توجہ تھی۔ جب سے ۶ جون ۱۸۶۷ء کا قانون نافذ ہوا تھا جیریکا اسلے اور عمدہ منشا یہ تھا کہ رعایا اور اہل ملک اصول سیاست مدن (پولیٹیکل اکانومی) سے بتدریج واقف ہوں اوسوقت سے اکثر میں اس قسم کے جلسوں میں شریک رہنے کے لئے متعین کیا جاتا تھا۔ جس قانون کے پاس کرنے کے وقت لیجسلیٹروں (واضعان قوانین) کے دلوں میں اس کا خیال بھی نہ گذرا تھا کہ انہوں نے [illegible] کے شہید کرنے کے لئے ایک خوفناک

دو دو باری تمشیر مہیا کردی تھی۔

اسبات کا اقرار تو کیا گیا ہے مگر بدقسمتی سے اوسوقت کیا گیا ہے جب ہاتھ سے موقع جا چکا تھا کہ اس جدید طرز جہاد سے جو برائیون کے قلع قمع کرنے کے غرض سے کیا گیا تھا صرف اون ہی اشخاص کو فائدہ پہونچا جو ریاکار اور مکار تھے اور جنہین اپنے ذاتی منافع اور خود غرضانہ مقاصد حاصل کرنے کا حوصلہ تھا

جب مین اپنی منزل مقصود پر پہونچا تو مین نے اپنے سیکریٹری (مستمد) کو دیکھا کہ وہ آمنی بس[1] گاڑیون کے آس واس واقع سڑک پیرس مین میرے منتظر ہین۔ "بیلی ولی" کے ناچ گھر کے دروازے پر دو مزدور معین تھے۔ ان کا لباس معمولی تھا۔ وہ نیلے اور سفید کوٹ پہنے تھے اور بازوون پر لال دھجیان باندھے ہوئے تھے۔ گو اپنے حرکات سے وہ ظاہر کرتے تھے کہ جلسے مین آنے والے اشخاص کی پیشوائی اور رہبری کے لئے وہ کھڑے کئے گئے تھے مگر مسلوم یہ ہوتا تھا کہ وہ جلسے مین شریک ہونے والون کے چہرے اور وضع جانچنے بہانے کے واسطے وہان متعین تھے ہم اپنے عہدے بتاکر ہال (دالان) مین داخل ہوئے۔ یہ ہال ایک بہت وسیع ہوادار دالان تھا اور بال روم (ناچ گھر) کے مقاصد کے لئے نہایت مناسب و موضوع تھا۔ کمیٹی کے لئے اس ہال کا پلیٹ فارم[2] جس پر بینڈ بجا کرتا تھا بڑے تکلف سے آراستہ کیا گیا تھا۔ اس پلیٹ فارم کی داہنی جانب اسپیکر (مقرر) کے لئے ایک اونچی جگہ تھی۔ وسط مین میر مجلس اور اون کے معین و مددگار بیٹھے ہوئے تھے۔ بائین جانب کمشنر پولیس اور اون کے مستمد کی جگہ تھی۔ اور اون کے سامنے ایک میز رکھا ہوا تھا ساڑھے آٹھ بجے تک تمام ہال کھچا کھچ بھر گیا۔ اسوقت ہزار بارہ سو مرد اور عورتین یہان جمع ہونگے۔

---

[1] آمنی بس۔ ایک قسم کی بڑی چار پہیون کی گاڑی ہے جس مین بہت سے اشخاص سوار ہوتے ہین [2] پلیٹ فارم اونچی جگہ۔

بغلبہ آرا اہل ملک نمبو۔ انگلورا۔ اور رئیس انتخاب کئے گئے۔ ان میں سے پہلے صاحب تو پریزیڈنٹ (میر مجلس) اور دوسرے صاحب والس پریزیڈنٹ (مددگار میر مجلس) مقرر ہوئے۔ افتتاح مجلس کی کارروائی ختم ہونے کے بعد پریزیڈنٹ سے کرسی ہو کر اور انہوں نے بڑی تہذیب و شائستگی کے ساتھ سلام کر کے حسب ذیل تقریر شروع کی۔

"اے ہمارے دونوں صنف کے اہل ملک! اسوقت ہم دونوں اصناف کے ازادانہ میل جول یا سباشرت کے مسئلہ کی بحث ختم کرنی چاہتے ہیں۔"

کسی نے چلا کر کہا۔ "آپ کی صنف کیا ہے؟"

کئی شخصوں نے للکار کر کہا۔ "خاموش! اسے نکالدو۔"

پریزیڈنٹ۔ "اب ملکی بہائی باٹی کے تقریر کرنے کی باری ہے۔"

یہ صاحب اسٹینڈ (تقریر کرنے کی جگہ) پر آئے اور حسب ذیل اپنی تقریر شروع کی۔"

مقرر۔ "جنٹلمین!"

چاروں طرف سے حاضرین نے باواز بلند کہا۔ "اہل وطن کہو! یہاں کوئی جنٹلمین نہیں ہے۔"

مقرر۔ "چونکہ آپ حضرات الفاظ اہل وطن کو ترجیح دیتے ہیں۔ اس لئے میں اہل وطن کے نام سے آپ صاحبوں کو مخاطب کرتا ہوں۔"

کئی شخصوں نے ڈانٹ کر کہا۔ "اسے نکالدو۔ اسے نکالدو۔ یہ ایرسٹو (امرا اور معززین کی حکومت کا طرفدار) ہے۔"

دوسرے لوگوں نے کہا۔ "اس آدمی کو کہنے تو دو۔ کہو کہو! اجی حضرت چاہو کہو۔"

پریزیڈنٹ اوٹھکر کھڑے ہوئے۔ اور انہوں نے اس مقرر کی تقریر کی نسبت سامعین کی رائے لی۔ جنہوں نے ہاتھوں کے اشارے

سے اسپیکر کو تقریر کرنے کی اجازت دی

مقرر۔ "میں اضافِ انسان کے ازدواجی میل جول کا حامی اور طرف دار نہیں ہوں۔ اس سے تو خاندان اور مال و متاع سب کچھ سب برباد اور نیست و نابود ہو جائیں گے۔"

کسی نے کہا۔ "تو کیا آپ کے پاس کچھ مال و متاع ہے؟"

کسی دوسرے شخص نے کہا۔ "خاموش! مال و متاع بدبختی کا راستہ ہے۔"

مقرر۔ "یا اسپیکر۔ "نیچر کے بھی تو حقوق ہیں۔"

کسینے چلا کر کہا۔ "تو پھر ادا نہیں ادا کرو۔"

اسپیکر۔ "حقوق فطرت ادا کرنے کے لئے نکاح کافی ہے۔"

کسینے کہا۔ "اگر آپ کی بی بی مر گئی ہے اور آپ رنڈوے ہیں تو آپ کو نکاح ثانی کرنا بہتر ہے۔"

اسپیکر۔ "ہماری سب کی ایک ہی ابتدا و اصل ہے۔"

کسینے بات کاٹ کر کہا۔ "اور ہم سب کا آخر بھی ایک ہی ہوگا۔"

ایک شخص نے کہا۔ "یہ تو صورت و شکل سے لاپلاسی معلوم ہوتا ہے۔"

ایک دوسرے شخص نے کہا۔ "مسٹر لاپلاسی مر چکے ہیں۔"

کئی شخصوں نے غنغناتی آواز سے کہا۔ "مرنے کے پانچ گھنٹے پہلے وہ زندہ آدمی تھے۔"

مقرر نے اس قدر بلند آواز سے حسب ذیل تقریر کی سارا شور و غل اس میں دب گیا:-

"میں نہیں جانتا کہ آیا لاپلاسی مرنے کے وقت زندہ تھا یا مردہ مگر میں نہیں پڑھ چکا ہوں کہ بورڈ ولیو نے کہا تھا۔ امیروں کے پاس

جو معمولی مصارف سے نیچے ہو وہ غریبوں کی حاجت روائی میں ضرور صرف ہونا چاہیے۔"

کسینے بلند آواز سے کہا۔ "یہ ہم سے کیا چاہتا ہے؟"

کئی شخصوں نے کہا۔ "بورڈوں کو دور کرو۔"

مقرر۔ "اگر نظرت (نیچر) اپنے کو کسی خاص قوانین رکھتی ہے تو اونکے ضوابط بھی حکومت کرتے ہیں۔"

کسینے زور سے کہا۔ "تمہارے سر میں بہت سے ضوابط نہیں ہیں۔"

پریزیڈنٹ۔ "اسپیکر نے کہا ہے کہ حکومت کرتے ہیں۔"

کسی اور شخص نے چلا کر کہا۔ "ہم کو اب کسی حکومت کی احتیاج نہیں۔"

ایک دوسرے شخص نے بلند آواز سے کہا۔ "ہم ریپبلک (جمہوری) حکومت چاہتے ہیں۔" (اس فقرے پر تعریفوں کے نعرے بلند ہوئے)

اسپیکر نے اپنی تقریر جاری رکھنے کی کوشش کی مگر اس پر اس قدر لعنت و ملامت کی بوچھاڑ ہوئی اور ہر طرف سے اس قدر لوگ اسکی تقریر میں مداخلت کرنے لگے کہ اس کا سر پھر گیا۔ اور وہ بالکل پریشان ہوگیا۔ اسپیکر بھی اوسنے چند منتشر اور بے ربط فقرے کہے۔ مگر وہ پریشان خاطر ہوکر ہاتھ پاؤں مارنے لگا اور آخر کار منہ میں کچھ کہکر رہ گیا۔ اور مجنونانہ طور سے نباتات کھانے والے معدنیات پر چلنے والے جانوروں کو معدنیات اور نباتات کے ساتھ گڈمڈ کرکے یہ مقرر غائب ہوگیا۔

پریزنڈنٹ نے کہا۔ "اب ہمارے ملکی بھائی ٹوپو تقریر کرینگے۔"

اس ملکی آدمی نے اپنی جگہ سے آواز بلند کہا۔ "میں تیار ہوں" اور ایک چھلانگ مار کے تقریر کرنے کی جگہ پہ جا کھڑا ہوا اور حسب ذیل تقریر کرنے لگا۔"

"اے ہمارے دونوں صنف کے ملکی بھائیو! جائز ارتباط یا مباشرت سے ناجائز میل جول کہیں زیادہ ہے۔ اس سے ایک بات ثابت ہوتی ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان عیاشی یعنی رنڈی بازی کو ترجیح دیتا ہے۔"

ایک شخص نے مقرر کی تقریر کاٹ کر کہا۔ "ناجائز میل جول سے تبدیل کا موقع ملتا ہے۔"

اسپیکر۔ "انسان زنا کو نکاح پر ترجیح دیتا ہے۔ میرا حال تو یہ ہے کہ میں آزادانہ میل جول کو پسند کرتا ہوں اور اسی اصول پر میرا عملدرآمد بھی ہے۔ ہمارے اسلاف تو اپنے حقوق مزوجیت ادا کر چکے۔ جماع کی خواہشیں فطری ہیں اور وہ نیچر کے حقوق ہیں۔"

کسی نے زور سے چلا کر کہا۔ "آپ کی بہن ....."

اسپیکر۔ "وہ اس گستاخ آدمی کے سوال کا جواب دینے کے لئے یہاں موجود نہیں۔ اور اس کی طرف اشارہ کرنے کو میں منع کرتا ہوں۔"

ایک شخص نے مقرر کی تقریر کاٹ کے کہا۔ "اس حالت میں تو وہ آزاد نہیں ہو سکتی۔"

اسپیکر۔ "نہیں چونکہ وہ عنقریب اپنی شادی کرنیوالی ہے اسلئے مجھے اسکی حالت پہ افسوس آتا ہے۔ وہ غلامی کو پسند کرتی ہے۔" (اسپیکر دیر تک تعریفوں کے نعرے بلند رہے)

اسپیکر۔ "اور میرا حال تو یہ ہے کہ میں اپنی شادی کبھی ہرگز نہ کرونگا۔ میں آزادی سے محبت رکھتا ہوں۔ اور اسی کو

میں تمہیں خوشی کہتا ہوں۔" اتنے میں ہال کی دوسری طرف سے ایک گلے کے رونے کی آواز آئی۔ بعض حاضرین جلسہ نے اسے لاتعلق بار کے باہر نکالنے کی بڑی کوشش کی۔ لیکن چونکہ وہ بنچ کے نیچے دبکا بیٹھا تھا اس سبب سے اس پر تو لاتوں کا زیادہ اثر نہ ہوا۔ بوٹوں کی نوکیں ملکی عورتوں کی ٹانگوں میں لگیں۔ اسپر عورتوں نے ایسی فحش گالیاں دیں جن کا لکھنا خلاف تہذیب ہے اس گالی گلوچ کا یہ نتیجہ پیدا ہوا کہ جلسہ بھر میں بھگدڑ پڑ گیا۔ اور گھونسے چلنے لگے۔ آخر کار یہ شور و غل کسی قدر فرو کیا گیا۔ اور پھر سامعین کسی قدر خاموش کیے گئے۔

پریزیڈنٹ نے پکار کے کہا۔ "یہ آخر اسپیکر جن کا نام اس جلسہ پر تقریر کرنے والے حضرات کی فہرست میں مندرج ہے ہمارے ملکی بھائی لوگر اسی ہیں۔ جو حکومت جمہوری کے بڑے طرفدار اور معین ہیں۔"

ادھر تو اس تعریف پر خوشی کے نعرے بلند تھے اور ادھر ایک لمبا سوکھا ساکھا بوڑھا فرانٹ آدمی آہستہ آہستہ تقریر دینے کی جگہ کیطرف بڑھ رہا تھا۔ اسکے سر اور ڈاڑھی کے بال ناصاف اور بہت ہی میلے تھے۔ اور وہ اس سفید یرمن کے بالوں کے شاہد تھے جو کیچڑ اور دلدل میں گھسیٹی گئی ہو۔ اس کی کھوپڑی پر ایک لال ٹوپی رکھی تھی۔ جب یہ ملکی آدمی میرے پاس سے گذرا تو اوسوقت میری نظر اسکی ٹانگ اور پنڈلی اور انگلیوں پر پڑی جس کے کالے کالے ناخن شیر کے پنجوں کیطرح تھے۔

جمہوریہ کے اس بہت بڑے آزمودہ کار حامی نے ناٹک والوں کی طرح اپنی ٹوپی سر سے اوتار کر شاہانہ طرز سے سلام کیا۔ اور اپنی ٹوپی رکھنا کے حسب ذیل تقریر شروع کی:۔

"میں فقط اونہیں اشخاص کے سامنے اپنی ٹوپی اوتارتا ہوں

جن کا میں بچہ ہوں ۔ اے اہل ملک! آپ لوگ خوب جانتے ہیں کہ میں خدائے واحد کے وجود کا اعتقاد رکھتا ہوں ۔ لیکن مجھکو گرجا کے چوہوں کا بہت بڑا حرف ہے (اس پر تین بار تالیوں کے نعرے بلند ہوئے) میں حقیقی انسان یعنے فطری طبیعت کا آدمی ہوں اور ہمیشہ رہوں گا ۔ میرے سر اور ڈاڑھی کے بالوں کو کبھی فولاد نے نہیں چھوا ۔ میں فطری ملکی آدمی کہلاتا ہوں (اسپر قہقہے کی آوازیں بلند ہوئیں) مگر اے اہل ملک! کیا تم اس بات کو یاد نکرو گے کہ نصف صدی یعنے پچاس برس کے عرصے سے میں عورتوں کے ساتھ آزادانہ میل جول تمام رکھتا ہے ۔ انہیں آزادانہ میل جولوں سے (اور درحقیقت یہی فطری اور نیچرل تعلقات ہیں) بہت سے بچے پیدا ہوئے ہیں ۔"

کسی نے باواز بلند کہا ۔ "وہ ایک مفلس چھوکروں کی جماعت"

کسی دوسرے شخص نے کہا ۔ "خاموش! اسپیکر کو کہنے دو"

مقرر ۔ "میری طرح اون ملکی عورتوں نے بھی آزادانہ میل جول کا برتاؤ کیا ہے جنکے حسن و جمال کے مزے میں نے لوٹے ہیں ۔ اور انہوں نے بھی آزادی کے بچے جنے ہیں ۔"

کسی نے مقرر کی تقریر کاٹ کے کہا ۔ "یہ ضرور ابراہیم کی اولاد ہوگی ۔"

اسپیکر ۔ "رب العالمین تمام انواع حیوانات کی پرورش کرتا ہے ۔ اور گورنمنٹ کا یہ فرض ہے کہ وہ بچوں کی پرورش اور حفاظت کا انتظام خود کرے ۔"

کسی شخص نے چلا کر کہا ۔ "بعض اشخاص بہت سے بچے جننے کی تدبیر کرتے ہیں ۔ حالانکہ ان کی آمدنی اسقدر قلیل ہوتی ہے کہ اس سے وہ انہیں پال بھی نہیں سکتے ۔"

کسی دوسرے شخص نے کہا ۔ "بعض تو اونہیں مہاجن کے

پاس گرو رکھنے لے جاتے ہیں۔"

تیسرے نے کہا۔ "یا شرک اینیفوز نمبر (۱۰۰) کو لے جاتے ہیں۔"

اسپیکر۔ "نہیں لائف لیننے ازدواجی زندگی کو کی باضابطہ زندگی نہیں ہے۔ اس سے تو یہ مقصود ہے کہ آسودہ اور خوشحال لوگ مرنے کے جائیں۔ سرکاری رجسٹروں میں ماں باپ کے نام کی جگہ یہ چار الفاظ درج ہونا چاہئے۔ "جمہوری گورنمنٹ کی اولاد" اس تدبیر سے بے تیجا یا بے ضابطگی ضابطہ کے ساتھ بدل جائے گی۔ آزادانہ میل جول کی اصلی غایت یہی ہے کہ شادی بیاہ کی رسم اوٹھا دی جائے جسکا نتیجہ زناکاری ہے۔ پھر حکام کو زنا کے مقدمات فہ سماعت کرنا پڑینگے۔ اور نہ انہیں صحیح اسناد کے ذریعے سے اس امر کی تصدیق کرنی ہو گی کہ آیا فلاں مرد یا عورت حرامی ہے یا حلالی" (دیر تک باواز بلند قہقہے لگے)

اسپیکر۔ "اے اہل وطن! عورتوں اور مردوں کے باہم آزادانہ میل جول کی نسبت یہ میرے خیالات ہیں۔ چونکہ گذشتہ زمانے کے حالات میں مشاہدہ کر چکا ہوں۔ اس لئے اب آئندہ زمانہ کے لئے میری یہی دو بہت بڑی خواہشیں ہیں۔"

کسینے باواز بلند کہا۔ "مکان اور غذا۔"

اسپیکر۔ "نہیں! ایک آرزو اور ایک تمنا۔"

ایک عورت نے کہا۔ "درازی عمر کی آرزو ہے"

اسپیکر۔ "وہ آزادی کی آرزو ہے۔ میری یہی خواہش ہے کہ میں اپنی آنکھوں سے تمام صحنوں اور عام مقاموں میں اس سایہ دار درخت کو لگا ہوا دیکھوں جس سے ہمارے انقلاب پسند اسلاف کی اولوالعظمیاں اور شان و شوکت یاد آئیں۔"

اس ملکی آدمی یوکراسی نے پھر اپنی ٹوپی پہن لی۔ اور ممبر پر سے نیچے اترا۔ اور سارے اہل مجلس بڑی سرگرمی اور جوش سے تالیوں کے نعرے بلند کرتے رہے۔ پلیٹ فارم کے نیچے اس کے

بہت سے دوستوں نے اُس کی پیشوائی کی اور اوس سے ہاتھ ملایا۔ چونکہ اور کوئی شخص اس مسئلہ پر تقریر کرنا نہیں چاہتا تھا اسلئے عورتوں اور مردوں کے آزادانہ میل جول کی بحث ختم کی گئی۔

پریزیڈنٹ نے اس مسئلہ کی نسبت سب اہل جلسہ کی رائے لی۔ اور جو لوگ اوس سے متفق تھے اونہیں کھڑے ہو جانے کی ہدایت کی۔

سارے سامعین اسطرح اوٹھ کھڑے ہوئے کہ گویا وہ ایک ہی تار میں بندھے ہوئے تھے اور پریزیڈنٹ نے ظاہر کیا کہ آزادانہ میل جول کی تحریک قبلیہ آراسے منظور ہوئی۔ اس تصفیہ پر بجی تالیف کے نعروں سے ہال گونج اوٹھا۔ بعد ازاں ہر ایک شخص اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔ اور سکوت کی حالت طاری ہوئی

پریزیڈنٹ نے کہا۔ "اے اہل وطن! اب ہم ایک دوسرے مسئلہ پر بحث شروع کرتے ہیں۔ جو کچھ کم ضروری نہیں اور وہ مسئلہ یہ ہے۔ "مزدوروں کی اجرت میں اضافہ ہونا چاہیئے" (نعرۂ خوشی) مگر ایک دوسری کمیٹی ضرور قایم ہونی چاہیئے تاکہ ترتیب سے بحث ہو۔"

بہت سے لوگوں نے چلاکر کہا۔ "نہیں! نہیں! دوسری کمیٹی کی کوئی ضرورت نہیں۔ یہی کافی ہے۔"

اور اشخاص نے باواز بلند کہا (ان کی آوازوں کا لہجہ لیمپین کے لہجہ کے شابہ تھا) کم ایٹ۔ کم ایٹ۔ کمیٹی۔"

اہل وطن نمبر ۱ انگوٹھا۔ اور پریس اپنی جگہ پر بیٹھے رہے۔ اور مجلس نے جو اپنا ہیرو سمجھا اور اعتبار ان کی نسبت ظاہر کیا اس کا شکریہ وہ بجا لائے۔

پریزیڈنٹ۔ "اے اہل وطن! مزدوری میں اضافہ کرنے کا مسئلہ جسپر ہم بحث کرنے والے ہیں بڑا نازک سبجکٹ ہے

اس لئے میں آپ صاحبوں سے اس بات کا خواستگار ہوں کہ حتی الامکان خموشی اختیار کی جائے۔ مجھے یقین ہے کہ اسپیکر بھی اپنی تقریروں میں حد اعتدال ملحوظ رکھیں گے تاکہ محافظ قانون (پولس کمشنر) کو مجلس برہم برہم کرنے کا کوئی موقع نہ ملے۔ یقین جانئے کہ اس جلسے کے برخاست کروانے کے لئے آسے ذرا سا بہانا کافی ہے۔

ایک شخص نے چلاکر کہا۔ "ہمیں کمشنر کی کوئی احتیاج نہیں ہے۔"

پریزیڈنٹ۔ "پوڈری۔ چالیر۔ لیکارڈ۔ ورکو۔ اور ٹوکورٹ ملکی اشخاص باری باری اس مسئلہ پر بحث کریں گے۔"

سب سے اوّل تقریر کرنے کے لئے پوڈری بلایا گیا۔ اور یہ ملکی آدمی پلیٹ فارم کیطرف بڑھا۔ اسکی عمر تقریباً چالیس برس کی تھی۔ قیافے سے وہ رو کھا اور ترشرو آدمی معلوم ہوتا تھا۔ اوسکے سر کے بال لمبے اور پریشان تھے۔ اور وہ اول نمبر تھا۔ جب وہ ممبر پر جا کے کھڑا ہوا اوسوقت اوسنے اپنے سامنے کے اکھڑے کو زور سے گھونسا مارا۔ اور تھراتی ہوئی آواز سے چلاکر کہا:

"اے اہل ملک! مزدوری کے مسئلہ پر بحث کرنے کے پہلے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ بشرکت حاضرین جلسہ میں کئی سوشیل یا اخلاقی مسائل طے کرنے کی کوشش کروں۔ آجکل بہت سی تکلیفیں درپیش ہیں اور زیادہ انتشار اور تردد پھیلا ہوا ہے۔ مزدوروں کو نقصان پہونچ رہا ہے۔ اس لئے اُن کے کام کی اجرت میں اضافہ لازم ہے تیاشات کا زمانہ گذر چکا۔ اور وہ دور کے ڈھول ثابت ہو چکے ہیں۔ اب عمل اور تجربے کے زیادہ تر دشوار گذار راستے طے کرنے کا وقت آگیا ہے۔ پس اے اہل ملک! ان تکلیفوں سے نجات پانے کے لئے تمہیں ضرور ہے کہ تم مزاحمت اور ہاتھ پاؤں سے کام لو۔"

(دیر تک تر بفون کے نعرے بلند رہے)

اسپیکر کو اوّل تنبیہ کرنے کے لئے مین کھڑا ہونا چاہتا تھا کہ اتنے مین پریزیڈنٹ نے مجھہ پر سبقت کی اور اوس نے اسپیکر کو روک کر کہا "اے اہل وطن! ابھی صرف ساڑھے نو کا وقت ہے معلوم ہوتا ہے کہ آج کا جلسہ بہت پر لطف ہوگا۔ اسلئے مناسب نہین کہ محافظ قانون کو جلسہ درہم برہم کرنے کا موقع دیا جائے۔ مینے اوسکی پہلی تنبیہ سے تہمین بچایا۔ جسکے بعد ہی دوسری تنبیہ عمل مین آتی مجھے اسکا کوئی سبب نہین معلوم ہوتا کہ ہم سب کیون اتنی جلد جدا ہون" (تعریف) "اب ملکی بہائی چالور کی تقریر کرنے کی باری ہے مگر مین اون کی خدمت مین گذارش کرتا ہون کہ وہ سابق اسپیکر کی بہ نسبت کم گرمجوشی ظاہر کرین" (بہت سی بچون سے قہقہے بلند ہوے)

ملکی شخص چالور ممبر پر چڑہا اور ایک کاغذ کھول کر حسب ذیل اپنی اسپیچ پڑہنے لگا۔

"چونکہ مین اپنی قوم کا سچا دوست ہون۔ اسلئے مین تہ دل سے اسکی حمایت اور طرفداری کرتا ہون (تعریف اور قہقہے) آقا اور ملازم کے مابین جو دایمی جنگ وجدال ہے اوسکے روکنے کے لئے اس کی ضرورت ہے کہ اس پرجوش قوم کے خیالات روشن ہون جو ہر ایک نقصان برداشت کرنے پر اسقدر مجبور کی جاتی ہے۔ ہر فرد بشر کے لئے روزانہ غذا اور تعلیم و تربیت کی اشد ضرورت ہے (بڑی تعریف) اس نہایت کے حصول کے لئے ہمین لازم ہے کہ پہلے ہم مینوسپل (متعلق بصفائی) اختیارات حاصل کرین۔ بہرحال اونہین اپنے ہی ہاتہہ مین رکہین۔ ہمین ہرگز کسی چیز سے نہ ڈرنا چاہیے نہ تو ہمین کسی غدر و فساد سے خوف کہانا چاہیے اور نہ کشت وخون سے ڈرنا چاہیے۔ اے اہل ملک! میری دعا یہی ہے کہ مجھے سب سے پہلے قتل ہونے کی عزت نصیب ہو۔"

کسی شخص نے باواز بلند کہا "اور پہلے منتخب ہونے کی بھی۔"

کئی اشخاص نے چلاکر کہا "اس آدمی کو باہر نکال دو جو

جو تقریر قطع کرتا ہے ۔ مرحبا ۔ ستر اسپیکر!"

اسپیکر ۔" اے اہل ملک! آپ کی تعریفون نے میرا دل بڑہا دیا
اور اب مین پھر اپنی تقریر کا سلسلہ شروع کرتا ہون ۔ ہماری موجودہ سوسائٹی ایک
بوسیدہ اور شکستہ عمارت ہے جسکو تیز ہوا کا ایک ہی جھوکا بنیاد سے گرا کر سمار کر دیگا
یا ایک ایسا پرانا بوسیدہ جہاز ہے جس مین جابجا سوراخ پڑے ہوئے ہین اور
جسکا ناخدا اور ملاح دریائی لٹیرے اور چور ہین ۔ ہم ایسے اشخاص کے ہاتھون
مین گرفتار ہین جو فتنہ انگیز ۔ مفسد اور نالایق ہین ۔ اور جو غریب اور مفلس ترین اشخاص
کی سخت محنتون کی بدولت موٹے تازے ہین (دیر تک خوشی کے نعرے) "جو مصیبتین
تکلیفین اور ذلتین بیچارے مزدور یا اہل حرفہ اوٹھاتے ہین اون کے دفع
کرنے کے لئے ایک قوی مزاحمت اور پرزور مقابلے کی بڑی ضرورت ہے
ایسی افسوسناک حالت اپنا پورا علاج چاہتی ہے ۔ اور اسکی دوا مین آپ کے
سامنے پیش کرتا ہون ۔ میری تجویزین اور اصلاحین حسب ذیل ہین ۔

ف ۱ چونکہ مذہب دروغ وکذب ۔ اخلاق ذمیمہ ۔ ظلم وتعدی ۔ اور
خونریزیون کا سرچشمہ ہے اسلئے اس کی اشاعت کی ممانعت کی جاتی ہے اور
ہمیشہ کی جائے گی (تعریف کے نعرے)

ف ۲ چونکہ بے انتہا قدیم زمانے سے سیٹھ ساہوکار (یعنے وہ اشخاص جو
بہت راس المال رکھتے ہین) مزدورونکی چونک اور اہل حرفہ کے حق مین ڈائین
ہین اسلئے اون کی ترقی روکی جاتی ہے ۔ اور ہمیشہ روکی جانا لازم ہے
مساوی طور پر از سر نو تمام اہل ملک مین دولت تقسیم ہونی چاہئے

ف ۳ موجودہ فوج شخصی حکومت قایم رکھنے کے لئے ایک آلہ ہے ۔ اسلئے
اوسکا موقوف کرنا ضرور ہے ۔ یہ بہت بڑی شرم کی بات ہے کہ فوجی قوت عدل
اور انصاف کا تعاقب کرے ۔ قوم کو لازم ہے کہ وہ فقط عقل ہی کو اپنا
رہبر بنائے ۔

ف ۴ ۔ عدالت بھاڑے کا ٹٹو ہے ۔

مین مقرر کو اس تقریر سے باز آنے کے لئے فہمایش کرنا ہی چاہتا تھا

کہ اتنے میں خود پریزیڈنٹ نے مجھ پر توجہ کی اور اوسکو میری منشا کے موجب ہدایت کردی۔ اس ہدایت پر اسپیکر بہت غضبناک ہوا اور غصہ کے مارے ادھر ادھر ہاتھ پاؤں مارنے لگا۔ اور یہ کہتا ہوا ممبر سے نیچے اوتر آیا "اب تک اس اونیسوین صدی میں بھی اسقدر لوگ حکومت کے کھلونے ہیں حالانکہ خود حکومت کو ان کا کھلونا ہونا چاہیئے تھا۔" (قہقہوں کے نعرے)

بعد ازاں پریزیڈنٹ نے دلنی بھائی لیکارڈ کو تقریر کرنے کے لئے بلایا۔ اور اوسنے حسب ذیل اپنی تقریر شروع کی:-

"اے اہل وطن! میں بمقام ایورن کا رہنے والا ہوں (قہقہے) اور باورچی کی دوکان میں برتن مانجھنے کا میرا پیشہ ہے۔ جہاں آپ لوگ ۹۰ ڈیگر کھانا کھاتے ہیں (زیادہ قہقہے) اس میں ٹیبل نیپکن (کھانا کھانے کے بعد ہاتھ پونچھنے کا رومال) داخل نہیں ہے۔"

کسی نے چلا کر کہا۔ "آپ کی دوکان میں زیادہ چربی ملنے کی امید نہیں ہے" (بہت ہنسی اور قہقہے)

اسپیکر۔ "گو میرے ہاتھ موٹے ہیں مگر میرا کیسہ ہمیشہ خالی رہتا ہے (خوشی کے نعرے) میں ملکی حالات یا پالیٹکس کی کارروائیوں سے اوسقدر واقف ہوں جس قدر کہ میں ہندسے آگاہ ہوں جسے میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ میری رائے میں ہمارے ریپریزنٹیوز (یعنے وکلا جو ہماری طرف سے چیمبرس میں ہیں) کی گڈ بڈ تقریریں جو وعدوں سے بھری ہوئی ہوتی ہیں اون اشتہاروں سے زیادہ وقعت نہیں رکھتیں جن میں انادی ڈاکٹر اور نیم حکیم یا طبیب حیرت انگیز علاج بکثرت درج کرتے ہیں (قبولیت کے اشارے) جو چیز ارزان ہے وہ لغو ہے۔ ان حضرات کو تو اپنے ملوے اور مانڈوں سے کام ہے۔ مردہ چاہے بہشت میں جائے چاہے دوزخ میں۔ اگر پالیٹکس (امور مملکت) کا حال پوچھئے تو میں اون کی اتنی پروا بھی نہیں کرتا جتنی چالیسوین سال کی۔ جو کچھ میں معلوم کرنا چاہتا ہوں وہ

ہی ہے کہ آیا ہمیشہ خالی پیٹ رہنے کی عوض کوئی اچھا گھونسا کھانے کا موقع ملتا ہے یا نہین ۔ خدا کے سامنے مین اسکی قسم کھاتا ہون ۔"

کسی نے آواز بلند کہا ۔ "خدا ! . . . . . وہ کون ہے"

دوسرے شخص نے کہا ۔ "کوئی بہت ضروری چیز نہین ۔ وہ اوپر ہے ۔"

کئی شخصون نے چلاکر کہا ۔ "ہان ہان ! نہین نہین (تولیف اور نفرین کے نعرے)

اسپیکر ۔ "خدا نہ اوپر ہے اور نہ نیچے ہے ۔ وہ ہر جگہ موجود ہے جیسا کہ وہ اس ہال یعنی دلی مین موجود ہے ویسا ہی وہ ہر مقام مین ہے ۔ بغیر اوسکے وجود کے ہم تم دونون اسوقت یہان موجود نہ ہوتے ۔"

کئی آشخاص نے زور سے کہا ۔ "گردنی دیکر اسے باہر نکالدو ۔ اوسکی زبان بند کرو ۔"

بعد ازان بڑا شور و غل ہوا ۔ اس انتشار کیوجہ سے ایک شرابی کے گانے کا موقع ملا جو برابر چلکیان لے رہا تھا ۔ اور اوسکی بار بار چلکیان لینے سے بعض سامعین کو اندیشہ تھا کہ کہین کسی سے لڑائی اور فساد نہ ہوجائے اسوقت یہ بہتر اور شور و غل انتہائی درجہ پر پہونچگیا تھا ۔

اسلئے مین نے پریزیڈنٹ کو آگاہ کیا کہ اگر شور و غل کی یہی کیفیت ہے تو مجھے لازم ہے کہ مین جلسہ برخاست کردون اور ساتھ ہی اسکے مین نے اوس سے یہ بھی کہدیا کہ "جن اسپیکرون نے اسوقت باری باری سے تقریر کی ہے اونہین اپنے بحث سے دور رہنے چلے جانے مین خوشی معلوم ہوئی ہے ۔ جو حضرت رسان ہے ۔"

پریزیڈنٹ نے میرا ریمارک کا کلام سامعین سے بیان کردیا اور اس غرض سے ملکی شخص لیکارڈ کی تقریر بند کردی کہ اوسکی عوض ملکی شخص دوسرے کو تقریر کرنے کا موقع ملے ۔ اس آخر الذکر نام کے سنتے ہی پر سب لوگ ساکت ہو گئے ۔ جب یہ ملکی یا پولیٹکل جاسوس ممبر کیطرف چلا تو اوسوقت

تو اسوقت اہل جلسہ نے جو اوسکی تعظیم و عزت کی اوسپر غور کرنے سے بآسانی معلوم ہوا کہ حاضرین مجلس اوسکی قوت فصاحت و بلاغت سے آگاہ ہین اور وہ اس سے محظوظ ہوتے ہین - وربوجس کی حرکات سے تہذیب اور شائستگی ٹپکتی تھی بڑی متانت کے ساتھ اسٹینڈ (وہ اونچی جگہہ جہان مقرر کھڑے ہوکے تقریر دیتے ہے) پر جاکے کھڑا ہوا - تقریر شروع کرنے کے پہلے اوسنے ترحمی نگاہ سے مجھے دیکھا اور اس سے میںنے یہ نتیجہ نکالا کہ وہ ایسی تقریر دینا چاہتا ہے جس سے اوسکی اپاقت کی نسبت مین اعلے درجہ کی راسے قایم کرون -

دینداری کے دوست سابق نے اپنی تقریر حسب ذیل شروع کی :

"اے اہل وطن ! ہمارے ایک ملکی بھائی کے ساتھہ جو ایک سخت ناانصافی کی گئی ہے اوسکے دلگداز اثر کا صدمہ اب تک میرے قلب مین موجود ہے جس سے مین بے تاب ہون -"

کسی نے چلاکر کہا "کیا پولیس نے کوئی اور خراب کام کیا -"

اسپیکر - "ہان - اے اہل وطن ! ایک مہذب اور متدین مزدور پیشہ آدمی عذر اختیاری سے گرفتار کیا گیا ہے - اور اوس پر "مانگ" کی چوری کا الزام لگایا گیا ہے - (عام قہقہے) اے اہل وطن ! آپ صاحب بآسانی سمجھ سکتے ہین کہ اس سے انسان کا کوئی عضو مراد نہین - اس وقت جس چیز کا مین ذکر کرتا ہون وہ وہ شے ہے جو بزاز کی دوکان پر ٹنگی ہوئی پائی جاتی ہے کپڑون کے تھان قطار مین دوکانون پر ٹانگے جاتے ہین تاکہ جسقدر ممکن ہو اون کا عرض و طول دکھایا جائے - بزازون کی اصطلاح مین ان تھانون کو "مانگ" کہتے ہین (قہقہے) الغرض ایک دوکان سے ایک "مانگ" غائب ہوئی - اور پولیس نے ایک ہیر کو ملزم قرار دیا (زیادہ قہقہے)

اے حاضرین ! آپ کہین اس ہیر سے وہ ہیر نہ سمجھین جسکے معنے پمپ چلانے والے کے ہین یا جو پمپ کے ذریعے سے آگ بجھاتا ہے - بزازون کی

اصطلاح مین جس گروہ مین بھی داخل ہمیر اس پھیری والے درزی کو کہتے ہین جو لوگون کے گھرون پر جاکر نئے لباس و پوشاک مین کاٹ چھانٹ یا تغیر و تبدل کرتا ہے۔ پس جیسا کہ مین ابھی کہہ چکا ہون پولیس نے میرے ایک دوست پیر کو ایک ٹانگ کی چوری کی علت مین ملزم قرار دیا ہے جب مجھے اس گرفتاری کی خبر ملی تو مین اوسکے چھوڑانے کے لئے گیا۔ پولیس کے دفتر مین مجھ سے کہا گیا کہ ایک ٹانگ کو چرانے کے لئے دو آدمی ضرور ہین ان مین سے ایک تو تہان یا ٹانگ خریدنے کے بہانے سے اسکو بغور جانچتا ہے اور جیسی کہ ورزیون کی عادت ہے ایک بھرپور قینچی اوسکی تہہ کے قریب مارتا ہے۔ کپڑا اس طرح کیسقدر کٹ جاتا ہے تو اس کا پھاڑنا آسان ہوتا ہے اوس وقت دوسرے چور کا صرف اسقدر کام رہ جاتا ہے کہ جب وہ اس کپڑے کے پاس سے گذرے جسے وہ اوڑانا چاہتا ہے تو اسکو زور سے کھینچے اور لیکر بھاگ جائے۔ اے اہل ملک! دفتر کوتوالی کے لوگون نے مجھے اسی امر کی تعلیم دہی کا ارادہ کیا ہے۔ مین نے اپنے دوست کی بے جرمی کی نسبت شہادت دی اور میرے زیادہ زور دینے سے اس چوری کے مقدمے کی تحقیقات کی گئی جسکا یہ نتیجہ نکلا کہ دکان کے ایک خاص شخص ہی پر جرم ثابت ہوا۔ جونہین یہ بات دریافت ہوئی کہ ایک پیشہ ور شخص کو اس چوری سے سروکار نہین وہین مالک نے اپنا دعوے واپس کر لیا اور تین دن تک حوالات مین رہنے کے بعد پھر اس معزز پھیری والے پیشہ ور کو اپنی آزادی میسر ہوئی"۔

کیسنے چلاکر کہا۔ "معزز اشخاص کو گرفتار کرنے کی عوض پولیس والون کو چاہیے کہ وہ اپنے آپس ہی مین باری باری سے ایک دوسرے کو پکڑین (بڑی دیر تک قہقہون کے لئے)

اسپیکر۔ "اے اہل وطن! اب مجھے کچھ مزدوری کے مسئلہ پر بیان کرنا چاہیئے۔ مین ایک درزی ہون۔ اور اپنا کام جانتا ہون۔ مین اس پیشے کی علمی کھولنا اور اوسکے عیوب بتانا چاہتا

ہون اور آپ کے سامنے اون کارخانہ والے درزیون کا کچا چٹھا پیش کرنا چاہتا ہون - جو کچھ اچھے اشخاص نہین ہین - اور جنکی تعداد آٹھ سو کے قریب ہے جن مین سے اکثر اسوقت یہان موجود ہین (شکایتون کی آوازین) یہ جنٹلمین (نفرین کی دبی ہوئی آوازین) مجھے انہین اس نام سے مخاطب کرنے دیجئے کیونکہ وہ اہل وطن کے نام سے مخاطب کئے جانے کے لایق نہین - یہ خطاب تو پھریری والے درزیون ہی کو زیبا ہے - یہ جنٹلمین ہمین اوس پہلے زمانے کیطرف لوٹا لے جانا چاہتے ہین جب فرانس کے کورٹ (دربار شاہی) نے انہین تلوارین باندھنے کی اجازت دی تھی - مگر انہون نے سنہ ۸۹ اور سنہ ۹۳ کے آدمیون کا شمار اوس انقلاب عظیم کے اصولون کی بنا پر نہین کیا - جسکو ہمارے بزرگون نے برپا کیا تھا - اُن غارت گرون (یہ اونکا نیا نام ہے) کو ہمارے اوپر شخصی حکومت کرنا بہت عرصہ تک نصیب نہ ہوگا - ہم بچون پر ہاتھ پر ہاتھ دھرے لینے باقی مارے ہرگز نہ بیٹھے رہین گے" (قہقہے) "ہمین ایک دل ہوکے اُٹھ کھڑا ہونا چاہیے اور اپنے سوشیل دعوون کو بزور پیش کرنا چاہیے اور ان سب کے پہلے اضافہ و مساویت مزدوری کا دعوے کرنا لازم ہے - کیون ایک ہی تجارت مین اختلافات و مدارج قایم رہین - کیون قطعہ کرنے والے پائے جاوے بنانے والے - کرتے بنانے والے - آنکھ سینے والے - مرمت کرنے والے اور کام سیکھنے والے درزی علیحدہ علیحدہ ہون - ہم فقط ایک ایسے کاریگر چاہتے ہین جو پورا سوٹ یا جوڑا تیار کرنے کی قابلیت رکھتے ہون اور اس کام پر راضی ہون آقا اور نوکر مین جو نا اتفاقی ہے اسکا سبب یہی اختلاف خیالی ہے -"

کسی شخص نے باواز بلند کہا - "بندر اور آدمی کہو"

اسپیکر "بندر ہماری کمائی کھانے سے فایدہ اوٹھاتا ہے اوسے تو صرف روپے کی بھوک ہے - اور سارے کمیٹیشون (اہل بضاعت) مین یہی خواہش ہے - (تین بار خوشی کے نعرے) کاریگرو! ہم سبکو

باہم مل جل کر ایک خاندان ہو جانا چاہیے۔ ہم سکو ہاتھ مین ہاتھ دیکر آگے بڑہنا چاہیے۔ ہم کو رومیون کی طرح تیور بدلکر دست بہ شمشیر ہونا چاہیے۔ ہمین سد راہون کو توڑ ڈالنا چاہیے۔ خلاصہ کلام یہ کہ ہم کو اب خواب غفلت سے چونکنا چاہیے۔ اب کام کا وقت قریب آ پہونچا ہے۔ اور چونکہ طرز حکومت خراب ہے۔ . . . . . ''

یہ الفاظ سنتے ہی مین اوٹھکڑا ہوا اور پریزیڈنٹ کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ ''حسب قانون تمہین اسبات کی اجازت نہین کہ تم کسی قومی مجمع مین وضع حکومت سے بحث کرو اور یہ ایک قومی مجمع ہے۔ لہذا مین تمہین پہلی بار خبردار کرتا ہون . . . . '' (مخالفت کی آوازین۔ شور غل خصہ کی آوازین۔ بے انتہا بہتر)

وطنی شخص دربو ممبر چھوڑنا چاہتا تہا۔ مگر چارون طرف سے یہ آوازین بلند ہوئین۔ ''نہین نہین۔ آگے بیان کیجئے۔ فرمائے۔ ہم اسوقت یہان حوذ آتا ہین۔''

چند لمحون کے بعد خاموشی مسلط ہوئی اور اسپیکر نے پھر اپنی تقریر کا سلسلہ یون شروع کیا۔ ''اے اہل وطن! جیسا کہ آپ صاحب ابھی سماعت فرما چکے ہین آزادی تقریر کا خاتمہ ہے۔ مین مطابع (اخبارات) کی اوس آزادی کی نسبت کوئی کلمہ زبان سے نہ نکالون گا جسے گورنمنٹ ہمارے روپے سے خرید کرتی ہے۔ سرکاری فوج کیطرح یہ اخبارات بھی حکومت کے تابع ہین۔ اور اوسکی مدد پر دل وجان سے آمادہ ہین۔'' (تعریف کے نعرے) ''اے اہل وطن! مین خیال کرتا ہون کہ ممبر پر چڑہنے کی وقت مین نے آپ صاحبون سے کہدیا تہا کہ ایک بے گناہ کاریگر چوری کے الزام مین گرفتار کیا گیا ہے اگر آپ چورون اور قاتلون کو تلاش کرنا چاہتے ہین تو آپ انہین کاریگرون مین نہ ڈہونڈہئے بلکہ اعلے یا ادنے اشخاص مین تلاش فرمائے۔ پورے تین دن تک یہ

یہ آدمی حوالات میں رکھا گیا تھا مگر اوس نے نپولین سیوم کیطرح کچھ نہیں چورایا تھا۔" (بڑے پرجوش تعریفوں کے نعرے)

میں نے ایکبار اور اوٹھہ کر دھمکی دی۔

(سوقت دالان میں ہلچل مچ گئی اور پانچ منٹ تک متواتر ایک ہنگامہ برپا رہا۔ جب ذرہ شور وغل کم ہوا اور پریزیڈنٹ کی آواز سنائی دینے لگی سوقت اس نے اہل جلسہ کو مخاطب کرکے کہا "عہدہ دار" کو توالی نے بڑی جلدی کی اوسے چاہیے تھا کہ وہ اس دوبارہ دھمکی کے پہلے اسپیکر کو اپنے خیالات ظاہر کرنے دیتا۔

میری راے تو یہ ہے کہ جب تک حاضرین جلسہ اجازت دیں اوسوقت تک اسپیکر کی تقریر نہ توڑنا چاہیئے"۔ اس بات کے سنتے ہی چاروں طرف سے یہ آوازیں ہوئیں "تقریر۔ تقریر۔ ری۔ ر۔ تق۔ ریر۔ ت۔ قا۔ ریر۔"

پریزیڈنٹ۔ "اے اہل وطن درلیو! حاضرین جلسہ کے خواہش ہے کہ آپ اپنے تقریر کا سلسلہ جاری رکھیں۔"

اسپیکر۔ "میں اہل مجلس کا شکریہ بجالاتا ہوں اور اپنی تقریر پھر شروع کرتا ہوں۔ اور ساتھ ہی اس کے میں عہدہ دار کوتوالی سے بھی اپنے اس جلد کی معافی مانگتا ہوں کہ شہنشاہ فرانس کو میں نے چور کہا اور ایک ایسے معمولی کاریگر سے تشبیہ دی جو ناحق چوری کے جرم کا ملزم قرار دیا گیا ہے۔"

اور اوس نے میری طرف پھر کر کہا "آپ میری تقریر برابر جاری رکھیں۔ میں ایک ایسا ملکی آدمی ہوں جسے تقریر کی اجازت حاصل ہے میں نے جو یہ کہا کہ نپولین سیوم نے چوری کی ہے تو میں نے اپنے اس کلام میں استعارہ سے کام لیا تھا۔ مجھ سے یہ بات ظاہر کرنی مقصود تھی کہ اس نے بھی آزادی چوری ہے (تعریف کے نعروں کا شور وغل) اب میں اپنی تقریر کا سلسلہ جاری کرتا ہوں اور تشبیہ و استعارہ سے کام لیتا ہوں۔ آپ صاحبوں کو یہ یاد دلانا چاہیئے کہ نپولین نے فقط چوری ہی نہیں کی بلکہ اس سے بھی زیادہ اس نے یہ جرم کیا۔ کہ تیرہ دسمبر اس نے (آزادی حکومت جمہوری) کو قتل کر ڈالا۔ (بڑے زور وشور کے ساتھ تعریف

کے نعرے)

یہ سنکر میں اوٹھہ کھڑا ہوا اور اسی کان پھوڑنے والے شور وغل میں میں نے اہل مجلس کو ضوابط قانون کیطرف باواز بلند متوجہ کیا اور جلسہ برخواست کر دینے کا حکم دیکے میں نے اپنی ٹوپی پہن لی اوس وقت ساڑھے دس کا عمل تہا جسوقت میری زبان سے یہ حکم نکلا اوسی وقت فوراً سامعین بنچوں پر کھڑے ہوگئے اور تقریر کرنیکی جگہہ پر آکے بھر گئے۔ ان سب لوگوں نے مجھے اور میرے معتمد کو چارون طرف سے گھیر لیا اور ہمیں ہر طرف سے دھکے مارنے لگے اس وقت ہر جانب سے ہمارے اوپر لعنت وملامت کی بوچھار پڑ رہی تہی اور گالیوں کا مینہ برس رہا تہا۔ ان میں سے کچھہ تو مجھے اب تک یاد ہیں جنہیں میں لفظ بلفظ ذیل میں درج کرتا ہوں۔

"شیطان کے حوالے۔ اپنا اس فضول تقریر کے ساتھہ جہنم رسید ہو ابے خربے دم!۔ ہم پھر مجلس کرینگے"

"ابے بیل کے بچھڑے! ہٹ تیری دُم میں نمدا۔ الو کی سی آنکھوں پر عینک کیا خوب چڑہائے ہے" "یہ تو عینک سے اچھا خاصا کوہو کا بیل معلوم ہوتا ہے۔"

"یہ تو آدمی نچری شاعر ہے کہ سر سے پیر تک توڑا بہاگا۔"

ایک شور غل مچانے والے آدمی نے چلاکر کہا "تو نے مجلس تو درہم برہم کر ہی دی ہے اس لئے لاتیں چلینگی۔ ہمیں ان حرامزادی پولیس والوں کی چالاکیاں معلوم ہیں۔ یہ کمرہ گیارہ بجے تک کے لیے کرایہ لیا گیا ہے۔ اس لیے ہم ٹھہرینگے چاہے تو اسکو پسند کر یا نکر۔ ادہر آ۔ بڑا بانکا بنا پھرتا ہے۔ الو۔"

ایک دوسرے خبطی نے میرے منہہ پر گھونسہ تانکر اور شیر کیطرح دہاڑ کر کہا "تو نے جمہوری کے جواہر چوراسے ہیں اور لوگوں کی توہین کی ہے" چارون طرف سے یہی صدائیں بلند ہوئیں کہ "اس کمشنر کو نکالو۔"

میں کسقدر حیرت اور تعجب سے اس اٹھتے ہوئے عام طوفان بے تمیزی

اور عام ہنگامہ کے طرف بلا خوف وخطر دیکھنے لگا۔ اوس وقت ورنیو کا تصور میرے ذہن مین دفعتاً آیا اور مین اپنی آدمیون کے طوفان مین جو میرے اطراف برپا تھا، اوس کو چارون طرف دیکھنے لگا۔ مگر میرے پاس آنیکے پہلے اس نے دو مرتبہ میرے نزدیک آنے کی کوشش کی مین نے اوسے پلیٹ فارم کے کونے پر کھڑا ہوا دیکھا۔ وہ بڑے غرور و تکبر سے اسطرح مجھے دیکھ رہا تھا جس سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ گویا زبان حال سے یہ کہہ رہا ہے۔

"تمہیا مین لوگون کو برہم کرنا نہین جانتا۔ میری چالاکی اور عیاری کی نسبت تمہارا کیا خیال ہے؟ دیکھو! شہرت اور ناموری کیا چیز ہے"

اس بدمعاش کی صورت سے جو نفرت اور کراہت میرے دل مین پیدا ہوئی تھی وہ اوس کی ان ناشایستہ حرکتون سے اور زیادہ ہوئی جو اس نے اس مجمع مین کین۔ اگر مجھے اپنے فرایض منصبی کے انجام دہی کا خیال مانع نہوتا اور اگر مین اپنے عہدہ کی سبب سے خموش رہنے پر مجبور نہ ہوتا تو میرے لیے اس سے زیادہ اور کوئی خوشی کی بات نہ تھی کہ مین بآواز بلند اس جم غفیر سے جنہین آخرالذکر مقرر کی تقریر نے گمراہ کر دیا تھا اور مجنون و دیوانہ بنا دیا تھا متوجہ ہوکر یہ کہتا کہ "یہ آدمی ایک کمین بزدل جاسوس ہے" وہ تمہین دیوانہ بناتا ہے۔ اور گھنٹہ بھر کے عرصہ مین پریفیکٹ آف پولیس اعلےٰ عہدہ دار کوتوالی کے پاس جاکر وہ تمہارے سب اقوال و حرکات بعینہ بیان کریگا"

مگر مین تو ایک ملازم پابند فرایض کی طرح خموشی کا عہد کر چکا تھا۔ ہان واقعی کبھی کبھی عہدہ کے متعلق رازداریون کا اخفا رکھنا نہایت دشوار اور مشکل معلوم ہوتا ہے!

یہ طوفان بے تمیزی بڑے جوش و خروش کے ساتھ بڑھنے لگا۔ میر مجلس نے اس دور اندیشی سے کہ کہین مجھے کوئی جسمانی ضرر نہ پہونچے باصرار مجھ سے کہا۔ "آپ پلیٹ فارم کی داہنی جانب کے دروازہ سے باہر نکل جائیے"۔

اس دروازے سے مکان نمبر ۱۰ کو راستہ ہے جو سڑک "ڈینونز" پر واقع ہے"۔ "مین نے یہ تجویز ہرگز قبول نکی"۔

مین نے کہا "مین بحیثیت عہدہ دار سرکاری یہان صدر دروازہ سے آیا تہا اور اسی عام دروازہ سے مین واپس جاؤنگا۔ آپ براہ کرم اس ہنگامہ کے فرو کرنے مین اون اقتدارات سے کام لیجئے جو آپ کو بحیثیت میر مجلسی حاصل ہین۔ مین ایک بات کہنا چاہتا ہون"۔

میر مجلس کی کوششون کا نتیجہ تہا کہ بہت جلد شور و غل فرو ہوا اور میری آواز سنائی دینے لگی۔ مین نے کہا "لیڈیز اور جنٹلمین"۔

چارون طرف سے آوازین بلند ہوئین۔ "نہین۔ نہین۔ اہل ملک کہو"۔

مین نے پہر زیادہ زور سے چلا کر کہا۔ "لیڈیز اور جنٹلمین"۔

"آپ مجہے ایک مفید ہدایت عرض کرنیکی اجازت فرمائیے۔ اب آپ چپ چاپ اپنے اپنے گہرون کو تشریف لیجائیے اور مجکو ایسا موقع نہ دیجئے کہ مجہے خاص فوج طلب کرنے کی ضرورت لاحق ہو"۔

ان الفاظ پر چارون طرف سے یہ آوازین بلند ہوئین "ہمکو دہمکی دیتا ہے"۔ وہ ہمکو اسیطرح قتل کرنا چاہتے ہین جیسا کہ انہون نے دوسری دسمبر کو کیا تہا۔ ہمین اپنی حفاظت کرنی چاہئے۔ ان گدہون کو مار کر بہگاؤ!" پہر ایک ایسا بہیڑ مچا اور شور و غل اوٹہا جو احاطہ تحریر مین نہین آسکتا۔ لعن طعن کی صدائین بلند ہوئین۔ حقارت اور ملامت کے آوازے کسے گئے۔ نقلون اور مسخرہ چڑانے کا بازار گرم ہوا۔ اور سیٹیون اور زنبیلون کی تیز آوازین بلند ہوئین۔ دالان کے مختلف حصون مین گہوسنے اور ڈوگ چلنے لگے اور اتنی ساتہہ ساتہہ ایسی چیخین اور طرح طرح کی آوازین بلند ہوئین جیسی کہ چارڈون کے زندہ چڑیا خانہ مین جانورون کے منہہ سے نکلتی ہین۔ اس بات کو سوچکر کہ یہ تفریح اور دلگی بہت دیر سے قایم ہے مین نے اپنے سکرٹری کے کان مین ایک بات کہدی اور وہ اس دروازہ سے باہر چلے گئے جو سڑک "ڈینونز" مین پر واقع تہا۔ ایک لمحے کے بعد لیفٹیننٹ گورنر کی عہدہ دار کو توالی بنیٹ پولیس مین دالان

داخل ہوئے۔

سکوت کی حالت پہر اسقدر جلد قایم ہوئی کہ گویا وہ جادو کا اثر تھی اور چند ہی منٹ میں پورے انتظام اور ترتیب کے ساتھ مکان خالی کرا دیا گیا۔ سب کے بعد میں وہاں سے رخصت ہوا اور میرے جانے کے بعد گیس لائیٹ کے چراغ گل کر دیئے گئے۔

اسطرح سے یہ عجیب و غریب غیر سیاسی مجلس ختم ہوئی اور یہ خوشناک ناٹک ایک ایسے مناسب اور موضوع دالان میں کیا گیا تھا جو "نوٹس بیلی ویلی" کے ناچ گھر سے موسوم ہے۔

عہدہ داران سررشتہ کوتوالی کو اس جلسہ کے انجام کار کی نسبت بہت تردد تھا۔ اور سڑک پیرس کے چھور پر مجھے ایک کوتوالی کا جوان ملا جو اپنا خانگی لباس پہنے ہوئے تھا اور جو میرے پاس یہہ پیام پہونچانیکے لئے روانہ کیا گیا تھا کہ گھر جانے کے قبل میں کوتوالی کے دفتر پر ذرا ہوتا جاؤں۔

بالادست عہدہ دار سے میں نے تمام کے واقعات زبانی بیان کئے اور جب تک میں نے اپنی معمولی کیفیت تحریر نہ کر لی اوسوقت تک ذرا بھی آرام نہ کیا۔ رات کے دو بجے میں اپنے گھر پہونچا۔

فصل ۱۳

ڈبزاری بوڈاسی کے اگلی دوست اور محلہ فوکن کا قہوہ خانہ

مین غافل پڑا سو رہا تہا کہ ماما نے میرے سونے کے کمرے کے دروازہ کو کھٹکھٹایا۔

مین نے پوچہا۔ "کیا ہے؟ کیا سات بج چکے؟"

ماما "جی نہین صاحب۔ ابہی تو چہہ بہی نہین بجے مگر مین آج بڑے سویرے اوٹہی ہون۔ مین نے پوچہا "کس لیئے؟"

ماما۔ "کئی وجہہ سے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ مجہہ پر خفا ہونگے"

مین نے پوچہا "آخر تو پہر ہے کیا؟"

ماما۔ "صاحب! صبح کے چار بجے ہونگے کہ دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز میرے کان مین آئی۔ دستک کیا تہی اچہا خاصہ شور غل تہا۔ مجھے خیال ہوا کہ گہر مین آگ لگ گئی ہے اتنے مین کسی شخص نے دفعتاً پکارا "اینٹی اینٹی"! مین آواز نہ پہچان سکی۔ مین اپنے پلنگ سے چہلانگ مار کر کود پڑی اور پوچہنے لگی "کون ہے؟" کسی نے دروازے کی دڑاڑ مین سے کہا "جلدی اوٹہہ اور اپنی آقا کو بلا لا۔ مجھے معلوم ہے کہ وہ بہت رات گئے آئے ہین مگر اسکی کچہہ پروا نہین مین اوسسے کچہہ کہنا چاہتا ہون بڑا ضروری سرکاری کام ہے" مجکو آپکا حکم یاد آیا اور مین نے اوسکا نام پوچہا اور خط طلب کیا۔ اوس نے کہا "میرے پاس کوئی خط نہین ہے اور میرا نام پیڑی ہے" مین نے اپنے جی مین کہا۔ خدا خیر کرے۔ یہہ تو خود صدر کمشنر صاحب (پریفیکٹ) ہین مزور اس وقت سارا شہر جل رہا ہے۔ مین نے اپنے کپڑے پہنے اور دروازہ کہولا۔ اس وقت مین نے دیکہا کہ وہان نہ صدر کمشنر صاحب تہے اور نہ کوئی اونکا ایجنٹ یا ماتحت تہا۔ چونکہ میرا خاوند کانسٹبل تہا اسلیئے مین ان سب عہدہ داروں کو پہچانتی ہون"

مین نے کہا "تو پھر وہ کون ہے؟"

ماما - "مین نہین کہہ سکتی - وہ آدمی حاضر ہے مین نے اسکو ٹھہرایا ہے - کیونکہ مین آپکو چھہ بجے کے پہلے اوٹھانا نہین چاہتی تہی"

مین نے پوچھا "کیا وہ میرے کسی کمرے مین ہے؟"

ماما - "جی نہین - میرے کمرے مین ہے آپ کبھی نہ دیکھینگے کہ مین کسی کو خصوصاً ایسے شخص کو جسے مین نہ جانتی ہون رات کے وقت آپ کے کمرے مین جانے کی اجازت دون - چونکہ اس نے اپنا نام بتانے سے عذر کیا اس لیئے مجھے خیال ہوا کہ وہ یا تو کوئی دیوانہ یا بدمعاش آدمی ہے"

مین نے پوچھا "کیا تمہین یقین کامل ہے کہ اس نے صدر کمشنر کا نام بتایا تہا - اور شاید کچھہ رات کے جلسہ کی نسبت کہنا چاہتا ہے"

مین نے کہا "جاؤ اور اوسکو بلالاؤ مین کپڑے پہنتا ہون"

بعد ازان یہہ چھوکری چلی گئی اور ایک لحظہ کے بعد واپس آئی اور اوسکے پیچھے ورلو آیا - اس کمبخت کی صورت دیکھتی ہی میرے آنکھون مین خون اتر آیا اور ایک نہایت ہی ناگوار تعجب کے احساس میرے دلمین پیدا ہوئے مگر مین نے اسکی احتیاط کی کہ کہین وہ میرے اس خیال سے مطلع نہ ہو جائے - اور مین نے مسکراکر اس سے پوچھا "اس وقت اتنے تڑکے آپنے کس کام کے لیئے تکلیف فرمائی اور غریب خانہ کو قدم رنجہ فرماکر مشرف کیا؟"

ورلو نے جواب دیا "معاف فرمائی مین نے صدر کمشنر صاحب کا نام بتایا تہا - مگر مجکو آپسے ملنا ضرور تہا اور اسوقت اتنے سویرے بجز اس کے اور کوئی تدبیر میرے ذہن مین نہ آئی"

مین نے پوچھا "تب تو کوئی اہم کام ضرور ہے؟"

ورلو - "ایسی کوئی بہت بڑی ضروری بات نہین - لیکن اگر آپ متوجہہ ہوکر سماعت فرمائین تو البتہ ضروری ہے - جب آپ کل شب کو دو بجے دفتر کوتوالی سے روانہ ہوئے تھے تو اوسی وقت مین بہی وہان پہونچا تہا سررشتہ کوتوالی کے افسر نے مجھے دیکھتی ہی میری اوس کارروائی کی بہت بڑی

شکایت کی جو میں نے شب گذشتہ کی مجلس میں کی تھی اور جسکی نسبت آپ رپورٹ پیش کر چکے ہیں اس سے میں نے یہ نتیجہ نکالا کہ آپ نے میری کوئی روایت نہیں کی۔

میں نے کہا ــــ "جو کچھ کل رات کو مجلس میں کارروائی ہوئی اور آپنے بیان کیا اسکی لٹیٹ رپورٹ کرنا مجھ پر فرض تھا"

ڈربو نے کہا ــ "میں نے اپنی غایت حاصل کرنیکے لیے بالارادہ یہ ریمارک کیے تھے ــ افسر موصوف عدالت میں مجھ پر یہ دعوے دایر کرنے والے ہیں کہ میں نے شہنشاہ کی توہین کی اور گورنمنٹ کی نسبت حقارت آمیز کلمات زبان سے نکالے عنقریب وہ آپسے انہیں امور کی تحریری اظہار کی استدعا کرینگے اور یہ کاغذ فرد پبلک پراسیکیوٹر پاس بھیجا جائیگا"

میں نے کہا ــ "مجکو اسکا افسوس ہے ــ مگر آپ اس سے تو فرد متفق ہونگے کہ آپ کی نسبت یہ کارروائی زیبا ہے"

ڈربو نے کہا ــ "میں اتفاق کرتا ہوں اور میری دلی خواہش بھی یہی ہے کہ کوئی ایسا مقدمہ میرے اوپر دایر کیا جاے اور کسیقدر اسی غرض سے شب گذشتہ میں نے وہ دلچسپ کلمات زبان سے نکالے تھے جنہیں خود آپ نے بحیثیت عہدہ دار سرکاری اپنے کانوں سے سماعت فرمایا تھا"

میں نے کہا ــ "اس مقدمہ کو آپ خفیف نہ سمجھیں ــ اگر وہ آپ پر مقدمہ دایر کرینگے ــ تو آپ پر جرم ثابت ہو جائیگا"

ڈربو نے کہا ــــ "یہی تو میں بھی چاہتا ہوں ــ اس زمانہ کے حالات کے لحاظ سے بعلت جرم ترغیب و تحریص بغاوت چند ماہ کی سزا یابی کوئی قابل تحقیر بات نہیں اور اگر بعد ازاں کوئی خوفناک انقلاب واقع ہوا اور میں پیشین گوئی کرتا ہوں کہ ضرور ہوگا تو کہیں کہ پھر میری اس سیاستی سزا یابی کا کیا نتیجہ پیدا ہوگا"

ڈربو کا منشا دلی ظاہر کرنیکی غرض سے میں نے کہا ــ "آپ بھی ڈپٹی یا کم رزکم "مینیونسپل کانسلر" مقرر کیے جائینگے"

ڈربو نے مصنوعی عجز و انکسار کے ساتھ کہا "کیا معلوم ــ بہرحال اور

میرا پہلا جرم

علی الخصوص فی الحال اس مقدمہ کے دائر ہونے سے جسمیں یہ فائدہ ہوگا کہ آپ کے اور وکیل سرکار کے دفتر پر اکثر حاضر رہنے کا موقع ملیگا اور لوگ ان دفتروں میں میرے آنے جانے کا سبب اسی مقدمہ کو قرار دینگے۔ اور کسی کو بھی یہ خیال نہ ہوگا کہ میں اپنے دوست ڈیزاری کے قاتل کو دریافت کرنے میں ہر وقت سرگرم ہوں۔"

میں نے کہا "یہاں تک تو واقعی کوئی نقصان نہیں۔"

ورٹو نے کہا۔ "دو مسٹر کمنز آپ جانتے ہیں کہ شب گذشتہ آپ نے اس ہنگامہ کو کس ذہانت اور چالاکی سے روکا تھا۔ بڑی بڑی بگھیاں آپ کے غیر و استقلال کا چرچہ پھیلا ہوا ہے۔"

میں نے ورٹو کی اس خوشامدانہ تقریر کا کوئی جواب نہ دیا صرف اپنی گردن ہلا دی۔ ورٹو نے اپنی تقریر کا سلسلہ یوں جاری رکھا۔ "اوس مجمع جمقا کی نسبت آپ کا کیا خیال ہے جو گذشتہ جلسہ میں موجود تھے۔ کیا وہ اتوکے ٹوپی پہنے یوکر اسی جگہ سرپرست لعل رنگ کی ٹوپی بھی ہمیشہ لوگوں کے دلوں پر اثر پیدا کرتا ہے یہ ایک احمق آدمی ہے۔ مگر ایسے جلسوں میں اسکی بڑی قدر و منزلت ہوتی ہے یہ شخص تو شاہی نانک کے لیے بہت ہی مناسب ہے۔

اور وہ باورچی کا چھوکرا بیکارڈ! وہ تو بھٹیارخانہ کے لیے نہایت موضوع ہے۔ اور "پوڈر" اور "چارلز"۔ یہ تو بڑی ہی جوش دلانے والے اشخاص ہیں ان کا یہ ہی کام ہے کہ تمام حاضرین جلسہ کو شعلہ کی طرح بھڑکا دیں۔ اور بتدریج سامعین کے دلوں میں جوش پیدا کر دیں۔ اور وہ اس میں کسیقدر تو کامیاب ہوتے ہیں اور اگر دوسرے مقرروں کا حال پوچھو تو وہ کس شمار و قطار میں ہیں وہ تو محض جو فروش گندم نما ہیں۔"

میرے جی میں آیا کہ میں ورٹو سے کہدوں کہ "آپ اپنی نسبت کہنا تو بھول ہی گئے اور میرے نزدیک آپ سب سے زیادہ جو فروش گندم نما ہیں۔" مگر میں نے اس خیال کو ضبط کیا اور دل میں کہا کہ اگر مجھکو اسمقدمہ میں

کامیابی حاصل کرنی منظور ہے تو اس کے ساتھ بڑی خوش خلقی سے پیش آنا چاہئے۔ چونکہ میرا مقصد یہ تھا کہ سلسلہ گفتگو اوس امر کی طرف پھیرا جاے جسکی جانب مین ہمہ تن متوجہ تھا اس لیئے مین نے اس سے پوچھا۔ "کیا آپ نے ڈیزاری کے پیچیدہ مقدمہ مین کوئی کارروائی شروع کی۔ حال"

وربو نے کہا۔ "جی ہان کی ہے۔ مین نے تو اتوار اور پیر کی رات اسی کارروائی کے نذر کردی ہے۔ اور مین خیال کرتا ہون کہ مین نے کوشش اور محنت کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا"

مین نے پوچھا۔ "تب تو تم نے کوئی کارآمد بات سُنی ہوگی"

وربو نے کہا۔ "مجھے کچھ حالات معلوم ہین جب آپ اُنہین باور کرلین گے تو غالبًا آپ ان سے کوئی کارآمد نتیجہ نکالین گے"

مین نے پوچھا۔ "وہ کون سے حالات ہین"

وربو نے کہا۔ "آپ جانتے ہین کہ درحقیقت ڈیزاری ایک شرابی آدمی تھا علاوہ ازین اسمین قمار بازی کا عیب بھی موجود تھا۔ اوس کی قسمت خراب تھی آپ تو اس مثل سے بخوبی واقف ہین "جو قمار بازی مین بدقسمت ہوتا ہے وہ عورتون مین خوش قسمت ہوتا ہے"۔ قمار بازی تو اُس کی جان تھی۔ اور وہ اسپر ہزار جان سے عاشق تھا۔ اور جہان تک مجھے معلوم ہے مین یہ کہہ سکتا ہون کہ یہی قمار بازی اُس کی موت کا باعث ہوئی۔ جو یہ کھیلنے کے لیے وہ فوکن کے قہوہ خانہ مین جایا کرتا تھا۔ اور یہ مقام واقعی چورون۔ فاحشہ عورتون اور اسی قسم کے دیگر اشخاص کا مسکن ہے۔ یہان وہ ہر قسم کے مشتبہ اشخاص کے ساتھ صحبت گرم رکھتا تھا اور اُن سے جوا کھیلا کرتا تھا ایسے لوگ اوس سے زیادہ تر ارتباط اور میل جول رکھنے کی کوشش کرتے تھے۔ کیونکہ انہین معلوم تھا کہ وہ ایک مالدار آدمی ہے ایک پرانے دقیانوسی بڈھے کی دولت سے ہمیشہ مربکے بدمعاشون کی اشتہا کو تحریک ہوتی ہے۔ اس قہوہ خانہ مین اکثر آنے والے اشخاص ہر اجنبی شخص کو شبہ کی نظر سے دیکھنے کے لیے معقول وجہ رکھتے ہین۔ جو کوئی نیا شخص

یہاں آتا ہے وہ کوتوالی کا ملازم سمجھا جاتا ہے۔ شنبہ کی رات کو میں اُس باورچی کے چھوکرے لیکارڈ کے ساتھ وہاں گیا تھا۔ ہمارے جانے سے وہاں کے لوگوں کے دلوں میں ایک جوش سا پیدا ہو گیا تھا۔ جب ہم ایک خالی میز پر بیٹھنے لگے اُسوقت ایک شخص نے جو ہمارے قریب تھا اپنے دوست سے کہا "دیکھو۔ دو کسے ہوئے گھوڑے موجود ہیں یا"

میں نے دو کافی کے پیالے اور برانڈی کا ایک چھوٹا گلاس طلب کیا۔ دوسری میز پر جو ہمارے پاس بچھی ہوئی تھی تین شخص بیٹھے ہوئے تھے۔ اونمیں سے دو ڈیزاری کے پُرانے دوست تھے۔ ایک کا نام تو "ریفر ہے" یہ شخص سڑک پرنسی والے مکان میں رہتا ہے جہاں وہ کنوان واقع ہے جس سے آپ خوب واقف ہیں اور گائے بھینسوں کے مُردے سے مصالحہ لگا کر تیار کرنے کا پیشہ کرتا ہے اور دوسرا سیرو ڈر کے نام سے موسوم ہے۔ یہ آدمی عملی تشریح کے مدرسہ میں جہاں مُردے چیرے جاتے ہیں۔ چیراسیوں کے گروہ میں ملازم ہے۔ ریفر اور سیرو ڈر دونوں جواری اور شرابی کبابی آدمی ہیں۔ اور گو وہ دونوں دغا و فریب میں ایک دوسرے کے ہم پلہ ہیں تاہم وہ ہمدگر بے وفائی کا الزام لگاتے ہیں۔ اگرچہ یہ دونوں آپسمیں لڑتے جھگڑتے اور ایک دوسرے کو مارتے پیٹتے رہتے ہیں مگر پھر بھی وہ باہم برادرانہ برتاؤ کرتے ہیں۔

ڈیزاری سے اس تثلیث یا گڈے کی تکمیل ہوئی تھی۔ وہ بھی اپنے دوستوں کی شکایت کرنے میں کم نہ تھا مگر اسمیں اتنی جرات و ہمت نہ تھی کہ وہ اونکی دوستی ترک کر دیتا۔ میں بالارادہ اس میز کی طرف جا کھڑا ہوا جسپر ریفر اور سیرو ڈر بیٹھے تھے۔ جو آدمی اسوقت مجھے اِن کے ساتھ نظر آیا اس سے میں بالکل ناواقف تھا۔ مگر اوس کی شکل و شمایل پر غور کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ ضرور کوئی بدمعاش کمینہ آدمی ہے۔ ریفر اور سیرو ڈر تو گنجفہ کھیل رہے تھے اور یہ شخص ایک پن کے نوک سے اوس چربی آلودہ میز پر اسکور کر رہا تھا یعنے جیت ہار کی لکیریں کھینچ رہا تھا۔ میں نے ان دونوں گنجفہ کھیلنے والوں سے باری باری مصافحہ کیا مجھے اسبات کے کہنے کی ضرورت نہیں کہ میری اس حرکت سے سارے والان کی

میرا پہلا جرم

اشخاص کے دلوں میں عمدہ اثر پیدا ہوا۔ اور جو بدگمانی اور شبہ انہیں ہماری طرف سے ہوا تھا وہ بہت جلد دور ہوگیا۔ جو باہمی گفتگو تھوڑی دیر سے بند ہوگئی تھی وہ پھر شروع ہوئی۔ بہ نسبت سیرو ڈرکے میں ریفر کو بہت اچھی طرح جانتا ہوں میں خرگوش کی چون چون والی ہوٹل (ایک باورچی کی دوکان کا نام ہے) میں اسکو کبھی کبھی ڈیزاری کے ساتھ دیکھا کرتا تھا۔ گو اس آدمی کی شادی ہوئی ہے مگر اوس نے اپنی بی بی سے علیحدگی اختیار کی ہے اور وہ ایک عمدہ درجہ کی دوکان میں ملازم ہے۔ جو محلہ مارچی سینٹ جرمن" میں ہے" جب وہ اپنے دن کے کام سے فارغ ہوتا ہے تو جوا کھیلا کرتا ہے اور شراب پیکر بدمست ہوجاتا ہے اور جب وہ بیہوش ہوجاتا ہے اسوقت اب اس کو بلی کے بچے کی طرح کان پکڑکے جہاں چاہیں لیجا سکتے ہیں۔

"گذشتہ اتوار کی رات کو جوئے میں سیرو ڈر جیتا۔ گیارہ بجے وہ اپنے آشناؤں کے ساتھ قہوہ خانہ سے چلا گیا۔ ریفر جو بہت رنجیدہ اور ملول خاطر تھا یہاں ٹھہر گیا اور اوس نے اوس رات کا حساب چکا دیا اس کے اندرونی حالات دریافت کرنے اور اوسکا بھید لینے کے لیئے مجکو یہ موقع بہت مناسب معلوم ہوا۔ مجھے پہلے سے کچھ شبہ تھے جن کے صاف کرنیکے لیئے یہ ایک اچھا موقع تھا۔

"اس لیے میں نے اُسے برانڈی پینے میں اپنے ساتھ شریک کیا۔ اس آدمی میں یہ کمزوری کا پہلو تھا۔ اثنائے دور شراب میں میں نے اپنے دوست ڈیزاری کا ذکر چھیڑا۔ جس کے افسوسناک خاتمہ سے وہ واقف تھا میں نے اس سے کہا کہ حکام کو پیری والے قصابوں اور عمدہ فروشوں پر شبہ ہے۔ ان دو پینے کے لوگوں پر میں نے زیادہ تر زور دیا۔ ایک دفعہ تو ریفر خاموش رہا بعد ازاں اوس نے اپنا پائپ سلگا کر کچھ جلدی جلدی حسب ذیل باتیں بیان کی۔ جنکو میں نے ہو بہو تمہاری تمام یاد کر لیا ہے۔

اوسنے کہا۔۔۔ ان کے مقدمہ سے اب تک کوئی شخص نہیں کاٹا

گیا ہے۔ مگر لوگ بوچرون اور معدہ فروشون کو خواہ نخواہ اسمقدمہ مین شریک کرتے ہین۔ بلکہ آپ بہی اسوقت بوچرون اور معدہ فروشون کا نام لیتے ہین۔ آپ میری نسبت تو یہ کہتی ہین۔ مگر سیرودڑ کی نسبت کوئی بات بہی زبان سے نہین نکالتے وہ تو ہر روز ایک لاش کاٹتا ہے۔ درحقیقت وہ کاٹتا ہے۔ اسکو تجربہ ہے اور کاٹنے کے آلات بہی اوس کے پاس موجود ہین۔ آج ہی شام کو وہ "اینٹو کا" کے ساتہہ جو اتفاقاً گنجفہ ملانے مین تہا میرے لوٹنے کی فکر کر رہا تہا۔ میرے پاس بادشاہ اور یکے کے پتے تہے۔ اور باوجود اس کے مجہہ سے شراب کی دام لیے یہ بڑی ہی خراب بات ہے۔"

"جب ریفر یہ باتین زبان سے نکال چکا اسوقت اوسپر سکتہ کا سا عالم چہا گیا اُسکی گردن اور جہکتی ہوئی آنکہین زمین کیطرف جہکی ہوئی تہین۔ واقعی وہ ایک احمق آدمی معلوم ہوتا تہا۔ مین نے اسکا شانہ ٹہوک کر کہا "کہو یار! کچہہ اور کافی پیوگے"۔ اس نے اُس طرح سے ہان کہا۔ جیسے کوئی خواب سے چونک کر جواب دیتا ہے۔ جب وہ کافی پینے لگا اسوقت مین نے پہر ڈیزاری کا ذکر چہیڑا۔ ریفر نے کہا "اُس کو فائب ہوئے دو ماہ کا عرصہ ہوتا آتا ہے۔ اسی جگہہ آخری مرتبہ اُسے مین نے دیکہا تہا۔ اس رات کو بہی ہم نے ایکارٹی (ایک قسم کے گنجفے کا کہیل) کہیلا تہا۔ اس نے کبہی مجہے دہوکہ نہین دیا وہ تو ایک اچہا دوست تہا۔ سیرودڑ ہی نے وہ بازی بہی جیتی تہی گو میری طرح ڈیزاری کے پاس بہی بادشاہ اور اکا تہا۔ خیر اس نے پانچ فرانگ۔ پانچ کے فرانگ ہارے تہے۔ اس کمینی عورت گلوریا نے گنجفہ تراشا تہا"۔ مین نے پوچہا۔ گلوریا کون عورت ہے؟۔ اس نے کہا "اسی اینٹو کا کی آشنا جو ابہی سیرودڑ کے ساتہہ باہر گیا ہے۔ وہ بڑا ہی بدمعاش آدمی ہے"۔

"مین نے اور برانڈی ریفر کے گلاس مین ڈالی۔ اور پہر اوس نے کہنا شروع کیا "خیر۔ جناب۔ ڈیزاری کو مزہ چکہانا چاہیے تہا۔ مگر گلوریا

نے تراشنے میں چالاکی کی اور انیٹو کا ایکبارگی بول اُٹھا "ارے بوڑھے دوست! تو ہار گیا۔ لا روپیہ لا"۔ ڈیزاری نے روپیہ ادا کیا اور پھر وہ انکے ساتھ کھیلنے لگا۔ میں نے پوچھا "کن کے ساتھ کھیلنے لگا"؟ "جی گلوریا اس کے آشنا اور سیرڈر کے ساتھ"۔

اس سے زیادہ ریفرنے اور کچھ نکہا۔ معلوم ہوتا تہا کہ اسوقت اوسکے دماغ میں افسوسناک خیالات کا ہجوم تہا۔ اسوقت اوہی رات کا گجر بج ہی چکا تہا۔ گھر دن کے کواڑے بند ہوتے جاتے تھے۔ میں نے بوتل میں کی باقی شراب بہی اوس کے گلاس میں ڈالدی۔ چونکہ وہ نشے میں چور تہا۔ اس کو بہی جونک کی طرح غٹ غٹ پی گیا۔ اور پھر گرتا پڑتا اوٹھکر کھڑا ہوا میں اسکا ہاتھ پکڑکے آگے چلا۔ جب کسیقدر دماغ کو ٹھنڈی ہوا لگی اسوقت اس نے میری پیٹھ ٹھوک کر کہا "سنو ورنو! میں جانتا ہوں کہ تم میرے اور ڈیزاری دونوں کے دوست ہو۔ کیا تم نہیں ہو؟ کیا تم اس چھوکری گلوریا کو نہیں جانتے؟ کیسی فریب دار وہ چھوکری ہے۔ وہ تو ایک درشنی منڈی ہے اور غضب کی چالاک بہی ہے۔ اس شکاری کتے انیٹو کا کے لئے تو وہ دولت لازوال ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ سال گذشتہ کے اختتام پر کئی راتوں وہ ڈیزاری کے پاس رہی تہی۔ اس بات کو خود ڈیزاری نے مجھ سے کہا تہا۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہوگا کہ ایک رات میں نے خود اون دونوں کو "کیری فورڈی بوسی" مقام میں باہم ساتھ دیکہا تہا۔ اُس وقت رات بہت آچکی تہی۔ گلوریا کا ہاتھ ڈیزاری کی گردن میں تہا۔ انیٹو کا اور سیرڈر۔ وہ کنجفہ کھیلنے میں دہوکا دینے والا آدمی۔ دونوں کسیقدر فاصلہ سے پیچھے تھے۔ جسطرح اس وقت میں تمہیں دیکھ رہا ہوں اسی طرح میں نے اوسوقت انہیں دیکھا تہا۔ اور میں نے اپنے کانوں انیٹو کا کو سیرڈر سے یہہ کہتے ہوئے سُنا تہا "اس بوڑھے آدمی سے ہمیں فوراً پیچھا چھوڑانا چاہئے" پندرہ روز تک گلوریا اور انیٹو کا فوکن کے قہوہ خانہ سے غائب رہے اور جب واپس آئے تو دونوں نے اپنے سارے دوستوں کی دعوت کی۔

شخص کو معلوم ہو سکتا تھا کہ ان کے پاس بہت سا روپیہ تھا میں نے پوچھا "اور کیا سیرڈر بھی چلا گیا تھا؟" اس نے جواب دیا "یہ معلوم نہیں" وہ تو گلوریا پر نہ ارجاں سے فریفتہ ہے"

"جب میں نے دیکھا کہ ریفر سے اب اور حالات دریافت نہیں ہو سکتے اور اسکی زبان میں لکنت بڑھتی جاتی اور آواز بھاری پڑتی جاتی ہے تو اسوقت میں لیکارڈ کی مدد سے اسکو اس کے گھر لے گیا اور ایک مخفی ترکیب سے جو مجھے معلوم تھی درد زدہ کھولا اور اوس بدمست کو اس میں ڈھکیلا۔

"اُس نے متعجب ہو کر لڑکھڑاتی ہوئی زبان سے کہا "اس کو بالکل بند کر دو! ارے ہو! تم تو اس چھوٹے سے راز سے واقف ہو۔ تمہیں معلوم ہے۔ میں نے تو سیرڈر اور گلوریا کو اس راز سے آگاہ کیا تھا۔ تمکو تو کبھی نہیں بتایا اور انہوں نے کبھی کبھی رات کو آنے اور مجھ سے ملنے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر وہ کبھی نہیں آئے میں نے جواب دیا "ہاں! میں اس دروازے کے بھید سے آگاہ ہوں۔ میں خیال کرتا ہوں کہ تم جانتے ہو کہ میں کسی زمانہ میں تمہارے ایک پڑوسی سے ملنے آیا کرتا تھا۔" ریفر نے کہا ہاں ہاں۔ وہی نا جو پانچویں منزل پر رہتی تھی۔ اور لگلینٹ کے ناٹک میں گاتی تھی۔ ہائے کیا اچھی چھوٹی سی گڑیا تھی۔ مگر جب میں اوسے گلے لگانیکے لیے اوپر جاتا تھا۔ تو وہ مجھ سے یہ کہتی تھی "مجھے کچھ اوبجڑی کلیجی کی سی بو آتی ہے"

"میں نے اس بدمست کی بک بک روکنے کے لیے جس کے سننے سے مجھکو کوئی زیادہ فایدہ نہ تھا دروازہ بند کر کے کہا (گڈ نائٹ (رات کا سلام) جو کچھ حالات بھی یکشنبہ کی رات کو معلوم ہوئے وہ یہ تھے۔

میرا دوست لیکارڈ بھی یہی کیفیت لفظ بلفظ آپسے بیان کرے گا"

میں نے پوچھا۔ "کیا اسوقت سے پھر کبھی تم ریفر سے ملے تھے؟"

ورلو ——— "جی ہاں! دوشنبہ کی رات کو فوکن کے قہوہ خانہ میں میں نے گذشتہ رات کا ذکر چھیڑنا چاہا تھا۔ مگر اسکو کچھ بھی یاد نہ تھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ وہ ان باتوں کا دوبارہ ذکر کرنا نہیں چاہتا تھا۔ چونکہ وہ سیرڈر سے تین بازیاں جیت کر بہت خوش تھا۔ اس لیئے اوس نے میرے سوالوں کے جواب صرف چند ہی الفاظ میں ادا کیئے۔

اور فقط انیٹو کا اور اُسکی بری جہم گڑیا گلوریا کو اشارے سے بتایا"
مین نے کہا "مسٹر ورلو! جو کچھ آپ نے مجھ سے بیان کیا وہ قابل
دریافت اور تحقیقات ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ مین اُس جہوکری
گلوریا اور اوس آدمی کو طلب کرون جس کے ساتھ وہ بیٹی ہے ذکر کوتوالی
مین اونکا پتہ دریافت ہوسکے گا۔ مین سیرڈر کو بہی بلاونگا اور اوسکا
ٹہکانہ مدرسہ طبابت کے لوگون کو معلوم ہوگا۔ اور اوس نوجوان
سعدہ فروش کی نسبت تو میری یہہ رائے ہے کہ ابہی اُسے نہین بلانا
چاہئے۔ علاوہ ازین یہہ غیر ممکن ہے کہ ایک بدمست آدمی کے مجرد بیان
پر ایک مقدمہ فوجداری کی دریافت شروع کردیجائے۔ جونہی اُترنے
کے بعد فرور اپنے بیان سے انکار کرجائے گا"
ورلو ـــــ "مگر مین اس بیان کے ثابت کرنیکے لئے آمادہ ہون"
مین نے کہا ـــــ "کیا؟ کیا تم اس مقدمہ مین شہادت دینے کا بہی
ارادہ رکہتے ہو"
ورلو ـــــ "کیون نہین؟ مین جو کچھ جانتا ہون اور جو کچھ مین نے
دیکہا اور سُنا ہے اُس کو بیان کردونگا۔ میرا اظہار بہت دل چسپ
ہوگا۔ اُس سے لوگون کی آنکہین کہل جائین گی۔ ان ایگزامننگ
مجسٹریٹ اور جوری سے مین یہہ نہ کہونگا کہ مین آیکا گوئندہ ہون یا یہہ
کہ مجر کی حیثیت سے مین نوکن کے قہوہ خانہ مین گیا تہا"
مین نے کہا ـــــ "بہرحال اس معاملہ مین غور کرنے کے لئے آپ مجھے
چند روز کی مہلت دیجئے۔ اور آیندہ شنبہ کے صبح کو تشریف لائیے
اس عرصہ مین مین ایک دو دفعہ پریفکچر (صدر افسر) کوتوالی کے
چیف سکرٹری سے گذشتہ رات کی مجلس کی نسبت گفتگو کرنے کے لئے
ملون گا"

اس وقت ورلو مجھسے مصافحہ کے لئے اپنا ہاتہہ بڑہانیکے بغرض رخصت

ہوا۔ میں اسکا نہایت ہی مشکور ہوا جو اس نے مصافحہ کے لئے ہاتھ نہ بڑھایا کیونکہ جسقدر میں اس آدمی کے حرکات پر غور کرتا تھا اسی قدر اور بھی زیادہ اس سے نفرت اور سخت خوف میرے دل میں پیدا ہوتا جاتا تھا۔

اگر وربو کی نسبت میں اپنی رائے پہلے سے نہ قایم کر چکتا تو جو کچھ اس نے اس شرابی ریفر کے ساتھ اپنی گفتگو کی کیفیت بیان کی تھی اُس کا مخالف اثر میرے دل پر بہت ہوتا لیکن چونکہ میرا ارادہ ڈیزاری کے قاتل کے دریافت کرنیکا تھا اس لیئے میں نے کامل ثبوت بہم پہونچانے تک حکمت عملی سے کام لیا۔

جن اشخاص کو وربو اسمقدمہ میں پھنسانا چاہتا تھا اُنسے میں نے خود جاکر ملنے اور پورے حالات دریافت کرنے کا ارادہ کیا۔ اس سے میری یہ غایت تھی کہ میں اوسے یہ باور کراوں کہ چونکہ اُسنے بیان کیا ہے اُس سب کو میں نے بہت ہی صحیح سمجھا ہے۔ اور مجھے اون اشخاص کے معلوم کرنے کی بڑی فکر ہی جنہیں اس نے ظاہر کیا ہے اور اس سے میری یہ غرض تھی کہ وہ دھوکے میں رکھا جائے اور غلطی میں ڈالا جائے۔ بلا سوچے سمجھے کام کرنے کی مفرت سے خوف کھا کر تاکہ بعد ازاں مجھے افسوس کرنا نہ پڑے۔ پہلے میں نے خوب غور وفکر سے کام لیا اور پھر اس خیال کو دل سے دور کر دیا کہ گلوریا اور اوس کی آشنا کے چال چلن کی نسبت سررشتہ کوتوالی سے دریافت کی جائے۔ کیونکہ فوکن کے قہوخانہ میں جانے سے جو کچھ میں معلوم کرنا چاہتا تھا وہ بآسانی دریافت ہو سکتا تھا۔ اس لیے دوپہر کے بعد چار بجے کے قریب میں اس قہوہ خانہ میں جا داخل ہوا۔ فوکن کا قہوہ خانہ جو کہ مدت سے شکستہ حالتمیں پڑا تھا باعتبار تعمیر کے ایک اعلی درجہ کا مکان تھا۔ اس مکان کی حفاظت بیوہ ٹورن کے سپرد تھی جسکی عمر ساٹھ برس کی تھی۔ ایک مال مسروقہ کی خرید کے مقدمہ میں مجھکو اس سے سابقہ پڑ چکا تھا۔ لیکن چونکہ کافی شہادت موجود نہ تھی اس لیے اغماض سے اس نے فایدہ اوٹھایا۔ اور وہ اس الزام سے بری ہوئی۔ اس عورت کو اوسکی بھانجی عیدا نامی کام کاج میں مدد دیتی تھی۔ اور کوئی

۴۵ موسم سرما کے نرے لوٹ بچکی تھی۔ اس پر بھی وہ ابھی تک ناکتخدا تھی۔ گو یہ چھوکری کوئی بہت بڑی سمجھدار عورت تو نہ تھی مگر اطاعت و فرمانبرداری میں وہ شہرہ آفاق تھی۔ اسمیں ایک اور عمدہ صفت یہ تھی کہ گو وہ گونگی تو نہ تھی مگر بات کبھی نہیں کرتی تھی۔ اس قہوہ خانہ کی مالکہ اس نیک صفت سے فایدہ اوٹھانا جانتی تھی اور اس کے عمدہ وجوہ یہی اوس کے پاس موجود تھے۔ ایسے مقام کو قہوہ خانہ کہنا واقعی زیبا نہ تھا۔ وہ تو ایک ادنی درجہ کا غلیظ شراب خانہ تھا۔ قہوہ خانہ تو نہ تھا۔ جس کمرے میں یہاں آنے والے اشخاص بٹھائے جاتے تھے۔ وہ بہت ہی غلیظ اور میلا تھا اس کمرے کا فرنیچر (سامان) صرف یہی تھا کہ چند چربی آلودہ میزیں اور ٹوٹی پھوٹی کرسیاں بچھی تھیں۔ اور ایک بہت بڑی لوہے کی انگیٹھی رکھی تھی۔ دیوار سرش۔ چھت۔ گنجفہ چوسر وغیرہ جو چیز یہاں تھی وہ چربی کے داغ دھبوں سے آلودہ تھی۔

جب میں اس مکان میں داخل ہوا تو اُس وقت یہاں چاروں طرف کسی قدر تاریکی چھائی ہوئی تھی یہاں رات کو مٹی کے تیل کی لمپیں جلائی جاتی تھیں۔ چونکہ ان لمپوں کی چمنیوں کے گلاس ٹوٹے ہوئے تھے اس لیئے انکی بٹھر کتی ہوئی لوئیں متواتر جنبش میں تھیں اور ہر دم اُنسے دھواں نکلتا تھا۔ یہ دھواں تمباکو۔ سگریٹوں اور انگیٹھی کے دھوؤں کے ساتھ ملکر ایک ایسی بدبو پیدا کرتا تھا جس سے جی متلاتا تھا۔ اس مسکن ذمایم و رذایل کی ہوا بہت ہی خراب تھی۔ اور جو روشنی یہاں تھی اُس کی رنگت خاکی تھی۔ جیساکہ ورنے بیان کیا تھا۔ ادنے درجہ کی کسبیاں۔ ان کے بھڑوے اور سزا یافتہ مجرمین ہمیشہ عادتاً یہاں آیا کرتے تھے۔ یہ مکان ہر قسم کے بدمعاشوں کا اڈا تھا۔ نشست کے

کمرے مین تقریباً پچاس آدمیون کی گنجایش تہی اس چورون اور قاتلون کے مسکن مین مجرمین کے درمیان کبھی کبھی نیک رویہ اور بے قصور اشخاص بھی پائے جاسکتے تھے - جنہین ڈیزاری بوڈ اسی کی طرح بدمعاشون کی صحبت مین بیٹھنے سے مزا ملتا تہا - جو انسان کے فطری قوائے حیوانیہ اور شہوتون سے فائدہ اٹھانے کے لیئے ہمیشہ مستعد رہتے ہین - اس مقام مین کافی اور شراب ہی کا بڑا خرچ تہا - اور یہی دو چیزین یہان بہت فروخت ہوتی ہین - ان کی قیمت فوراً ادا کیجاتی ہی - اور یہین قیمت ادا کرنیکے بعد ہی انہین پیتے تھے - عیدا جو کری خریدار لوگو کو کافی اور شراب پلاتی ہی ان کے چلے جانیکے انتظار بغیر گلاس اٹھاتے جاتی تہی -

جیسا کہ ڈربو نے بیان کیا تہا تمام اجنبی اشخاص یہان بدگمانی کی نظر سے دیکھے جاتے تھے اور پولیس کے مخبر یا اہلکار سمجھے جاتے تھے جب کوئی اجنبی شخص یہان آتا تہا تو ساری باتین چیتین بند ہوجاتی تہین اور فقط پاسنون کے بجنے کی آواز سنائی دیتی ہی - جب یہ پانسے میز پر زور زور سے پھینکے جاتے تھے تو اس سے یہ اشارہ تہا کہ روپوش اشخاص کے لئے کوئی خوف کی بات ہے - اس اشارے پر یہان بیٹھے ہوئے اشخاص ایک دوسرے کے منہ کو تکنے لگتے تھے اور نئے آنے والے کے حرکات وسکنات بدگمانی اور شبہہ کی نگاہون سے دیکھتے تھے -

ان سب نے جو اسوقت اس قہوہ خانہ مین موجود تھے اشارون اور کنایون سے جو فقط انہین کو معلوم تھے اور جنہین بڑی ہوشیاری کے ساتہ ادا ہونا سیکہا تہا اسطرح آپس مین گفتگو شروع کردی ہی کہ کسی کے منہ سے کوئی بات بہی نہ نکلتی ہی اور بظاہر وہ ایک دوسرے سے اجنبی معلوم ہوتے تھے - طرز نگاہ یعنے ایک خاص طور سے دیکہنا - قریب قریب نامعلوم طرح سے آنکہون کے اشارے - منہ بنانا - ہاتہہ یا پاؤن

کی حرکت - راست و چپ جسم کو جنبش دینا - یہ سب حرکتیں بامعنی تھیں اور ہر ایک حرکت سے ایک ایک خیال ظاہر ہوتا تھا - فری میسن کی طرح یہ اشارے اور کنائے بھی اسی مقام کی خاص زبان تھی -

جب میں اس نوکن کے قہوہ خانہ میں داخل ہوا - تو بیوہ "وڑن" مجھکو ایک علیحدہ کمرے میں لے گئی جہاں وہ اور اُس کی بھتیجی سویا کرتی تھی - یہی اس کا ایک خاص کمرا تھا - یہ کمرہ اس قہوہ خانہ کے لئے مناسب اور موضوع تھا - اس میں صرف یہی فرنیچر تھا کہ دو میلے کچیلے بورے زمین پر بچھے تھے اور ان پر نہ چاندنی تھی اور نہ کمبل تھے - مگر میلے اور کثیف کرتوں اور پھٹے پرانے کپڑوں سے ڈھکے ہوئے تھے - پیلی پیلی بے قلعی اور نم دیوار دن کے کونے مکڑیوں کے بڑے بڑے جالوں سے آراستہ تھی - اور معلوم ہوتا تھا کہ جیسے یہ کمرہ تعمیر ہوا ہی اُس وقت سے یہ جالے اسی طرح سے یہاں لگے ہوئے ہیں - اس کمرے کا چوبینہ جسپر بھورا رنگ پھرا تھا غلاظت اور کثافت کے داغ دھبوں سے لِسا ہوا تھا - معلوم ہوتا تھا کہ کھڑکیوں کے آئینوں پر جن میں پردے نہ تھے - جوتوں کے سیاہی کا رنگ چڑھایا گیا تھا - آتش دان کے اوپر دیوار میں ایک مُنہ دیکھنے کا آئینہ لگا تھا جسکا چوکھٹا جست کا تھا - اس آئینہ کے سامنے ایک مٹی کا پیالہ کونڈا جسمیں میلا پانی نصف تک بھرا ہوا تھا - مارسیلے مقام کے صابون کا ایک ٹکڑا اور دو ہاتھی دانت کی ٹوٹی ہوئی کنگھیاں جن میں غیر معین رنگ کے بال لگے تھے رکھی تھیں - چمنی یا دودکش کے اندر ایک کونڈا رکھا تھا جسمیں ایک بھورے بلی کے بچہ کی راحت و آرام کے لیئے راکھ بھری تھی - یہ بچہ ایک لال رنگ کے پٹیکوٹ (شلوکے) پر سو رہا تھا جو اُنہیں دو چٹایوں میں سے ایک کے اوپر پڑا ہوا تھا - اس کمرے کے سامان میں سب سے عمدہ چیز ایک طرف تھا - جس کے کنارے کٹے ہوئے اور دستہ ٹوٹا ہوا تھا -

اور بڑے تکلف سے وہ دو بستروں کے بیچ میں ایک لکڑی کے صندوق پر رکھا تھا۔ بیوہ ٹورن صدر کمرے میں سے میرے لیئے ایک کرسی لائی اور مجھ سے اسپر بیٹھنے کی درخواست کی۔ میں نے اسپر بیٹھنے کی بہ نسبت کھڑے رہنے کو ترجیح دی۔ اس مکان کی قابضہ ہر سوال کا مختصر جواب دیتی تھی۔ اور اوس کے چہرے پر کسیقدر غیظ و غضب کے آثار طاری تھے۔ مسٹر کا لفظ پہلے لگائیے بغیر وہ اپنے گاہکوں کا نام زبان سے نہیں نکالتی تھی اور اس لفظ پر بالارادہ بہت زور دیتی تھی۔

اس نے کہا ـــــ "عرصہ سے مسٹر ڈیزارٹی یہاں نہیں آئے وہ میرے عمدہ گاہکوں میں سے تھے۔ مسٹر ریفر اور مسٹر سیرور کے ساتھ وہ گنجفہ کھیلا کرتے تھے۔ مسٹر ریفر اوپر نسی محلہ میں رہتے ہیں اور مسٹر سیرور روڈ پوٹرن محلہ میں رہا کرتے ہیں"

میں نے پوچھا ـــــ اسی طرح تمہارے یہاں وہ چھوکری گلوریا ورادسکا اور اسکا آشنا انٹیٹو کا بھی تو اکثر آیا کرتا ہے۔ تم جانتی ہو وہ کہاں رہتے ہیں؟"

ٹورن ـــــ "میڈیم گلوریا اور مسٹر انٹیٹو کا بھی میری دوکان میں آتے ہیں۔ وہ ڈوکس کارنیسل محلہ میں مدرسہ طبابت کے قریب رہتے ہیں"

میں نے کہا ـــــ "آپ کی یہ لیڈی اور جنٹلمین گاہک بھی آپ کے قہوہ خانہ کی طرح بدنام ہیں"

ٹورن ـــــ "مسٹر کنٹز! میں بھی جانتی ہوں۔ مگر باوجود اسکے میری دکان دوسرے شراب خانوں سے زیادہ تر خوفناک نہیں ہے۔ میرے کرایہ نامہ کی میعاد عنقریب گذرنے والی ہے آیندہ شنبہ ہی میں یہ قہوہ خانہ گرا دیا جائیگا اور میں اپنے وطن انٹیروپ کو واپس چلی جاؤنگی میرے قہوہ خانہ کی بربادی سے کیا پولس کو کوئی خوشی حاصل ہوگی جو میرے خریدار جنہیں آپ ہر وقت طلب فرما سکتے ہیں منتشر ہو جائیں گے

اور اب اِن میں سے کسی کا بھی آپکے ہاتھ میں آنا مشکل ہوگا۔ گو ہمیشہ تو آپ کو یہاں ایسے اشخاص نہیں ملتے تھے جنہیں آپ ڈھونڈتے تھے تاہم اتنا ہی کیا کم تھا کہ آپ کو اُن کے کچھ حالات ہی یہاں معلوم ہو جایا کرتے تھے۔"

میں نے سوچا کہ بیوہ ٹورن بیلیجم کی رہنے والی ہے۔ اسلئے وہ اس بدکار شہر پیرس کے حالات سے بخوبی واقف ہوگی۔

میں اس عورت سے رخصت ہوا اور دوسرے دن صبح کے آٹھ بجے رنگو اور چمپی سیرڈر۔ انٹیٹو کا اور گلوریا چھوکری کو میرے پاس لائے۔ جیسا کہ درپو نے مجھ سے کہا تھا۔ یہ غریب کمبخت اشخاص اپنی شکل و شمایل سے بظاہر بڑے بانی کار مجرم معلوم ہوتے تھے۔ پہلے میں نے دونوں آدمیوں سے سوال کئے اور انہیں جانچا۔ جو کچھ انہوں نے ڈیزاری کی نسبت بیان کیا اس سے اُس مقدمہ کے متعلق کوئی نئی بات دریافت نہ ہوئی۔ میں نے حکم دیا کہ ریفر معدہ فروش طلب کیا جائے۔ بعد ازاں میں نے گلوریا چھوکری سے حالات دریافت کئے جس طرح اس نے ڈیزاری سے ملاقات پیدا کی تھی اس کی مفصل کیفیت اُس نے ظاہرا صداقت کے ساتھ مجھ سے بیان کر دی۔

میں نے پوچھا ——— "میں باور کرتا ہوں کہ تمہارا آشنا کبھی کبھی ڈیزاری کے پاس آیا جایا کرتا تھا۔"

گلوریا ——— "ہرگز نہیں۔ میں بڑے افسوس کے ساتھ کہتی ہوں کہ میری اور انٹیٹو کا کی کوئی ایسی بڑی دوستی نہیں ہے۔ مگر ایک بات پر میں نازاں ہوں اور وہ یہ ہے کہ ہم نے آجتک کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے قتل نہیں کیا اور نہ کبھی کسی کی چوری کی۔ یہی جرائم اور گناہوں کے ہی مانع ہیں۔"

میں نے پوچھا ——— "کیا تم میں سے کسی کے والدین یا عزیز و اقارب موجود ہیں۔"

گلوریا۔ "ہمارے علم میں تو نہیں ہیں۔ ہمیں بچپن ہی میں ہمارے

والدین کہیں ڈال گئی تھے اور ہمکو حکام نے اُٹھا کر پالا تھا"

مین نے پوچھا ــــ "تمہارا نام کیا ہے؟"

گلوریا ــــ "میرا عیسائی نام تو سیونیا ہے۔ مگر مین صرف گلوریا کے نام سے مشہور ہون۔ معلوم ہوتا ہے کہ آبرٹ کے غلیظ و کثیف چھوٹے سے قہوہ خانہ مین موسم سرما کی ایک رات کو کسی نے مجھے بینچ کے نیچے پڑا پایا تھا۔ مین ایک پرانے شلوکے مین لپٹی ہوئی تھی۔ اس قہوہ خانہ کے ایک گاہک نے اتفاقاً اس گٹھری پر اپنا پاؤن رکھ دیا۔ مین نے ایک چیخ ماری اور اسی وقت اُس نے بہی کافی اور برانڈی لانے کے لئے ایک خادمہ کو آواز دی جسکا نام گلوریا تھا۔ اس پر ہر شخص نے "گلوریا" کہا اور اس وقت سے میرا نام گلوریا پڑ گیا ہے جسے مین نے بہی قایم رکھا ہے۔ سیونا ایک مقدس آدمی کا نام ہے جن کا یوم وفات گرجا کی تقویم کے موافق ۳۰۔ جنوری ہے اور اسی تاریخ مین بینچ کے نیچے سے اُٹھائی گئی تھی"

مین نے پوچھا ــــ "اور انیٹو کا۔ کیا تمہاری طرح اسکی بہی ابتدائی حالات ہین؟"

گلوریا ــــ "اُس کے حالات جُدا ہین۔ وہ ۲۵۔ فروری ۱۸۴۸ء کو "سٹرک سینٹ جیکس" کی پارک کے سنگی فرش پر پڑا ہوا ملا تھا۔ اس سے تہوڑی دیر پہلے باغی اس پارک کو چہوڑ کر چلے گئے تھے اور خیال کیا جاتا ہے کہ اُس کے والدین یہین مارے گئے ہین۔ اُس کے نام کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ سب کہیلونون سے زیادہ وہ "اِن ٹوٹ کس" (دھوپ سے بچانے والی ٹوپی) کو پسند کرتا تھا۔ بہرحال یہ اس کا بیان ہے۔ اتفاق سے ہم دونون کے باہم ملاقات ہوئی اور چونکہ ہم دونون کی اصلیت

ایک ہی ہفتے ہم دونوں سڑکون پر سے اُٹھا کر پالے گئے تھے اس لیئے ہم دونوں بہمدگر محبت و الفت کرنے لگے۔ انٹیٹو کا ہرگز خراب آدمی نہین ہے۔ ہم دونون تین سال سے باہم ملکر رہتے ہین اور آپ کو شاید یقین نہ آئے گا کہ اس عرصہ مین ابتک ایک دفعہ بھی اُس نے مجھے نہین مارا۔ برخلاف اس کے اس نے کئی بار میری حمایت کی ہے۔ وہ کسی قدر سست آدمی تو ہے مگر مین اپنے اور اُس کے دونون کے گذارہ وقات کے لئے پیدا کر لیتی ہون۔ وہ عموماً ایک رحم دل۔ حلیم۔ ہردل عزیز اور ایماندار آدمی ہے۔ اور یہی ایسے اوصاف ہین جو مجھ سی عورتین اپنے مردون مین ہونا چاہتی ہین "

اس چھوکری نے بلا تکلف بلا شرم و لحاظ اپنا سارا حال بیان کیا بلکہ جس بے حیائی سے اُس نے اپنے یہ حالات بیان کئے اُس سے وہ خود بمشکل واقف تھی۔

مین نے اُس سے پوچھا ــــ "اور سیرڈر کیا کیا کرتا ہے؟"

گلوریا ــــ "وہ کماتا کہاتا ہے وہ بھی مجھ ہی پر دل و جان سے فدا ہے مگر جواری شرابی ہے۔ ان دو عیبون کو تو مین اکھٹا برداشت نہین کر سکتی۔ مگر وہ ہرگز بُرا آدمی نہین اور ہمیشہ ہر شخص کے ساتھ نیکی کرنے پر آمادہ رہتا ہے۔ مین اوسکی بڑی ممنون و مشکور ہون۔ کیونکہ جب مین بیمار پڑی تھی تو اُس وقت اس کے سفارش سے مجھے محتاجون کے اسپتال مین جگہہ دیگئی تھی اور ایک نیک چلن عورت کی طرح میری خبرگیری اور دوا دارو کی گئی تھی۔ مین آپ کو یقین دلاتی ہون کہ مین احسان فراموش اور ناشکر گذار نہین ہون۔ مین جسقدر لوگون کے سلوک اور مہربانی کو یاد رکھتی ہون۔ اسقدر اس اذیت اور نقصان کا خیال نہین رکھتی جو اُن سے مجھے پہنچتا ہے۔ خدا نے مجھے نرم دل دیا ہے "

مین نے پوچھا ــــ "کیا ڈیزاری سیرڈر اور ریکھ کے ساتھ جوا کھیلا کرتا تھا؟"

گلوریا ـــــ "اکثر میں اسکو دیکھا کرتی تھی ۔ جب سیرڈور کا کوئی پتہ نہ چلتا تھا۔ تو میں اُسکی رعایت کر جایا کرتی تھی ۔ یہی ناانصافی مجھ سے اُس بوڑھی غریب ڈیزاری کے حق میں ہوئی ہے جسپر میں خود نادم ہوں"

چونکہ سیرڈور ۔ ریفر اور انٹیو کا کی نسبت جو کچھ باتیں ربیو نے میرے ذہن نشین کی تھیں اُن پر مجھے پورا بھروسہ نہ تھا۔ اس لئے گلوریا چھوکری کا بیان سُننے کے بعد مجھے یقین کامل ہوا کہ وہ کلی جاسوس (ربیو) اور معاملات کی طرح اس معاملہ میں بھی مجکو دھوکا دینا چاہتا ہے ۔ مگر باوجود اس یقین کے یہ میرا فرض عین تھا کہ میں ان چاروں نوکن کے قہوہ خانہ میں اکثر آنے جانے والے اشخاص سے ڈرا دھمکا کر زیادہ حالات دریافت کرنے کی کوشش کروں ۔ ریفر کے آنے کی مجھے اطلاع ہو چکی تھی۔ اس لئے میں نے گلوریا کو رخصت کیا اور اُسے اپنے سامنے حاضر کرنیکا حکم دیا۔

ریفر نے بیان کیا ـــــ "میری شادی ہوئے پانچ برس کا عرصہ گذرا ہے چونکہ مجکو کوئی اولاد نہ ہوئی تھی اور بیوی سے بھی نہیں بنتی تھی اس لیئے باہمی رضامندی کے ساتھ ہم دونوں نے ایک دوسرے سے علیحدگی اختیار کی ۔ میری بی بی ایک ڈپٹی کے ہاں کھانے پکانے پر نوکر ہے اور میں ایک معدہ فروش کا ملازم ہوں جو محلہ مارچی سینٹ جرمن میں رہتا ہے ۔ میں حاضری تو اس معدہ فروش کی دوکان میں کھاتا ہوں ۔ مگر شام کا کھانا "خرگوش کی چون چون" والی ہوٹل میں اوڑاتا ہوں جو سٹرک ٹورن پر واقع ہے ۔ اسی ہوٹل میں مجھسے اور پیری وربو درزی اور پاپا ڈیزاری سے باہم دوستی پیدا ہوئی تھی اب ایک ماہ کے عرصہ سے مجھے نہ ڈیزاری نظر آیا اور نہ پیری وربو دکھائی دیا ۔ گذشتہ اتوار کو یہ درزی اور ربیو دفعتاً نوکن کے قہوہ خانہ میں آیا تھا ۔ اور پھر دوسرے دن بھی وہ یہاں آیا تھا اُس نے میرے ساتھ شراب پی تھی اور باتیں کی تھیں اور مجھ سے

اسی رات یہاں واپس آنے کا وعدہ بھی کیا تھا"

مین نے پوچھا ـــــ "کیا تم سے ورنو نے ڈیزاری کا ذکر کیا تھا؟"

ریفر ـــــ "ہاں - اس نے مجھ سے کہا تھا کہ وہ مارا گیا ہے - مگر اتنا تو مجھکو اخبارات سے بھی معلوم ہو چکا تھا"

اس وقت پھر مین نے سیرڈور انیٹو کا اور گلوریا کو طلب کیا اور حسب ذیل ان چاروں سے مخاطب ہو کر کہا - "تمہاری جنسی طرز معاشرت کے اشخاص خیال کرتے ہین کہ اہل کوتوالی محض ناواقف ہوتے ہین - اور جن حالات کا جاننا اُن پر فرض ہے اُن کو وہ نہین جانتے اور وہ علاوہ ازین تکلیف دہ اور فضول ہین - مین تمہین اب یہ بات ثابت کرتا ہون کہ جب پولس کسی ایسے جرم کی تحقیقات کا ارادہ کرتی ہے جس سے عامۂ خلایق کی آسایش و امنیت مین خلل پڑتا ہے تو وہ اپنی کوششون مین کبھی مایوس نہین ہوتی اب یہ وہی جرم ہے جبکا تم چارون مین سے ہر ایک نے گذشتہ ماہ دسمبر کی پندرہوین تاریخ رات کے وقت ارتکاب کیا تھا"

یہ سُنکر وہ تینون آدمی ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے - اور اوس چھوکری کا حال تو یہ تھا کہ وہ بے فائدہ اپنے دماغ پر زور ڈال ڈال کر سوچتی تھی کہ "شب مذکور کو مین نے کیا کیا تھا؟"

مین نے اپنی تقریر کا سلسلہ جاری رکھا - "اس رات تم چارون "کیری فورڈ ویسی" مقام مین تھے - مگر تمہارے ساتھ ایک اور شخص بھی تھا - وہ آدمی جو اسوقت سے اب تک دکھائی نہین دیا - وہ آدمی جو مارڈالا گیا ہے - ڈیزاری کا لوڈاسی"

میرے سامعین کے چہرون پر تعجب تھا - مگر کسی طرح کا کوئی خوف و ہراس نہ تھا -

مین نے کہا ـــــ "تو گلوریا جب ڈیزاری کے ہاتھ مین اپنا ہاتھ دے رہی تھی اُسوقت انیٹو کا! تو نے سیرڈور سے یہ کہا تھا کہ "ہمین ضرور

اس بوڑھے آدمی سے پیچھا چھوڑانا چاہئے"
گلوریا نے جوش میں آکر کہا جو اس عرصہ میں برابر اپنی قوت حافظہ پر زور ڈال رہی تھی۔ "سچ ہے۔ مجھے بھی طرح یہ کلمہ یاد ہے"
انیٹو کانے اسکی تائید کرکے کہا۔ "ہاں یقیناً میں نے یہ کلمہ زبان سے نکالا تھا۔ کیا سیرڈر! تجھے یاد نہیں ہے"
سیرڈر نے گردن کے اشارے سے اسکا اقرار کیا۔
میں اسوقت بڑے غور سے ریفز کے چہرہ کو دیکھ رہا تھا۔ وہ خموش تھا اور معلوم ہوتا تھا کہ وہ ان باتوں کو وزنہ بھی نہیں سمجھتا۔ اگر اسی نے دربو سے اوس بات کا تذکرہ کیا تھا تو معلوم ہوتا تھا کہ اب وہ اسکو یاد بھی نہ تھی۔ چونکہ انیٹو کانے اسبات کو اپنی زبان سے نکالنے کا اقرار کر لیا تھا۔ اس لیے ظاہر تھا کہ کسی نے تو ضرور اس بات کو دربو سے جاکے بیان کیا ہوگا۔ اور ممکن تھا کہ ریفز نے نشہ کی حالت میں دربو سے یہ بات کہدی ہو۔
انیٹو کانے اپنے بیان کا سلسلہ جاری رکھا ——— "اب میں آپ سے اسکی وجہ بیان کرتا ہوں کہ کیوں میری زبان سے یہ کلمہ نکلا تھا کہ میں ضرور اس بڈھے آدمی سے پیچھا چھوڑا دونگا۔ پاپا ڈیزاری گلوریا کو اکثر اپنے گھر لے جانا چاہتا تھا۔ چونکہ اس رات میرے لیڈی کے پاس ایک آدمی کے آنے کی امید تھی ——— اور پاپا ڈیزاری کوئی فیاض اور سخی آدمی تھا (آپ جانتے ہیں کہ ایک نوجوان عورت کے پاس ہمیشہ کسی نہ کسی آدمی کے آنیکی امید ہوتی ہے) اس لیے یہ کلمہ میری زبان سے نکلا تھا اس سے میرا یہی ارادہ تھا کہ ہم سب پاپا ڈیزاری کو دور تک پہچا کر تھکا دیں اور پھر وہ خود ہی ہمارا ساتھ چھوڑ دیگا۔ اور اس طرح ہم اُس سے پیچھا چھوڑا لینگے"
میں نے پوچھا۔ "کب یہ بات تمہارے منہ سے نکلی تھی"

انیٹو کا۔ "مجھے تاریخ تو یاد نہیں"

گلوریا نے جواب دیا ——— "پندرہ دسمبر کی رات تو نہ ہوگی۔ کیونکہ اس تاریخ میں اپنے کنٹری ہوس یا گانون کے مکان (سینٹ پیرارس کا قید خانہ) میں تھی اور یہاں پندرہ روز تک میں رہی تھی۔ بڑی دن کو میں چھوٹی تھی۔ مسٹر کمشنر! آپ اس بات کو تحقیق فرما سکتے ہیں"

انیٹو کا نے کہا ——— "میں بھی تو اسوقت حوالات میں تھا۔ کیونکہ تمہارے بعد ہی میں بھی گرفتار ہوا تھا۔ اور حملہ مجرمانہ کے جرم میں سات دن تک جیلخانہ میں قید رہا تھا۔ اور بڑے تعجب کی بات یہ تھی کہ حملہ کرنیوالا کوئی دوسرا شخص تھا میں نہ تھا"

میں نے پوچھا۔ "کیا خود تمہارے اوپر کسی نے حملہ کیا تھا؟"

انیٹو کا۔ "نہیں آپ یہ تو خیال نہ کیجئے کہ مجھ پر کسی نے حملہ کیا تھا۔ یہ بات گلوریا کو اچھی نہ لگی گی۔ اس کے بعد وہ مجھ پوچھے گی بھی نہیں"

میں نے کہا۔ "اپنا مطلب صاف صاف بیان کرو"

انیٹو کا ——— "بہت بہتر ——— میں اس کا سبب عرض کرتا ہوں۔ میں فلیگزین ڈی پوٹرائین نامی شخص کے ساتھ تھا ——— سیر ڈر! تم اسے جانتے ہو۔ کیا تم نہیں جانتے؟"

سیر ڈر نے کہا "نہیں میں نہیں جانتا"

انیٹو کا ——— "بے شک تم جانتے ہو۔ تم اس شخص سے خوب واقف ہو جس سے میری یہاں مراد ہے"

گلوریا نے کہا ——— "ٹیپس ورٹ ایک ہے"

انیٹو کا ——— "یہی آدمی ہے۔ فلیگزین ڈی پوٹرائین اور ٹیپس ورٹ

دونوں ایک ہی ہیں ۔ مسٹر کمشنر! میں ہی وہ شخص ہوں جس نے ایک کوچ میں کچھ دنوں رکے تھے۔ وہ میرا دوست تھا ۔ کیونکہ اُس کے پاس ایک پرانی کہلی ٹریپ (ایک قسم کی گاڑی) ہے ۔ جسے وہ جاڑے اور گرمیوں میں برابر چلایا کرتا ہے ۔ اگر موسم اچھا ہوا تو خیر ہے ۔ ورنہ جب پانی برستا ہے یا برف پڑتا ہے یا ہوا چلتی ہے تو سارا پانی اور برف اُس کے ٹریپ میں ہوتا ہے یہ بات میں دلگی سے نہیں عرض کرتا ہوں ۔ اور چونکہ فقط یہی ایک گاڑی میرے دوست کے پاس ہے اس لئے وہ اُسی کو چلاتا ہے اور جو شخص اُسکی گاڑی کرایہ کرتا ہے اُس کو مبتلا ذکام دیکھکر خوش ہوتا ہے ۔ میں خیال کرتا ہوں کہ جس شخص کو وہ اپنی گاڑی میں سوار کرتا ہے اُسکی بیماری کی نسبت ڈاکٹروں اور کمشنوں کو اس سے جواب طلب کرنا چاہیے "

میں نے کہا ـــ " یہ سب تمہاری باتیں نہایت ہی دلچسپ ہیں ۔ مگر اِن سے کوئی مفید بات معلوم نہیں ہوتی "

گلوریا نے کہا ـــ " واقعی تو تو کوے کی طرح کائیں کائیں کرتا ہے اور یہ نہیں کہتا کہ کیوں حوالات میں رکھا گیا تھا "

انٹیٹو کا نے غصہ سے جواب دیا ـــ " آپ اپنا راگ گائیں "

اِس نوجوان عورت نے کہا ۔ " نہیں ابھی نہیں " میں تیری اس کمینی گفتگو پر معترض ہوں ۔ یہ جنٹلمین نئے الفاظ کی تلاش و جستجو میں اپنا تمام وقت صرف کرتا ہے ۔ لوگ سمجھینگے کہ تو اہل لغات کو کتب لغت کے تکمیل میں مدد دینا چاہتا ہے "

انٹیٹو کا نے جواب دیا ـــ " ہرگز نہیں اہل لغت کو مدد دینا چاہتا ہوں یا نہیں یہ تو میرا کام ہے آپ یہی تو اُس بات کو اُسی طرح جانتی نہیں

جس طرح کہ میں جانتا ہوں۔ دنیا میں ایسے ہی اشخاص ہیں جو میرے بے چھپے ہوئے کلمات کو خریدنا چاہتے ہیں"

گلوریا ـــــ "یہ سب سچ ہے۔ مگر تم نے اب تک کمشنر صاحب سے یہ بیان نہیں کیا کہ تم کیوں حوالات میں رکھے گئے تھے"

انٹیلو کا ـــ "میں مقصود کلام کیطرف آرہا ہوں۔ جب ہم شب یکشنبہ کو مقام "بلیسر" سے روانہ ہوئے تو اُس وقت "لگیزین ڈی پوٹرائین یا ہیپس ورٹ" (جس نام سے چاہو اس آدمی کو موسوم کرو) کے ساتھ اُس کی بی بی تھی۔ یہ ایک نوجوان اور خوبصورت عورت تھی"

گلوریا ـــ "مجھے اس پر اقرار ہے کہ تمہیں کیوں اپنی خاص عورت کے علاوہ دوسری عورت خوبصورت معلوم ہوئی"

انٹیلو کا ـــ "پیاری! تم خوب جانتی ہو کہ اگر مجکو حور بھی ملیگی تو میں تمہیں نہ چھوڑونگا۔ صرف بسبیل تذکرہ میری زبان سے یہ کلمہ نکلا ہے۔ اس لئے میں آگے بیان کرتا ہوں۔ ہیپس ورٹ کو سیل مچھلی کی طرح رشک و حسد کی عادت ہے وہ اپنی عورت سے اس بات پر لڑا تھا کہ اُس نے ایک اپنے ہم وطن آدمی سے مارسلیس زبان میں کچھ باتیں کی تھیں۔ وہ بھی یہ نوجوان آدمی مقام کارنیٹر اس سے آیا تھا۔ اور ایک کالج میں علم حاصل کرتا تھا۔ اس نوجوان عورت نے بھی ہیپس ورٹ کو خوب ہی بے نقط سُنائیں۔ جیسے کہ اس نے اسے سُنا میں تھیں۔ درحقیقت اس کے منہ میں زبان تھی اور وہ بے فایدہ جنوب سے نہیں آئی تھی۔ خیر اس نے ہیپس ورٹ کو گوز شتر کہا۔ اسپر ہیپس ورٹ نے اس عورت کے منہ پر اس زور سے طمانچہ مارا کہ وہ اسکے آگے دوسری طرف چند قدم پر لڑکھڑاتی ہوئی چاروں شانہ چت گری اور اسکی دونوں ٹانگیں اوپر اُٹھ گئیں۔ بعد ازاں لوگوں کا مجمع ہو گیا۔ ان میں سے بعض قہقہے لگا رہے تھے اور بعض یہ چلا رہے تھے کہ "دیکھو! دیکھو! کیا خوب

دلگی ہے۔" اتنے میں کوتوالی کے جوان دوڑتے ہوئے آپہنچے۔ میں صرف ٹیپس ورٹ کو بچانا چاہتا تھا مگر داروغہ کی خوش نصیبی ہم دونوں کو پکڑ لے گئے۔ کل ایک ہفتہ ہم حوالات میں رہے۔ مجھے یاد ہے ۲۰ دسمبر کو چھوٹے تھے۔ کیونکہ اسی دن میں اور سیرڈر گلوریا کے لئے کچھ کو کو لیٹ اسپتال میں لے گیا تھا۔ سیرڈر! کیا یہ بات سچ ہے یا جھوٹ؟"

سیرڈر نے کہا ــــ "بہت درست ہے۔"

میں نے کہا ــــ "یہ سب بآسانی ثابت ہو سکتا ہے اس کے علاوہ ایک اور بات ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اس سال کے آغاز میں کئی دن تک تم فوکن کے قہوہ خانہ سے غائب رہے تھے جہاں کہ تم ہر روز آیا کرتے تھے۔"

گلوریا نے جواب دیا ــــ "اگر آپ میری نسبت فرماتے ہیں۔ تو میں تو پندرہ روز کے واسطے عورتوں کی نمائش میں شریک ہونے کے لئے چلی گئی تھی۔"

انٹیلو کا نے کہا ــــ "اور مجھے پوچھو تو میں تو چھوٹے چھوٹے پیارے پیارے کھیلونے بیچنے گیا تھا۔ یہ چھوٹے چھوٹے بادری کیا خوبصورت تھے۔ آپ ان کے پاؤں کو ادھر ادھر حرکت دے سکتے تھے۔ ان میں سے کسی کے ہاتھ میں تو خلال تھا۔ اور کوئی اپنے ناخن کاٹ رہا تھا۔ میرے بہت سے کھیلونے بکے۔ لوگ ان پر گرتے پڑتے تھے۔ فی کھلونہ چار پینی خرچ پڑا تھا مگر میں نے چار چار آنہ کھیلونہ ہاتھوں ہاتھ فروخت کر دیا اور خریداروں کی حیثیت دیکھکر میں نے آٹھ آٹھ آنہ تک بھی بعض بعض کے ہاتھ کھیلونے بیچے۔ اس تجارت میں مجھے خوب ہی نفع ملا۔ اور دو ہفتوں کے لیے میں اور بچیٹ کے مکان میں ٹھہرا تھا جو ایک نہایت ہی عمدہ قسم کی بہٹیاری ہے تاکہ مجھکو بازار قریب پڑے۔"

میں نے کہا ــــ "جو کچھ تم نے بیان کیا اس سب کی تحقیقات کیجائیگی اور (تم)

اس بات کو بالیقین دریافت کردن گا کہ آیا تم مجکو دھوکہ تو نہین دیتے
انیٹو کا نے اُداس ہوکر کہا — "سُنئے جناب! مین اون اشخاص مین
ہون جنہین لوگ جھگڑالو اور جھتی کہتے ہین - مگر لڑائی جھگڑا میرا پیشہ
نہین - آپ خود اس بات کو دریافت فرمالینگے - مین آپ سے یہ بات
کہتا ہون جیسے آپ یاد فرمائین کہ ہمکو صرف ڈراتے دھمکاتے ہین اور ہماری
زبان پر فقط مختلف جرایم کے نام چڑھے ہوئے ہین - اس لیے اگر آپ
چاہین تو مجھ پر اور گلوریا پر کوئی بدگمانی کرین مگر مین بقسمیہ کہہ سکتا ہون
کہ اب تک تو نہ مین نے اور نہ گلوریا نے کسی جرم کا ارتکاب کیا ہے -
جرم تو درکنار سیدھی سادی چوری تک بھی نہین کی - اور چوری تو ایک
طرف کوئی ذرا سی بھی بدمعاشی نہین کی - آپ جس سے چاہین پوچھ لین
لوگ آپسے یہی کہینگے کہ انیٹو کا اور گلوریا عیاش - جھگڑالو - آزاد منش
اور بےفکرے تو ہین - مگر اُن کی ایمانداری اور دیانت داری کا ایسا ہی
یقین ہے جیسا کہ آفتاب کے وجود کا ہے - ہم جو اس ایمانداری اور
دیانت داری سے زندگی بسر کرتے ہین - تو اسمین ہمارا کوئی بہت بڑا
قصور نہین ہے - مین نے گلوریا سے نکاح کرنا چاہا تھا - اگر یہ امر ہوجاتا
تو اس وقت البتہ مین ضرور کوئی کام کرتا - مگر اس نے میرا کہنا نہ سُنا
وہ تو دل وجان سے عیاشی پر ٹٹی ہوئی ہے اس پر اس نے مجھ سے
یہ کہا تھا "ہم تم دونون لاوارث ہین - نہ ہمارا تمہارا کوئی خاندان ہے
جسکی عزت و آبرو کو ہم ڈرین اور نہ ہماری تمہاری کوئی عزت و شہرت ہے
جسکی بدنامی کا ہمین خیال ہو اس لیے ہمین آزادانہ زندگی بسر کرنا چاہیئے"
یہ ہمارے دوست سیر ڈر بھی تو گلوریا پر مرتے ہین - اس وجہ سے
مجھے بڑا ہی صبر و تحمل کرنا پڑتا ہے — گو بعض وقت میرا دل آتش رشک
وحسد سے جلکر کباب ہوجاتا ہے مگر مجھکو اس خاص سبب سے ان کے ساتھہ
کوئی نفرت اور عداوت نہین ہے -

مین سیڈور کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہون - کیونکہ وہ کچھ کام تو کرتا ہے اور عورت کی کمائی کے بھروسہ پر زندگی نہین گذارتا ہے - اور اگر ہمارے دوست ریفر کا حال پوچھو جو آپ کے روبرو اسوقت موجود ہے تو یہ ایک اچھا آدمی ہے مگر شراب کی جونک ہے اس کے شراب پینے کی بھی کچھ حد انتہا ہے! اس کے سارے رگ وپے مین شراب ہی بھری ہے وہ دن بھر تو خوب محنت کرتا ہے مگر روزانہ رات کو فونکن کے قہوہ خانہ مین جاکر شراب پیتا ہے اور نشہ مین چور رہتا ہے - مگر خواہ وہ بدمست ہو یا ہوش مین ہو وہ ہمیشہ ایک نہایت ہی حلیم مزاج اور مسکین طبع آدمی ہے - ایک بچہ بھی بطرح اوس کو کان پکڑکر جدہر جی چاہے لے جاسکتا ہے جسطرح کہ وہ ایک کھیلونے کو ڈوری باندھکر کھینچے پھرتا ہے جو لوگ شراب خواری مین مبتلا ہوتے ہین ایک وقت ایسا آتا ہے کہ اُن کی آنکھون مین سب چیزین لال ہی لال نظر آتی ہین - اور اس لئے وہ بلا وجہ کسی عمدہ دن کسی شخص کو قتل کر ڈالتے ہین - مین اس سے اکثر کہا کرتا ہون کہ "ارے دوست قدیم ریفر! دیکھو تم شراب خواری چھوڑ دو - یہ تمہین کسی دن بہت خراب کرے گی اور پھندے مین پھنسائے گی"

ریفر — "شراب کی تو مین ذرا بھی پروا نہین کرتا - مین تو اُسے اُس کے رنگ کی وجہ سے چھو بھی نہین سکتا - مگر برانڈی - وہ بالکل ایک دوسری چیز ہے مین تو اسکا نزار جان سے عاشق ہون - بغیر اُس کے تو میری زندگی محال ہے اور اسپر بھی مجھے یہ معلوم ہے کہ یہ ڈائن میرا کلیجہ کھا کر رہیگی"

مین نے کہا — "تم ریفر اور سیڈور دونون رخصت ہو - اور تم گلوریا اور انٹیو کا ذرا دیر ٹھہرے رہو -"

گلوریا اور انٹیو کا نے کہا — "جناب! ہم نے تو کسی کو کوئی نقصان نہین پہونچایا"

مین نے جواب دیا — "مین باور کرتا ہون کہ تم نے کچھ نہین کیا مگر جب تک مین یہ دریافت نکرون کہ تم دونون واقعی اسوقت جنایخانہ مین مقید تھے جسکو تم بیان کرتے ہو تب تک تمہین یہین ٹھہرا رہنا چاہیئے -

مین ابھی حکم جاری کرتا ہون کہ جہان تک ممکن ہو بہت جلد یہ امر دریافت کیا جائے"

ایک گھنٹہ کے بعد میرے معتمد صدر دفتر کو تو الی سے واپس آئے اور انہون نے مجھے مطلع کیا کہ ۱۴ سے ۲۴ دسمبر تک گلوریا سینٹ نزار میں تھی اور انٹیو کا بھی اسی ماہ کی ۱۵ تاریخ سے ۲۱ تک حوالات مین تھا چونکہ یہ ثبوت قوی تھا لہذا ان مین سے کوئی بھی ڈیزاری کے قتل مین ماخوذ نہین ہو سکتا تھا اور اس لئے مین نے انہین چھوڑ دیا۔

انٹیو کا نے مجھ سے کہا "مین آپ کی مہربانی کا شکریہ ادا کرتا ہون بعوض فوری دریافت کے جو آپ نے ہمارے بیان کی نسبت فرمائی آپ اس امر کو کل تک ملتوی فرما سکتے تھے اور مین اس پہیلی گاڑی مین بٹھا کر حوالات راہ سے گذرتی حوالات مین بھیج سکتے تھے مین اور گلوریا تو آپ کے اس احسان کو کبھی فراموش نہ کرینگے۔ اگر ہمین اتفاقیہ اس مقدمہ کے متعلق کوئی آپکے کار آمد بات معلوم ہوگی تو مین آپکی خدمت مین حاضر ہو کر آگاہ کرونگا۔"

مین نے کہا۔ "جب آپکی طبیعت چاہے تشریف لائیے اور اگر آپ کسی مفید امر سے مجھے مطلع فرمائینگے تو مین آپکا ممنون و متشکور ہونگا۔"

انٹیو کا نے جوش مین آکر کہا دیا ہے "کون جانتا ہے کہ مجھ سا کم بخت آدمی بھی کسی بات مین شاید آپ کو مدد پہونچائے۔

مسٹر کمشنر! آپ میری گستاخی معاف فرمائین۔ اور میری چھوٹی سی گلوریا کے وسیلے مجھ پر مہربان رہین۔ یہ کیا نفیس عورت ہے۔ مین تو اسپر نثار جان سے فریفتہ ہون خصوصاً جب وہ ایک فوجی عہدہ دار کی طرح سگرٹ پیتی ہے۔ ہائے افسوس! اگر وہ ایک روپیہ اور یا عصمت عورت ہوتی تو وہ مجھکو ایک مہذب آدمی بنا دیتی۔"

فصل ۱۴

(جنون - اور ربو کی گرفتاری)

بتاریخ ۲۰ - فروری بروز شنبہ صبح کے آٹھ بجے ربو کو میرے دفتر میں حاضر ہونا ضرور تھا۔ مگر حاضر ہونیکے عوض اس نے میرے پاس مندرجہ ذیل چٹھی بھیجدی :-

"بمقام پیرس ۲۰ فروری ۱۸۶۹ء

جناب کمشنر صاحب -

چونکہ مجھے شادی کا ایک پورا جوڑا تیار کرنا ہے سیکو سیتے ہوئے مجھے ساری رات لگ گئی ہے اور یہ شادی آج ہی کے دن ہونے والی ہے اس لیئے میں وقت موعودہ پر حاضر خدمت شریف نہیں ہو سکتا ہوں - علاوہ ازیں ہمارے مقدمہ کے متعلق مجھے کوئی اور نئی بات آپ کی خدمت میں عرض کرنی نہیں ہے -

"پریفیکٹ مجھے صدر افسر کو توالی اب آپکو اور زیادہ ہدایتیں نہ دینگے - مسٹر افنافہ فروری پر جو تقریریں نے کی تھی اُس کی نسبت مجھ پر نالش دایر کرنیکی نہیں جرات نہیں -

"مجھے معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ جو مجلس آئندہ اتوار کو مقام "بلی ویلی" میں ہونیوالی ہے اسمیں سرکار کی طرف سے حاضر رہنے کے لیئے آپ مقرر ہوئے ہیں - یہاں وہی بحث ختم کیجائیگی جو اکیڈمی کی روک دی گئی تھی - غالباً آپ مجھے وہاں نہ دیکھینگے -

"مجھے بڑی فکر ہے کہ میرے دوست ڈیراری کے قتل کے متعلق میری تحقیقات بہت جلد ختم ہو جائے جو اشخاص فوکین کے قہوہ خانہ میں اکثر آیا جایا کرتے ہیں ان کے حالات دریافت کرنیکے لیئے میں نے شام کا وقت معین

کیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ آئندہ ہفتہ میں ضروری ہی ڈیزاری کے قتل کے حالات ہمیں اچھی طرح معلوم ہو جائینگے اور اوسکے قاتل کا نام بھی دریافت ہو جائیگا۔" "آپکا خادم خاص

ورلو ۲۶ سٹرک لیمرٹن"

یہ خط بھی ایک دام مکروفریب تھا مگر اُس کی غایت کیا تھی؟ کیا ورلو بھاگنے کی فکر میں تھا؟ یا چونکہ اُسے یہ خوف تھا کہ کہیں اوسکو رنگو اور جیمی نہ پہچان لیں۔ اس لیئے وہ صرف میرے دفتر میں آنے سے بچنا چاہتا تھا۔ اس سے پہلی جب وہ ۱۳ فروری کو میرے پاس آیا تھا تو اس نے میرے ہمن کو لفافہ میں بند کرکے اور پھر لگا کر میرے پاس بھیجا تھا تاکہ اُس کا آنا بھی کو معلوم ہو اور دوسرے عہدہ داروں کو اوس کا نام معلوم نہ ہونے پائے۔ اسی طرح جب وہ ستر ہوین تاریخ کو میرے مکان پر آیا تھا تو اس وقت بھی اوس نے اپنا نام پیری (صدر افسر کوتوالی کا نام) بتایا تھا آج اوس نے بذریعہ تحریر معافی چاہی ہے یقیناً یہ ورلو ایک بہت بڑا چلاک بدمعاش ہے اُسکی سی تیزی اور چالاکی کے ساتھ اس کی ہر حرکت کو تاکنا چاہیئے بہرحال اُسے پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ اور اس کے تمام جوڑ توڑ کو سمجھنا چاہیئے۔

واقعی مجھے اس امر کا یقین کرنا چاہیئے کہ آیا ورلو حقیقتاً آیندہ ہفتہ کی رات فوکس کے قہوے خانہ میں گذارنا چاہتا ہے یا نہیں مگر یہ بات کیسے دریافت ہو سکتی ہے؟ بیوہ لوئرن مالکہ قہوہ خانہ تو مجھے کوئی مدد نہ دے گی۔ اگر میں یا میرے آدمی اُس تنگ و تاریک مکان میں جائینگے تو لوگ اُنہیں فوراً پہچان لینگے۔ پہلی بھی جب میں نے کوتوالی بلدہ کے بالادست عہدہ دار سے چند خفیہ پولیس کے جوان مانگے تھے تو اونہوں نے نہیں دیئے تھے۔ اس لئے دوبارہ میں ذلیل ہونا ہرگز نہیں چاہتا اور میں ان پولیٹکل ایجنٹوں یا سیاسی جاسوسوں کی مداخلت بھی پسند نہیں کرتا جنہوں نے میری ماتحتی میں بہت بڑی خراب کارروائی کی تھی۔

سب سے عمدہ تدبیر یہ ہے کہ انیٹو کا اور گلوریہ کو ملانا چاہئے اور ان سے کام لینا چاہئے۔

اس لیئے میں نے جیمی کی زبانی انہیں کہلا بھیجا کہ "تمہارے دن دس بجے رات کو میں تم سے ملنا چاہتا ہوں" چونکہ اتوار کے دن مجھے تعطیل تھی اس لیئے میں نے اس یوم تعطیل کو اپنے دو دوستوں کے ساتھ گذارنے کا ارادہ کیا تھا ان میں سے ایک تو بُت تراش تھا اور اسکا نام "کلسنجر" تھا اور دوسرا اخبار "لارلسٹ" کے ایڈیٹر کا معتمد خانگی تھا اور اس کا نام چارلیس کولگنی تھا ان دونوں دوستوں کی اس فرمائش سے میں تنگ ہوگیا تھا کہ میں اُن کو شہر کے بعض وہ مقامات لے جاکر دکھاؤں جہاں چور اور بدمعاش نشست و برخاست رکھتے ہیں۔

جب دن تمام ہوا اور میں اُن سے رخصت ہونے لگا تو اُس وقت میں نے اُن سے کہا "اگر آپ کل شام کو میرے دفتر میں آئیں تو آپ کو پیرس کے ایک تنگ و تاریک شراب خانہ کی سیر کرانیکا مجھے موقع ملیگا" انھوں نے بڑے شوق و ذوق سے میری درخواست منظور کی۔

اس لیئے پیر کی رات کو کلیسنجر۔ چارلیس کولگنی۔ انیٹو کا اور گلوریا سب کے سب میرے دفتر میں آکر جمع ہوئے۔ میں نے انیٹو کا اور گلوریا سے کہا کہ "چونکہ تمہارا اعتبار جو مجھے ہے اوسکا اظہار منظور تھا اس لئے میں نے تمہیں اس غرض سے بُلا بھیجا ہے کہ تم ان میرے دو دوستوں کو لیجا کر فوکن کے قہوہ خانہ کی سیر دکھالاؤ یہ ایک یا دو گھنٹے تک اس مقام کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ گلوریا نے حیرت زدہ ہوکر کہا۔ "تب تو ضرور یہ لوگ مصور یا مصنف ہیں" میں نے کہا۔ "واقعی یہ وہاں کے اشخاص کے عادات و اخلاق معلوم کرنا چاہتے ہیں تم انہیں مختلف اخلاق و عادات کے نمونے بتانا۔ بیوہ توڑن کے قہوہ خانہ میں انکی کچھ کمی نہیں۔ اگر کوئی تمہارے دوست انکی نسبت دریافت کریں تو تم انسے یہ کہدینا کہ یہ شریف آدمی سیاح ہیں۔ یہاں بطور سیر کے چلے آئے ہیں۔ مگر

خبردار رہیہ ظاہر نکرنا کہ کس نے انہین تمہارے ساتھ روانہ کیا ہے"
انٹیو کا نے جواب دیا۔ "ہمین اس بات کے ظاہر کرنے سے کوئی فایدہ نہین اگر ہم آپکا نام لینگے تو وہ فوراً ہمین خبر کرینگے"۔
مین نے کہا۔ "جو کچھہ مناسب سمجھو وہ کرو اگر ضرورت ہو تو ریفر اور سیرو ڈ کے ساتھہ گنجفہ بھی کھیلو۔ اور ساتھہ ہی اس کے مجھے اس امر کی اطلاع دو کہ آیا اب بھی ورکو درزی اکثر فوکن مین آیا جایا کرتا ہے یا نہین"
گلوریا نے جواب دیا۔ "وہ کل آیا تھا کئی دن سے وہ متواتر وہان آتا ہے اور ریفر کو شراب پلاتا ہے کل تو اس نے اسے اسقدر پلائی تھی کہ جب ریفر اپنے گھر چلا تھا تو ورکو کو اپنے ہاتھہ کا سہارا دینا پڑا تھا۔ مین نے انہین اطراع بہم پہونچاتے دیکھکر انٹیو کا سے کہا۔ "تو جو چاہے وہ کرے مگر اس بدمعاش کے ساتھہ شراب نہ پی۔ دیکھہ روز بروز وہ ریفر کا کیا حال کرتا ہے۔ شاید مسٹر کمشنر نے اسے اسقدر شراب پلانے اور اس تدبیر سے حالات دریافت کرنیکی ہدایت کی ہوگی"۔
مین نے کہا۔ "میڈیم گلوریا۔ یہ آپکی غلط فہمی ہے"۔
گلوریا ——— "آپکو یہ تسلیم کرنا ضرور ہے کہ مین صاف دل ہون۔ جو کچھہ مین نے کہا تھا مین صرف اپنی کو دد ہوا تی ہون"۔
مین نے کہا۔ "مین نے تو مسٹر ورلو کو کوئی ہدایت نہین کی وہ ڈیزاری کا پرانا دوست ہے اس لیئے وہ خود اپنے ذمہ داری سے اُن لوگون کی گرفتاری کی فکر مین ہے جنہون نے ڈیزاری کو قتل کیا ہے اور جنہیں وہ اُن اشخاص مین پانے کی امید رکھتا ہے جو فوکن کے قہوے خانہ مین اکثر آیا جایا کرتے ہین"۔
گلوریا۔ "خیر۔ کیا مین بھی اس معاملہ مین کچھہ کہون؟ مجھے اور انٹیو کا کو تو اس درزی کا ذرہ بھی اعتبار نہین۔ یہ تو کوئی کام نہین کرتا اسکی طرز معاشرت عجیب و غریب ہے ہماری طرح وہ بھی آپ کو اپنا خاندان تنہا نہین سمجھتا۔ خیر ہماری ماں باپ تو آدمی ہی نہین اور نہ نوع انسان ہمارا خاندان ہے۔ کیون میرے چھوٹے انٹیو کا بات ٹھیک نہین ہے ہان۔ مگر اسکا تو کوئی نہین"۔

مین نے کہا۔ "مگر چونکہ وہ ابنی شادی کر چکا ہے اس لیے اُسے اپنا شجرہ یا سارٹیفکیٹ ضرور پیش کرنا پڑا ہوگا"۔

گلوریا۔ "شاید وہ شجرہ یا سارٹیفکیٹ اُس کا نہ ہوگا"۔

مین نے کہا "نہین یہہ خیال کیون پیدا ہوا تمہارے دل مین اس خیال کے آنے کی کوئی وجہہ تو ضرور ہے"۔

گلوریا۔ "اسکی وجہہ یہہ ہے کہ گذشتہ پندرہوین گست کو عید کی تقریب مین اتفاقاً بیلجی کے قہوہ خانہ مین میرا گذر ہوا تھا۔ وہان میرے قریب نیز پر دو انگریز بیٹھے تھے وہ کسی شخص کے منتظر معلوم ہوتے تھے۔ جس شخص کے وہ انتظار مین تھے وہ چھ بجے آیا تھا اور وہ بجز ورلو کے اور کوئی نہ تھا"۔

مین نے کہا۔ "دو انگریزون سے واقف ہونے اور اُنسے کسی خاص جگہہ ملنے مین تو کوئی نقصان نہین"۔

گلوریا۔ "بہت درست مگر ان انگریزون نے جب اس سے مصافحہ کیا تو بجاے ورلو کے پیٹر بال کے نام سے اُس کو مخاطب کیا۔ اور وہ سب باہم ملکر چلے گئے"۔

مین نے کہا۔ "انگریزی زبان مین پیٹری کو پیٹر کہتے ہین۔ اور مین خیال کرتا ہون کہ شاید بال اوس لیڈی کا نام ہوگا جس کے ساتھہ ورلو نے انگلستان مین شادی کی تھی یہہ تو کوئی شبہہ کی بات نہین۔ مگر مین آپسے اس بات کا چھپانا نہین چاہتا کہ مجھے مسٹر ورلو کے افعال وحرکات کے معلوم کرنے مین فایدہ ہے اس لیئے مین آپ کا بڑا ممنون ومشکور ہون گا۔ اگر آپ مجکو اوس کے افعال واعمال سے مطلع فرماتے رہینگے"۔

انٹیو کا نے کہا۔ "اس کام کا سرانجام تو آپ میرے حوالہ کیجئے مین اس "اسٹم سیکلر" (وہ مقرر جو درخت کے کہونڈ پر چڑھکر تقریر کرتا ہے یعنی بہت فصیح مقرر) کو حلق تک تولے آیا ہون۔ بعد ازان کلیسے شنگر اور کو لگی۔ اور انٹیو کا اور گلوریا کے ہمراہ چلے گئے۔ دوسرے دن جب مین اوسسے ملا تو جس حسن وخوبی سے اُن کے

میرا جتنا جرم
رہبروں نے اپنا کار مفوضہ انجام دیا تھا اُس کی نسبت انہوں نے اپنا پورا
اطمینان ظاہر کیا۔

مین نے اوس جلسہ مین شریک ہونیکی اجازت حاصل کی جو شام کو مقام
فولس پلی وِلی مین ورکو کی تحریر کے بموجب ہونیوالا تھا۔
مین اس جلسہ مین وقت معینہ پر پہونچا۔ وہان بہت کم آدمی تھے اور علی الخصوص
عورت تو ایک بھی نہ تھی اس جلسہ مین کوئی دلچسپی نہ تھی بلکہ وہ بازخاطر تھا۔ ورکو اس مجلس مین
دوسرے دن اینٹو کا نے مجھ سے اکر بیان کیا کہ ورکو ہر روز شام کو فوکن کے قہوہ خانہ
مین آیا کرتا ہے اور جو غیر محدود مقدار شراب ریفر پیتا ہے اُسکی قیمت ادا کرنیکے لیے اپنی
نہایت ہی مستعدی ظاہر کرتا ہے ریفر اوس سے زیادہ کسی کو بھی اپنا دوست نہین سمجھتا۔
مین نے اپنے جی مین کہا کہ یہ آدمی (ورکو) کیا کارروائی کر رہا ہے اور اسکی اس سے
کیا غایت ہے کہ وہ ریفر کو ہر وقت شراب کی نشہ مین چور رکھتا ہے۔ مجھے
ان امور کے دریافت مین زیادہ عرصہ نگذرا۔

بتاریخ ۲۶۔ فروری روز پنجشنبہ جب ریفر ایک بجے رات کے اپنے
گھر واپس آیا تو وہ کو لہاڑی سے اپنے مکان کا تمام سامان اور برتن دفعتاً
توڑنے پھوڑنے اور اون کے ٹکڑے یکے بعد دیگرے کھڑکی کے باہر پھینکنے
لگا۔ یہ کھڑکی سڑک پر لنسی کی جانب واقع تھی اور حسن اتفاق سے اُسوقت
اتنی رات گئے اس سڑک پر کوئی متنفس بھی نہ تھا۔

اس وقت کوتوالی کے دو جوان اپنا رات کا پھرا دے رہے تھے جب
اُنہوں نے دیکھا کہ فرنیچر کے ٹکڑے اور خانگی چیزون کے پرزے
آکر اون کے کانون پاس سے نکل جاتے ہین تو وہ اُس مکان مین
گھسے جہان سے یہ ٹکڑے برس رہے تھے چونکہ ریفر نے اتفاقاً اپنے گھر کا دروازہ
بند نہین کیا تھا اس لیے قبل اس کے وہ کو لہاڑی لیکر مقابلہ پر آمادہ
ہو پولس مین اس پر دوڑ کر جا گرے ایک سخت مزاحمت کے بعد
اُنھون نے اس پر قابو پایا اور اُسے گرفتار کر کے پلس سینٹ سپلس اسٹیشن پر

مے گئے یہ بدبخت آدمی مجنونانہ حرکات کرتا تھا اور دیوانوں کی طرح حسب ذیل چلا رہا تھا:۔

"میں وہ ہوں! میں وہ ہوں جس نے ڈیزری کے ٹکڑے ٹکڑے کئے ہیں۔ کوئین میں جھانکو۔ تمہیں اُسکی ٹانگیں ملیں گی۔ ہیز پر جاؤ۔ سین (نام دریا) پر جاؤ تمہیں اُس کے گوشت کے ٹکڑے ملیں گے۔ جلدی! جلدی کرو۔ مجھے ان کے نکالنے کے لیے کشتی چاہیئے۔

سر۔ وہ تو تمہیں میرے پلنگ کے نیچے ملیگا۔ میرے بستر کے تلے۔ دن بھر تو وہ چھپا رہتا ہے مگر رات کو نکلتا ہے۔ میرے تکیہ پر آتا ہے۔ میرے چھلوں میں ہوتا ہے۔ اسے لو اسے بچاؤ۔ کھڑکی کے باہر پھینکدو۔"

پولیس سٹیشن کے انسپیکٹر نے فوراً اپنا ایک آدمی میرے پاس روانہ کیا۔ یہ آدمی ہانپتا کانپتا بدحواس میرے پاس پہونچا اور اس نے مجھے اطلاع دی کہ "کرسی پرسنی والے مقدمہ کا قاتل ابھی گرفتار ہوا ہے وہ ایک معمولی فروش ہے اور اسی مکان میں رہتا ہے جہاں سے کہ وہ دو ٹانگیں برآمد ہوئی ہیں اور ان ٹانگوں کا سر اُس کے پلنگ کے نیچے ہے۔"

میں نے کہا۔ "تب تو وہ مرد رلیفر ہوگا۔"

آدمی۔ "نہیں جناب وہ کوئی شرابی ہے۔"

میں نے کہا۔ "بہت اچھا۔ چلو! میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔"

چند لمحوں کے بعد میں پلیس سینٹ سلپیس اسٹیشن پر پہنچا۔ جب میں گارڈ ہوس (حوالات کے کمرے) میں داخل ہوا تو میں نے رلیفر کو ایک کونے میں دبکا پایا۔ اُس وقت وہ بالکل سکون کی حالت میں معلوم ہوتا تھا۔ گارڈوں والے اُس سے غافل نہ تھے اور وہ اُسکی تمام حرکتوں کو غور دیکھ رہے تھے۔ جب اس بدقسمت آدمی نے مجھ آتے دیکھا تو وہ چیلا مار کر میرے قریب آیا اور میرا منہ تکنے لگا۔ اُس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ جونہی میں نے اپنا ہاتھ مصافحہ کے لیے بڑھایا دہین اُس نے اُسکو پکڑ لیا اور اُسے اپنی منہ

تک اوٹھا کر بوسہ دیا اور حسب ذیل رو رو کر کہنے لگا :-
"جناب! ان لوگوں کو سخت نقصان پہونچانے سے روکیے۔ یہ سچ ہے کہ میں نے اُس پستہ قد بوڑھے آدمی کو مار ڈالا ہے۔ اس درزی نے مجھ سے یہ کہا ہے۔ اب میں اپنے آپ کو گرفتار کراتا ہوں۔ اب زیادہ میرا پیچھا نہیں کیا جائیگا۔ درزی کہتا ہے کہ آپ اُس بوڑھے آدمی کا سر تلاش کرتے پھرتے ہیں وہ میرے گھر میں بستر کے نیچے ہے۔ میں اُسے آپ کے حوالہ کر دونگا"
میں نے کہا۔ "بہت اچھا یار! اب تم چپ رہو۔ ہوش میں آؤ اور خوب رہو۔ اس سے تمہیں تسکین ہو گی"
ریفر۔ "مگر سر کی نسبت کیا کہتے ہو؟ تم خود جا کر اُسے لے آؤ"
میں نے کہا۔ "ہاں۔ ہاں ایسا ہی کیا جائیگا۔ ہم سب ابھی جاتے ہیں اور اُس کو تمہارے گھر سے لے آتے ہیں۔ اب تم یہ بتاؤ کہ شام کو تم کہاں تھے"
ریفر۔ "میں فوکن کے تہوے خانہ میں تھا۔"
میں نے پوچھا۔ وہاں کس کے ساتھ تھے؟
ریفر۔ "درزی کے ساتھ تھا"
میں نے پوچھا۔ کیا اُسی نے تمہیں شراب پلائی تھی؟
ریفر۔ "ہاں برانڈی۔ اس شراب پر تو میں جان دیتا ہوں۔ صرف جب میں اس درزی کو دیکھتا ہوں تو مجھے پولس سے ڈر معلوم ہوتا ہے"
جب ریفر نے پولس کا لفظ اپنے زبان سے نکالا تو اُس وقت اُسکی آنکھیں انگارے کی طرح لال ہو گئیں۔ پھر اس نے پولس مینوں کی طرف پھر کر اور نہایت گھبراہٹ کا بآواز بلند کہا :- "ہاں ہاں میں پولس سے خائف ہوں کتے کے پلوں کی جماعت! تم مجھے درندہ سمجھتے ہو۔ میری بیوی ہی تمہیں رشوت دیکر میری نسبت مخبری کرائی ہے۔ درزی نے خود مجھ سے کہا تھا کہ "تو جو چاہے سو کر نا مگر کبھی گرفتار نہ ہونا۔ گرفتاری سے تو ڈوب مرنا بہت بہتر ہے"
میں اس بوڑھے آدمی کا سر اپنے ساتھ لیکر ڈوبنا چاہتا تھا۔ مگر وہ دو کمبخت

آدمی گھس آئے اور مجھے اس لئے میرے گیرٹ پکڑ کر لائے ہیں کہ مجھے جلاد کے حوالہ کریں۔ نہیں نہیں میں پھانسی کے تختہ پر نہیں چڑھوں گا۔ مجھے چھوڑ دو کہ میں جاکر ڈوب مروں۔ جیسا کہ اس درزی نے مجھ سے کہا ہے میں تو دو مرنا چاہتا ہوں۔"

اس آدمی کا جوش بڑھا اور وہ بھاگا پولس مینوں نے اس کو پکڑنے کی سخت کوشش کی اور بالآخر اسے پکڑ لیا۔ پھر اس نے خارج از انسانی طاقت سے اپنے آپ کو چھوڑا کر بآواز بلند کہا:-

"مجھے نہ چھونا میں جل رہا ہوں۔ کیا تم نہیں دیکھتے وہ مجھے ٹکڑے ٹکڑے کر رہا ہے یوں ڈزارٹی اپنے خون کا عوض لیتا ہے اسکا سراب اسے واپس دیدو۔ دیدو۔ دیدو۔"

پھر جوانوں نے ریفر کے پکڑنے کی کوشش کی۔ مگر جب انہوں نے دیکھا کہ اس پکڑنے دکڑنے سے اسکا مزاج اور برہم ہوتا جاتا ہے اور اس کا جوش بڑھتا جاتا ہے تو میرے اشارے کے موافق وہ اپنی کوشش سے دست بردار ہوئے۔

ریفر نے پھر حسب ذیل بکنا شروع کیا:-

"قید خانہ کا دروازہ کھولو۔ اپنے ججوں کو بلا لاؤ میں دریائے ازیز کو جانا چاہتا ہوں لارو گیٹ کو۔ اور پھر پھانسی سے بچ جاؤں گا۔ میرا سر بھی ڈزارٹی کے سر کی طرح کچلا جائیگا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ اسوقت میری جورو کا دل ٹھنڈا ہوگا۔ وہ بوڑھا آدمی تو اس پر مرتا تھا۔ واقعی مجھے اس کا قتل کرنا فرض تھا ہاں ہاں میں تم سے کہتا ہوں کہ وہ اسپر مرتا تھا۔ در بو نے غسل خانہ میں ان دونوں کو پکڑا تھا۔ علاوہ ازیں مجھے شراب کے لیئے روپیہ کی ضرورت تھی۔ مجھکو درزی کے بیان سے معلوم ہوا تھا کہ اس بڈھے کے پاس روپیہ ہے۔ ارے بچارے بوڑھے ڈیزارٹی! وہ تو اپنی ٹانگوں پر بمشکل کھڑا ہو سکتا تھا۔ گلوریا کا ہمیشہ ذکر کیا کرتا تھا واقعی اس کی عمدہ ٹانگیں ہیں۔ میرے دوست پیری نے یہ بھی مجھ سے کہا تھا کہ "میں نے انہیں دیکھا ہے"۔ مگر ہم نے اس ہفتہ میں بے انتہا برانڈی پی ہے۔"

یہ کہکر ریفر اپنے ہونٹ چاٹنے لگا اور پھر حسب ذیل بکنا شروع کیا:-

"ہاے برانڈی بھی کیا اچھی چیز ہے ایک گلاس اور پلا دو۔ مین تو شراب کی مچھلی ہون۔ ایک ہی چھوٹا سا گلاس۔ ڈزآری کی ٹانگون کی برابر جو سامنے اوس کونے مین کرسی ہین۔ دیکھو دیکھو! کیا تم نہین دیکھتے کہ کیسی وہ کانپ رہی ہین؟ واقعی وہ ٹھنڈی ہین۔ دیکھو! اب وہ گرم ہونے کی کوشش کرتی ہین۔ اور انگیٹھی کے اطراف چکر کاٹتی ہین۔"

یہ کہکر ریفر بھاگا اور ڈھلی ہوئی لوہے کی انگیٹھی کے چارون طرف نہایت ہی جلدی جلدی پھرنے لگا۔ اور باواز بلند یہ کہنا شروع کیا:-

"اب مجھے یہ ٹانگین کوئلون مین ڈالنے کے لئے پکڑنے دو۔ انگیٹھی کا دروازہ بند کرو۔ کیا تم بند کروگے؟ وہ آمین گھسنا چاہتی ہین۔ دیکھو اب وہ بچھونے پر آنکھ مچنیا کھیل رہی ہین۔ اب وہ چلی گئین۔ ہاے غضب۔ اب وہ سر آیا۔ دیکھو! کیسا وہ لڑکتا چلا آتا ہے۔ اور اون چمکتی ہوئی آنکھون کو تو دیکھو۔ وہ کیسی زیادہ کھلی ہوئی ہین۔ اور مجھے کیسے گھور رہی ہین۔ نہین نہین۔ وہ تو اس بڈھے آدمی کی سموری ٹوپی ڈھونڈھتی ہین۔ وہ یہان نہین ہے۔ مین نے اُسے پانی مین پھینک دیا تھا۔ مین اُسے جاکر لے آون گا۔ دست! اب اُس کی گنجی کھوپڑی ختم گئی۔ ہاے! اب وہ ٹانگین پہر آرہی ہین۔ کیا تم دیکھتے ہو؟ وہ ٹانگین سر کے اطراف ناچ رہی ہین اور سر بھی ناچتا ہے۔ ارے یہ تو سارا مکان ناچنے لگا۔ مجھے ہوا مین جانے دو۔ مجھکو جگہ چاہئے جگہ چاہئے۔ مین بھی ناچنا چاہتا ہون۔"

یہ کہکر ریفر چارون طرف چکر کاٹنے لگا اور ساتھ ہی اس کے سخت ڈراونی حرکتین کرتا جاتا تھا۔ پولسمین اس تماشے کے دیکھنے سے ششدر معلوم ہوتے تھے۔ تھوڑی دیر ناچنے کودنے کے بعد ریفر تھک کر ٹھہر گیا۔ اور اپنے پاؤن کی طرف دیکھکر کہنے لگا:-

"آپ دیکھتے ہین مین اسوقت زانو تک سنجد خون کے حوض مین

ہوں ۔ دیکھو وہ سرحوض کی تلی میں بیٹھتا جاتا ہے ۔ اور ٹانگیں بھی اسکے ساتھ ڈوبتی جاتی ہیں ۔"

ایک غیر معمولی جلدی کے ساتھ ریفرنے جرح کرنا شروع کیا ۔ اس کے جنون کی تکمیل میں اب کوئی کسر باقی نہ تھی ۔ اور دمبدم اس پر سخت غیظ وغضب کی حالت طاری ہوتی تھی ۔ اس کو صرف وہی باتیں یاد آتی تھیں جو اخیر مرتبہ دربونے اس سے کی تھیں چونکہ اسکو بکثرت شراب (الکحل) پلائی گئی تھی ۔ اس لئے اسے مرض جنون لاحق ہوا تھا ۔ اور اس سے اس بوڑھے ڈیزاری کے منتشر اعضا کی مختلف شکلیں اس کے دماغ میں آتی تھیں جسکا قاتل وہ اپنے آپ کو یقیناً ماورکرتا تھا ۔ اور یہ اعضا اسے ہرگھڑی باختلاف صورنظر آتے تھے ۔ شراب اب اپنی غارتگری اور اظلام کو جسماً اور روحاً جلد جلد پورا کر رہی تھی ۔ عصبی تغیر سے اس بدبخت آدمی کے تاسیم میں سخت گڑبڑ پڑ گیا تھا ۔ اور بیچ بیچ میں کسقدر مصروعی تشنجی کیفیت پیدا ہوتی جاتی تھی پھر اس نے دل فگار چیخیں مارنی شروع کیں اور وحشی درندے کی طرح وہ غرّانے اور ناقابل گرفت جست کرنے اور بے روک چھلانگیں مارنے لگا ۔

چونکہ اب تک اسے یہی خیال بندھا ہوا تھا کہ ڈیزاری کی ٹانگیں اور سر پکڑنا چاہئے جو ہر طرف اسے دکھائی دیتے تھے ۔ اس لئے وہ کبھی ایک طرف اور کبھی دوسری جانب بڑی زور سے دوڑ پڑتا تھا ۔ کبھی کتے کی طرح ہوکنے اور کبھی غیر معمولی سرعت کے ساتھ کمرے کے فرش پر ادھر ادھر دوڑنے چھلانگیں مارنے اور ہاتھ پاؤں کے بھل رینگنے لگتا تھا ۔ اس کی صورت دیکھنے سے ڈر معلوم ہوتا تھا اس کے چہرہ کا رنگ لال تھا ۔ اسکی ڈراؤنی آنکھیں حلقوں کے باہر نکلی پڑتی تھیں ۔ اسکی گردن آگے کے انداز سے زیادہ جھکی ہوئی تھی ۔ اس کی کف آلودہ زبان اس کتے کی طرح منہ کے باہر نکلی ہوئی تھی جو پیاس کے مارے مرتا ہے ۔ اس

آدمی پر جنون کی ایک سخت حالت طاری تھی۔ جو شراب خواری کے افسوسناک خاتمہ کی خوفناک علامت ہے۔

اس خوفناک تماشے کو بند کرنیکے لئے اُسے ایک نہایت ہی تنگ کوٹھا پھنانے کی ضرورت ہوئی۔ بڑی مشکل سے چار پولس مین اُسپر غالب آئے اور اُنہون نے اُسکو ایک گاڑی مین بکڑکر ڈالا جو مین نے پہلے سے منگا رکھی تھی۔ مین نے اُسکو فوراً "سینٹ این" کے پاگل خانہ مین فوری احکام کے ساتھ روانہ کر دیا۔

اس آدمی کی جورو جسنے مین سے طلب کیا تھا حاضر ہوئی۔ اُس نے بیان کیا کہ "شادی کے ہوتے ہی میرے خاوند نے بکثرت شراب خواری شروع کی۔ مینے اُس کے اس افسوسناک شوق کو ہر قابل الامکان تدبیر سے روکنے کی کوشش کی۔ اور جب مین اسمین ناکام ہوئی تو مین نے بالآخر خدمتگاری کی نوکری کا ارادہ کیا۔ خوش قسمتی سے ہمارے اولاد نہین۔ جب سے ہم دونون جدا ہوئے ہین صرف ایک یا دو بار مینے اُس کو دیکھا ہے۔ میرا خاوند ایک ضعیف العقل آدمی ہے۔ مگر مدکار ہرگز نہین۔ اُس کے مزاج مین بہ نسبت سختی اور درشتی کے کسیقدر حلم ہے۔ آپ جو کچھ اُس کی نسبت فرما رہے ہین اُس کے سُننے سے مجھے کچھ بھی تعجب نہین معلوم ہوتا۔ میری علیحدگی کے پہلے بھی بعض وقت جب بکثرت شراب پینے سے اُس کے دماغ پر سخت اثر ہوتا تھا تو وہ اپنے آپ کو اُن جرائم کا مرتکب بتاتا تھا جو اُسے صرف اخبارون کے ذریعہ سے معلوم ہوتے تھے۔ مین نے اُس سے بارہا کہا تھا کہ اگر تو شراب خواری کی عادت ترک نکریگا تو ضرور دیوانہ ہوجائیگا"

گو وقت بہت تنگ ہوچکا تھا۔ مگر اسپر بھی مین ریفرکی، بیوی کے ساتھ اُس کے خاوند کی قیام گاہ کو گیا۔ جو سڑک پر نسی پر واقع تھا۔ اُسکے کمرے مین جو ابتری اور بے ترتیبی تھی اُس کا بیان احاطہ تحریر سے خارج ہے۔ کمرے کے فرش پر جا بجا کپڑون۔ چادرون۔ کرسی میزون اور چینی کے

برتنوں کے ٹکڑے پڑے تھے اور ہر چیز ٹوٹی ہوئی تھی۔ ان تمام ٹوٹی ہوئی چیزوں میں میں نے ایسی باتوں کو ڈھونڈا جو شہادت میں کام آئیں۔ مگر مجھے کوئی بھی کارآمد بات نہ ملی۔

ریفر کی بی بی نے مجھ سے پوچھا۔ "کیا اب یہاں میرا کوئی اور زیادہ کام ہے؟"

میں نے کہا۔ "میڈیم! اب یہاں کوئی اور کام نہیں میں آپ کو ایک حکم دینا چاہتا ہوں۔ جس کے ذریعہ سے آپ اپنے خاوند کو آج جاکر دیکھ سکتی ہیں۔"

ریفر کی بیوی۔ "میں آپکا بہت شکریہ ادا کرتی ہوں۔ گو اس کے دیکھنے سے مجھے سخت صدمہ ہوگا۔"

میں نے کہا۔ "اور اگر آپ وہاں سے واپس آنے میں ٹھہرے ٹھہرے میرے دفتر میں ہوتی جائینگی اور مجھ سے اس کی کیفیت بیان کرینگی۔ تو میں آپکا ممنون و مشکور ہونگا۔"

اسی دن کی سہ پہر کو قریب چار بجے ریفر کی بیوی میرے پاس آئی اور مجھے اپنے بیوہ ہونیکی اطلاع کی۔

اس نے کہا۔ "خدا نے اسپر رحم کیا مرنا اس کے لئے رحمت ہی۔"

میں نے اس نوجوان بیوہ کو اس معمولی کارروائی سے مطلع کیا جسکا ہونا ضرور تھا اور اس کے خاوند کے کمرے کی کنجی اس کے حوالہ کی۔

دفتر کے برآمدے میں میں نے گلوریا اور جیمی کو اسپین باتیں کرتے ہوئے دیکھا۔ وہ شب گذشتہ کے واقعات سے واقف تھی۔ جب گلوریا میرے پرائیوٹ کمرے میں داخل ہوئی تو اس نے کہا۔ "واقعی ورکو بڑا ہی موذی ہے۔ وہی ریفر کے مرنے کا باعث ہے۔ کل رات کو اس نے فوکن کے قتوے خانہ میں اسے بے انتہا شراب پلائی تھی اور اس کا کام تمام کرنیکے لئے وہ آدھی رات کو اسے ایک شادی کی تقریب

مین نے گیا تھا جو سٹرک ڈیس کوا ٹری دمینٹ مین تھی اور رہان شمین کی ایک بوتل کی بوتل اُس کے حلق مین ٹھونسی تھی۔ اس بوتل نے اُس کی غایت پوری کی۔ اور اُس کی مراد بر لائی۔ مین نے اینٹو کا سے اس درزی کے حرکات پر نظر رکھنے کے لیئے کہا ہے غالباً وہ اُسے دام مین پھانس لیے گا۔"

مین نے کہا۔ "تم جو چاہو سو کرو۔ مگر ورنو کے پیچھے پیچھے نہ پھرو۔ اس سے اس کے دل مین شبہ پیدا ہوگا اور وہ بلی کی طرح چوہے کی بو سونگھ لیے گا۔ آج رات کو اوڈین کی ناٹک مین تماشہ ہونے کے بعد تم مجھے اس امر سے مطلع کرنا کہ آیا وہ درزی (ورنو) بیوہ ٹورن کے قہوہ خانہ مین آیا تھا اور اُسکے چہرے کی کیا حالت تھی۔"

اس وقت گلوریا اپنے آشنا کے ساتھ شریک ہونے کے لیئے رخصت ہوئی۔ ساڑھے گیارہ بجے ناٹک کے دروازہ مین مارفن کتب فروش کی دکان کے سامنے اینٹو کا میرے قریب سے گذرا اور اوس نے چپکے سے میرے ہاتھ مین کاغذ کا ایک پرچہ دیدیا جسپر یہ عبارت تحریر تھی:-

"گیارہ بجے۔ دس کے ساتھ گنجفہ کھیل رہا تھا اور زر کا کوئی ذکر نہین آیا۔"

مین نے اپنے دل مین کہا۔ "بہت بہتر۔ آج تو ساری رات پاؤن پھیلا کر سونا نصیب ہوگا۔ ورنو تو ریفر کے ساتھ گنجفہ کھیل رہا ہے۔ اس لیئے وہ اپنا کھیل چھوڑنا پسند نکریگا۔ کل ۲۰ فروری ہے۔ ایگزامنگ مجسٹریٹ نے مجھے اسکی تصویر دی تھی۔ اُس کو کل پورا ایک مہینہ ہو جائیگا۔ مین نے اُن سے اُس وقت کہا تھا کہ مین بہت جلد اُس کو واپس کر دونگا۔ مین خیال کرتا ہون کہ مین اپنا وعدہ وفا کر سکون گا۔ اس لیئے کل مجھے ورنو سے ملنا چاہیئے۔ اپنے بچاؤ کے لئے جو پیش بندیان اُس نے باندھی ہین وہی اُس کے نوشتہ تقدیر کی تعمیل مین عجلت کرینگی۔"

مگر دوسرے دن بعوض اُس کے کہ مین ورنو سے جاکر ملون وہ خود میرے

مکان پر آیا۔
جیسا کہ اس سے پہلے مذکور ہوا میری پرائیویٹ آفس کا ایک دروازہ ایک چھوٹ
سے باغ میں تھا۔ اس میں آئینہ دار کواڑ لگے تھے۔ اور سڑک بونا پارٹ
کی جانب اس کا رُخ تھا۔ اس دروازے سے صرف مکان نمبر ۵۳ واقع سڑک
آسانی کے رہنے والے آ سکتے تھے جہاں میری آفس کے متعلق مکانات
جب میں سنیچر کے دن ستائیسویں تاریخ صبح کے آٹھ بجے اپنے دفتر میں پہنچا
اُس وقت میں نے ڈربو کو اپنے باغ میں دیکھا۔
میں نے اپنے دل میں کہا۔ "اس بات کا تو یقین ہے کہ اُسے صدر دروا
سے آنے کی کوئی پروا نہیں"
اس لیے میں نے آئینہ دار کواڑ کھول دیئے۔ اور اُس کو اندر لے لیا اور پھر
مضبوط بند کر کے بیڈا لگا نیکے بغیر چھوڑ دیئے۔
ڈربو نے کہا۔ "اس راستے سے گذرنے میں میں نے سڑک بونا پارٹ
طرف کا پھاٹک کھلا دیکھا۔ اس لیے باغ میں آنے اور آپ کا انتظار کرنے
مجھے موقع ملا۔ آپ کا دفتر کُشا ۹ بجے تک دفتر نہیں کھولتا ہے۔ اور
یہ فکر تھی کہ عام لوگوں اور ریفر کی بیوہ کے آنے سے پہلے میں آپ سے
میں باور کرتا ہوں کہ آپ حکم دے چکے ہیں کہ آج صبح کو وہ یہاں حاضر ہو
میں نے کہا۔ "مسٹر ڈربو! آپ نے بہت اچھا کیا۔ آپ بیٹھیے۔ اور
اجازت دیجئے کہ میں یہ مراسلات ایک سرسری نظر سے دیکھ لوں۔ پھر
ضروری مراسلہ کا انتظار رہے۔ وہ یہاں ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ
جواب فوراً دینا چاہیئے اسے لکھ کے روانہ کرنیکے لئے صرف ایک سطر
ہے۔ پھر میں ہمہ تن آپ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ یہ آج کے اخبا
اخبار لی۔ ڈروٹ میں آپ ملاحظہ کریں گے کہ اہل شہر بوڈلی اور بچے
کو چھ چھ ماہ کی قید کا حکم ہوا ہے۔ یہ اشخاص عام جلسوں میں آ
کرتے ہیں۔ ان پر یہ دعوے دایر کیا گیا تھا کہ وہ سرکار کی توہین کر

ہیں اور اہل ملک میں خراب خیالات پھیلاتے ہیں۔ غالباً آپ ان دونوں جنٹلمینوں سے بھی اسی طرح واقف ہوں گے جسطرح کہ آپ اعلیٰ عہدہ دار کوتوالی سے واقفیت رکھتے ہیں"

ورنوفی لی ڈوریٹ اخبار کھولکر کہا "میں بوڈلی کو تو خوب جانتا ہوں مگر بچاری سے بہت کم واقف ہوں۔ ان میں سے کوئی بھی تو خطرناک نہیں"

مجھے کسی مزدوری تار کا [illegible] اکرنا تھا۔ مگر چونکہ ورنوفی میرے [illegible] اس لیے میں [illegible] کی فکر میں تھا۔ کیونکہ میرے [illegible] (عملہ) کے لوگ نو بجے تک نہیں آتے تھے۔ اس لئے میں نے سرکاری کاغذ کے ایک تختہ پر اپنے معتمد کو حسب ذیل چٹھی لکھی:-

[illegible] صبح کے آٹھ بجے۔

مسٹر لیروی — باغ کے راستہ سے ورنو ابھی میرے کمرے میں آیا ہے۔ وہ اس وقت میرے سامنے موجود ہے۔ چونکہ وہ اس وقت میرے قابو میں ہے اس لئے میں اسکو گرفتار کرنا چاہتا ہوں۔ وہ ارادے کا بڑا پکا ہے اور ہر بات کی قابلیت رکھتا ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ حزم اور احتیاط سے کام لیا جائے تاکہ نہ تو وہ بھاگ سکے اور نہ ہمارا مقابلہ کرسکے۔ تم یہاں پہنچتے ہی فوراً سٹرک بونا پارٹ والے اپنی پہاٹک کو بند کردینا۔ اور میری آفس کا باغ کی جانب والا دروازہ بھی ایک مضبوط آہنی سلاخ سے وزنی سے بند کردینا۔ اسوقت تم یہاں آؤ اسی وقت اسٹاف سے اور آدمی بھی یہاں بھیج دینا۔ تم انہیں یہ ہدایتیں کردینا:- جب میں پہلی گھنٹی بجاؤں تو ہرکارہ کمرے میں آکر ٹکٹکی دیکھے۔ اور دسپنا۔ کردنی اور چھانی لیکر باہر چلا جائے۔ بعد ازاں تم خود کسی کاغذ پر دستخط کرانیکے لئے میرے کمرے میں آؤ۔ جب میں کاغذ پڑھنے لگوں تو تم آئینہ دار کواڑوں پاس جاکے ٹھہر جانا۔ تاکہ اسوقت ضرورت تم فوراً ہینڈل لگاکر قفل میں کنجی پھیر سکو۔ جب میں دوسری گھنٹی بجاؤں تو اس وقت رنگو اور چمپی میرے کمرے میں آئیں۔ رنگو

اُس دروازے کے پاس کھڑا رہے جو تمہارے اور میرے کمرے کے بیچ میں ہے اور جیسی میری کرسی کے پیچھے کھڑا ہو کر ورنو کی حرکات بڑی توجہ کے ساتھ دیکھئے۔ تم ہر ایک آدمی کو اُس کا کام اچھی طرح سمجھا دو تاکہ کوئی غلطی نہ ہو اور تم میری پہلی گھنٹی کے منتظر رہو۔"

جبکہ ورنو اخبار پڑھنے میں مصروف تھا میں نے یہ خط لفافے میں بند کر کے اپنے سکرٹری کی میز پر بلاٹنگ پیڈ (کاغذ جاذب) کے اوپر اسطرح رکھدیا کہ اس پر پورے طور سے اُن کی نظر پڑے اور اُسکو ایک پیپر ویٹ (کاغذ دبانے کی چیز) سے دبا دیا۔ جب یہ کارروائی ختم ہوئی تو میں پھر اپنی جگہ پر آکر بیٹھا۔ اس تدبیر سے آدھا گھنٹہ تو میں نے گذار دیا مگر ابھی اور ٹیم باقی تھا اتنا وقت گذارنے کے لئے مجھے یہ سہل تدبیر سوجھی کہ ڈیزارے کے مقدمہ کا ذکر چھیڑ دیا جائے۔ تاکہ ورنو اپنے دوست کے قاتلوں کی سراغرسانی کی کارروائی مجھ سے طوالت کے ساتھ بیان کرے۔ جسکے بیان کرنیکے لیئے دراصل وہ میرے پاس آیا تھا۔

میں نے کہا "مسٹر ورنو! اب میں آپ کی طرف ہمہ تن متوجہ ہوں۔"

اس پولیٹیکل مخبر نے اس اخبار کو جسے وہ پڑھ رہا تھا آہستہ سے کرکے حسب ذیل باتیں شروع کیں:-

"مجھے ریفر کے مرنیکا پورا حال معلوم ہے۔ آپ کے اور میرے دوست کے لیے یہ واقعہ نہایت ہی افسوسناک ہے۔ اور آپ بہت جلد میری رائے سے اتفاق فرمائیں گے بیشک یہ معدہ فروش میرے غریب دوست کا قاتل تھا یا بہرحال اُس کے قاتلوں میں شریک تھا۔ ریفر ہرگز کوئی خراب آدمی نہ تھا۔ لیکن اُس میں ادراک و شعور کی کمی تھی۔ اور کم ادراکی ایک بڑی خوفناک چیز ہے۔ اس لیئے اُسے ایک بانی کا مجرم ہرگز خیال نہیں کرنا چاہیئے بلکہ اُسکو تو ایک پاگل اور غبی آدمی سمجھنا چاہیئے۔ اور اُس کا فعل نتیجہ جنون تھا جو ستانے اور چھیڑنے سے پیدا ہوا تھا۔ خدا کی قسم میری سمجھ میں نہیں

آتا کہ کس طرح اُسے یقین ہوا کہ بوڈاسی ڈزاری اُس کی جورو کا آشنا اور اُس کا سخت دشمن تھا۔ شاید کسی نے اُسے بدعقل جانکر اُس کے دل مین یہہ خیال جمایا ہوگا۔ اور اُس کو سمجھایا ہوگا کہ جب تک ڈیزاری دور نکیا جائے گا تب تک اُسکو چین نہ ملے گا۔ کسی نہ کسی نے تو مزور ہی یہہ مہمل خیالات اُسکی بے چین دل مین بڑی مضبوطی کے ساتھہ جمائے ہون گے۔ علاوہ ازین ممکن ہے کہ کسی نے اس آدمی کو جس کی عقل الکحلی منشیات کے غیر معتدل استعمال سے مفلوج اور مضمحل ہوگئی تھی روپیہ کا لالچ دلاکر ڈیزاری کے قتل مین شریک ہونیکی ترغیب دی ہو۔

"مگر رلیفر کے معاونون کا گرفتار کرنا کوئی مشکل امر نہین۔ میری یہہ تجویز ہے کہ مجھے کل آپ کے پاس ایک نوجوان عورت لانا چاہیے۔ جو گلوریا کی پرانی دوست ہے وہ آپ کو رلیفر اور اس کے رفیق شیرڈور اور انیٹو کا کے حالات سے مطلع کردے گی۔ واقعی وہ ڈیزاری کو بھی اچھی طرح جانتی ہے اور ثبوت موجود ہے کہ وہ آپ سے یہہ بھی بیان کرسکے گی کہ میرے پرانے دوست کے اسناد کیا ہوئے۔ مسٹر کمشنر! آپ کو خود یہہ باتین دریافت کرنی چاہئین۔ اسمین کوئی شک وشبہہ نہین کہ جن اشخاص کا نام مین نے لیا ہے وہ مجرم ہین۔ بہرحال اس احمق شرابی رلیفر نے آپ کی ایک مشکل بات کا تصفیہ تو کردیا۔ کیونکہ اس نے اپنے علانیہ اعتراف جرم اور ہونے سے آپ کو ایک ذمہ داری سے سبکدوش کیا۔ اور آپ کی آن بان رکھہ

ڈربو کی تقریر پر پریشان تھی۔ مگر مین نے اسکی بڑی خبرداری کی کہ وہ اپنی اس پریشانی سے آگاہ نہ ہونے پائے۔ اس لیئے مین نے یہہ امر اُس ذہن نشین کردیا کہ اس مقدمہ مین بجز اس کے اور باقی ہر شخص ملزم قرار دیا جاسکتا ہے اور اُسے اپنی تقریر کا سلسلہ توڑنے ندیا۔ اسنے اپنی تقریر کا سلسلہ حسب ذیل جاری رکھا:-

"ہان رلیفر نے اُس مکان کے دربان اور رہنے والی اشخاص

میرا پہلا جرم

کے سامنے اپنے جرم کا اعتراف کیا تھا جس مین وہ فردکش تھا - اور
آپ کے روبرو بھی تو اس نے اس کا اقرار کیا تھا - اور آپ اس واقع
بھی تو توجہ فرمائی جو اُس کے اقرار کے ساتھ ایک عجیب وغریب مطابق
رکھتا ہے - یعنے ریگفر اُسی مکان مین رہتا تھا جس مین وہ کنوان واقع
جہان سے آپ نے ٹانگین نکالی تہین - اُس نے مزور بالضرور وہین اس
جرم کا ارتکاب کیا ہوگا - اصلی مجرم تو دریافت ہوگیا ہی مگر وہ مُردہ ہی
ایگزامنگ مجسٹریٹ کو اسی قدر واقعات کے دریافت ہونے کی امید ہوگی
تھی - اور اب اونہین اپنی کامیابی پر خوش ہونا چاہیئے"

یہ سن کے مین بالکل ساکت رہا - ورکو نے یہ دیکھکر اپنا تعجب ظاہر کر

ورکو — "آپ کے پاس کوئی اس کا جواب ہے ؟"

مین نے کہا — "مین آپکی باتین سُن رہا ہون"

ورکو — "آپ اداس معلوم ہوتے ہین - کیا آپکا مزاج اچھا نہین"

مین نے کہا — "مین اسوقت اسقدر تندرست اور خوش وبشاش ہون
کہ اسقدر تو مین اپنی زندگی مین کبھی نہ تھا"

ورکو نے مجھے ہنسانے کی غرض سے کہا - تو آپ ریگفر کے ہوگ مین ہنس

مین نے کہا - شاید ایسا ہی ہوگا -

ورکو — "تو پھر اور کیا باعث ہے فرمائی"

مین نے کہا — "اس لیے کہ وہ کمبخت آدمی خود آپ اپنے نفس کے
ہاتھ سے ہلاک ہوا - خیر اب آپ اسکا ذکر چھوڑیئے - کیا آپ
اُس نوجوان عورت کا پتہ بتا سکتے ہین جسے آپ کل یہان
لانا چاہتے تہین - مین اسکو یہان طلب کرکے اُس سے گذشتہ
حالات دریافت کرونگا"

ورکو — "یہ بات بہت آسان ہے - اُسکا پتہ میرے پاس موجود ہے"

یہ کہکر ورکو نے اپنے کوٹ کی کینڈیان کہولڈالین - وہ اپنی

اپنی اندرونی پاکٹ (جیب) سے نکال ہی رہا تھا کہ اسمین سے ایک کارڈ پلیٹ گرتا ہوا کمرے کے فرش پر گرا۔ مین نے جلدی سے جھک کر اُسے اوٹھا لیا اور ورنو کے ہاتھ مین دیدیا۔ مگر اس سے پہلے مجھے اتنا وقت ملا کہ مین نے اس کارڈ پر ایک دخانی جہاز کی تصویر دیکھی جو ایک جہاز کے ایجنٹ کے نام اور پتے کے اوپر بنی ہوئی تھی ایسے شخص کی جیب مین سے ایسے کارڈ کا برآمد ہونا کوئی معنی رکھتا تھا۔ اس سے ظاہر تھا کہ وہ فرار ہونے کی تیاری کر رہا تھا۔ ورنو نے خوب اچھی طرح پاکٹ بک دیکھکر کہا:۔ "تعجب ہے! اس نوجوان عورت کا کارڈ مجھے نہین ملتا۔ مین اُسے مزدور گھر پر چھوڑ آیا ہون۔ مین آج ہی اسکو ڈاک کے ذریعہ سے آپ کے پاس روانہ کرونگا"

اسوقت مین نے گھنٹی کی رسّی ہلائی اور آدمی سے ہتوڑے کو لے انگیٹھی مین ڈالنے کے لیئے کہا۔ چھوکرے نے ٹوکرے مین سے ہتوڑے کو لیکر انگیٹھی مین ڈالے۔ اور پھر وہ چمٹا۔ پھکنی اور کرودنی لیکے باہر چلا گیا۔ بعد ازان میرے معتمد اندر آئے اور انہون نے ایک رقعہ میرے ہاتھہ مین دیا جسکی عبارت ذیل مین درج ہے:۔

"سڑک بونا پارٹ والے دروازے کے قصبی پھاٹک کو جنبش دینا غیر ممکن ہے۔ اسمین ریت بھری ہوئی ہے۔ لیکن باغ کا دروازہ خوب مضبوط بند کر دیا گیا ہے"

دوسری بار مین نے گھنٹی بجائی۔ اب رنگو اور چمپی یکے بعد دیگرے اندر آئے اور اپنی اپنی جگہ پر جو مین نے اُن مین سے ہر ایک کے لیئے مقرر کر دی تھی کھڑے ہو گئے۔ اور مسٹر پیروی نے آئینہ دار کواڑون کا بنڈا سرکا کر قفل ڈالدیا۔ ورنو کے چہرے کا رنگ زرد ہو گیا اور گھبرا کر اپنے چارون طرف دیکھنے لگا اُس کے ہونٹون کی رنگت سپید پڑ گئی اور اوسکا سارا بدن کسیقدر کانپنے لگا۔ جس کے روکنے کی اس نے سخت کوشش کی۔ آخر کار کسی دقت اور پریشانی کے بغیر وہ میرے قابو مین

تھا۔ واقعی وہ میرا تھا۔ اس کے علم کے بغیر وہ گرفتار کیا گیا اور وہ اپنے جال میں آپ ہی پھنس گیا۔ جب ۱۲۔ فروری کو میں نے اس سے اسی کمرہ میں پہلی مرتبہ ملاقات کی تھی تو اسوقت میں نے اسکی گرفتاری کا کوئی تصفیہ نکیا تھا میں اپنے آدمی کی کارروائی دیکھنا چاہتا تھا تاکہ مجھے اسکا منشا معلوم ہو سکے۔ اس ملاقات کے بیسویں روز بعد میں نے اس کو بھیجا اور مجھے یہ ہی معلوم ہوا کہ وہ کس لیاقت اور قابلیت کا آدمی ہے۔ جب ورنو نے ان مختلف احتیاطوں اور بندوبستوں کو دیکھا جو اس وقت عمل میں آئے تھے تو اس نے اٹھکر رخصت ہونیکا ارادہ کیا۔

میں نے کہا — "نہیں — تشریف رکھیے۔ ڈیزاری کے قاتلوں کی نسبت تو آپ اپنے خیالات اپنی عنایت سے ابھی بیان فرما رہے تھے مگر اب آپکو اون کی نسبت میرے خیالات بھی معلوم ہو جائینگے۔ آپ جو صبح کو میرے ملنے کے لئے یہاں آئے اس سے آج آپکے پاس میرا جانا رک گیا جو اس غمناک ناٹک کے خاتمہ کی غایت سے تھا۔ میں اس خاتمہ کو اس واقع کے سلسلہ شروع کرتا ہوں کہ ریفرنی موت کا باعث آپ ہیں اور آپ ہی اس ہلاکت کے جوابدار ہیں"

ورنو نے سفید کا چہرہ بنا کر کہا — "سچ ہے! اگر کوئی شراب خوار شراب کی اپنے آپکو ہلاک کرے تو یہ میرا قصور ہے؟"

میں نے کہا — "آپ ہی اوس جنون کے باعث ہیں جس سے وہ ہلاک ہوا ہے۔ چند روز دن سے آپ اس کمبخت آدمی کے قوی خواہش سے کام لے رہے تھے۔ آپ ہی اسکو شراب میں شرابور رکھتے تھے۔ جسکا کلیجہ اس آتش تر سے نیم کباب تو ہو ہی چکا تھا۔ تاکہ وہ مرض جنون کا شکار ہو۔ آپ اپنی تدبیر میں خوب کامیاب ہوئے"

ورنو نے کہا — "اور آپ براہ کرم یہ تو بتائیں کہ اس سے آپکی غایت کیا تھی؟"

میں نے کہا "تمہاری غایت وہ تھی جس سے حاصل کرنیکے لئے تم نے اتنی سخت

کوشش کی تھی اور جس کے حصول میں تمہارا بہت بڑا فایدہ تھا۔ وہ غایت یہ تھی کہ کوئی مجرم بنایا جائے اور اس سے ڈیزارٹی بوڈا سے کے قتل کا اقرار کرایا جائے۔ ریفر ہی وہ شخص تھا جسے تم نے اس غایت کے لئے انتخاب کیا تھا۔ اسکی سادہ لوحی۔ بھولے پن اور پرانی شراب خواری کی عادت سے تمہیں اس کا موقع ملا کہ تم نے اس سے اپنے مقاصد پورے کرائے۔ اسی لئے تم نے مجھے رقعہ میں یہ لکھا تھا۔ "اس ہفتہ کے اخیر تک اس مقدمہ کا تصفیہ ہو جائے گا اور یہ ہفتہ خالی نہ جائیگا۔"

اب اس ہفتہ کا خاتمہ ہے اور تمہارا تصفیہ نہایت ہی دل خراش ہے۔ ایک اور قتل تمہارے نامہ اعمال میں لکھا گیا۔ تمہیں سزا سے بچنے کا پورا یقین تھا بہت دنوں تک تم محفوظ رہے۔ مگر اب تمہیں اپنی ساری امیدوں کو الوداع کہہ دینا چاہئے۔ کسی پورانے قانون داں کا مقولہ ہے کہ بعض قاتل اپنی ہی حماقت سے گرفتار ہوتے ہیں اس مقولہ میں اتنا اور بڑھا دینا چاہئے کہ تم سے مجرمین اپنی سخت احتیاطوں اور کمال دور اندیشیوں سے گرفتار ہوتے ہیں۔ تم بہت ہی بڑے چالاک اور نہایت ہی خوفناک آدمی ہو۔ مگر بڑے سے بڑا دور اندیش آدمی بھی کبھی سب باتوں کو نہیں سوچ سکتا۔ اور تمہاری زیادہ دور اندیشی ہی نے تمہیں گرفتار کرا دیا۔ اب تمہارا وقت آ پہونچا۔ پہل پک چکا ہے اور اس لئے اب وہ توڑنے کے قابل ہے مسٹر ڈربو! اب میں تمہیں گرفتار کرتا ہوں۔"

ڈربو نے کہا۔ "اس کارروائی کے لئے براہ کرم آپ اپنا وارنٹ دکھائیے۔"

میں نے کہا۔ "جو وارنٹ تم چاہتے ہو وہ یہ ہے۔ ۱۱۔ فروری سے یہ وارنٹ میرے پاس ہے۔ اس وارنٹ کی تعمیل کے لئے کوئی خاص مدت معین نہ تھی۔ مگر اب میں اسکو فوری وارنٹ قرار دیتا ہوں۔"

ڈربو۔ "لیکن آپ پر فرض ہے کہ آپ بادلایل ثابت کر دیں کہ جو سخت کارروائی آپ میرے ساتھ کر رہے ہیں وہ جایز اور درست ہے۔

ایک متمول - مشہور و معروف اور معزز ملکی آدمی کو ملزم قرار دے کر گرفتار کرنا کافی نہیں ہے"

میں نے کہا - مسٹر دربو! مجھے ان الفاظ کے سننے کی توقع تھی - مگر اب ان سے کوئی فایدہ نہیں - اس وقت ہم "فولس بیلی دلی" (جہاں سیاسی مجلس ہوئی تھی) میں نہیں ہیں - تم اپنے آپ کو بے جرم بتاتے ہو - خیر اب میں تمہیں جانچتا ہوں اور تم سے سوالات کرتا ہوں"

دربو - "میں آپ کے ہر سوال کا جواب دینے کے لیئے آمادہ ہوں"

میں نے کہا - میں جانتا ہوں کہ تم بڑے ہوشیار آدمی ہو - اور گو تمہیں سزا سے بچنے کا پورا بہروسہ تھا - مگر اپنے بھی احیاناً اس غیر متوقع موقعہ کے لیئے جبکہ میں تم سے سوالات کروں تم نے پہلے سے جواب سوچ رکھے ہیں اور بطور حفظ ماتقدم کے تم اپنی حفاظت کے لئے تیار ہو چکے ہو - مگر ان سب پیشبندیوں سے تمہیں کوئی فایدہ نہ ہوگا - اگر ضرورت ہوئی تو میں تمہاری اس سارے بچوں کے گھروندے کو ایک ہی ٹھوکر میں جڑ سے گرا دونگا - مگر میں اسے جزاً جزاً گرانا زیادہ ترجیح دیتا ہوں - اگر تم نے اپنے بچاؤ کی تدبیریں خوب ہی سوچ سمجھ رکھی ہیں تو میں نے بھی تو تمہاری گرفتاری اور سزایابی کی سیدھی راہیں نکال لی ہیں میں نے بھی ہر بات پہلے سے سوچ رکھی ہے - اور میرے پاس وہ شہادتیں موجود ہیں جن کے پنجے سے تمہارا چھوٹنا محال ہے - اب میں ان شہادتوں کو بیان کرتا ہوں - ان دو کانسٹبلوں کو دیکھو - تم ان کے چہروں کو بڑے غور سے گھور رہے ہو مگر اب تک ان کی صورتیں تمہیں کوئی گذشتہ بات یاد نہیں دلاتیں - کیا کوئی بات یاد نہیں آتی؟ میں تمہاری قوت حافظہ کی مدد کرتا ہوں - یہ وہی کانسٹبل ہیں جن سے تم کیری فورڈی بوسی مقام پر اس رات کو ملے تھے جو دوشنبہ (۲۱ دسمبر) اور سہ شنبہ (۲۲ دسمبر) کی مابین واقع تھی - تمہارے چہرے سے معلوم ہوتا ہے کہ تمہیں وہ واقعہ اچھی طرح یاد ہے - اوس موقع پر تم نے بڑی چالاکی کی تھی - تم نے اُنسے یہ کہا تھا کہ "میں

پولیٹیکل مجرموں کی یہ بات تو سچ تھی۔ تم انہیں سورکی دوراہین دکھانا چاہتے تھے۔ جنہیں تم تمام لنگری سے لائے تھے جہاں سے تم نے اپنا آنا بیان کیا تھا۔ اور تمہارا یہ بیان جھوٹ تھا۔ اس تدبیر سے تمہیں ان کانسٹیبلوں کے دلوں کا شبہ دور کرنے میں کامیابی حاصل ہوئی تھی۔ سچی بات یہ تھی کہ تم اپنے مکان واقع سٹرک میزراہین سے آرہے تھے اور تم نے بچارے ڈیزاری کی دونوں آنکھیں سورکی راہین بتائی تھیں۔ تم انہیں اپنے کام کی طرح ورزی کے بستے میں باندھ کر سٹرک پرنسی کے کومیں کی طرف لیتے جاتے تھے۔"

ڈربو۔ "یہ آپکا سارا بیان کسی مجرم کی گپ ہے۔ یہ دونوں کانسٹیبل نام دمود چاہتے ہیں۔ میں قسم کھا کے کہتا ہوں کہ انکا بیان جھوٹ ہے اور وہ حرام زادے ہیں۔"

میں نے کہا۔ "سخت افسوس ہے کہ تم جواب دہی میں توہین امیز کلمات کا استعمال کرتے ہو۔ خیر اب ہمیں آگے چلنے دو۔ تم کہتے ہو کہ میں ان دونوں آدمیوں کو نہیں پہچانتا اور باوجود اس کے تم انہیں جانتے ہو کیونکہ اسی وجہ سے تم رات کو میرے پاس آئے تھے اور اس وقت بھی تم آدھ گھنٹہ پہلے باغ کی راہ سے آئے ہو۔ اس خوف سے کہ مبادا وہ تمہیں کہیں پہچان لیں تم ان سے بڑی ہوشیاری کے ساتھ بچتے رہے ہو۔ میری تحقیقات سے ثابت ہو چکا ہے کہ ڈیزاری بوڈاسی کی زندگی کا آخری دن یعنے دوشنبہ ۱۴ دسمبر تمہارے ساتھ گذرا تھا۔ میں ثابت کر سکتا ہوں کہ اس دن تم دونوں عینک ساز کی دوکان پر جو محلہ کوڈی کونٹی میں ہے اور "خرگوش کی چون چون" والی ہوٹل میں ساتھ ساتھ گئے تھے۔ ۱۴ دسمبر کی شام کے پھر کسی نے ڈیزاری بوڈاسی کو کہیں نہیں دیکھا۔ سترہویں تاریخ جمعرات کے دن صبح کے آٹھ بجے تک تمہارا اگلا مکان جو سٹرک میزراہین پر واقع ہے خوب دھو دھلا کر صاف کر دیا گیا تھا۔ اس روز تم اپنی عادت کے خلاف بہت ہی سویرے اٹھے تھے۔ اور خلاف معمول اپنی ماما کا کام کیا تھا اسکا کوئی قوی سبب ضرور تھا۔ اس کارروائی کا سبب یہ

تھا کہ تم نے اپنے خاص کمرے میں اپنے دوست کو مار کر ٹکڑے ٹکڑے کیا تھا"
ڈربو — "یہی آپ کے دلائل ہیں - ان کے ثبوت کہاں ہیں ؟"
میں نے کہا — "ابھی صبر کرو ثبوت بھی اپنے موقع پر پیش ہوں گے - اسی جمعرات کے دن سترہویں دسمبر کو ڈیزاری کی ایک ران "سنٹیٹس پیریس" پاس دریائے سین میں ملی تھی - اور دوسری ران کی ہڈی "ٹرک" جیکب" کی موری میں سے نکلی تھی - بعد ازاں اسی ایک جسم کے مختلف ٹکڑے اسی دریا اور اسی موری کے مختلف مقاموں سے یکے بعد دیگرے برآمد ہوئے تھے بتاریخ ۱۹ - دسمبر روز شنبہ گیارہ بجے رات کو لوگوں نے تمہیں ایک ٹوکری لیئے ہوئے دیوبینوکی کشتی پاس دیکھا تھا - جو بمقام پانٹ لیبٹی کھڑی تھی - اس کشتی کے مالک نے تم سے پوچھا تھا "تم یہاں کیا کرتے ہو ؟" اور اس کا جواب تم نے یہ دیا تھا "کل اتوار ہے - میں مچھلیاں چرا رہا ہوں" اور تم نے گوشت کے ٹکڑے ٹوکرے میں سے نکال کر پانی میں پھینکے تھے - پہلی جنوری کو تم نے اپنے مکان کا سہ ماہی کرایہ ایک اٹالین نوٹ (ملک اطالیہ کے بنک کے نوٹ یا ہنڈی) کے ذریعہ سے ادا کیا تھا - جو ڈیزاری کے پاس تھا - اس کے بعد دوسرے دن تم نے اپنے گھر کا سارا سامان فروخت کیا تھا - پانچویں کو تم اس مکان سے اٹھ گئے تھے اور ساتویں کو تم نے اپنی شادی کی تھی"

"تم ڈیزاری کا مکان جانتے ہو - کیونکہ تم وہاں ہو چکے ہو - اوبک قتل کے بعد تم رات کو بارہا اسکے کمرے میں گئے تھے - اور تم نے اس کی بڑی احتیاط کی تھی کہ کوئی تمہیں دیکھنے نہ پائے - تم اس غرض سے اوپر بتی روشن کرتے اور دیواری گھڑی میں کنجی دیتے تھے کہ پاس پڑوس کے لوگ تمہارے مقتول کو زندہ سمجھیں - اور انھیں معلوم ہو کہ وہ اپنے گھر میں ہے - مگر جب سے اس غریب آدمی کے مکان میں پولیٹکل پولیس کے کچھ لوگ نگرانی کے لیئے متعین ہوئے - تب سے پھر اس قسم کی کارروائی ظہور میں نہیں آئی - گھڑی بند ہو گئی اور تاریکی پھیل گئی - اس کا باعث یہ تھا کہ تم نے ان عہدہ داروں کو دیکھکر پہچان لیا تھا - اور اتوار کے دن شام کو جب تم نے

ان میں سے ایک کے ساتھ کھانا کھایا تھا تو اوسوقت اس نے تمہیں ساری کارروائی سے مطلع کیا تھا۔ پھر تم نے اس مکان میں آنے سے احتیاط کی تھی بہت مدت پہلے سے تم نے اپنی تجویز بن سوچ رکھی تھیں اور بڑی چالاکی اور دلیری کے ساتھ تم انہیں عمل میں لائے ہو۔

"تم اس غرض سے اس مقدمہ کی دریافت پر آمادہ ہوئے تھے کہ تمہیں تحقیقات کی مختلف کارروائیوں سے وقتاً فوقتاً اچھی طرح واقفیت ہوتی رہے گی جسقدر نزدیک تمہیں خوف وخطر نظر آتا گیا اوسیقدر تم زیادہ خبرداری اور احتیاط کرتے گئے جب سے تمہاری آمد ورفت میرے پاس ہوئی اسوقت سے تم بھی سمجھنے لگے کہ جو کچھ میں کرتا ہوں وہ سب تمہیں معلوم ہوتا جاتا ہے۔ اور تم نے مجھے فریب دینے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ مگر تمہیں کام میں لگانے سے میری یہ غایت تھی کہ میں تمہیں جانچوں۔ تمہاری نگرانی رکھوں اور تمہیں اس ہاتھ کے تلے دبائے رہوں جس نے آج کے دن تمہاری بازو کو ایسے زور کے ساتھ پکڑا ہے تم بڑے ہوشیار اور چالاک ہو اور مجھے الو بنانا چاہتے تھے۔ مگر خود تمہیں الو بنائے گئے۔ اُف رے تری چالاکی اور دیری! ریفر کی ہلاکت میں تم اپنے شکار کی حفاظت سمجھے تھے۔ مگر یہ تمہاری کوئی عقلمندانہ کارروائی نہ تھی۔ تم بھولے پن سے یہ باور کرتے تھے کہ میں اوس دام تدویر میں بآسانی پھنس جاؤنگا جسے تم نے میرے پھانسنے کے لیئے بچھایا تھا۔ مگر دانا نہیں! میں مُردے کو تو ایک طرف ہٹا دیتا ہوں اور ایک زندے کو پکڑتا ہوں۔ وہ زندہ آدمی تم ہی ہو! اب میں تمکو اوسی اصلی مقام پر واپس لاتا ہوں جہاں سے سب راہیں نکلتی ہیں یعنے کیری فورڈ ی بوسی۔

ربو — "تم نے ابتک تو مجھے نہیں پہچانا۔ ریفر نے تو جنون کی حالت میں اُس بڈھے آدمی کا سر اپنے اطراف گھومتے ہوئے دیکھا تھا لیکن تم ابھی پہلی حالت میں میرے سر کو کٹا اور اپنے قدموں پاس پڑا ہوا تصور کرتے ہو مگر ہوشیار رہو کہ کہیں تم بھی اسکی طرح دھوکا نہ کھا جاؤ۔ اب تک تو میرا سر

میرا پہلا جرم

میرے کندھوں پر مضبوطی کے ساتھ جما ہوا ہے جو اُسے لئے پھرتے ہیں۔
تمہارے ان واہی تباہی خیالوں سے جو محض اوہام باطلہ ہیں میرا سر نہ کٹے
جدا نہ ہوگا۔ میں مانتا ہوں کہ خیالات باطلہ کی کڑیاں جوڑ کر جو تم نے میرے
پھانسنے کے لیئے ایک جال تیار کیا ہے وہ ایک حد تک تو قابل تعریف ہے
اور اس سے تمہاری نوخیز مگر حد سے زیادہ بڑھ جانے والی قوت متخیلہ عزت
کی قابل ہے اوہام باطلہ کی بنا پر بڑی دقت و جانفشانی سے الزام قتل ڈیزاری کی عمارت بنانے
کے لیئے تمہیں دقت اور موقع دونوں ہاتھ آئے ہیں (یہ وہی کلمات ہیں
جو تم نے ابھی استعمال کیئے ہیں۔) میں قسمتمندی کے ساتھ تمہاری اس
ساری عمارت کو جڑ سے گرا دونگا۔ جس کے تمام اجزا میں ایک باہمی مناسبت
قایم کرنیکے لئے تم نے بہت کوشش کی ہے۔ میں اپنی جان۔ عزت
و آبرو اور آزادی بچانے کے لئے مستعد ہوں۔ اگر یہ سب باتیں
جو ابھی تم نے اپنی زبان سے نکالیں صحیح ہیں تو بلاشک میں ایک بہت
بڑا مجرم ہوں۔ مگر جو الزام تم میرے اوپر قایم کرتے ہو اوس کے لیئے
خیالات اور فرضیت ہی کافی نہیں بلکہ ثبوت بیّن درکار ہیں۔ اور یہی
میری وہ گرفت ہے جس سے میں تمہیں پکڑ دونگا۔ کیا تم ایک بھی
مادی واقعہ یا شہادت پیش کرسکتے ہو؟ نہیں۔ تم تو اس جرم کی
نوعیت کو بھی مجھے نہیں بتا سکتے جو تم مجھ پر لگاتے ہو۔"

میں نے کہا۔ "تمہاری غایت ظاہر ہے۔ تم ڈیزاری کے روپئے اور
قیمتی اسباب کیناچاہتے تھے۔ تاکہ وہ تمہاری شادی کے معاہدے میں
کام آئے۔"

وربو۔ "بلا کسی قسم کے معاہدے کے میں نے شادی کی ہے۔ آپ یہ
امر بآسانی دریافت فرما سکتے ہیں۔ اگر آپ کے دوسرے معلومات
بھی ایسے ہی ہیں۔ تو مجھے ایگزامنگ مجسٹریٹ پر افسوس ہے۔ کیا
آپ کو اسکا بھی یقین ہے کہ وہ دو ٹکٹکیں جو ٹرک پر بنسی کے کوئین

سے برآمد ہوئی ہیں ڈیزارٹی ہی کی ٹانگیں ہیں دو ڈاکٹروں نے تو انہیں عورت کی ٹانگیں بتایا ہے جنہیں آپ نے ان کے امتحان کے لئے طلب کیا تھا۔ دوسرے نے جو ایک عدالتی ماہر فن طب اور تجربہ کار ڈاکٹر ہے اور دوسروں سے زیادہ سمجھ دار آدمی ہے انہیں خورد بین سے امتحان کر کے بڑے دعوے کے ساتھ مرد کی ٹانگیں ظاہر کیا ہے۔ علاوہ ازیں ایک کتھارد نے جسے آپ مارگ اسلیشن پر لیے گئے تھے حلفاً بیان کیا کہ یہ میری بیوی کی ٹانگیں ہیں جنہیں میں پہچانتا ہوں۔ اور یہ عورت ہی اسی وقت سے غائب ہے جب سے کہ ڈیزارٹی مفقود الخبر ہے۔ اور آپ اس امر کو بھی ملاحظہ فرمائیے کہ اس عورت کا ابتک پتہ نہیں لگا ہے۔ تشخیص نوعیت کے لئے تو اسقدر کافی ہے۔ اس کا کیا ثبوت ہے کہ یہ دونوں ٹانگیں (خواہ مرد کی ہوں یا عورت کی) ڈیزارٹی ہی کی ٹانگیں ہیں اور کسی دوسرے کی نہیں؟ ہر روز کوئی نہ کوئی گم ہی ہوا کرتا ہے۔ غالباً یہ وہی پٹیاں بنے والی بڈھی عورت ہے جو فرینچ لاریب اس امید سے انہیں اپنے بہانجے کی ٹانگیں بتاتی ہے کہ اوسکا متروکہ اسکے ہاتھ آئے۔ اس لئے آپ ہی اپنے دلمیں غور فرمائیے کہ آپ کو الزام دے تو ایک ٹانگ بھی نہیں جسپر وہ قایم ہو۔ علاوہ ازیں آپ کسطرح کہہ سکتے ہیں کہ اکیلے ایک ہی آدمی نے کسی معاون کی امداد بغیر ایسے ایک جرم کا ارتکاب کیا ہے؟"

میں نے کہا — "یہ بالکل قابل تسلیم ہے۔ چونکہ ڈیزارٹی بڈھا اور کمزور تھا اس لیے وہ بہت دیر تک مزاحمت نہیں کر سکتا تھا۔ غالباً تم نے اوسکو غفلت کی حالت میں مارا ہوگا۔ میرا دل تو یہی گواہی دیتا ہے کہ اس افسوسناک کھیل کے تمہیں اکیلے کھلاڑی ہو۔"

دوبو — "آپ کو یاد ہیں کہ مقتول کا سر ابھی تک آپکو نہیں ملا اگر ٹانگوں کے ساتھ یہ سر بھی بچا تو البتہ آپ کو پوری کامیابی ہوتی۔"

مین نے کہا ــــ "مسٹر وربو اب تم بہت بڑھتے جاتے ہو۔ میرے نزدیک اب تمہارا فیصلہ کر دینا چاہئے۔ پاؤ گھنٹے پہلے تمہارا ایک کارڈ میرے پاؤن پاس گرا تھا جسپر جہاز کی تصویر چھپی ہوئی تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تم فرانس سے جانا چاہتے ہو۔ چونکہ تمہاری شادی اور خانہ آبادی کو ابھی صرف تہ روز سے ہی دنون کا عرصہ گذرا ہے۔ اس لئے میری سمجھہ مین نہین آتا کہ تمہین یہانسے جانے کی ایسی کیا ضرورت درپیش ہے۔ اس سے تو مجھے معلوم ہوتا ہے کہ تم یہان سے بھاگنے کا ارادہ رکھتے ہو"

وربو ــــ "یہ بھی انکی غلط فہمی ہے۔ یہان وہ کارڈ موجود ہے۔ مین تو اسے ایک دوست کے پاس بھیجنا چاہتا تھا جو بمقام "لیانس" رہتا ہے۔ خیر بالفرض اگر میرا ارادہ یہان سے چلے جانیکا بھی ہو تو اس سے یہ ثابت نہین ہوتا کہ مین مجرم ہون"

مین نے کہا ــــ "مسٹر یردی! اب آپ براہ کرم ان پردون کو پھوڑ دیجئے۔ اور تم رنگو اس آدمی کے کپڑے اتارو۔ اور بڑی ہوشیاری کے ساتھہ اس کے کپڑون کی تلاشی لو"

وربو نے چپ چاپ اپنے تمام کپڑے اتارے اور رنگو نے اونہین بڑی ہوشیاری سے دیکھنا شروع کیا۔ اس کی جیبون سے ایک بٹوا جسمین بیس فرانک تھے۔ ایک چھری۔ ایک تمباکو کی تھیلی۔ کچھہ سگریٹ پیپر اور ایک دیاسلائی کی ڈبی برآمد ہوئی یہ دیاسلائیان اسی قسم کی تھین جو ڈبرآری کے کمرے مین انگیٹھی پاس پڑی ملی تھین اور اون کی نوکون پر نیلگون گندک کا مادہ لگا ہوا تھا۔ وربو کے جسم پر کوئی زخم کا نشان نہ تھا جب تلاشی ختم ہو چکی تو پھر اس نے اپنے کپڑے پہن لئے۔

ادھر تو اس کے کپڑون کی تلاشی ہو رہی تھی اور ادھر مین اس کی لمبی ٹوپی جسکا بار بار ذکر ہو چکا ہے بغور جانچ رہا تھا اور اس ٹوپی کے اندر کسی کا خانہ کا نام نہین نظر آتا تھا۔ وہ کسی تدبیر سے مٹا دیا گیا تھا۔ مجرم کے تمام کپڑون میں "ٹوپی" ہی ایک ایسی چیز ہے جس سے عجیب و غریب باتین معلوم

ہوتی ہیں - مین نے اس ٹوپی کے مادّی مین ایک اُبھار سا دیکھا - اس کی دریافت کے لیے جب مین نے اس کے استر کے بعض حصّہ پر ہاتھ پھیرا تو مجھے اپنی انگلیون کے نیچے کسی قدر اوٹھاد معلوم ہوا - اس لیے مین نے استر اُدھیڑ ڈالا اور اُس کے تلے ایک اسٹری کا پہل بغیر دستی کے پایا - اُس پہل کی پشت پر انگریزی زبان مین حروف کا لفظ کندہ تھا -

مین نے پوچھا — تم نے ٹوپی کے اندر اُسترے کا پہل کیون رکھا ہے؟

دربو نے جواب دیا - مین اسے لوہار پاس دستہ جڑوانے کے لیے بھیجنا چاہتا تھا - اور چونکہ مجھے زخم لگنے کا خوف تھا - اس لیے مین نے اسکو یہان رکھ لیا تھا -

جب مین نے اوس کے پاکٹ بک کے چیزون کو جانچا تو مجھے اسمین غیر ضروری کاغذون کے ساتھ ایک رسید ملی - یہ رسید مقام ہاورے سے نیویارک تک لے جانے کے لیے جو کرایہ ادا کیا گیا تھا اس رقم کی تھی اور وہ سبا کے نام کی تھی -

مین نے پوچھا — کیا تمہارے اُس دوست کا نام سبا ہے جو "لائین" مین رہتا ہے؟ اس قصبہ مین اُسکا پتہ کیا ہے؟

دربو — "مین اس سوال کا جواب نہین دیتا"

مین نے پوچھا — کس وجہ سے نہین دیتے - مہربانی فرما کے بتائیے؟

دربو — تم میرے دوست کو بھی اسمقدمہ مین دھر لوگے اور اُسکو بھی میری طرح پھانسنے کی کوئی تدبیر نکالوگے - جسطرح کہ تم مجھے ایک بہت بڑا مجرم خیال کرتے ہو اُسی طرح اُسکو بھی تصور کروگے -

مین نے کہا — "چلو ہم تم ملکر اس جہاز کی کمپنی کے دفتر مین چلین - اور —"

دربو — "مین نہ جاؤن گا"

مین نے کہا — خیر - تم اپنے گھر چلو -

دربو — "مین وہان بھی نہ جاؤن گا"

مین نے کہا — تو مین خود جاؤنگا۔ اور تمہارے اس انکار کو سرکاری رپورٹ مین باحتیاط تمام درج کرونگا۔

دربو — "جو کچھ آپکا جی چاہے سو کیجئے"

مین نے کہا — مین ایک ہی سوال اور پوچھتا ہون۔ اگر تمہارا جی نہ چاہے تو اسکا جواب نہ دینا۔ کیا یہ چھوٹے سے ہاتھی دانت کے دستے کا چاقو جو تمہارے ویسٹ کوٹ (نیم آستین) مین تھا اور جس کے پھل پر لفظ لنگری کندہ ہے بوڈاسی ڈیزاری کا نہین ہے۔

دربو — نہین۔ اسکو مجھے ایک درزن نے دیا تھا جو میرے کارخانہ مین ملازم تھی۔

مین نے پوچھا — اُس کا نام کیا ہے؟ براہ کرم ذرا بتائی۔

دربو — اُس کا نام تمہین بتانے سے کیا فائدہ ہے۔

مین نے کہا — خیر اُسکا عیسائی نام ایلن ہے اور مین یہ بھی کہتا ہون کہ یہ عورت لنگری مین رہتی ہے اور گذشتہ جنوری کے آخر مین تم اس سے پیرس مین ملے تھے۔

چونکہ دربو اب کسی سوال کا جواب دینا نہین چاہتا تھا۔ اس لئے اُس سے اور سوالات کرنا بے سود تھا۔

مین نے اپنے سکرٹری سے کہا — "آپ دربو کو براہ کرم میرے خانگی کمرے مین رنگو اور جیپی کی حراست مین رکھکر حاضری کہلوا دیجئے۔ مین دوپہر کے بعد اسکو مسٹر آرک ایگزامینگ مجسٹریٹ کے پاس لیجاؤنگا۔ اس عرصہ مین مین جہاز کی کمپنی کے دفتر مین ہوکے آتا ہون۔ دربو نے اس دفتر مین میرے ساتھ چلنے سے جو انکار کیا ہے اس سے بہت کچھ شبہے میرے دل مین پیدا ہوتے ہین۔ یہ اسی کا ٹکٹ ہے جو سبا کے نام سے نیویارک کے لئے لیا گیا ہے۔

جب مین جہاز کی کمپنی کے دفتر نشان (۲) واقع سرک وروڈ مین پہونچا تو مین نے وہان دریافت کیا کہ آیا کل کوئی فلان حلیہ کا آدمی ان کے

دفتر مین امریکہ جانے کی غرض سے ٹکٹ لینے آیا تھا۔ یا نہین۔
ایک محرر نے جواب دیا — "یہ حلیہ تو جسے آپ بیان کر رہے ہین مسٹر سبا کے حلیہ سے ٹھیک ملتا جلتا ہے۔ وہ کل یہان آکے نیو یارک کا ٹکٹ لے گیا ہے۔ اس نے ہم سے یہہ بھی دریافت کیا تھا کہ ویسٹ انڈیز کے بہت جلد پہنچنے کی کیا سبیل ہے وہ آج شام کے پانچ بجے "فولٹن" نامے جہاز مین سوار ہونیکے لئے ہوری مقام پر موجود رہیگا جب مین نے اس کے حالات کتاب مین درج کرنیکے لئے دریافت کئے تو اس وقت اس نے وکٹر سبا کے نام کا فوجی رخصت (فرلو) کا پروانہ۔ نیک چلنی کا صداقت نامہ۔ ایک شکار کا لیسنس اور ایک کارڈ پیش کیا یہہ سب کاغذ وکٹر سبا کے تھے جو "ابرویلرن" کا زمیندار ہے"

مین اس دفتر سے پریشان ہوکر رخصت ہوا۔ مین نے اپنے دلمین کہا:۔
اس ورلبو کے پاس تو سبا کے نام کے بہت سے کاغذات اور اسناد موجود ہین چلو یہہ ایک دوسرا گل کھلا۔ یہہ بھی اس آدمی کے اسرار مخفی مین سے ہے۔

فصل ۱۵

ورنو کی بیوی اور اسکی خانہ تلاشی

مزدری رپورٹون کے ذریعہ سے مین پبلک پراسیکیوٹر (وکیل سرکار) اور پرفیکٹ آف پولس (صدر افسر کوتوالی) کو ریفر کے مرنے اور ورنو کے گرفتار ہونیکے واقعات سے مطلع کر چکا تھا۔ ایک بجے دوپہر کے بعد مین ورنو کو رنگو اور چمپی کانسٹیبلون کی حراست مین پیلس ڈی جسٹس (عدالت فوجداری) کو لے گیا۔ مسٹر آرک نے ملزم سے معمولی ابتدائی سوالات کئے۔ ورنو نے جواب دینے سے انکار کیا اور اپنا پورا حال بھی نہ بیان کیا۔

اُس نے کہا ــــ "تم لوگ جو جی چاہے سو کرو۔ مگر مین اپنی زبان سے کوئی بات نہ بیان کرونگا" جب تک پولس مجھ پر جرم نہ ثابت کرلے گی اُس وقت تک مین اپنی زبان بند رکھونگا۔

چونکہ مجھ پر ایک ایسا الزام لگایا گیا ہے جسکی سزا موت ہے اس لیے مین کسی امر کو بخت اور اتفاق پر نہین چھوڑنا چاہتا اس وقت زمانہ میرے مخالف ہی۔ مگر چند روزون مین۔ کل۔ بلکہ ایک ہی ساعت مین وہ میرے موافق ہو سکتا ہے مین اپنے اُن کامیابی کے موقعون کو ہاتھ سے دینا نہین چاہتا جو جوابات کے لئے ابھی باقی ہین۔ جنہین تم اپنے مناسب تعبیر کروگے۔ آپ بخوبی سمجھ سکتے ہین کہ مین اپنا سر اُس جرم کی سزا مین دینا نہین چاہتا جس کا ارتکاب کسی اور نے کیا ہے"

ایگزامینگ مجسٹریٹ ــــ "مین دیکھتا ہون کہ تمہارا طرز ایک بےجرم آدمی کا سا نہین ہے۔ گو اس وقت تک میرے پاس اس بات کا کوئی مادی

ثبوت موجود نہین کہ تم ہی اکیلے اس جرم کے مجرم ہو یا بہرحال مجرمین کے سرغنہ ہو مگر اسمقدمہ کے جو کچھ تفصیلی حالات اس وقت میرے پاس ہین اُن سے کم از کم اتنا تو ہمارا دل کرتا ہون کہ تم اس جرم مین شامل ہو۔ اور چونکہ تم میرے سوالون کے جواب دینے سے انکار کرتے ہو۔ اس لیے میرا گمان مضبوط ہوتا جاتا ہے۔ جیسا کہ تم ظاہر کرتے ہو اگر تم محض بے جرم ہو تو مجھے اس امر کے ثابت کرنے کا موقع دو۔ مین تو صرف سچی بات ڈھونڈھتا ہون اگر تم اس کام مین میری امداد کروگے تو اسمین تمہارا ہی فائدہ ہے۔ کیونکہ تم اپنے آپ کو ڈیزاری کے قتل سے محض بے تعلق بتاتے ہو۔"

وربوے "یہ میرا کام نہین کہ مین اپنی بیگناہی آپ پر ثابت کرون۔ برخلاف اس کے آپ کا فرض منصبی ہے کہ آپ اصلی واقعات سے یہ ثابت کرین کہ مین مجرم ہون۔"

انگزامینگ مجسٹریٹ "مین آپ سے پوچھتا ہون کیا آپ مجھے بتا سکتے ہین کہ آیا آج رات کو آپ ہوری بندر سے نیویارک کو روانہ ہونے والے تھے یا نہین۔ ۴"

وربوے "مین پہلے سوالون کی طرح اسکا جواب بھی نہین دیتا۔"

مجسٹریٹ "جو کچھ اسوقت ہم سے اور تم سے گفتگو ہوئی اسکو میرے محرر نے قلم بند کیا ہے۔ کیا تم اس سرکاری رپورٹ پر میرے سامنے دستخط کروگے۔"

وربوے "مین کسی پر بھی دستخط نہ کرونگا۔"

مجسٹریٹ "تمہارے جواب مجھے مجبور کرتے ہین کہ مین تمہاری گرفتاری کے وارنٹ کو حوالات کے وارنٹ کے ساتھ بدل دون لیکن "نیراز" کے جلیخانہ مین بھیجنے کے پہلے مین چاہتا ہون کہ تم اور چند روز پولس کمشنر کے زیر حراست رکھے جاؤ یہ تمہین منگل کے دن دوپہر کے بعد

یہان لائین گے ـــــ اسوقت سے اُسوقت تک تمہین خوب سوچنے سمجھنے کا موقع ملیگا اور مین بھی تمہین اس معاملہ مین غور کرنے کی صلاح دیتا ہون ۔"

پھر مین نے ورنو سے پوچھا ـ کیا تم اب بھی میرے ہمراہ اپنے گھر جانے سے انکار کرتے ہو ؟"

ورنو نے گردن کے اشارے سے جواب دیا ۔ "ہان"

مین نے زنگو اور جمپی سے مخاطب ہوکے کہا ۔ تم اس آدمی کو میرے دفتر مین لے جاؤ اور جب تک مین واپس آؤن اسے وہین رکھو ۔ خبردار یہ کسی شخص سے کسی بہانے اور حیلہ سے کوئی بات کرنے پائے ۔"

اسی دن کے سہ پہر کو تین بجے مین اپنے سکرٹری کے ہمراہ ورنو کے مکان نشان (۲۶) واقع سڑک لمارٹن پر آیا ۔ ورنو کی بیوی ہم سے اپنے خاوند کے کام کرنے کے کمرے مین ملی ۔ اور اُس نے ہم سے بیان کیا کہ ورنو چند روز کے لیے کہین چلا گیا ہے ۔

مین نے کہا ـ "مین تمہارے خاوند کے گاہکون مین سے نہین ہون ۔ مین حلقہ اوڈین کا پولس کمشنر ہون ۔"

ورنو کی بیوی ـ "کیا آپ مسٹر میس ہین ۔ ؟"

مین نے کہا ۔ "جی ہان"

ورنو کی بیوی ـ "گمان کیا جاتا ہے کہ میرے خاوند نے انگلستان مین شادی کی ہے ۔ اور اس ہوٹی شادی کے تذکرہ مین اس نے آپکا نام بھی مجھے بتایا تھا ۔ معلوم ہوتا ہے کہ اسمقدمہ کی تحقیقات آپ کے سپرد ہوئی ہے ۔ ابھی ایک لحظہ پہلے مین نے جو یہہ بیان کیا کہ میرا خاوند پیرس سے چلا گیا ہے تو اس سے آپ کو فریب دینے کی میری نیت نہ تھی ۔ اس شادی کے ناجائز ہونے کے ثبوت بہم پہونچانے کے لیے وہ آج ہی دوپہر کو لندن جانے والا تھا ۔ اسکا اسباب بندھا

میرا پچھلا جرم
تیار کیا ہے اور مجھے بڑی فکر ہے کہ اب تک وہ کیوں نہیں آیا کیونکہ صبح کے چھ بجے سے وہ باہر گیا ہے اور اب تک واپس نہیں آیا۔"
میں نے پوچھا ۔ "کیا تمہارے خاوند نے اور کچھ تم سے نہیں کہا؟"
دربو کی بیوی ۔ "جناب! اور کیا بات ہے؟"
میں نے کہا ۔ "ایک اور کارروائی کی نسبت جو ایک دوسرے معاملے کے متعلق اس کے خلاف ہونے والی ہے۔"
دربو کی بیوی ۔ "شاید اس سے آپکی مراد وہ بغاوت آمیز الفاظ ہیں جو اس نے "بیلی ویلی" مقام پر اپنی زبان سے نکالے تھے۔ واقعی اسے اپنی گرفتاری کا بڑا اندیشہ تھا۔"
میں نے کہا ۔ "اس سے یہ بڑی مراد نہیں وہ تو اس سے بھی زیادہ تر سنگین مقدمہ ہے۔"
دربو کی بیوی ۔ "میری سمجھ میں آپکی بات نہیں آتی۔"
میں نے پوچھا ۔ "کیا تم سے کبھی دربو نے اس بدمعاش خوانچہ فروش کا ذکر نہیں کیا جس کا نام ٹریزاری بوڑا سمی ہے اور جو ٹرک ڈوفن پر رہتا تھا۔"
دربو کی بیوی ۔ "اس کا نام تو کبھی میرے آگے نہیں لیا گیا۔"
میں نے کہا ۔ "وہ بدمعاش آدمی مارڈالا گیا ہے۔"
دربو کی بیوی ۔ "ارے ارے! چارے بوڑھے آدمی!"
میں نے کہا ۔ "اور تمہارے خاوند جو اس کے بڑے دوست تھے اس قتل میں ماخوذ ہیں۔"
دربو کی بیوی ۔ "میرا خاوند؟ کیا مسٹر دربو؟ کیا وہ پیری قاتل ہے؟ جناب یہ واہیات باتیں ہیں۔ آپ ضرور پاگل ہیں۔ کیا میں قاتل کی جورو ہوں۔ میں بھی ایسی بہت سی بے تکی باتیں کہہ سکتی ہوں۔ عدالت اندھی ہے اور پولیس غلطی کرتی ہے۔"
اس وقت اس نوجوان عورت کی دردناک پریشانی اور اضطراب کی حالت

دیکھی نہیں جاتی تھی۔ جب میں نے اس سے وربو کے خوفناک جرم کا اظہار کیا تو میں نے اس وقت دیکھا کہ اس کے دل پر ایک سخت صدمہ ہوا مگر میں اپنے فرض خدمت سے مجبور تھا۔ خاموشی تو غیر ممکن تھی۔ اور علاوہ ازیں جلدی یا دیر میں تو اُسے ضرور بالضرور اس خوفناک واقعہ سے آگاہی ہونے والی تھی۔ اس لیے میں نے اپنے سوالات کا سلسلہ جاری رکھا۔

میں نے کہا۔ "میڈم! تمہیں فریب دیا گیا ہے۔ اور ٹائیلر بھی دیا جاتا ہے مگر تم اپنا دل مضبوط کرو جب میں تم سے اس بات کو کہوں گا جسکا بیان کرنا مجھے لازم ہے تو اُس کے سننے کے لئے تمہیں اپنا دل کڑا کرنیکی بہت ضرورت ہوگی۔"

وربو کی بیوی (روتے ہوئے) "ہائے آپ تو مجھے خوف کے مارے ہلاک کئے دیتے ہیں۔"

ایک لحظہ تک میں پس و پیش کرتا رہا۔ اور میرے دل نے مجھے اس امر کی ترغیب دی کہ میں اس سچے واقعہ کو اس بدقسمت عورت پر ظاہر نہ کروں۔ مگر حالت اضطراب میں کبھی تو وہ میرے ہاتھ پکڑ لیتی تھی اور کبھی منت وسماجت کے ساتھ دردناک آواز سے رو رو کر یہ کہتی تھی "مگر کہئے براہ کرم فرمائیے۔ میں مصر ہوں۔ میں آپکی زبان سے اوسکو سننا چاہتی ہوں میں پورے واقعہ سے آگاہ ہونا چاہتی ہوں۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ آپ کا یہ سکوت مجھے مارے ڈالتا ہے۔ مجھ سے سچ کہدیجئے۔ گو وہ خوفناک بات ہی کیوں نہ ہو۔ میں اسے معلوم کرنا چاہتی ہوں۔ دل پر زخم لگائیے مگر جلدی لگائیے۔"

میں نے کہا۔ "خیر۔ میڈم! اب آپ سنئے۔ آپکا خاوند چور۔ جعلساز۔ دوبی بیان رکھنے والا اور خونی ہے۔"

وربو کی بیوی۔ بس بس۔ اب زیادہ نہ کہئے جو کچھ آپ نے کہا

وہ بہت ہی سخت ہے - اگر آپ سرکاری ملازم نہ ہوتے تو میں ابھی چلا کر پکارتی دوڑو یہ قاتل ہے! اور آپ کو گھر کے باہر نکالدیتے میں میرے پڑوسی میری مدد کرتے"

میں نے کہا - میڈیم! غصے کو روکئے - جو جی چاہے سو کیجئے - مگر فشار راز سے بچئے - اس سے مجھے کوئی نقصان نہیں پہونچ سکتا - صرف آپ ہی کو پہونچیگا - میڈیم! مجھے معلوم ہے کہ میری یہ کارروائی بہت تکلیف دہ ہے جس سے خود میرے دل کو صدمہ پہنچتا ہے اور جب مجھے یہ خیال آتا ہے کہ آپ یتیم ہیں اور آپ کا کوئی عزیز و قریب نہیں جو آپ کو اس رنج و غم میں تسکین اور دلاسا دے تو اس سے میرے قلب پر اور بھی چوٹ لگتی ہے - میں سُن چکا ہوں کہ آپکو اپنے ماں باپ سے بہت محبت تھی جنہوں نے حال میں قضا کی ہے - میں جانتا ہوں کہ آپ اُن کی کسقدر عزت اور اطاعت کرتی تھیں - میں اس نفرت سے بھی ناواقف نہیں ہوں - جو کسی زمانہ میں آپکو مسٹر ڈرکو سے بھی جسکے ملکی اور لامذہبی خیالات سے آپ کے والدین متنفر تھے - مگر آپ اُن کے مخالف نہیں - جب آپ کے والدین مرنے لگے تھے تو اُس وقت آپنے اُن سے ڈرکو کے ساتھ شادی کرنیکا وعدہ کرلیا تھا - اور اسی وعدہ کی ایفا کی غرض سے آپ ایک ایسے شخص کی بیوی بننے پر راضی ہوئی نہیں جسکے خیالات آپ کے خیالوں کے نقیض تھے - آپ کی تعلیم و تربیت - اخلاق و عادات اور چال چلن نے بحیثیت مجموعی آپ کو اس سے علحدہ کر دیا تھا مگر جیسا کہ ایک سعادت مند اولاد کو زیبا ہے آپ اپنے والدین کی فرمان بردار رہیں" آپ نے راہبوں کی صحبت میں پرورش پائی تھی - اور آپکو رہبانیت میں زندگی بسر کرنیکی بڑی آرزو تھی - آپ اُن مقدس کنواری عورتوں (اخوات الخیرات) سے بہت بڑی محبت رکھتی تھیں جو قابل تعریف عصمت اور نفس کشی کے ساتھ غریبوں کی امداد - بیماروں کی عیادت

دہمدردی - اور مرتے ہوؤں کی خدمت کرتی ہیں - آپ کی دلی خواہش تو
یہ تھی کہ آپ ان اخوات الخیرات کی پیروی کریں جو دنیا میں پہلی ہوئی
ہیں جن سے ایسے مصیبت کے وقت میں ہمدردی کی امید رکھتے ہیں
جن سے غریبوں اور بیکسوں کو بُرے وقت میں اعانت اور امداد
کی توقع ہے - جنہیں سیاح اور جویائے علوم و فنون بڑے بڑے
دور دراز ملکوں میں پاتے ہیں - جن کی ہر جگہہ عزت ہوتی ہے بلکہ وہ
لوگ تک بھی جنہیں عزت و آبرو کی نظروں سے دیکھتے ہیں مگر آپکے والدین
در بو کی چکنی چپڑی باتوں میں آکر اُس کی اس رائے کے ساتھ
متفق ہوگئے کہ تمہیں پادریوں کے پھندے سے بچانا چاہیئے -
اور آپ نے اپنے والدین کے حکم کی تعمیل کی اور ایک کمبخت آدمی کے
ساتھہ اپنا عقد باندھا "

یہ سُن کے در بو کی بیوی کے رخسار آنسوؤں سے تر ہوگئے اور اُس نے
پوچھا براہ کرم آپ یہ تو بتائیں کہ آپ کو کس نے میرے اور میرے
خاوند کے تفصیلی حالات سے مطلع کیا ہے ؟"

میں نے کہا " ان لوگوں سے معلوم ہوئے ہیں جنہیں آپکی
نیک مزاجی اور پاک طینت کی قدر و منزلت کرنیکے اسوقت موقعے
ملے تھے جبکہ آپ سڑک پونا پارٹ پر رہتی تھیں - یقیناً آپ ان
اشخاص کو اس بنا پر کوئی الزام نہیں دے سکتی ہیں کہ انہوں نے آپکی
خوبیاں مجھ سے بیان کیں اور اس امر کے ثابت کرنے میں آپکو مدد
دی کہ آپ محض بے قصور ہیں - حالانکہ ممکن تھا کہ میں آپکو آپکے
خاوند کا معاون جرم باور کرتا "

در بو کی بیوی ٹھنڈی سانس بھرتی اور اپنی آنکھیں رومال
سے پونچھتی ہوئی اپنے سونے کے کمرے کیجانب آہستہ آہستہ
چلی اور اُسکا دروازہ اسنے کھلا چھوڑا - میں نے دیکھا کہ وہ ایک

میز کے سامنے دو زانو بیٹھ گئی جسپر دو چوکھٹے دار تصویریں موسمی پھولوں کے بیچ میں دھری ہوئی تھیں اور جو معبد کی طرح سجائی گئی تھی اسنے حسب ذیل کلمات چپکے چپکے کہنا شروع کئے جنکو میں نے اپنے کانوں سے سنا:-

"میں نے آپکی اطاعت کی مگر آپ میری تکلیفیں ملاحظہ فرمائیں - آہ- آپ اپنی بیٹی کی مصیبتوں کو دیکھئے کہ اب کس حد تک پہونچی ہیں"

بتدریج اس کی ٹھنڈی سانسیں بند ہوئیں - اور اسپر محویت کی ایک خاص حالت طاری ہوئی - میں شائستگی اور تہذیب کے خیال سے جسے ہمارے ملک میں خوب سمجھتے ہیں اس کے کمرے میں نہیں گیا - جب اس کے دل کو کسیقدر تسکین ہوئی اور خدا کی مرضی برآئی تو اس نے صبر کیا تو وہ وہاں سے اٹھکر کام کرنیکے کمرے میں آئی اور میری عنایت و مہربانی کا شکریہ ادا کیا - بعد ازاں اوس نے رومال سے اپنی آنکھیں پونچھکر اور اپنے پریشان بالوں کو رخسارون پر سے پیچھے ہٹا کے کہا:-

"اب میں ہرستم کی ذلت اٹھانے کے لئے مستعد ہون - فرمائیے میں آپ کے کس کام تعمیل کرونگی"

میں نے پوچھا - کیا آپ براہ کرم مجھے بتائینگی کہ آپ کی شادی کس قسم کی ہے - کوئی تحریری معاہدہ تو نہیں ہے - ہم دونون نے یہ تصفیہ کر لیا تھا کہ میں بالانتزاک اپنے مال سے منتفع ہونا چاہیے مجھے جہیز میں دس ہزار فرانک (فرانس کا سکہ) کے نوٹ یا سیکورٹیاں ملی ہیں جو حاصل کو قابل الیصال نہیں - مسٹر ڈربو کے پاس بھی دس ہزار فرانک کے اٹالین بانڈ (اٹلی کے نوٹ) تھے - اب تک اس کے پاس یہ نوٹ موجود ہیں - کیونکہ اس نے مجھ سے بارہا کہا ہے کہ نوٹوں کا بھنانا خطرے سے خالی نہیں - وہ نہیں بک سکتے - ہماری شادی کے اخراجات اور فرنیچر کی قیمت پرسے روپیہ میں سے

میرا بھلا جرم
ادا کی گئی تھی۔

مین نے پوچھا - آپ کے نوٹ (سکوٹیان) کہان ہین ؟"
میڈیم ورَبو نے کڑدنکی الماری کھول کے ایک چھوٹا سا صندوقچہ نکالا اور اُس کو میرے ہاتھ مین دیکر کہا :- "اِس صندوقچہ مین ہین"
مین نے کہا - یہ صندوقچہ تو بہت بھاری نہین ہے - کیا آپ کے پاس اسکی کنجی ہے ؟
میڈیم ورَبو - "میرے خاوند پاس ہے"
مین نے کہا - "تعجب ہے - آج صبح کو تو کوئی کنجی اُس کے پاس نہ تھی"
میڈیم ورَبو - "آپ کو کیونکر معلوم ہوا"
مین نے کہا - مین نے اُس کی تلاشی لی تھی -
میڈیم ورَبو - "تو کیا وہ گرفتار ہے ؟"
مین نے کہا - "ہان میڈیم مین اوسکے گھر کی تلاشی لینے آیا ہون"
ورَبو کی بیوی نے ایک ٹھنڈی سانس بھرکر کہا - جناب! جو چاہو سو کیجئے مین صابر و شاکر ہون اور سب کچھ دیکھنا اور سننا گوارا کر سکتی ہون"

چاقو کی نوک سے مین نے اس صندوقچہ کا قفل کھولا - میرا خیال غلط نہ نکلا - وہ صندوقچہ خالی تھا -
ورَبو کی بیوی نے حیرت زدہ ہوکر کہا - کون میرے نوٹ چوراسے گیا ؟
مین نے کہا - میڈیم ! آپ ہی کا خاوند - آپ کے نوٹ اُنہین نوٹون کے پاس ہون گے جنہین اُس نے آپکو اپنا مال بتایا تھا - یقیناً وہ سب اس کے ریل بیگ مین ہون گے جسکو اس نے خود پیک (باندھا) کیا ہے -
ورَبو کی بیوی - "تو کیا وہ مجھے چھوڑکر بھاگنا چاہتا تھا ؟"

بن نے کہا۔ میرے پاس تو اس بات کے باور کرنے کے لئے قوی دلائل
وجود ہیں۔ کل اس نے ایک فرضی شخص مسٹر سیا کے نام سے جہاز کا
سٹ لیا تھا۔ یہ لندن کا ٹیکٹ نہیں ہے جہاں جانے کی ضرورت اسنے
پ پر ظاہر کی تھی۔ بلکہ نیو یارک کا ہے۔ اسکا ارادہ اس ملک سے
ہی بہت دور جانیکا تھا۔ یعنے جزائر ویسٹ انڈیز کو جایا چاہتا تھا۔ اور
ج رات کو وہ "ہیوڑی" بندر سے "فولٹن" نامی امریکای جہاز میں روانہ
رنے والا تھا۔"

بڈیم ڈربو۔ "ارے کمبخت پاپی! ارے نامرد! تب تو آپ نے
چھ مجھ سے بیان کیا وہ سب سچ ہے۔"

پھر اس نے غصہ کی حالت میں الماری سے ایک بیگ کھینچکر زمین پر ٹپکا
سندوقچہ کی طرح وہ بھی مقفل تھا۔ میں نے اسکا قفل بھی توڑ ڈالا۔
در پھینے اور دھنے کے کپڑوں میں مجھے فرانسیسی بنک کے ایک ہزار
انگ کے مختلف نوٹ ملے۔ اور چند ایسی سیکوریٹیان بھی پائی گئیں
عامل کو قابل اعتبار نہیں انکے ساتھ ایک یادداشت بھی نکلی جسمیں خریدنے والیکا نام (ریمونڈی) درج تھا
سیکورٹیں (ایک قسم کے نوٹ) میں نے سب ڈربو کی بیوی کو دیدیں یہ اوسیکا مال تھا
لین بانڈ ڈو میں نے بہت ڈھونڈا۔ مگر وہ مجھے نہ ملے۔ انکے ملنے کی نسبت جب میں نے اپنی
وسی ظاہر کی تو اس وقت اس نوجوان عورت نے مجھ سے کہا۔:

"مگر مجھے یقین ہے کہ میں نے کچھ اٹالین بانڈ ڈربو کے
س دیکھے تھے۔ اس نے مجھے انہیں شادی کے ماقبل اور مابعد
دونوں وقت دکھایا تھا۔"

میں نے کہا۔ "میڈیم! بہت درست ہے۔ غالباً وہ ہمیں دوران
شی میں ملجائینگی۔"

جب بیگ کی ایک جیب میں سے استرے رکھنے کا ایک خاص
سم کا کیس (چھوٹا سا صندوقچہ) برآمد ہوا تو اس وقت میں نے
ں کی تلاشی ختم کی۔ یہ کیس روسی چمڑے کا تھا اور تقریباً چار

انچ لمبا تھا۔ اس میں ایک ہی قسم کے سات اُسترے کے پہلوں کے رکھنے کے لئے سات خانے تھے۔ یہ ساتوں اُسترے کے پہل ایک ہی دستے میں لگائے جا سکتے تھے۔ اور اس کیس میں اس دستے کے رکھنے کے لئے بھی ایک خانہ تھا۔ ان چھوٹے چھوٹے پہلوں میں جو گنتی میں چھ عدد تھے ہر ایک کی پشت پر انگریزی زبان میں لکھے کے ایک ایک دن کا نام کندہ تھا۔ جو استرا کہ ورتو کی ٹوپی سے برآمد ہوا تھا وہ بھی اسی سیٹ میں سے تھا۔ اس لیے ورتو کا یہ بیان فرضی جھوٹ تھا کہ "دستے لگوانے کی غرض سے لوہار پاس لے جانے کے لیئے میں نے اس پہل کو ٹوپی کی تہ میں رکھ لیا تھا" اس پہل کو ٹوپی کے اندر چھپانے سے یا تو اس کی نیت یہ تھی کہ وہ کسی اور جرم کا ارتکاب کرے یا یہ غایت تھی کہ کسی مصیبت اور گرفتاری کے وقت وہ خودکشی کر سکے۔ ان دونوں غایتوں میں سے سمجھے تو پہلی غایت غالب معلوم ہوئی۔

بیگ کی دوسری تہ میں سے ایک دھاری دار رومال جس پر حرف "د" اور "س" لال دھاگے سے بنے ہوئے تھے ایک فوجی فرلو (رخصت) کا پروانہ۔ ایک نیک چلنی کا صداقت نامہ ایک شکار کھیلنے کا لیسنس یا اجازت نامہ اور ایک انتخاب کا کارڈ برآمد ہوا۔ یہ سب کاغذات وکرٹسبا کے نام کے تھے اور یہ وہی اسناد تھیں جنہیں ورتو نے سڑک وڑڈنٹ کے جہازی دفتر میں اپنی شناخت کی تصدیق کے لئے پیش کیا تھا۔

میں نے کہا — "میڈیم! اب میں آپ کے مکان کی تلاشی لینے پر مجبور ہوں۔ میں ورتو کے جرم کا کوئی مادی ثبوت تلاش کرنا ہوں۔ اس لیے یہ کارروائی ضروری ہے۔ میں اور میرے معتمد آپ کے کمرے کا سامان اچھی طرح جانچیں گے۔ مگر آپ گھبرائیں نہیں حتی الامکان ہم پھر آپ کی ہر چیز کو اس کی جگہ پر رکھ دیں گے۔ آپ یہیں بیٹھی

میرا پہلا جرم
رہینگے۔ ہم آپ کی طرف سے سب کام کرلینگے"
ورنبو کی بیوی نے جواب دیا۔ اب آپ بمبہ پر ایک اور عذاب
نازل کرتے ہین۔ مین اس عذاب کے لیے بھی مستعد ہون۔ مگر
آپ مجھے اپنے ساتھ رکھنے کی اجازت دیجئے۔ مین آپ کے فرائض
خدمت کی انجام دہی مین ہرگز خلل انداز نہ ہونگی۔ مین فقط آپ کی
کارروائی دیکھتی رہون گی۔ اور بجز اس کے اور کوئی میری درخواست
آپ سے نہین کہ آپ اس میز کو تعظیم و تکریم کی نظر سے دیکھین جسکو
مین نے بڑی حرمت کے ساتھ درگاہ قرار دیا ہے۔ اور جسپر چمبیلی
کے پھولون سے آراستہ کیا ہے۔ کیونکہ اسکے نیچے ایک چھوٹا
سا کالی لکڑی کا صندوق رکھا ہے جس مین میری غریب ماں کی
یادگار کے سوا اور کوئی چیز نہین ہے۔ جناب! آپ مجھ سے
اسکا وعدہ فرمائین کہ آپ اس یادگار کو ہاتھ نہ لگائینگے جو مجھے
جان سے زیادہ عزیز ہے"
مین نے کہا — "آپ کی خواہشونکی عزت کیجائیگی"
ورنبو کے مکان کے کمرے جنکا رخ صحن کیطرف تھا تعداد مین
پانچ تھی۔ اُن مین سے ایک ڈرائینگ روم (ملنے کا کمرا) دوسرا
ڈائینگ روم (کھانیکا کمرا) تیسرا بیڈ روم (سونے کا کمرا)
چوتھا ورک روم (کام کرنے کا کمرا) اور پانچوان کچن روم یا
باورچی خانہ کا کمرا تھا۔ پلنگ کے سارے اجزا کھولکر علیحدہ کردیئے
گئے دیوارون سے تصویرین اتار لی گئین۔ الماریان صندوق اور
میز کی دراورین سب کھول کھول کے دیکھی گئین۔ چوبی سامان کے
سنگ مرمر کے تختے اٹھا لیئے گئے۔ اور ہر ایک چیز بڑی توجہ
اور غور کے ساتھ دیکھی گئی۔ مگر کہین بھی بوڈاسی ڈیزاری کی سیکورٹی
کا پتہ نہ ملا۔ کام کرنیکے کمرے مین سنگ مرمر کے آتشدان کے

تلے مجھے ایک بڑا لفافہ ملا جس میں مختلف انگریزی سارٹیفکیٹ۔ (صداقت نامے) تھے۔ جب میں نے انہیں جانچا تو معلوم ہوا کہ ایلن اور پیٹر ورلبو کے نام جا بجا تحریر ہیں۔ یہ اسناد اس شادی کے متعلق تھے۔ جو انگلستان میں کیگئی تھی۔ پھر میں نے دو سینے کے بیجون (مشینوں) کو احتیاط کے ساتھ جانچا۔ ان میں سے اس مشین کے غلاف میں مجھے جما ہوا خون دکھائی دیا جو شرک میز ایلن سے آیا تھا۔ میں نے اپنے معتمد کو اس کی طرف متوجہ کیا۔

میرے معتمد نے جواب دیا "یہ ہے۔ گر خون کا ایک ایسا دھبا کوئی کافی ثبوت نہیں اس واقع کا سبب بآسانی بیان کیا جاسکتا ہے کہ نکسیر پھوٹنے یا سوئی چبھنے کی وجہ سے یہ دھبہ پڑا ہے۔

میں نے پوچھا — مسٹر یردی! کیا آپ نے ان الماریوں کو بھی دیکھ لیا جنمیں کتابیں رکھی ہیں؟ اگر آپ ان کتابوں رسالوں اور اخباروں کی ایک مختصر فہرست بنالیں گے تو وہ بکار آمد ہوگی اکثر ایک شخص کی نسبت اس کی کتابیں دیکھنے سے کوئی صحیح رائے قایم ہوسکتی ہے"

معتمد نے کہا — "نہیں جناب! میں نے نہیں دیکھیں آپ کے لئے اس کام کا چھوڑ دینا مجھے بہتر معلوم ہوا۔ جب تک آپ یہ کتابیں جانچیں گے اسوقت تک میں اس خانہ تلاشی کی سرکاری رپورٹ کا مسودہ لکھونگا"

میں نے ورلبو کے علمی خزانے پر ایک سرسری نظر ڈالی۔ پہلے میں نے غزلوں یا گیتوں کا ایک بنڈل کھینچا۔ بعد ازاں مجھے مختلف خطوط ملے۔ انمیں تین خطوں پر ایلن کے دستخط تھے۔ اور وہ مقام نگری سے آئے تھے۔ ڈاکخانہ کی مہروں میں ۱۱۔ اکتوبر۔ ۲۲۔ نومبر۔ ۱۳۔ دسمبر ۱۸۶۸ء تاریخیں مندرج تھیں۔ ان خطوں میں کپڑوں کے تھان اور کھانے پینے کی چیزوں (مثلاً مکھن چھالیا۔ شہد اور سونٹھ کی ٹکیاں وغیرہ) بھیجنے کا ذکر تھا۔ جو اخبار اس کتاب خانے سے برآمد ہوئے ان میں خاص خاص عام مجلسوں کی کارروائی درج تھی انمیں سے بعض ایسے پرچے تھے جن میں آدمنی بوچر کی گرفتاری۔ اس کے جرم کی تفتیش

اس کے مقدمہ مین حکم اخیر اور اسکی پھانسی کی نسبت رپورٹین مندرج ہین - اس قاتل نے تہار سنہ ۱۹ - مارچ سنہ ۱۸۶۰ء کو ایک موم بتی بنانے والے مسٹر دمسینٹ ناؤ کو قتل کیا تہا - بعد ازان ۲۶ جون کو "مسٹر ڈ دگیوٹ" زمیدار کے ساتھہ بہی اس نے بہی سلوک کیا تھا - یہی وہ قاتل خونخوار تھا جس نے ہاوڈن کو اپنے پھانسی دیئے جانے کی بحر کو اس وجہہ سے بزدل کہا تھا کہ انہون نے اسکی قتل کی تیارین مین دیر لگائی تہی یہی وہ خوفناک مجرم تھا جس نے پھانسی کے تختہ پر چڑہکر بڑے اطمینان کے ساتھہ مسکراکر عہدہ داران متعینہ کو جہک کر سلام کیا تھا اور مجمع سے مخاطب ہوکر اور ڈانٹ کر یہ کہا تھا "ہرگز نہ اقرار کرو - ہرگز نہ اقرار کرو"

کیا ورنو اس خونخوار قاتل کا ذلیفہ اور مقلد تھا اور کیا وہ اکیسان بدرجہ زیادہ تر کامیابی کے ساتھہ اسکے اقوال و افعال کی تجدید چاہتا تھا؟ جن تدبیرون کو ایک مجرم کام مین لاتا ہے انہی کو ہمیشہ دوسرے مجرم بہی بعد ازان بہت جلد استعمال کرنے لگتے ہین - اور اس طرح تقلید کا سلسلہ جاری رہتا ہے - مین نے ان اخبارون اور دوسرے کاغذون کو لیا جنمین دو مخفی واردا تون کا ذکر تھا - ان مین سے ایک تو ایک باغبان کے قتل کا مقدمہ تھا جو بمقام "آبرولری" رہتا تھا اور جس کی اُسترے سے گردن کٹی ہوئی رات اسکی گاڑی مین پڑی ہوئی ملی تہی - دوسرے ایک ماما کے قتل کا مقدمہ تھا جسکا نام "میری لاؤسی کارٹن" تھا - یہ نوجوان عورت سٹرک سینٹ پلیڈ کے مکان نمبر ۳۷ - مین رہتی تھی - اُس کے پڑوسی ڈاکٹر "ربولی نیٹ" نے اسکا پہلے علاج کیا تھا مگر اس چھوکری کو ذرا بہی ہوش نہ آیا اور وہ اس ڈاکٹر کی گود ہی مین جان بحق ہوئی - مین نے وہ مختلف اخبار بہی اپنے ساتھہ لئے جن مین سڑک پر لٹنی والے مقدمہ کا تذکرہ تھا - قاعدہ یہ ہے کہ لوگ اخبارون کو بحفاظت تمام رکھتے ہین جو اُن کے کارآمد ہوتے ہین - پہر کس لیے ورنو

در بو نے اُن اخباروں کو اپنے پاس رکھا تھا جن میں قصاب "ایونین" آبرولری کے زمیندار۔ سٹرک سنیٹ پلیڈ کی — اور سٹرک پرنسی کے مقدمات کا بیان تھا۔ اسوقت میرے دل نے اس بات کی شہادت دی کہ در بو کا تعلق سٹرک پرنسی والے مقدمہ سے تو ضرور ہے مگر اور دو مقدمہ سے نہیں جنکے مرتکب ابھی تک نامعلوم ہیں۔ کیا در بو نے ان جرائم کا بھی ارتکاب کیا ہے؟

جب میں کتاب خانے کی تلاشی لے چکا تو پھر میں کام کرنے کی میز کو جانچنے کے لئے بڑھا اس میز کے تختے کا عرض و طول گز بھر تھا۔ اور اس پر پیشہ خیاطی کے مختلف اوزار پراگندہ طور سے رکھے ہوئے تھے۔ انگشتانہ مختلف رنگوں اور مختلف ہندوں کی پچکیں۔ صابون۔ موم۔ چربی کی بتی اور کھڑیا مٹی کے ٹکڑے جا بجا پڑے تھے۔ اس کے سوا اخروٹ کی لکڑی کا ایک تختہ تھا جسپر درزی کپڑوں کی سیونوں پر استری پھیرتے ہیں اور ان کی تہ بٹھاتے ہیں۔ اور لکڑی کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا بھی پڑا تھا جسکا طول قریب ۸ انچہ تھا اور جسپر ایک پرانے لوہے کا پترجڑا ہوا تھا۔ اس لکڑی کے ٹکڑے پر جلتی ہوئی استری رکھ دیجاتی ہے۔ ان چیزوں میں سب سے زیادہ قابل توجہ دو چیزیں تھیں۔ ایک تو ایک بہت بڑی قینچی تھی جسپر نئی سان رکھی گئی تھی اور دوسری دو جوڑی استریاں تھیں جنمیں سے ہر ایک کا وزن ساڑھے سات سیر تھا۔ ان آخر الذکر دو چیزوں کی طرف میری توجہ علی الخصوص منوجہ ہوئی۔ میں نے اپنے جی میں کہا "کیا یہ ہو سکتا ہے کہ در بو نے ان میں سے ایک استری کو ڈیزاری بوڈاسی کے سر پر مارا ہو؟" واقعی یہ لوہے کے ٹکڑے اتنے بھاری تھے کہ انکی ایک ہی ضرب آدمی کی ہلاکت کے لئے کافی تھی۔

ان چیزوں کے درمیان جو میز پر منتشر جا بجا پھیلی ہوئی پڑی تھیں مجھے ایک عجیب و غریب طرف نظر پڑا۔ جس سے میں واقف نہ تھا۔ یہ برتن بھی ان خوفناک آلات کا جز تھا جنہیں من چلے اور ڈھیٹ چور گذشتہ دسمبر کو چھوڑ کر بھاگے تھے۔ انہیں چوروں نے پارسال راتوں کو بہت سی شاپوں کے قفل توڑ ڈالے تھے اور انکا سارا سامان چرا لے گئے تھے اور جو تاجر پیشہ لوگ "سکسی ایرن ڈرمنٹ" کے حلقہ میں رہتے تھے

ان میں انہوں نے سخت، بہشت اور خوف پھیلا دیا تھا۔ ایک بڑا مرتبان بھی وہاں دھرا ہوا دکھائی دیا۔ یہ ظرف مختلف دھاتوں کو ڈھال کے تیار کیا گیا تھا۔ اور مجھے وہاں جادو کا ہتوڑا بھی رکھا ہوا ملا جس میں یہ دونوں صفتیں بہم پائی جاتی ہیں کہ اس کے ذریعہ سے قوی ضرب تو لگائی جائے اور آواز نہ نکلے۔ میں نے اس ہتوڑے کو اچھی طرح جانچنے کے بعد اس کے دستے کو ڈھونڈنا شروع کیا۔ یعنے وہ ویل مچھلی کی ہڈی کا دستہ جس میں لچک اور مضبوطی دونوں صفتیں موجود ہیں اور جسکا بیان آگے تفصیل کے ساتھ ہو چکا ہے۔ یہ دستہ بھی اس صفات کے ہتوڑے کے لئے موضوع تھا۔

سینڈیم ڈربو نے کہا۔ "آپ اس مرتبان کو بڑے غور سے دیکھتے ہیں جب میرا خاوند اس کا قطع کرتا ہے تو اس سے میز پر کپڑا دباتا ہے۔ اور اسکو بطور وزن یا ویٹ کے استعمال کرتا ہے۔ میری والد بزرگوار بھی ایک برنجی ویٹ کو اس غایت کے لئے استعمال کرتے تھے۔ اب تک وہ ویٹ بادرچیخانہ میں موجود ہے پر درزی کپڑا دبانے کے لئے جس چیز کو اپنے سامنے پاتا ہے اسے اس کام میں استعمال کرتا ہے۔"

میں نے کہا۔ "سیدیم! میں اس ظرف کو اپنے ساتھ لیجاؤنگا۔ کیونکہ اسقدر کی تحقیقات میں یہ کام دے گا۔"

بعد ازاں میں نے اپنے مقدمے سے مخاطب ہو کر کہا۔ "ڈربو ضرور ان بدمعاشوں کا فجر ادھیڑ کیا تھا جنہوں نے وقتاً فوقتاً شہر پرتھ میں چوریاں اور غارتگریاں کی ہیں۔ یہ وہی چور ہیں کا گروہ تھا جسکی طرف کرنسپ متعینہ سڑک کرسٹین اسٹیشن نے پولس کانسٹبلوں کو ۲۱۔ اور ۲۲۔ دسمبر کی رات کو متوجہ کیا تھا ان ہی کے پکڑنے کے لئے اس نے پولس کو ترغیب دی تھی اور رنگو اور جمپی کو بمقام "کیری فورڈی بی" جیب کے بیچ اور ان کے حرکات تاکنی کی ہدایت کی تھی۔"

مقدمہ۔ "ہاں ہاں مجھے وہ رات یاد ہے جب انہوں نے ایک آدمی کو روکا لوٹا

تھا جو سور کی رائین سے جاتا تھا"

مین نے کہا — "تمہین یہ بھی یاد ہوگا کہ جب انہون نے ان دو پارسلون کا ذکر کیا تھا جو شرقی ریلوے کمپنی کے لیبلون کی نسبت بھی کچھ کہا تھا۔ خیر۔ اگر وہ پارسلون کو اچھی طرح کھول کے دیکھتے اور انہین خوب جانچتے تو انکو معلوم ہو جاتا کہ وہ فرضی مسافر بالکل جھوٹا تھا جس نے اپنے آپکو لنگری سے آنیوالا بتایا تھا۔ مجھے یقین کامل ہے اور ان خطون سے بھی ثابت ہوتا ہے جو ابھی مجھے یہان ملے ہین کہ ورتو نے جو لیبل ان پارسلون پر لگائے تھے اور جنمین درحقیقت سور کی رائین نہ تھین جیسا کہ اس نے ظاہر کیا تھا بلکہ اس کے دست ڈیزاری کی ٹانگین تھین وہ وہی لیبل تھے جنکو اس نے ان پارسلون پر سے اکھاڑا تھا جنہین ایلن نامے جہوکری نے مال گاڑی (گڈس ٹرین) مین لنگری سے پیرس روانہ کیا تھا۔ اگر واقعی ورتو لنگری سے آیا تھا تو اسکی بارسل یا اسباب کی بنڈلون پر پیرس لیبل چسپان ہونا چاہئے تھا۔ نہ کہ گڈس ٹرین کے لیبل جسقدر مین ان باتون کو سوچتا جاتا ہون اسیقدر مجکو اسکا یقین ہوتا جاتا ہے کہ ورتو جہوکری سے ملا ہوا تھا اور انہین خبرین پہونچایا کرتا تھا۔ اسکا انگلستان مین رہنا اور وہان شادی کرنا اسکا کثرت سفر پر جانا۔ اسکا گذشتہ اگست کی خیر رہوین تاریخ دو انگریزون سے بلجی کے تہوی فا مین ملاقات کرنا جسکا حال گلوریانے ہمسے بیان کیا تھا بخوبی ثابت کرتا ہے کہ ورتو ایک بڑے بھاری بدمعاشون کے گروہ مین شریک ہے جسمین گروہ کٹ نقب زن کلوروفارم پھیلانے والے اور دوکانون کے قفل توڑنے والے شامل ہین۔

جب ہم نے باورچیخانہ کی تلاشی لی تو اسی قسم کے کئی تار ملے جو اس بنڈل پر لپٹے ہوئے تھے جس مین بوڈامی کی ٹانگین بندھی ہوئی پائی گئین تھین اور ایک قصاب کی چھری جس سے گوشت قیمہ کرتے ہین اور ایک لوہے کا سانچہ جسمین ٹین گرٹین پگھلا کر ڈھالتے ہین رکھے ہوئے ملے۔ ہم نے ان سب چیزون کو اپنے ساتھ لیا۔ چونکہ اب خانہ تلاشی ختم ہونے کو تھی اس لیے

مین نے میڈم ورہوسے کہا — "مجھے تمہاری کوٹھری بھی دیکھنا ضرور ہے تاکہ یہ خانہ تلاشی مکمل ہو جائے - اور یہ کارروائی پوری ہو"

میڈیم — "آپ کیون ناحق تکلیف اُٹھاتے ہین - یہ محنت رائیگان جائیگی اس مین صرف دو شراب کے پیپون کے سوا اور کوئی چیز نہین - ابھی تک انہین کسی نے چھوا بھی نہین"

مین نے کہا — "مین نے ان دو شراب کے خمون کی کیفیت سُنی ہے - تمہارے دربان نے تو انہین طلسم کے پیپے بتائے ہین - خیر جو کچھ ہو مجھے تو تمہارے کوٹھری کی تلاشی لینا لازم ہے"

ورہو کی بیوی — "خیر تو مین بھی تمہارے ساتھ رہتی ہون تاکہ تم سے کوئی ایسی فضول اور بیکار باتین نکرے"

جب مین کوٹھری مین داخل ہوا تو مجھے صرف دو شراب سے بھرے ہوئے پیپے برابر برابر دھرے ملے - ان کے سوا اور کوئی چیز اس کوٹھری مین نہ تھی - زمین مسطح اور یکسان تھی اور کہین سے کھودی ہوئی نظر نہین آتی تھی جب ہم ان پیپون کی لیبلین پڑھنے اور جانچنے کے لئے روشنی لیکے اُن کے قریب گئے تو ہم نے ان مین سے ایک کی ڈاٹ جو دیوار کے بہت نزدیک رکھا تھا ذرا اوٹھی ہوئی دیکھی ہم نے اسکو بغور جانچنا شروع کیا اور ہمین ایک کالا لیس دکھائی دیا - اسکا ایک چھور اُس لوہے کے حلقہ مین بندھا ہوا تھا جو پیپے کے اطراف جڑا تھا اور دوسرا چھور پیپے کے سوراخ مین ہوکے اندر چلا گیا تھا - ہمنے ڈاٹ کو باہر نکال کے لیس کو کھینچا — بعد ازان ایک شیشی باہر نکلی جو پیپے کے عرق مین ڈوبی ہوئی تھی - یہ ایک ٹین کا چونگا تھا جسمین لوگ سفر مین اسنادیا ضروری کاغذات رکھتے ہین — اور پہلے زمانہ مین فوجی لوگ اپنے رخصت کے کاغذ اس مین رکھ کے لے جایا کرتے تھے - اس چونگے کا ڈھکنا چوڑا تھا - جب مین دیوان خانہ مین واپس آیا - تو

مین نے اس چونگے کی تلی نکال ڈالی اور اس مین سے ڈیزاری بوڈاسی کے اٹالین بانڈ تینتے بنک کی سندین برآمد ہوئین - ان مین سے ایک کم تھی - یہ وہی بانڈ تھا جسکا روپہ وربو نے دھوکہ کرکے مکان کا کرایہ مسٹر بیتہ منٹگو ادا کیا تھا - اس کارروائی کو دیکھ کے وربو کی بیوی سکتے کے عالم مین تھی ایک لحظہ تک غشی کی سی حالت اس پر طاری رہی پھر اس نے چونک کر اور گھبرا کر کہا "ہائے مین تو دیوانی ہوئی جاتی ہون - وربو تو مزور شیطان ہے - ہائے مین کیسی بدقسمت عورت ہون - میرے نصیب پھوٹ گئے" یہ کہہ کے اس پر بھبر تعجب کی حالت طاری ہوئی اور وہ ایک کرسی پر بیٹھ گئی -

پھر مین نے اپنی متعدی سے کہا "آپ براہ کرم ان چیزون کی ایک فہرست لکھ لیجئے جنہین مین اپنے ساتھ لیجا ونگا" یہ کہکے مین نے حسب ذیل اپنین فہرست لکھائی :-

(۱) مختلف اسناد - یہ کاغذات انگریزی زبان مین تحریر ہین اور وربو کے کام کرنیکے کرے مین آتشدان کے طاق مین پائے گئے ہین - معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسکی پہلی شادی کے متعلق ہین جو انگلستان مین ہوئی تھی -

(۲) ڈکرسبا کے نام کے چند فوجی کاغذات - یہ ایک شکار کا لیسنس اور ایک انتخاب کا کارڈ ہے -

(۳) ایک رنگین رومال جسپر حروف "د" اور "س" پڑے ہین -

(۴) خطوط - جیرا ایمن نامی شخص کے دستخط ہین اور جسپر مقام لنگری کی تاریخ درج ہے -

(۵) ایک اخبار دن کا مجموعہ جن مین مختلف جرایم کی خبرین درج ہین -

(۶) ایک کانسے کا باسن جو مختلف دھاتون کے ممزوج سے بنایا گیا ہے اور ایک قسم کا ہتوڑا جسے انگلستان اور امریکہ کے بنائے ہوئے چور قفلون کے توڑنے مین استعمال کرتے ہین

(۷) دو چوڑی استرین -

(۸) ایک درزی کی قینچی -

(۹) تار کے چند ٹکڑے -

(۱۰) ایک قصاب کی چھری -

(۱۱) ایک آہنی سانچہ جسمین دھاتین ڈھالی جاتی ہین -

(۱۲) چند اٹالین بانڈ - یہ بنک کے نوٹ ایک ٹین کے چونگے مین رکھے ہوئے ملے ہین

اور چونگا شراب کے پیپے میں پوشیدہ تھا۔
(۱۳) ایک ٹین کا چونگا جسمیں مذکورہ بالا بانڈ رکھے تھے۔

میں نے وربو کی بیوی سے مخاطب ہوکر پوچھا۔ "کیا آپ کے پاس آپکے خاوند کا کوئی فوٹو یا عکسی تصویر ہے؟"

اُس نے جواب دیا "نہیں" جب میرے معتمد نے ان سب چیزوں کی فہرست تیار کرلی جنہیں ہم نے ضبط کیا تھا۔ اور انہوں نے یہ فہرست باآواز بلند پڑھکر سُنائی۔ اسوقت میں نے وربو کی بیوی سے کہا کہ آپ اس فہرست پر اس عبارت کے نیچے بمرد دستخط کے قریب اپنے دستخط بھی ثبت کردیجئے"

وربو کی بیوی۔ "کیا میرے دستخط کا ہونا بھی ضرور ہے؟"

میں نے کہا "ہاں میڈیم! اس سے میری کارروائی کی صحت کی تصدیق ہوگی جو تمہاری روبرو گیگئی ہے"

وربو کی بیوی۔ "دستخط کرنیکا مجھے بڑا موقع ہے۔ ایک دفعہ تو میں نے اپنے نکاح کے کاغذ پر دستخط کئے تھے۔ دوسری بار اس سرکاری کاغذ پر اپنا نام لکھتی ہوں۔ خیر۔ کہاں میں دستخط کروں؟"

میں نے اُسکو دستخط کی جگہ انگلی سے بتائی اور قلم دی۔ اُسنے اپنے کانپتے ہاتھوں سے دستخط کئے اور پھر قلم میز پر ٹیک کے کہنے لگی۔ "ہائے کمبخت میں نے اپنے خاوند کے قتل کے مخبر پر تو دستخط نہیں کئے۔ اگر میرے دستخط کی وجہ سے جو میں نے اس کاغذ پر کئے ہیں میرا خاوند مارا جائیگا تو لوگ مجھے کیا کہینگے اور میری کسقدر رسوائی اور بدنامی ہوگی"

یہ کہکے اُس نے فوراً فہرست اُٹھالی اور اُسکو پھاڑ کر پھینک دیا۔ اور یہ کہنے لگی۔ "تم یہاں ثبوت ڈھونڈنے آئے ہو۔ مضبوط ثبوت اور پکی شہادت ڈھونڈتے ہو تم نے انہیں یہاں پایا اور اب تم انہیں اپنے ساتھ لیئے جاتے ہو۔ پھر تم کیوں میرے دستخط چاہتے ہو؟ اب مجھے اُس نالائق بدبخت شخص کی بُرائی بھلائی سے کوئی واسطہ نہیں جسے لوگ اب تک میرا خاوند کہتے ہیں"

میں وربو کی بیوی کی اس زبردستی اور ڈھٹائی کی نسبت کوئی سخت کلمہ زبان سے نکال سکتا تھا۔ اور نہ مجھے اس گستاخی پر اُسے ڈانٹنے ڈپٹنے کی ہمت ہوئی۔ آخر کار میرے

مسٹر کو ایک دوسری فہرست لکھنی پڑی۔ انہوں نے اس پہلی ہوئی فہرست کے ٹکڑے جو جا بجا منتشر پڑے تھے بڑی احتیاط سے جمع کی اور انہیں اپنے پاکٹ بک میں رکھ لیا۔ بعد ازاں تھوڑی دیر کے بعد وہ ایک کرایہ کی گاڑی لے آئے اور اسکو ورنو کے مکان سے کسیقدر فاصلہ پر کھڑا کیا۔ گاڑی بان نے اس صندوق کو اٹھا کے اپنی گاڑی پر رکھا جسمیں ہم نے مختلف ضبط شدہ چیزوں کو پہلے سے بند کیا تھا جب میں ورنو کے مکان سے روانہ ہونے لگا تو اسوقت میں نے اس بدبخت نوجوان عورت سے کہا:

"گو آپکو تکلیف اور اذیت ہو۔ مگر انکوائری مینگ مجسٹریٹ آپکو طلب کرینگے اور آپکا بیان قلمبند کیا جائیگا۔ آپکی طلبی کا ایک سمن ہی آپ کے پاس پہونچیگا"

جب میں اور میرے معتمد گاڑی میں سوار ہوئے اسوقت انہوں نے مجھسے کہا "یہ نوجوان عورت قابل رحم ہے"

میں نے کہا "ہاں۔ مگر بڑی بدقسمت ہے۔ وہ تو ایک ذہین محنتی اور شریف عورت ہے۔ لیکن سچ تو یہ ہے کہ وہ ورنو کے لائق نہ تھی۔ اگر وہ راہبہ ہوجاتی اور دنیا چھوڑ کے کسی تنگ و تاریک صومعہ میں بیٹھ رہتی تو اس نالائق بدمعاش کے ساتھ شادی کرنے سے تو بہتر ہوتا۔ اس کے پنجے میں اسکی والدین نے اسی پھنسایا تھا"

معتمد "اب وہ کیا کریگی اور اسپر کیا گذرے گی"

میں نے کہا "شاید اب وہ اپنی طفلی کی خواہش پوری کرے گی اور کسی صومعہ میں جاکے بیٹھ رہیگی۔ بہرحال اب تو ترک دنیا کرنا اور راہبہ ہونا ہی اسکو مناسب ہے۔ کیونکہ ایسا وہ جسقدر چاہے عمدہ کام کرے اور صفات حمیدہ سے متصف ہو مگر خلق اسکو ورنو قاتل ہی کی جورو کہیگی اور یہ کلنک کا ٹیکا اسکی پیشانی سے کبھی نہ مٹیگا"

جب میں اپنے دفتر میں واپس آیا تو میں نے ورنو کو نگراں دیکھنے کے کمانسٹیبلوں کے ساتھ کھانا کھاتے پایا۔ وہ مجھے دیکھکر اٹھ کھڑا ہوا اور پوچھنے لگا۔ "کہو میری بی بی تمہارے ساتھ کیسے پیش آئی"

میں نے کہا "بہت اچھی طرح سے"

ڈربو ــــ "مین خیال کرتا ہون کہ اُس نے تمہارے آنے پر اعتراض کیا ہوگا اور تمہین گھر مین گھسنے سے باز رکھا ہوگا"

مین نے کہا ــــ "نہین - اُس کو تو فقط تمہاری غائب ہونے پر بڑا تعجب تھا"

ڈربو ــــ "مین جانتا ہون کہ تم اسکی وجہ ضرور سمجھ گئے ہوگے کہ مین نے کیون تمہارے ساتھ چلنے سے انکار کیا تھا"

مین نے کہا ــــ "مین بالکل نہین سمجھا"

ڈربو ــــ "خیر تو مین ہی بتاتا ہون - وجہ یہ تھی کہ مین اپنی بی بی سے بہت ڈرتا ہون - وہ راست باز اور عالی خیال عورت ہے - مجھے اُس سے محبت ہے مگر افسوس جسقدر مین اُسے چاہتا ہون اس قدر وہ مجھ سے محبت نہین کرتی - لیکن گو وہ مجھ سے اتنی الفت نہین رکھتی جتنی کہ مجھے آرزو ہے تاہم وہ میری بڑی ہی عزت کرتی ہے - ایک ذرا سا شبہ اور بدگمانی بھی جس سے میری عزت اور آبرو مین داغ لگ سکتا ہے مجھے اُس کی نظرون مین حقیر اور ذلیل کر دیتا - اس وجہ سے مین نے تمہارے ساتھ جانا مناسب نہ سمجھا اور اپنی برات کا انتظار کیا تاکہ اُس پر میری بے جرمی ثابت ہو جائے - کیونکہ مین ناحق آفت مین مبتلا ہون - اب آپ مجھے میرے گھر کی خانہ تلاشی کے نتایج سے مطلع فرمائی"

مین نے کہا ــــ "یہی نتایج پیدا ہونے والے تھے - جو کچھ چیزین تمہارے گھر مین سے لی گئین ہین وہ اُن صندوقون مین بند ہین - جب ہم تمہارے اس پرانے مکان کو دیکھنے آئینگے جو سڑک پیزر آئین پر واقع ہے تو اُس کے بعد کل ہم اور تم ان چیزون کو صندوق کھول کے دیکھینگے"

ڈربو ــــ "مین بھی تمہارے ساتھ وہان چلنا چاہتا ہون - اور قانوناً مجھے اُسکی اجازت بھی ہے"

مین نے کہا ــــ "بہت اچھا - تم چلو - لیکن مجھے یہ تو بتاؤ کہ کہین کوئی تمہارا فوٹو گراف بھی ہے ؟"

ڈربو ــــ "آپ کو میرے فوٹو سے کیا کام ہے ؟ آپ اس کو کیا کرینگے ؟"

مین نے کہا۔ "مین اُسے صرف اِن چند مختلف اشخاص کو دکھانا چاہتا ہون جو آبر ویلی مین رہتے ہین اور جو مکان نمبر ۲۰ واقع ٹرک سینٹ پلیڈ مین کرایہ سے فرد کش ہین"

یہ سن کے وربو کے سارے جسم مین لرزہ پڑ گیا اور وہ ڈگمگا کر گرنے لگا مین نے پوچھا۔ تمہاری کیا حالت ہے؟ کیا تم پر غشی طاری ہے؟ تم جیسے کڑے اور مضبوط آدمی کی اس حالت پر تعجب ہے۔

وربو نے اپنی گھبراہٹ اور پریشانی چھپانے کی بڑی کوشش کی اور اپنے آپ کو بہت سنبھال کر خوف زدہ آواز اور رکنت کرتی ہوئی زبان سے کہا "کچھ نہین۔ کچھ نہین۔ مجھے تو فقط اسپر تعجب آتا ہے کہ آپ مجھ سے میرا فوٹو مانگتے ہین۔ میرے پاس تو کوئی فوٹو وٹو نہین"

مین نے کہا — "خیر تو مین تمہاری ایک عکسی تصویر ہی کھچوا لونگا"

وربو — "اپنی تصویر تو کبھی نہ کھچوانے دونگا۔ فوٹو اتارنے پر تو کوئی مجھے مجبور نہین کر سکتا اور اگر تم مجھے ایک نہایت ہی تنگ کرتا بھی پہناؤ گے (جو دیوانون کو پہنایا جاتا ہے کہ وہ ہاتھ پاؤن نہ ہلا سکین) تو مین ایسی حرکتین کرونگا اور ایسا ٹیڑھا منہ بناؤنگا کہ جو تصویر میری اُترے گی وہ بہ نسبت آدمی کے بندر سے زیادہ تر مشابہ ہوگی"

مین نے کہا۔ "خیر دیکھا جائیگا۔ آج تو تمہین رنگو اور چمپی صدر اسٹیشن واقع محلہ سینٹ سلپس" پر بیٹھا رہینگے اور تمہارے ساتھ آج کی رات وہین گذارین گے۔ کل جو کچھ کارروائی مناسب ہوگی وہ کیجائیگی"

کھانا کھانے کے بعد مین آبر ویلی کو روانہ ہوا۔ اس مقام کے جو مجسٹریٹ تھے اُن کے سکرٹری سے مجھے نیاز حاصل تھا اور اُن سے جان پہچان بھی تھی۔ یہان کے باشندے اِن سے بہت راضی اور خوش تھے۔ اور وہ بھی اس جگہ کے سارے کچے پکے حالات سے خوب واقف تھے۔

انہون نے مجھسے بیان کیا "ایک رات ایک آدمی کی لاش اُسی کی گاڑی مین

پڑی ہوئی ملی تھی۔ اس کا گلا استرے سے کٹا ہوا تھا اور اس آدمی کا نام برنارڈ تھا۔ مقام لو چیمنس میں یہ لاش ملی تھی۔ اس لاش کے دیکھنے کے وقت تک اس میں حرارت موجود تھی۔ چونکہ مردے کی طلائی جیب گھڑی اور منی بیگ (روپوں کی تھیلی) جیسمین کچھ روپے موجود تھے اس لئے جسم پر پائے گئے تھے اس واسطے لوگوں کو یہ خیال ہوا کہ وہ خودکشی کرکے مرگیا ہے یا کسی اس کے دشمن نے عداوت سے اس کو قتل کیا ہے۔ سنا جاتا ہے کہ یہ بوڑھا باعتبار برنارڈ اپنی ساری جمع جتھا جو پانچ ہزار فرانک تھے اپنے ساتھ رکھا کرتا تھا۔ وہ اس رقم کو ایک دھسری ہمیانی میں رکھتا تھا جو اس کی کمر سے پیٹوں کے نیچے بہت مضبوط بندھی رہتی تھی۔ تعجب ہے کہ یہ ہمیانی نہ تو اس کی لاش پر ملی اور نہ اس کے گھر میں پائی گئی ہے۔ برنارڈ کی بیوی مرگئی تھی اور اس کے کوئی اولاد بھی نہ تھی اس لئے کوئی شخص اس کے سچے حالات سے واقف نہ تھا کہ وہ کتنی مقدار روپیہ والا آدمی تھا"

میں نے پوچھا "کیا یہاں کوئی وکٹر سیمانامے آدمی بھی رہتا ہے؟"

سیکرٹری "ہاں برنارڈ کا داماد تھا"

میں نے پوچھا "وہ کہاں ہے؟"

سیکرٹری "وہ پانچ چار برس گذرے کہ شکار کھیلنے میں ایک ایسا واقعہ ہوا تھا کہ جس سے وہ بمقام آئل آدم مرگیا تھا"

میں نے کہا "غیر ممکن ہے"

سیکرٹری "کیوں"

میں نے کہا "یہ اس کے کاغذات موجود ہیں۔ انمیں ایک شکار کا لیسنس اور ایک انتخاب کا کارڈ ہے۔ ان پر ۱۸۶۸ء لکھا ہوا ہے۔"

سیکرٹری "میں بھی تم سے کہتا ہوں کہ یہ امر ناممکن ہے۔ اس سال یعنی ۱۸۶۰ء میں کوئی انتخاب (الیکشن) ہی نہیں ہوا۔ یہ کاغذات غرور جعلی ہیں"

مین نے بڑے غور سے انتخاب کے کارڈ کی تاریخ دیکھی اور ان کاغذات کو اچھی طرح جانچ کے کہا "آپ کا فرمانا بہت درست ہے۔ بجائے ۴ کے ۸ کا ہندسہ بنایا گیا ہے۔ اس لئے یہ کارڈ ۱۸۶۸ء کا ہے اور یہ لیسنس ۱۸۶۵ء کا ہے"

بعد ازان سیکرٹری موصوف نے اپنی کتابین کھول کے دیکھین اور انمین یہ داخلہ نکلا کہ "بتاریخ ۳۰۔ اگست ۱۸۶۸ء ایک شکار کا لیسنس وکٹر سبا کو دیا گیا"

جب ایک کلان مین آئینہ کے ذریعہ سے یہ سن دیکھے گئے تو صاف معلوم ہوا کہ ۵ کا ہندسہ مٹا کے ۸ بنائے گئے ہین۔

بعد ازان مین اپنے دوست سے رخصت ہوا اور چلتے وقت مین نے اُنسے کہا "مین اتنا ہی معلوم کرنا چاہتا تھا۔ شاید ہمین دو مقتول اور دریافت ہوئے" یہ ثابت ہے کہ ورنو برنارڈ اور سبا دونو کو جانتا ہے"

فصل ۱۶

مکان نمبر ۴۹ واقع سڑک میرزامین اور بھید کھولنے والی بوتل

سڑک میرزامین کے دونوں مکان نمبر ۴۸ اور ۴۹ جو ایک دوسرے کے متصل واقع ہیں ایک ہی وقت کے بنے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ کسی زمانہ میں وہ ایک ہی مکان کے قطع تھے۔ مگر اب وہ دونوں علحدہ علحدہ مکان ہیں۔ اُن کی تعمیر اور ساخت یکساں ہے۔ ان کے برآمدے۔ کھڑکیاں۔ سائبان وغیرہ سب کے سب بہمہ گر مشابہ ہیں۔ گو ان دونوں کے بیچ میں اندر سے پردی کی دیوار حائل ہے جو انہیں ایک دوسرے سے جدا کرتی ہے تاہم داٹر پائپ کے لحاظ سے تو وہ باہر سے علحدہ علحدہ مکان نظر آتے ہیں۔ جب یہ مکان سڑک پر سے دیکھے جاتے ہیں تو وہ اسقدر یکساں اور برابر معلوم ہوتے ہیں کہ گویا ایک ہی والدین کے ذو توام بچے ہیں۔ صرف ان کی کھڑکیوں میں ایک بین فرق ہے مدت سے مکان نمبر ۴۹ میں ایک ہوٹل قایم ہے۔ اور اسکی کھڑکیوں میں پردی پڑے ہیں اور مکان نمبر ۴۸ کے دریچوں میں کواڑ چڑھے ہیں جنمیں ہمیشہ قفل پڑا رہتا ہے۔ خارجی ہوا کمروں میں آنیکے لئے بھی اُن کھڑکیوں کے کواڑ کبھی نہیں کھولے جاتے جن میں شام کی سی تاریکی ہمیشہ چھائی رہتی ہے۔ پولس کا دستور یہ ہے کہ جو مکانات بدنام ہوتے ہیں ان کی کھڑکیاں کھولنے کی اجازت نہیں دیتی ہے چونکہ مکان نمبر ۴۹ بھی مدتوں سے بدنام ہے لہذا اس کی کھڑکیاں بھی کھولی نہیں جاتیں۔ پس یہی اصلی فرق ان دونوں مکانوں کی کھڑکیوں میں ہے

مکان نمبر ۴۰۔ کا نام "ٹروس آف اسٹرا" تھا۔ رنگو کالنٹبل کے دوست نے جو ایک پرانا ملازم تھا اور جس نے محلوں اور مکانوں کے ناموں کی وجہ تسمیہ لکھی ہے اس مکان کے نام کی یہ علت بتائی ہے کہ پہلے اس مکان میں ایک موم بتی بیچنے والا رہا کرتا تھا۔ اس نے اس مکان کے دروازہ پر اپنی بتیوں کے نمونے لٹکائے تھے۔

۲۸۔ فروری اتوار کے دن گیارہ بجے میں اس مکان میں ورنبو کے سابق قیام گاہ کے معاینہ کے لئے داخل ہوا۔ سڑک سے اس کمرے کی سیڑھیوں تک ایک تنگ و تاریک گلی ہے جسکے سرے پر پانی کا نل لگا ہوا ہے۔ تیسرے بالاخانے کے پاخانے سیڑھیوں کے کونے میں کھڑکی سے تھوڑی دور پر واقع ہیں جسکا رخ مکان کے صحن کی طرف ہے۔ یہ پاخانے اس کمرے سے چند سیڑھیوں کے فاصلہ پر بنے ہوئے ہیں جس میں ورنبو پہلے رہتا تھا۔

ورنبو کے کمرے کے متصل ایک شخص مسٹر بارٹا نامے فرد کش تھا وہ اپنے کام کی وجہ سے بڑی رات گئے اپنے جائے سکونت پر واپس آیا کرتا تھا اس کے اور ورنبو کے کمرے کے مابین ایک پردے کی دیوار حائل تھی ورنبو کے سابق کمرے میں داخل ہونے کے قبل میں نے مسٹر بارٹا سے چند سوال کئے۔

مسٹر بارٹا نے کہا۔ "مجھے تو مشکل معلوم ہوتا ہے کہ ایسے مکان میں جہاں اسقدر پاس پاس کمرے بنے ہوں کسی جرم قتل کا ارتکاب کیا جائے اور پاس پڑوس والوں کو خبر ہو۔ میں صرف اتوار کے دن مکان میں رہتا ہوں۔ اور کبھی کبھی ورنبو سے بھی ملتا تھا۔ میں نے تو کبھی کوئی ایسی بات نہیں دیکھی جس سے ورنبو پر کسی جرم کا شبہہ ہو سکتا اور نہ میں نے کبھی اسکے کمرے میں کوئی ایسا شور و غل یا کوئی ایسی غیر معمولی آواز سنی جس سے کوئی بدگمانی پیدا ہوتی۔ مگر ماہ دسمبر کے پچھلے دنوں میں البتہ کئی متواتر راتوں تک ایک قسم کے تیز آب کی سی بدبو آتی رہی تھی۔ میں نے اس مکان کے اصلی کرایہ دار سے پوچھا تھا جو شراب کی دوکان رکھتا ہے "کیا کوئی آدمی اس مکان میں مرا ہے؟" اس نے اسکا جواب دیا کہ "نہیں"۔ بعد ازاں یہ بدبو جاتی رہی۔ اس لئے میں نے پھر اسکا کچھ خیال نہ کیا۔ مجھے اس بدبو کا سبب اب تک معلوم نہیں ہوا۔"

اس مکان کی دریافت حتی الامکان مکمل کرنے کی غرض سے میں اپنے ساتھ ۱
ڈربو کی سابق مالہ ہیوہ "پرٹینٹ" اور میڈیم بیتہ منٹ خاص کرایہ دار مکان مذکور کو
اپنے ساتھ لایا تھا۔

میڈیم بیتہ منٹ نے کہا "جس مکان کو آپ دیکھنا چاہتے ہیں اس میں فی الحال ایک
نوجوان آرمی اور اس کی بی بی فروکش ہے۔ ان کی شادی حال میں ہوئی ہے اور وہ
ہنی مون پر چی سینٹ جرمن" میں مچھلیوں کی تجارت کرتے ہیں۔ ان دونوں میاں بی بی کی
عمریں چالیس برس سے زیادہ نہیں ہیں۔ وہ صرف چند روز ان کے لئے اس مکان میں
فروکش ہیں۔ جب وہ کوئی مکان خرید لینگے تو اس وقت اس کو چھوڑ دینگے"
میں نے پوچھا "کیا اس کمرے کی مرمت اور صفائی بھی ہوئی ہے جسمیں ڈربو کرایہ دار مقتول
میڈیم بیتہ منٹ — نہیں۔ مگر ان اس نوجوان جوڑے کے اترنے کے پہلے میں نے
اس کمرے کو اچھی طرح صاف کرا دیا تھا۔ مجھے تو کوئی غیر معمولی چیز نظر نہیں آئی"
میں نے پوچھا "کیا تمہارے نئے لاجر یعنے کرایہ دار اسوقت مکان میں موجود ہیں؟"
میڈیم بیتہ منٹ — "وہ اسی وقت اکثر گھر میں رہتے ہیں"

بعد ازاں میں نے دروازہ کے پاس جاکر آہستہ سے دستک دی۔ ایک نوجوان
عورت نے دروازہ کھولا اور میں اندر داخل ہوا۔ اور میرے پیچھے میڈیم بیتہ منٹ
اور ہیوہ پرٹینٹ بھی آئیں۔ کھانے کی میز بچھی ہوئی تھی اور یہ نوجوان میاں بی بی
جنکی حال میں شادی ہوئی تھی حاضری کھانے کے لئے میز پر انگیٹھی کے سامنے
بیٹھا چاہتے تھے۔ جب میں انہیں اپنا نام اور عہدہ بتا چکا تب میں نے ان سے اس
تکلیف دہی کی معافی مانگی جو میرے آنے سے انہیں پہونچی تھی اور پھر میں نے ان سے
ڈربو کو اندر لانیکی اجازت حاصل کی۔ مجھے بڑا تعجب معلوم ہوا کہ انہوں نے اس
کارروائی کی ذرا بھی پروا نہ کی۔

میں نے اس کمرے کو دیکھنا شروع کیا جس میں میں اسوقت موجود تھا۔ ہر جگہ
اس میں صفائی اور ترتیب نظر آتی تھی۔ پختہ فرش پر کسی قسم کا کوئی داغ دھبا
نہیں پایا جاتا تھا۔ الغرض اس کمرے میں کوئی ایسی چیز دکھائی نہیں دیتی تھی جس سے

یہ قیاس ہو سکتا کہ یہاں کوئی آدمی مارا گیا ہے۔ یہ ایک وسیع کمرا تھا۔ روشنی آنے کے لئے اسمین سڑک کی طرف ایک ہی کھڑکی تھی۔ اور اس کے محاذی دو پٹھلی کوٹھریوں کے بیچ مین ایک بڑا دریچہ یا طاق تھا۔ اس کمرے مین داخل ہونے کے وقت آتشدان بائین جانب رہتا تھا۔ قدیم مکانوں کی طرح اس کا فرش بھی ڈھالو تھا۔

مین نے بیوہ پرٹینٹ سے کہا ــــ "جب ڈربو اس مکان مین تھا تو اسوقت اسکا سامان کسطرح رکھا تھا۔ تم مجھے ہر چیز ٹھیک ٹھیک جگہہ بتاؤ۔ کیونکہ اس واردات کے علاوہ مجھکو حکام عدالت کی تفہیم کے لئے اس کمرے کا نقشہ بھی کھینچنا پڑیگا"

پرٹینٹ نے جواب دیا ــــ "یہ بڑی آسان بات ہے۔ دیکھئے۔ یہاں اس کھڑکی کے پاس ڈربو کے کام کرنے کی میز بچھی تھی۔ وہ اتنی اونچی نہ تھی جس سے کھڑکی کے کواڑ کھلنے سے رکتے۔ دائین طرف اس میز سے تھوڑے فاصلہ پر اس کے سینے کا میشین تھا آتشدان کے محاذی ایک چیسٹ ڈرار دیوار سے لگا ہوا رکھا تھا۔ اور اس پر ایک آئینہ دھرا رہتا تھا۔ آتشدان کے اوپر ایک جستی گھڑی رکھی تھی اور اس کے سامنے ورزی کی انگیٹھی دھری تھی۔ اس مین ایک نل لگا ہوا تھا جو گھڑی کے سامنے سے گذر کر اوپر چلا گیا تھا اور ایک سوراخ کے ذریعہ سے دیوار مین غائب ہو گیا تھا۔ آپ اس سوراخ کو ملاحظہ فرما سکتے ہین۔ وہ چھت سے آدھ گز نیچے دیوار مین موجود ہے۔ دریچے مین پلنگ بچھا تھا۔ اور اس کے بغلی حجرون مین پہننے کے کپڑے اور ایک بڑا لوٹا رکھا رہتا تھا۔ اس کمرے کے بیچ مین اسوقت بھی اسی طرح سے ایک گول میز بچھی رہتی تھی جسطرح کہ اب بچھی ہے"

بیوہ پرٹینٹ اپنا بیان ختم ہی کرنا چاہتی تھی کہ اتنے مین رنگو اور چمپی کانسٹبل دربو کو لے کے اندر آئے۔ یہ سب گاڑی مین سوار ہو کر آئے تھے اور کانسٹبلون نے دربو کو سڑک "ڈی بوسی" پر کھڑا کیا تھا تاکہ اسے دیکھ کے لوگ اس مکان کے سامنے جمع نہ ہو جائین۔

آتشدان کے بائین طرف جو کرسی بچھی ہوئی تھی اس پر مین نے دربو کو بٹھلایا۔ رنگو

اور چیمبی اُس کے دائیں اور بائیں جانب کھڑے ہوئے اس تحقیقات کے نتایج کی نسبت ورکو کو پورا اطمینان اور خاطر جمعی تھی کہ اُس سے اسکا کوئی نقصان نہ ہوگا۔ چونکہ وہ پہلے سے قتل کی ساری علامتیں اچھی طرح سٹا چکا تھا اور اتفاقات واردات میں بڑی دور اندیشیاں اور احتیاطیں عمل میں لایا تھا۔ اس لیئے اُسے یقین کامل تھا کہ کوئی بھی مفید بات اس کمرے میں دریافت نہ ہوسکے گی۔ وقتاً فوقتاً جو حقارت آمیز تبسم اس کے چہرے پر طاری ہوتا تھا جس سے اسکی باچھیں ذرا کھلتی تھیں اس سے اُس کے وہ خیالات معلوم ہوتے تھے جو اُس کے دماغ میں اس وقت اس تحقیقات کے بارے میں آرہے تھے۔

میں نے بیڈیم پرنٹس سے کہا ــــ "تم نے ابھی بیان کیا ہے کہ اس کمرے میں فقط میز کے اطراف خالی جگہہ چھوٹی تھی اور یہی امر سامان اور فرنیچر کی ترتیب سے بھی واضح ہوتا ہے۔ پس اس میز کے دونو جانب اسقدر جگہہ ہے کہ دو آدمی باسانی چل پھر سکتے ہیں"

بیڈیم پرنٹس نے جواب دیا ــــ "ہاں یہی کہا تھا"

میں نے اپنے سکرٹری سے مخاطب ہوکر کہا ــــ "جیساکہ ہم خیال کرتے ہیں اگر واقعی ڈیرآدمی بوڈاسی یہاں پر قتل کیا گیا ہے۔ اور اس کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے ہیں۔ تو اس صورت میں قاتل کو قتل کے پہلے اپنا فرنیچر اُٹھانے کا کبھی خیال پیدا نہ ہوا ہوگا"

ورکو میری باتوں کو بڑے اطمینان خاطر اور طمانیت قلب کے ساتھہ سُن رہا تھا۔ میں نے بدستور اپنی تقریر کا سلسلہ قایم رکھا اور اپنے سیکرٹری سے کہا:۔

"خراب نہیں معلوم ہوگا کہ مقدمات فوجداری میں یہ بہت ہی چھوٹی چھوٹی باتیں اور نہایت ہی ذرا ذرا سے واقعات اور تفصیلی حالات کیسے مفید ہوتی ہیں اور وہ کسطرح ایک تحقیقات کو مکمل کرتے ہیں۔ اب اس مقدمہ میں دیکھو بجز ان خفیف واقعات کے اور کسی چیز سے انکشاف اسرار خفی نہ ہوگا۔ مقتول کے کمرے میں جو مکان نمبر (۹۹) وائن سٹرک ڈوفامین میں ہی ہمیں روزانہ روشنی لگتی تھی"

میرا پہلا جرم

اور گھڑی چلتی ہوئی رکھی گئی تھی۔ یہ وہ واقعات متعلقہ ہین جن سے مقصد یہ تھا کہ واردات جہان تک ممکن ہو ظاہر نہ ہونے پائے، اور اس تدبیر سے مجرم پر کوئی شبہ پیدا نہ ہو۔ مکان نمبر (۲۶) واقع سٹرک "لرٹین" مین اخبار دن کا ایک پلندہ ملا تھا۔ ان مین سے بعض مین "ایوجین" بوچر کے مقدمہ کی تحقیقات درج ہے۔ اور بعض مین برنارڈ اور میری کارٹن چھوکری کے مارے جانیکی کیفیت ہے جو سٹرک سینٹ پلیڈ کے مکان نمبر (۳۷) مین قتل ہوئی تھی۔ ان دونون واردا تون کے مجرم ابتک دریافت نہین ہوئے۔ گو بادی النظر مین یہ چیپے ہوئے کاغذ اور یہ غیر مجلد اوراق بیکار اور فضول معلوم ہوتے ہین مگر جب وہ احتیاط اور ہوشیاری سے جانچے جاتے ہین تو اُن سے بھی ایسے واقعات متعلقہ دریافت ہوتے ہین جو ایک تحقیقات مین بڑی قوی شہادت اور نہایت ہی زوردار ثبوت کے درجہ تک پہنچتے ہین۔ ڈیزاری بوڈاسی کا قاتل "یوجین" بوچر کا متعلد ہے۔ اُس نے بھی اپنے مقتول کو اس بوچر کی طرح ٹکڑے ٹکڑے کرکے پھینکا ہے۔ ایوجین بوچر نے اپنے جرم کا اقرار تو کیا تھا۔ مگر پھانسی کے تختہ پر قدم دھرنے کے وقت اس نے آیندہ مجرمون کو یہ ہدایت کی تھی اور باآواز بلند یہ کہا تھا "اقرار ہرگز نہ کرنا۔" اس ہدایت کے بموجب بوڈاسی کے قاتل نے بھی ہر اک بات کے انکار کا ارادہ دل مین مصمم ٹھہرا لیا ہے۔ مگر اسکا انکار اُسکو کوئی فائدہ نہ دیگا۔ ہم نے اُس بدمعاش کا سراغ لگا لیا ہے جسنے میری کارٹن چھوکری کو قتل کیا ہے اور یہ سراغ اسوقت لگا جبکہ بیعا وسماعت مقدمہ عارض ہونے والی تھی اور قاتل استدا دزمانہ سے فائدہ اٹھانیوالا تھا۔ اب ہم اس شخص کو بھی ڈھونڈ نکالینگے جسنے اُس بوڑھے برنارڈ کا گلا کاٹا ہے۔ الغرض اسی کمرے (جسمین پہلے دربو رہتا تھا) کی وہ چیز جو بوڈاسی کے قاتل کا نام ونشان بتائی گئی واقعہ متعلقہ کہلائیگی۔ اور گو وہ کیسی ہی خفیف کیون نہ ہو مگر تحقیقات مین بہت بڑی مدد پہنچائے گی۔

بعد ازاں میں نے ہاتھ بڑھا کے میز پر سے ایک پانی کی بھری ہوئی بوتل اُٹھالی اور کہا ۔۔۔ اس کمرے میں کھڑکی سے دریچہ تک ایک محسوس ڈھلاؤ نظر آتا ہے ۔ اگر فرض کیا جاوے کہ یہاں ایک آدمی ذبح کیا گیا ہے اور اسکا خون ڈھلاؤ کی طرف بھا ہے تو ضرور یہ بات لازم آتی ہے کہ خون پلنگ کی طرف بہکے گیا ہے اور وہاں ٹھہرا ہوا ہے ۔ اب میں اس بوتل کا پانی اوپر ڈالتا ہوں یہ پانی بھی اسی طرف بہکے جائیگا جدھر خون گیا ہے اور وہیں جاکے مرے گا جہاں کہ وہ مرا ہے ۔ اس مقام پر ہمیں اصلی شہادت دریافت ہوگی پس اس وقت یہ بوتل بھی ایک ایسی چیز ہوگی جس سے واردات کا سراغ لگتا ہے اور مجرم معلوم ہوتا ہے ۔۔۔

اس وقت ڈیلو کی حالت تبدیل ہوئی ۔ اس کو کرسی پر قرار نہ تھا ۔ اور وہ بہت بے چین تھا ۔ اس کی انگلیاں بھنچ گئی تھیں ۔ انگلیاں اینٹھ گئی تھیں ۔ گردن نیچے لٹک پڑی تھی ۔ منہ ٹیڑا پڑ گیا تھا اور چہرے کی رنگت موم کی طرح زرد ہوگئی تھی ۔ اور اس پر سخت اداسی چھائی ہوئی تھی ۔ بڑی دشواری سے اس کے پیٹ میں سانس آتی تھی ۔ اس کی آنکھیں خوف کے مارے پپوٹوں کے باہر نکلی پڑتی تھیں اور وہ دہشت زدہ ہوکر اور گھبرا گھبرا کر اس پانی کی بوتل کو دیکھتا تھا ۔ اب بوتل نے اس کی دلپر اسی طرح کا خوف طاری کیا تھا جیسا کہ دیو اور بھوت کا سر دیکھنے سے انسان پر طاری ہوتا ہے ۔ میں نے اس بوتل کا پانی زمین پر میز کے دونوں جانب آتشدان اور ہیٹ ڈرار کے بیچ میں ڈالا جہاں میں سرخ پانی کی لکیر ہیں مختلف راہوں سے بہنے لگا اور بہت سے متوازی خطوط مل کھاتا ہوا ریگ کے ایک نقطہ پر جاکے ٹھہر گئیں ۔ جب یہ پانی چاروں طرف سے بہکر ایک مقام پر کھڑا ہوگیا ۔ تو اسوقت یہ معلوم ہوا کہ گویا بہت سے پتلے پتلے سانپ رنگ رنگ کے ایک ہی سوراخ میں جاکر چھپے ہیں ۔ جیسا کہ میں نے پہلے سے قیاس کیا تھا یہ سب پانی بینگ کے پیٹ میں

کے پاس ایک جگہ اکٹھا ہو گیا اور پانی کا ڈبہ ابھر گیا۔

بعد ازاں پنسل اس مقام سے اٹھا دیا گیا۔ اور میں نے پانی اسپنج میں جذب کیا۔ میں نے مسٹر روسیل" سنگی فرش ساز سے کہا کہ" اس مقام کی دس اینٹیں جہاں پانی مرا ہے جدا کرو۔ ان کے نیچے اور گرد سوکھا ہوا خون غالباً ملیگا۔"

جب یہ اینٹیں کھودی گئیں تو ان میں خون لگا ہوا پایا گیا۔ جو خون کی دھاریں اس مقام پر ٹھہر کر جمع ہوئی تھیں اُن سے خون کا ذخیرا بھر گیا تھا اور یہ خون آہستہ آہستہ اینٹوں کے سوراخوں اور درزوں میں جذب ہو گیا تھا۔ اس خون کی بڑی مقدار سے جس کے آثار و علامات اسوقت تک موجود تھے ثابت ہوتا تھا کہ مقتولہ لاش اسوقت کاٹ کے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئی تھی جبکہ اس میں جان اور گرمی تھی۔ پھر میں نے اس کمرے کے مختلف مقاموں سے اینٹیں اکھڑا اکھڑا کر نکالیں مگر کوئی غیر معمولی چیز یا خون کا داغ دھبہ اُن کے نیچے نہیں ملا۔ مسٹر ڈسل نے خون آلودہ اینٹوں اور پلاسٹر کو ایک تھیلے میں بند کیا اور میں نے اسپر اپنی مہر لگائی بعد ازاں یہ اینٹیں بسٹرٹری میں بھیجی گئیں تاکہ خون کا امتحان کیا جائے اور اسکے قانونی شہادت مہیا ہو جائے۔

اس بوتل کی دریافت سے ثابت ہوا کہ بوڈاسی کی لاش فرد فرد کاٹنے کی میزوں کے درمیان کھلی ہوئی جگہ پر کاٹی گئی ہے۔ جب میں نے دریچہ کے بائیں حجرے کو جا کے دیکھا جس میں کسیقدر تاریکی تھی اور جو سترہ فٹ کے کمرے کے قریب تھا تو مجھے معلوم ہوا کہ اس کی بائیں دیوار کے نیلے کاغذ کا ایک بہت بڑا حصہ غائب ہے۔ یہ کاغذ اودی رنگ اور قسم کا تھا جسمیں انسان کے گوشت کے ٹکڑے لپٹے ہوئے ملے تھے اور جو ڈارک اسٹیشن پر بحفاظت نمار رکھا ہوا تھا۔ اسوقت مجھ پر ایک غش کی حالت سی طاری تھی جس سے میں کسی کے حواس برجا نہ تھے۔ اس کی جھجھاہٹ دور کرنے کے لئے میں خود اس حجرے کے پاس لایا گیا

اس نے ہاتھ مین ایک جلتی ہوئی بتی دی اور اس سے روشنی دکھانیکے لئے کہا۔ مگر اس کے سارے جسم مین اسقدر لرزہ تھا اور اسکی انگلیان اسقدر بید کی طرح تھرا رہی تھین کہ بتی اس کے ہاتھ سے گری پڑتی تھی۔ اس نے بہت منت وسماجت کے ساتھ نہایت ہی ملگے سے کہا:-

اب آپ زیادہ دریافت نکرین۔ مین گنہگار ہون۔ مین آپسے کہدونگا۔ فقط آپ ہی سے کہونگا مگر یہان نہین۔ براے خدا مجھے اس کمبخت مکان سے جلدی باہر لے چلئے۔ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ اب مین زمین پر گرتا ہون اور میرا دم گھٹا جاتا ہے۔ ہوا! ہوا!"

واقعی یہ آدمی اسوقت ڈگمگا رہا تھا۔ اس نوجوان عورت نے جو اس مکان مین خودکش بہتی شراب گلاس مین بھرکے مجھے دی اور مین نے یہ گلاس دربو کو دے دیا۔

مین نے دربو سے کہا — "پیو اس سے تمہاری حالت درست ہوگی۔ اب ہم ابھی لحظہ مین یہان سے روانہ ہونگے"

دربو نے دبی زبان سے کہا — "نہین نہین۔ اسکو مین نہ پیونگا۔ یہ سُرخ ہے۔ مین تو آپ سے پانی مانگتا ہون۔ پانی! پانی!

مین نے اسکو پانی منگا دیا اور میڈیم بیتہ منٹ سے نیچے جانے اور گاڑی لانے کے لیے کہا۔

دربو نے کہا — "گاڑی منگانے کی ضرورت نہین مین اب اچھا ہون۔ مین دہان تک پیدل جاسکتا ہون جہان گاڑی کھڑی ہے۔ جرم کا اقرار کرنے سے مجھ کو تسکین ہوئی"

جب مین اس قیدی کو روانہ کرنے اور اس مکان سے رخصت ہونے کی تیاری کر رہا تھا تو اسوقت بیوہ پرنٹیٹ نے مجھ سے کہا — "آپ نے ابھی ایک واردات کا ذکر کیا تھا جو ہرویلی مین واقع ہوئی تھی مسٹر دربو کا ایک

گاہک ہی تو وہاں رہا کرتا تھا۔"

ڈربو نے نہایت جلدی سے کہا۔ "مجھے اس سے انکار کب ہے۔ برنارڈ بھی میرا ایک گاہک تھا۔ اور میرے پاس پکڑے سلاتا تھا۔ اس کے داماد وکٹر سیما کے ذریعہ سے اس سے ملاقات ہوئی تھی۔"

میں نے ڈربو سے پوچھا۔ "کیا تمہیں نے اسکی وہ دہری چور ہمیانی سی تھی جس میں وہ اپنا روپیہ اپنے ساتھ رکھا کرتا تھا اور جسکو وہ اپنے کمر سے کسے رہتا تھا۔"

ڈربو۔ نہیں۔ میں نے اس قسم کی کوئی ہمیانی نہیں سی اور میں اسبات سے بالکل ناواقف ہوں۔"

اتنے میں میڈیم پنہم منٹ نے مجھ سے مخاطب ہو کے کہا۔ "مسٹر کمشنر! ہمارے جیسے مکانوں سراؤں ہوٹلوں۔ کلبوں وغیرہ میں لوگ سنتے بہت ہیں مگر جواب بہت ہی کم دیتے ہیں۔ لیکن مجھ پر فرض ہے کہ میں ایک بات کی طرف آپکی توجہ پھیروں۔ میں یہ تو نہیں کہہ سکتی کہ کس کے منہ سے یہ بات نکلی تھی مگر ہاں کسی نے اتنا تو ضرور کہا تھا کہ جب وہ چھوکری سڑک سینٹ پلیڈ پر ماری گئی ہے تو اسوقت وہ ڈربو کے ساتھ تھی۔ بلکہ کسی نے میرے کان میں یہ بھی آہستہ سے کہا تھا کہ ڈربو نے اس کے ساتھ شادی کرنیکے وعدہ پر اس سے روپیہ قرض لیا تھا۔"

ڈیزاری بوداسی کے قاتل نے کہا۔ "یہ بالکل جھوٹ ہے۔ میں میری کارٹن سے واقف ہوں۔ وہ تو ان چھوکریوں میں سے جو میرے ہاں کام کرتی تھیں ایک کے ساتھ اکثر رہا کرتی تھی اور اسکا اتوار کا دن اسی کے پاس ہی گذرتا تھا۔ یہ اس کی دوست چھوکری ہی اب مرگئی ہے۔ نہ میں نے اس سے روپیہ اُدھار لیا اور نہ اس سے کورٹنگ کیا لیکن اگر آپ چاہتے ہیں تو میں اس چھوکری اور برنارڈ دونوں کے مفصل حالات بیان کرونگا۔"

میں نے کہا۔ "خیر دیکھا جائیگا۔ اب میں یہاں سے روانہ ہوتا ہوں۔"

فصل ۱۷

بہاگنی کی کوشش اور جرم کا اقرار

جب مین ورنو کے سابق مسکن سے روانہ ہوا تو مین نے اپنی سکرٹری کو وہین چھوڑا۔ کیونکہ وہ اس مکان کے معائنہ کی رپورٹ لکھہ رہے تھے۔ یہان سے میرے رخصت ہونیکے ایک لحظہ پہلے ورنو اور دونون کانسٹبل رنگو اور جیمی روانہ ہوچکے تھے مکان "پلیسن بوسی" کے کونے پر پہنچے اور وہان سے مڑنے تک مین انہین برابر دیکھتا رہا۔ جب وہ گاڑی بس پہنچے جو "سڑک ڈی بوسی" پر کھڑی تھی تو جیمی نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور بمقتضاے تہذیب وانسانیت پہلے ورنو سے سوار ہونیکے لئے کہا۔ یہ سنتے ہی ورنو فوراً گاڑی کے اندر چلا گیا اور بعوض گاڑی مین بیٹھنے کے جلدی سے اسکا دوسرا دروازہ کھول کر اور سڑک کی دوسری جانب کودکے بڑی تیزی کے ساتھہ بہاگا۔ اس کے دونون محافظون پر ابھی تعجب اور حیرت کی حالت ہی چھائی ہوئی تھی کہ اتنے عرصہ مین وہ اسنے بیس قدم کا فاصلہ پر پہنچ گیا۔ جب مین سڑک ڈی بوسی کے کونے سے مڑا تو اس وقت مجھی ورنو سڑک پر بہاگتا ہوا نظر پڑا۔ وہ اپنی پوری طاقت وقوت کے ساتھہ بڑی تیزی اور سرعت سے بہاگ رہا تھا۔ اور جان بچانے کی امید نے اس کے پر لگا دیے تھے

جب میرے دل نے مجھہ سے یہ کہا کہ ورنو نکل گیا۔ عام سڑکین اس کے لئے کشادہ ہین تو مین اس خیال سے کانپ اٹھا۔ مین دو چھلانگین مار کر فوراً گاڑی کے کوچ بکس پر جا پہنچا اور کوچ مین کے پاس بیٹھہ گیا۔ اس وقت کوچ مین گھوڑے کی باگین اپنے ہاتھہ مین لے چکا تھا اور مفرور کے پیچھے گاڑی دوڑانا ہی چاہتا تھا۔ اس نے گھوڑے کی پیٹھہ پر زور سے ایک چابک مارا اور گھوڑا چراغ پا دل ہو کر اپنے پورے

زور و طاقت سے سرپٹ بھاگا۔ میں زور زور سے چلّا کر یہ کہتا جاتا تھا:
"پکڑو پکڑو۔ چور بھاگا جاتا ہے۔ پکڑو۔ قاتل فرار ہوا جاتا ہے روکو۔ روکو"
کوچبین بھی گھوڑے کو بامکان خود بڑے زور سے ہانک رہا تھا۔ اور
ایک بدمست شرابی کی مانند وہ بھی میری طرح بآواز بلند یہ چلاتا جاتا تھا:
"قاتل! قاتل! اس بدمعاش کو روکو۔ وہ بھاگا جاتا ہے"

جب ہرن کے پیچھے شکاری کتے دوڑائے جاتے ہیں تو وہ اس کو
پکڑنے کے لئے بڑے زور سے اسکا تعاقب کرتے ہیں تو اس ہرن میں بھی ایسا تازہ
زور و قوت آجاتی ہے اور وہ بھی اپنی پوری طاقت سے اپنی جان بچانے کیلئے
بھاگتا ہے۔ یہی کیفیت اس وقت اس مفرور کی تھی۔ معلوم ہوتا تھا کہ ہمارے شور و
غل نے اس کے پر لگا دیئے ہیں۔ اور وہ کمان کے تیر کی طرح اڑتا چلا جاتا ہے۔
ایک لحظہ میں ساری سڑک میں ہل چل مچ گئی اور لوگ چاروں طرف چلاتے ہوئے
دوڑے تعجب اور حیرت کی حالت دور ہوتی ہی رنگو اور چمپی بھی ورکو کے
پیچھے دوڑے تھے۔ مگر ورکو ان دونوں سے بہت تیز بھاگ رہا تھا۔ اس کو
ان سے دور ہوتا جاتا تھا۔ ہمارا گھوڑا اسقدر تیزی سے دوڑ رہا تھا کہ یہ معلوم
ہوتا تھا کہ گویا وہ بہت جلد مفرور کے پاس پہنچ جائیگا اور اس کو گرا دے گا
یا اس سے آگے نکل جائیگا۔ جب ورکو کے کان میں دوڑتے ہوئے گھوڑوں کی ٹاپوں کی
آواز پہنچی تو وہ سڑک ڈرائیور کے جو نصف طے ہو چکی تھی ایک ایسی تنگ گلی میں
مڑا اور غائب ہو گیا جس میں گاڑی نہیں جا سکتی تھی۔ یہ راستہ بندرگاہ کو جاتا تھا
اور اس کا نام "سینٹ ڈ. پوئنٹ نوف" تھا۔

اس وقت میں فوراً دوڑتی ہوئی گاڑی میں سے کود پڑا اور میں نے کوچبین
سے کہا۔ "وارالفرار ماس کو نے میں گاڑی ٹھہراؤ"

اس وحشیانہ دوڑ میں ورکو کے پاؤں سے سڑی سے ٹھوکر کھا گئی اور وہ منہ
کے بل زمین پر گرا۔ مگر اس نے پھر اٹھ کر سڑک کے اس اونچے نیچے ٹکڑے کو تمام لمبا
جس سے ایک مختلف راستوں میں تقسیم ہوتی ہے اور اس سہارے سے وہ ایک

کلی سنکر" بت تراش سے کہدیا تھا کہ وہ میرے سکریٹری کے کمرے میں چھپکر بیٹھ جائیں جہاں سے کہ وہ مجرم کو اچھی طرح سے دیکھ سکتے تھے اور پوشیدہ طور سے اوسے دیکھ لے اس کی ایک ثابت صورت بنالیں ۔ اس تدبیر سے کلی سنکر نے ورنو کے میرے کئی خاکے بنائے ۔

ورنو سے سوال کرنیکے پہلے میں نے رگھو اور رحیمی کو اُن کی اس غفلت سے آگاہ کیا جو اُن سے سرزد ہوئی تھی اور اسکی نسبت میں نے اُن سے مخاطب ہوکر کہی ریمارک کئے ۔ انہوں نے کہا کہ ہم سے اُن بچوں کی طرح اپنے سر نیچے جھکائے جو ذرا سی خطا پر استاد کے سامنے پکڑ کر لائے جاتے ہیں ۔ اور وہ میرے سامنے ذرا بھی آنکھ نہ اٹھا سکے ۔

پھر میں نے ان کے زخم ندامت پر مرہم کا پھایا رکھا اور اُن سے کہا ۔ "دیکھو تم سے ایک بہت بڑا قصور تو سرزد ہوا کہ تم نے اپنے گرفتار کو بھاگ جانے دیا لیکن پھر تم پھر اُسکو پکڑ کر لائے ہو اس لئے تمہارے جرم کا کفارہ ادا ہوگیا اور وہ معاف کر دیا گیا ۔"

میں نے اُنسے کہا ۔ دیکھو ! تم اس کلیہ کو یاد رکھو کہ ہر قیدی اپنی آزادی چاہتا ہے اور ہر دم اسکو اپنے چھوڑانے کی فکر رہتی ہے ۔ اسکی ساری توجہ اور اسکا سارا خیال ہر وقت اسی آزادی کیطرف متوجہ رہتا ہے اور ایک عہدہ دار کی طرف سے جو ذرا سی بھی غفلت عمل میں آتی ہے اُس سے بڑا بُرا نتیجہ پیدا ہوتا ہے ۔ رخصت کے وقت کسی دن میں تمہیں اسبارے میں تحریری ہدایتیں دونگا کہ کسطرح تمہیں ایک قیدی کی حفاظت کرنی چاہئے اور کیسے اُسے بھاگنے سے روکنا چاہئے ۔"

بعد ازاں میں نے ورنو سے مخاطب ہوکر کہا ۔ "کیا تمہارا مزاج اب درست ہے کیا تم اسوقت میرے سوالوں کے جواب دینے کی قابلیت رکھتے ہو ؟ اور کیا اب ہم تم اُن چیزوں کو جانچ سکتے ہیں جو تمہارے گھر سے برآمد ہوئی ہیں ؟"

ورنو نے جواب دیا ۔ "میں ابتک بہت ناتوان ہوں ۔ مگر میں اپنی طبیعت پر زور ڈال کے تمہارے سوالوں کا جواب دونگا ۔ برائے خدا اب اس معاملہ کو زیادہ عرصہ تک ملتوی نہ رکھئے ۔ جو اقرار جرم میں نے تم سے اُس پرانے کمرے میں کیا ہے اسکو کہیں میرا دوسرا [illegible]

اس لئے اس کی درخواست کے موافق میں نے اس صندوق کو کھولا جسمیں وہ چیزیں بند تھیں جو اس کے مکان میں سڑک لمرٹین سے برآمد ہوئی تھیں اور جنہیں میں نے ایک روز پہلے بیان لاکے رکھا تھا۔ میں نے اس کو اس صندوق کی چیزیں دکھائیں کہا۔ "دیکھو ۔۔۔! یہ میری تفتیش کے نتائج ہیں اب ثبوت کے لئے کسی چیز کی کمی نہیں ۔۔۔ بوڈاسی کے اٹالین بانڈ (اٹلی کے بنک کی دستاویزیں) بھی موجود ہیں جنہیں تم نے بڑی چالاکی سے شراب کے پیپے میں چھپایا تھا"

دربو ۔۔۔ "دنیا میں وہ کون ایسا آدمی ہے جس نے تمہیں ان شراب کی پیپوں کی طرف متوجہ کیا ہے؟"

میں نے کہا ۔۔۔ میں ان پیپوں کی نسبت یہ دریافت کر رہا تھا کہ وہ کہاں سے آئے ہیں کہ اس سے تمہارے مکان کے دربان کو بہت تعجب ہوا۔ بعد ازاں میں نے بانڈ (دستاویز) میں سے ڈیڑھ بانڈ نکالا۔ "تم مادی شہادت چاہتے تھے۔ لو اب میں تمہارے سامنے کرتا ہوں کہ تم اس وقت مزدر اس بات کا اقرار کرو گے کہ یہ شہادت کامل ہے اور ضرورت سے بھی زیادہ ہے"

دربو ۔۔۔ ہاں میں جانتا ہوں کہ پوری شہادت موجود ہے اور اس لئے اب میں تمہیں پوری کیفیت اور سب حالات بیان کر دونگا۔ مگر اس شرط سے کہ تم مجھے میری بی بی کو ایک خط لکھنے کی اجازت دو۔ خط بھیجنے کے پہلے میں اسکو تمہیں دکھا دونگا اور تم اسے پڑھ لینا"

میں نے کہا ۔۔۔ "مجھے منظور ہے۔ ابتہ میز پر بیٹھ جاؤ یہاں دوات۔ کاغذ۔ قلم۔ اور لفافہ سب موجود ہے"

چند لفظوں کے بعد دربو نے خط لکھکر مجھے دکھایا اسکی عبارت حسب ذیل تھی۔

"۲۰۔ فروری ۱۸۶۹ء

"ایڈیلیا ۔۔۔ کل سے قوت بیانہ بھی کوچ کر گئی ہے۔ مگر مایوس نہ ہونا چاہئے۔ آئندہ جمعرات کو تمہیں سبھی کیفیت اور اصلی حال معلوم ہو جائے گا۔ اس عرصہ میں

میرا بھلا چاہو
تم کوئی کارروائی نہ کرنا - میری وجہ سے جو روحانی تکلیف اور رنج تمہیں پہنچا ہے
اس سے مجھے معاف فرمانا کسی بات کا نتیجہ جلدی نہ نکالنا چاہئے اور کسی امر کا
ارادہ فوراً دل میں نہ ٹھان لینا چاہئے - ابھی انتظار کرو -
تمہارا محب صادق خاوند
پیری ورلو "

میں نے یہ خط پڑھکے لفافہ میں بند کیا اور برکارے کے ہاتھ مکتوب الیہ کے
پاس بھیجدیا - اس وقت ورلو نے سچے دل سے میرا شکریہ ادا کیا -
میں نے ورلو سے مخاطب ہوکے کہا " میں نے ابتک تمہارا اعتبار کیا - اب تمہاری
باری ہے تم بھی تو میرا کچھ اعتبار کرو اور مجھے یہ تو بتاؤ کہ اصل میں تم کون ہو - کیونکہ
اب تک مجھے تمہارا مفصل حال معلوم نہیں ہوا اور وہ ایک راز مخفی ہے "
ورلو نے بیان کیا — " میرا اصلی نام ورلو نہیں ہے - مگر اس وقت میں آپ کو
اپنا اصلی نام نہ بتاؤنگا - بعد ازاں دیکھا جائیگا - میں غیر منکوحہ والدین کی اولاد ہوں
مگر میں اپنے باپ کو جانتا ہوں - اور میں یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ مجھے ان پر کوئی
ناز و فخر نہیں — میری بی بی اور ہر اک شخص یہی باور کرتا ہے کہ میرے ماں باپ
دونوں میری صغر سنی میں ہی مرگئے تھے اور مجھے یتیمی کی حالت میں چھوڑ گئے تھے
مگر میرے والدین ابتک موجود ہیں - میں کبھی کبھی اپنی ماں سے ملتا ہوں - اور تھوڑی
بہت اسکی خبر گیری اور امداد بھی کرتا ہوں - کیونکہ وہ سن رسیدہ اور مفلس قلاش
ہے - باوجود اس کے کہ میں اسکی اطاعت اور فرمانبرداری میں قاصر ہوں یہ بدقسمت
بڑی عورت میری پرستش کرتی ہے اور مجھے اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتی ہے - کاش
میں بھی اسی طرح اسکو پیار کرتا ! میرا باپ ایک خراب آدمی ہے - جب میں
بہت چھوٹا بچہ تھا تو اس وقت وہ مجھے اکثر مارا پیٹا کرتا تھا - جسقدر میں بڑا ہوتا گیا
اسقدر اسکی مار پیٹ بھی زیادہ ہوتی گئی اور وہ مجھے بڑی بے رحمی سے مارتا تھا -

اور کبھی کبھی سخت غصہ کی حالت مین میرے مُنہ پر گھونسا تان کر اور مجھے دیکھا کر یہ کہتا تھا "ایک دن میرے ہاتھ سے تیری جان جائے گی" مین خیال کرتا ہون کہ شاید آپ اِن خوفناک الفاظ کے پورے معنی نہ سمجھین گے - واقعی میرے باپ کا خیال درست تھا فی الحقیقت مین کسی کام کا لڑکا نہ تھا - اِس خیال سے کہ کہین اُس کے ہاتھ سے نہ مارا جاؤن - مین نے اُسکے قتل کی کوشش کی - مگر اِس مین کوئی شبہ نہین کہ وہ میرے اِس ارادے کو سمجھ گیا اور اِس لیے وہ مجھسے ہوشیار اور خبردار رہنے لگا - مین نے بھی اسکا مکان چھوڑ دیا - کیونکہ میرا دل اُس سے سخت متنفر تھا - اور غصے کے مارے میرا قلب پُھکا جاتا تھا - اب تک بھی مین اُس سے اُتنی ہی سخت نفرت رکھتا ہون بلکہ پہلے سے بھی زیادہ مین اُس سے متنفر ہون - اُسکا سبب یہ ہے کہ اُس نے میری ماں کے ساتھ بہت بُرا سلوک کیا ہے اور اُس کو طرح طرح کے رنج اور تکلیفین دی ہین اور پھر مین میرے ساتھ ظالمانہ اور نہایت بے رحمی کا برتاؤ کیا ہے - شاید وہی میری اِن تمام بدقسمتیون کا باعث ہے"

مین نے پوچھا — "کیا تمہارے باپ کا بھی وہی نام ہے جو تمہارا ہے؟"

وربو — نہین - اسکا اور میرا نام ایک نہین ہے - مین آپسے کہہ چکا ہون کہ مین ولد الزنا ہون - میرے ماں باپ کی شادی نہین ہوئی تھی - اِس لیے میرا باپ کبھی مجھکو اپنا لڑکا تسلیم نہ کریگا فقط اُسکا مجھے اسقدر پہچاننا ہی یہ ثابت کرتا ہے کہ مین اسکی صلب سے نہین ہون"

مین نے کہا "تب تو تمہین اُسکا نام بتا دینا چاہیے - کیونکہ تمہارا اور اسکا نام ایک نہین ہے"

وربو — مین نہین بتا سکتا ہون - کیونکہ تم اسکو جانتے ہو - کسی بڑی تکلیف کے وقت تمکو اُس سے ضرور کوئی کام پڑا ہوگا - مین تمہین اُسکا نام بتاؤنگا

مگر ابھی نہیں "

مین نے پوچھا — " والدین کا مکان چھوڑنے کے بعد پھر تم نے کیسے بسر اوقات کی تھی؟"

ڈربو — " گردش ایام کی سختیان جھیلین - چرخ ناہنجار کے جور و ستم سہے - افلاس کی مصیبتون اور دنیا کی صعوبتون سے لڑ بھڑ کے جان بچائی - اور اتنی عمر کاٹی - دنیا مین یا تو بخت و اتفاق کی مدد سے کامیابی ہوتی ہے یا مکر و فریب سے کام چلتا ہے - قسمت یاورن کہو کہ بخت و اتفاق نے جو خرابی پیدا کر دی تھی اور جس بری حالت مین مجھے ڈالا تھا اس سے مین نے کم و زیادہ عمدہ ذرایع سے نکلنا چاہا اور اپنی حالت کی درستگی کے لئے مین نے بڑی کوشش اور سعی کی - مگر اس مین مجھے کامیابی نہ ہوئی - مین ایک گمنام آدمی تھا مگر نام و نمود کی میرے دل مین بڑی ہی آرزو تھی - مین ایک مفلس قلاش شخص تھا مگر مال و دولت پر ہزار جان سے فریفتہ تھا اور اس کی پرستش کرتا تھا - مجھے یہ خیال تھا کہ شاید رینڈی کے ساتھ شادی ہونے سے میری حالت متوسط درجہ پر پہونچ جائیگی اور ایسی ایک نیک بخت عورت کی صحبت مین رہکر اپنے کام مین سرگرمی سے مشغول رہونگا اور اپنی غلطیون کی تلافی کر دونگا "

مین نے کہا — " یہ کیون نہین کہتے کہ جرایم اور گناہون کا کفارہ ادا کیا "

ڈربو — " جرایم آپ بجا فرماتے ہین - ہان اب تک کبھی کبھی مین اسبات کو بھول جاتا ہون کہ مین ایک مجرم ہون - بہت سے پکے بانی کار بدمعاشون کی طرح مجھے بھی اپنی خانہ آبادی کی بڑی فکر تھی اور مین ایک دیانت دار آدمی کیطرح زندگی بسر کرنا چاہتا تھا - مین بہت سے ایسے بدمعاشون کو جانتا ہون جو اس ارادے مین کامیاب ہوئے ہین - لیکن اگر میرا حال پوچھئے تو مین اسمین ناکام رہا - اگر وہ خود غرض بوڑھا آدمی ڈبزاری مجھے دس ہزار فرانک قرض دیدیتا جو مین نے اس سے مانگے تھے تو مین اسکو کبھی نہ مارتا - مین رینڈی سے کہہ چکا تھا کہ میرے پاس یہ رقم موجود ہے - اس کا یہ روپیہ مجھے دینا تھا - میری شادی اسی شرط پر ہوئی تھی - مین نے ڈبزاری سے

ہر چند اس رقم کو مانگا اور اس کی بڑی منت اور سماجت کی مگر وہ نہ پسیجا۔ برخلاف اس کے وہ میرے اوپر ہنسنے لگا اور میری شادی کی تدبیروں پر قہقہے مارنے لگا اور جو دلیل میں اس کے سامنے پیش کرتا تھا وہ ہنسی دلگی میں اوڑا دیتا تھا۔ خیر بعد ازاں میں نے اسکو جان سے مار ڈالا۔"

میں نے کہا "تم نے اسے اپنے خاص کمرے میں ہلاک کیا ہے؟"

ڈربو "اسی جگہ جیسا تم نے ثابت کیا ہے۔"

میں نے پوچھا "تم بطریق اسے فریب دیکر اپنے گھر لائے تھے؟"

ڈربو "پیر کے دن ۱۴ دسمبر کو جب ہم دونوں عام سے آئے تو ہم دونوں نے مرک (گیری گیری) ہی ہوٹل میں ساتھ ساتھ کھانا کھایا اور بعد ازاں میں نے اس سے کہا کہ میرے مکان پر آج رات کو چائے نوش فرمائی۔ کسی بدگمانی کے بغیر اس نے میری دعوت قبول کی کیونکہ اکثر وہ میرے مکان پر آیا کرتا تھا۔ اور اس موقع پر میں آپ سے یہ بھی کہہ دینا ہوں کہ وہ میری ملاقات کی غرض سے میرے مکان پر نہیں آتا تھا بلکہ اُن چھوکریوں کو لیکر آتا تھا اور اُن سے ملنے کے لئے آیا کرتا تھا جو میرے مکان پر فروری سے ملازمت کیا کرتی تھیں۔ اس رات میں نے اس سے یہ کہا تھا کہ میری منگیتر آج رات کو اپنے ایک عزیز کے ہمراہ میرے گھر آنے والی ہے اُسے اس بات کا زیادہ یقین دلانیکے لئے کہ میرے گھر لوگوں کی دعوت ہوگی میں اس سے اجازت لیکر چند لمحے پہلے اپنے مکان کو روانہ ہوا۔ گھر میں پہونچ کے میں نے کئی موم بتیاں روشن کیں اور کھڑکیوں کے کیواڑ کھول دیئے تاکہ سڑک سے اسے روشنی نظر آئے۔ میں اس کے قتل کا مصمم ارادہ اپنے دل میں ٹھان چکا تھا۔ جب وہ میرے کمرے میں آیا تو میز کے پاس کرسی پر بیٹھتے ہی اس نے مجھ سے مخاطب ہو کے پوچھا۔ "یہاں تو کوئی بھی نہیں۔ تم نے مجھے کیوں دھوکا دیا؟"

میں نے جواب دیا۔ "میری منگیتر اب آتی ہوگی۔" یہ کہہ کر میں چپکے سے اوس کے پیچھے گیا اور آنکھ بچا کے کام کرنے کی میز پر سے چپٹا لوہے کا مکرا اٹھا لیا اور اسے غافل پا کے میں نے نہایت ہی سکون کی حالت میں اس لوہے کو تان کے پورے زور

اس کے سر پر دے مارا اور اوس کے دماغ پر ایک سخت صدمہ پہنچایا۔ اس کاری ضرب کے پڑتے ہی اُسکا سر میز پر جھک گیا اور دونوں ہاتھ بے حس و حرکت لٹکنے لگے۔ یہ دیکھکے مین متعجب ہوا اور اپنی طاقت اور ہنرمندی پر مجھے پورا اطمینان حاصل ہوا۔

بعد ازان مین نے چراغ گل کر دیئے اور کھڑکی کے کواڑ اچھی طرح کھول دیئے۔ اس تاریکی اور سناٹے کے عالم مین مین نے اپنے کان کرسی کی طرف لگائے اور اس تدبیر سے مین نے دریافت کرنا چاہا کہ آیا مقتول مین ابھی کچھ جان باقی ہے یا نہین اور اسکے جسم مین کوئی حرکت موجود ہے یا نہین۔ مگر بجز خون کے ٹپکنے کی آواز کے جو زمین پر اداسی کی طرح ٹپک رہا تھا اور کسی حس و حرکت کی آہٹ میرے کان مین نہ آئی۔ اس ٹپ۔ ٹپ کی اکیسان آواز کے سننے سے میری بوٹی بوٹی کانپ اُٹھی۔ مگر مین اس آواز کو بڑی توجہ سے سنتا رہا۔ بعد ازان دفعتاً میرے کان مین ایک ٹھنڈی سانس کی آواز آئی اور آہ کی خفیف آواز سنائی دی۔ اور کچھ کرسی بھی چٹکتی ہوئی معلوم ہوئی۔ مین نے اپنے دل سے کہا کہ بیشک ابھی جان باقی ہے۔ وہ حرکت کرتا ہے۔ ابھی مرا نہین۔ شاید وہ بچ اٹھے تو اسوقت کیا ہوگا۔ یہ خیالات میرے دماغ مین آتے ہی میرا دل مضبوط ہوگیا اور میرے حواس بر جا ہوگئے۔ پھر مین نے ایک چھوٹی سی لمپ جلائی اور اس کی روشنی مین دیکھا کہ اسکا جسم سمٹ کر ایک طرف ہوگیا ہے اور اس مین ابھی تک جان باقی ہے۔ واقعی اس مین اسقدر طاقت نہ تھی کہ وہ زبان سے کوئی بات کہتا یا اس کی آواز کسی کو سنائی دیتی۔ مگر وہ نزاع کی حالت مین بڑی سختی اور کرب کے ساتھ دم توڑ رہا تھا۔ مین نے اُسکا اس مصیبت اور کرب مین دیر تک رکھنا پسند نہ کیا اس لئے مین استرا نکال کے اور اُسے اپنے ہاتھ مین لیکر پیچھے کیطرف سے اپنے نیم جان دوست کے قریب آیا اور اپنا ہاتھ اس کی ٹھوڑی کے نیچے لگایا۔ اور سر کو اونچا کرکے پیچھے کیطرف چھوڑ دیا۔ میرے ہاتھ کے

سہارے سے ڈیزاری کی گردن سیدھی ہوکر عقب کیطرف ڈھل گئی۔ لب کی روشنی اُس کے خون آلودہ چہرے پر پورے طور سے پڑ رہی تھی۔ اُس کی گول گول آنکھوں مین اس وقت تک جان باقی تھی۔ کیونکہ بہتیری دیر تک یہ آنکھین اُس استرے پر گڑی رہین اور اسکو بڑی حسرت اور یاس کے ساتھ تکتی رہین جسکو مین اپنے ہاتھہ مین اسکی گردن کے اوپر لئے کھڑا تھا۔ پھر اِن آنکھون پر دفعتاً ایسی ایک خوف اور ہراس کی حالت طاری ہوئی جسکے دیکھنے سے میرا دل دہلنے لگا۔ اب ضرور ہوا کہ یہہ حالت بھی بہت جلد دور کر دیجائے۔ مین نے حجام کی طرح جو ٹہنڈ ہی کے نیچے کے بال مونڈنے کے وقت حلق پر استرا رکہتا ہے۔ ڈیزاری کی گردن کے منکے پر استرے کا پہل رکہہ کے خوب زور سے دبایا اور اسقدر قوت کے ساتھ اُسے بائین طرف سے دائین جانب کھینچا کہ استرا گوشت مین سے بالکل باہر نکل آیا اور بیجان سر کرسی کے پیچہے دہڑ سے گرا اور استرا پہیرنے سے گردن کی شریانین اور حلق کٹ گیا تھا۔ اس بُریدہ حلق سے جتنے میرے قوی ہاتھہ نے ایک ہی استرے کی ضرب سے کاٹ ڈالا تھا دم نکلی اور خون کے فوارے چھوٹنے لگے۔ اور کہنہ خون کی چیپٹین اُوڑ کر شکر کی رکابی مین پڑین جو میز پر کہلی ہوئی رکہی تھی۔

بعد ازان لاش کو مین نے کرسی پر سے بڑی آہستگی کے ساتھہ زمین پر گرا دیا۔ اسوقت اس خوف سے کہ مبادا کوئی کوارٹرون کی ڈراڑون اور ململ کے پردے مین سے نہ دیکھہ لے مین نے ایک دبیز کمل کا پردہ کھڑکی مین ڈال دیا۔ جلدی اور گھبراہٹ مین مین نے کھڑکی کے کواڑ بھیڑ دیئے تھے مگر انکا بند کرنا بھول گیا تھا اب مین ڈیزاری کی لاش پاس آیا اور ایک لحظہ تک اُس کو جانچتا رہا۔ مین نے دیکھا کہ موت اپنا کام پورا کر چکی تھی۔ اس غرض سے کہ میرے کپڑے خون آلودہ نہ ہون مین نے انہین اتار ڈالا اور صرف پاجاما اور پاسے تابے پہنے رہا بعد

ازاں مین نے مُنہ دھونے کا طشت اور اسپنج لیکے اس تمام خون کو صاف کیا جو زمین پر ہر طرف پڑا تھا اور خون آلودہ شکر انگیٹھی مین ڈالدی - پھر مین نے لاش ایک تختے پر اُٹھا کر رکھی اور اوپر کے دھڑ کے کپڑے استرے سے کاٹ کاٹ کر علحدہ کئے - گھٹنوں کے کسیقدر اوپر تک مین نے پاجامہ کاٹکر الگ کر دیا اور نیچے کے پائنچے ٹانگون کے اوپر لوٹ دئے یہ وہی دونون ٹانگین تھین جن سے تحقیقات شروع ہوئی ہے اور جنہون نے میری گرفتاری مین رہبری کی - مین نے ان ٹانگونکو ایک قصاب کی چھری سے کاٹ کر رانون سے جدا کیا - یہ وہی چھری ہے جو آپ میرے گھر سے لائے ہین - مین نے انہین اُس طرح نہین کاٹا جسطرح کہ ایک قصاب گوشت کا لوتھڑا چھری سے کاٹتا ہے - مین تو چھری کی دھار گوشت پر رکھکے اُسکی پیٹھ اس آہنی لوٹے (رابن) سے ٹھوکتا تھا جو اسوقت آپکے روبرو موجود ہے - اس سے ذرہ سی بھی آواز نہ نکلتی تھی -

"جب ٹانگین رانون سے جُدا ہو چکین تو مین نے انہین اس صندوق مین رکھدیا جو چھوٹے سے پاخانے مین رکھا رہتا تھا - افسوس وہ ٹانگین کسقدر بھاری تھین - گوڈیرا ری ایک پستہ قد آدمی تھا اور اس وقت اُسکی ٹانگین بھی کاٹ کے الگ رکھ دی گئین تھین - مگر اسپر بھی وہ مجھے ایک بڑا قوی ہیکل آدمی معلوم ہوتا تھا - بعد ازاں مین نے دھڑ کاٹنا شروع کیا - گو اُس کا سر دھڑ سے آدھا جدا ہو چکا تھا مگر اب تک بھی دھڑ کو ذرہ سی حرکت بیجانے سے وہ ہلنے لگتا تھا اور دائین بائین جھولتا تھا اور اپنے خون کے قطرات نکل کر میرے مُنہ پر پڑتے تھے -

"اس وقت بڑا خوفناک سماں بندھا ہوا تھا اور اس سر پر نظر

کی سخت دہشت معلوم ہوتی تھی۔ اس لئے مین نے اُسے بالکل تن سے جدا کر دیا۔ اور جب مین اُسے دونون ہاتھون سے پکڑے ہوئے تھا تو اُس وقت مین نے اسکو ذرہ دیر غور دیکھا۔ اب تک اس خوفناک سر کی تصویر میری آنکھون کے روبرو پھر رہی ہے اور مین اُسکی اُس دہشت ناک حالت کو کبھی نہ بھولونگا۔ اوہ! کیا ہی ہولناک بھیانک چہرہ تھا! جب مین اسکو بغور دیکھ چکا تو مین نے اوسے طشت مین مُنہہ کے بل رکھدیا تاکہ میری نظر بار دیگر اس دہشت ناک چہرہ پر نہ پڑے۔

"بعد ازان مین نے ہاتھ کاٹے۔ اور دھڑ کا سارا پوست جُدا کیا۔ مجھے یہ خیال تھا کہ جب جسم کی کھال دور کر دیجائیگی اور گوشت پانی مین کچھ دنون تک رہیگا تو وہ جانور کا گوشت معلوم ہوگا اور یقین اُسے لوگ کسی حیوان کا گوشت خیال کرینگے۔ اور واقعی وہ قصاب کی دکان کا گوشت معلوم ہوتا تھا۔ پھر مین نے پیرے سے پیٹ چاک کیا اور اس سے اسکا دستہ ٹوٹ گیا اور آنتون۔ جگر۔ پھیپھڑون اور دل کو نکالا اور انہین بھی اس پاخانے مین لے جاکے رکھا جو میرے کمرے کے دروازہ پاس تھا۔ مین نے اس غرض سے اُس کے جسم کے بہت چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کئے کہ اس تدبیر سے بآسانی اسکو پھینک سکونگا۔ اس قیمہ کو بھی مین نے اسی صندوق مین رکھدیا جسمین ٹانگین بند تھین۔ چونکہ اس مکان کا کوئی دربان نہ تھا اس لئے مجھے پانی کے نل سے جو سیڑھیون کے پاس لگا ہوا تھا کمرے کا فرش دھونیکے لیئے روک ٹوک کے بغیر بے انتہا پانی لانیکا موقع حاصل تھا۔ اور وہان کوئی ایسا شخص بھی نہ تھا جو مجھے اسقدر پانی لانیسے روکتا۔ انسان کے بدن مین بھی

فہ کسقدر خون ہوتا ہے ! مین دل مین کہتا تھا کہ یہہ خون کب دور ہوگا - اُو!
وہ جاڑون کی رات بھی کسقدر خوفناک تھی اور کیسی سختی سے کٹی تھی - گویا میرا
سارا جسم پسینے مین ڈوبا ہوا تھا اس پر بھی مین جاڑے کے مارے کانپ
رہا تھا - میری تھکی ہوئی انگلیان زیادہ کام نہین دیتی تہین اور قینچی کو نہ پکڑ سکتی
تہین جس سے مین اپنے دوست کا رگ وریشہ کاٹ رہا تھا"
مین نے پوچھا — "تم نے ڈیزاری کے کپڑے کیا کئے تھے ؟"
ربو — "مین نے ڈیزاری کے کپڑے - اپنے کپڑے - کرسی اور تختہ سب چیزین جو
خون مین آلودہ تہین انگیٹھی مین رکھہ کے جلا دین - مین اس رات کو اور زیادہ حیرت
کی بھری رات کو اپنے کمرے کے باہر نگیا اور یہان سے ذرہ بھی جنبش نہ کی - مگر
بعد ازان میری شب مین ان گوشت کی ٹکڑون کو اپنے کمرے سے باہر لے گیا اور
انہین جا بجا مقامون پر منتشر طور سے پھینک دیا - اب فقط ہڈیان پھینکنی باقی تہین
اور اس خوف سے کہ مبادا پہچانی جائین مین نے انہین سڑک پر لٹی والے کنوئین
مین ڈالنے کو مصمم ارادہ دل مین ٹھہرایا - اس سے پہلے مین ایک گوئی نامے چوکیدار
کے پاس دہان آیا جایا کرتا تھا اور اس مکان کے کنوئین سے بھی واقف تھا - اور
نیز مین اس مکان مین پوشیدہ طور سے داخل ہونیکے طریقہ کو بھی جانتا تھا - الغرض
ان دونون ٹانگون کو مین نے ایک معمولی پارسل مین باندھا جسمین مین سلے ہوئے کپڑے
باندھ کر لیجایا کرتا تھا اور اُسپر مین نے ریلوے کا ایک لیبل لگایا تاکہ اگر کوئی اگر مجھے
پکڑے اور اس پارسل کو دریافت کرنا چاہے تو مین اسکو یہ ثابت کر سکون کہ مین
سفر سے چلا آتا ہون - اس طرح اس پارسل کو ہوشیاری تمام باندھ کر اور اُسے
باحتیاط بغل مین دبا کے دسمبر کی اکیسوین شب کو ایک بجے کے وقت مین اپنے
مکان سے روانہ ہوا - اس خیال سے کہ شاید کوئی شخص راستہ مین مجھے ملے اور
کچھہ پوچھے تو مین اسکو اسکا یقین دلا دون کہ مین ایک مسافر ہون جو دیر سے منزل

مقصود پر پہنچا ہوں اور دیگر مزید احتیاط کی وجہ سے میں نے اپنے شانوں پر ایک کمبل ڈال لیا تھا۔ اور ہاتھ میں ایک ٹوکری لٹکائی تھی جسمیں مقام لگڑی کی مختلف چیزیں تھیں جو میرے پاس ایک یا دو دن پہلے آئی تھیں۔ میں بہت تردد اور پریشان خاطری کے ساتھ چلا جاتا تھا کہ اتنے میں ناگہان رنگرو اور چیمی کانسٹبلوں نے دوڑ کر میری راہ روک لی اور میری فوزدی بوسی محلہ میں مجھے گھیر کر کھڑے ہو گئے۔ میں اُن کے فرائض منصبی اور نیز پولس کی معمولی روند اور گشت کے اوقات سے بخوبی واقف تھا۔ اس لیئے مجھکو یقین تھا کہ رات کے فلاں وقت کوتوالی کا کوئی جوان راہ میں نہ ملیگا۔ مگر برخلاف میری اس امید کے جب ان دو جوانوں سے میرا سامنا ہوا اور اُنسے آنکھیں چار ہوئیں۔ تو اُس وقت میں ششدر رہ گیا اور انہیں دیکھکر سکتہ کا عالم مجھ پر چھا گیا۔ میری ساری عمر میں اسقدر خوف اور ڈر کبھی میرے اوپر طاری نہ ہوا تھا اور مجھے اس حالت کا تجربہ ہرگز نہ تھا۔ مگر خوش قسمتی سے میں نے اپنا دل سنبھالا اور حواس برجا کیئے اور انہیں دھوکا دیکر پھر اپنی راہ لی۔

"پہلے پہل جب میں آپسے یہاں ملنے آیا تھا تو اُسی وقت میں نے اِن دونوں کانسٹبلوں کو پہچان لیا تھا۔ آپ کا یہ قیاس بہت ہی درست ہے کہ میں لُنسی پہنچا چاہتا تھا اور اُن کی راہ کترا کر نکل جاتا تھا تاکہ اُنسے مٹ بھیڑ نہ ہو جائے۔ یہ فوزدی بوسی محلہ میں اِن کانسٹبلوں کے ملنے سے میں بہت گھبرایا تھا اور جب میں سڑک پر لُنسی کی طرف جا رہا تھا تو اس وقت میں نے اپنے دل میں یہ کہا تھا۔ اب مجھے اپنی تجویز بدل دینی چاہیئے اور اِن ٹانگوں کو دریا سین میں پہنچ دینا چاہیئے"۔ جب میں سڑک پر لُنسی پر پہنچا۔ تب بھی یہی بھی پس و پیش تھا۔ اور صدہا طرح کے خوف و خطر دل میں آتے رہتے تھے

میری بڑی طبیعت مجھ پر غالب آئی اور اُسنے مجھے آگے دھکیلا۔ میں نہایت ہی آہستہ سے اس چھوکری کے مکان میں داخل ہوا جو پہلے میرے پاس سلائی کا کام کیا کرتی تھی۔ اور جب میں اس کے صحن میں پہنچا تو میں نے بڑی خبرداری سے پہلے یہ دیکھ بھال لیا کہ کہیں کسی کھڑکی میں چراغ تو نہیں جلتا ہے۔ بعد ازاں میں نے کنوئیں کے دہانیکا تختہ علحدہ کیا اور اپنی غمناک پارسل کو تار میں لپیٹ کر آہستہ سے کنوئیں میں چھوڑ دیا۔ کنوئیں میں گرتے ہی اس پارسل کا تار تبدریج کھلنے لگا اور وہ بلا کسی آواز بلند پیدا کرنے یا پانی میں گرنے کے دھماکے بغیر کنوئیں میں گر کر غائب ہو گئی۔ میں نے پھر اپنے چاروں طرف نظر ڈال کے یہ یقین کر لیا کہ مجھے کوئی دیکھتا تو نہیں ہے۔ اس اطمینان کے بعد میں پھر سڑک پر واپس آیا۔ اور چونکہ مجھے یقین کامل تھا کہ وہی دونوں کانسٹیبل اب مجھے نہ ملینگے اس لیے میری فورڈی بوسی محلہ کے راستے سے میں سڑک نمبر ۱۳ کو واپس آیا۔ جب میں اپنے کمرے میں پھر داخل ہوا تو میں نے اپنی صورت آئینہ میں دیکھی اور اپنے چہرے کی زرد رنگت دیکھ کر میں گھبرا گیا۔ کانسٹیبلوں سے مٹ بھیڑ ہونیکے باعث میرا خون خوف کے مارے رگوں میں جم گیا تھا اور کاٹنے سے لہو نہیں نکل سکتا تھا۔ اس وقت بھی اسی وقت کی طرح جبکہ میں نے ڈیزاری کے جسم کے ٹکڑے کئے تھے سردی کے مارے میرے ساری بدن میں تھرتھری پڑی تھی مگر باوجود اس کے میں پسینے میں نہایا ہوا تھا۔ لیکن ڈیزاری کے دس ہزار فرانک کے خیال نے اور نیز اپنی گرفتاری کے ہاتھ لگنے کی امید نے پھر میرے دل کو مضبوط کر دیا اور مجھ میں پھر حوصلہ اور نئی جرات پیدا کی۔ پھر میں بچھونے پر جا کے لیٹ رہا اور

اتنے میں دنیا لوں سے درمیان آنکھ لگ گئی ۔ مسٹر کمشنر! یہ میری جرم کی پوری کیفیت اور میری واردات کی اصلی حقیقت تھی جو میں نے آپ سے بیان کی ہے"

میں نے پوچھا "مگر یہ تو بتاؤ کہ سر کیا ہوا؟ اسکا حال تو تم نے مجھ سے بیان ہی نہیں کیا ہے"

وربو "سر تو ابتک محفوظ ہے ۔ لیکن اگر میں تمہیں یہ سر بتا بھی دوں تب بھی تم غالباً اسکو نہ پا سکوگے ۔ اگر میں ٹانگوں کے ساتھ بھی یہی سلوک کرتا جو سر کے ساتھ کیا تو اس وقت میں باطمینان تمام گھر میں اپنی بی بی کے پاس بیٹھا ہوتا"

میں نے پوچھا "کہو کہو ۔ تم نے سر کیا کیا؟"

وربو "چونکہ سر لاش کا ایک ایسا جز ہے جس سے بڑی آسانی کے ساتھ مقتول کی شناخت ہو سکتی ہے ۔ اس لیے میں نے مقتول کے منہ اور کان کی جلد سے میں سیبہ نہیں بنایا ۔ اور رات کے دو بجے میں نے اسے دریائے نیمن کی ایک چھوٹی سی نہر میں پھینکوا دیا ۔ آپ یقین جانئے کہ اب کبھی وہ سر پانی کی سطح پر نہ ابھریگا ۔ میں نے سیبہ اوس جست کے سانچے کے ذریعہ سے پگھلا کے ڈالا تھا جو اسوقت اپکے قبضہ میں موجود ہے ۔ اور جسے میرا ایک خریدار پرسے مکان پر بھول کر چھوڑ گیا تھا"

میں نے کہا ۔ "یہ خریدار بھی غالباً کوئی مجرم ہوگا"

وربو "آپ جو چاہیں سو خیال کریں"

میں نے کہا "تو مدد معاون ہوگا"

وربو "نہیں نہیں ۔ میں نے خود ہی ڈیزاری کے قتل کی تجویز

سوچی ہی اور اس کے موافق اس جرم کا ارتکاب کیا تھا"

میں نے پوچھا — "کیا تمہارے مقتول کا قتل اہم ضروری تھا؟"

ویلیو — "ہاں۔ کیونکہ مجھے دس ہزار فرانک کی بہت بڑی ضرورت تھی اور ڈیزاری کے پاس اتفاقاً یہ رقم موجود تھی"

میں نے کہا — "تم اس رقم کو چھوڑ سکتے تھے۔ گو یہ حرکت بھی بری تھی مگر قتل تو واقع نہ ہوتا"

ویلیو — "اسکا کوئی مذاق نہ تھا۔ لیکن اگر اسکا خزانہ چوری جاتا اور اسکی کوئی دوسرا شخص چوراتا۔ تو وہ ہمیشہ میری ہی طرف بدگمانی کرتا۔ اور مجھ ہی کو اسکا چور خیال کرتا"

میں نے کہا — "بمشکل تمہاری تیس برس کی عمر ہوگی اور اتنی عمر میں تم نے اسقدر خوفناک جرایم کا ارتکاب کیا"

ویلیو — "سچ ہے۔ میں لوگوں میں ہر طرح سے اپنی وقعت جمانا چاہتا تھا۔ اور میں نے اپنے دلمیں یہ مصمم ارادہ کر لیا تھا کہ جس طرح سے ممکن ہوگا میں دنیا میں امیرانہ زندگی بسر کرونگا۔ اس غایت سے میں نے دنیا کے ساتھ ایک بڑا جوا کھیلا اور اپنے سر کی بازی بدی اور اسکو داؤں پر رکھدیا۔ میں نے اس کھیل کی جیتنے کے لیئے بڑی بڑی کوششیں کیں مگر باوجود اس سب تگ و دو کے بھی میں بازی ہارا اور اس دفعہ تو میری قسمت ہی ہار رہی"

میں نے کہا — "جو کوششیں تم بیان کرتے ہو وہ تو بڑی ہی خوفناک تھیں۔ اور تمہارا ارادہ بڑا ہی وحشت ناک اور سخت خوفناک تھا۔ تمہیں انسان سے نہایت ہی سخت نفرت ہے اور تم نے اپنے بنی نوع انسان کو بڑی

بزدلی سے مارا ہے۔ وہ چھوکری "میری کارٹن" سڑک سینٹ پلیڈ کی رہنے والی اور وہ زمیندار برنارڈ یہ دونوں ہی تمہارے ظلم وستم کے کشتے ہیں"

ورلو ــــ لیکن ان دونوں آخر الذکر اشخاص کی نسبت بعد ازاں کہنے لگا۔ ایگزامننگ مجسٹریٹ سے انکا تذکرہ ہوگا۔ آپکو اس وقت ان مقدموں کی نسبت دریافت کرنیکا کوئی اقتدار حاصل نہیں ہے"

مین نے کہا ــــ "یہ تمہاری غلط فہمی ہے۔ ڈکٹر سبا کے جو کاغذات تمہارے مکان سے برآمد ہوئے ہیں اس سے مجھے ان مقدمات کی نسبت سوال کرنیکا حق حاصل ہے تمہیں ضرور یہ کاغذات برنارڈ کے ذریعہ سے ہاتھ لگے ہونگے جو تمہارے بیگ سے برآمد ہوئے ہیں"

ورلو ــــ میرا بیگ! میرا بیگ! اے کاش مین کہیں جلدی بھاگ جاتا۔ اور شادی نہ کرتا۔ یہ کمبخت شادی ہی میری تباہ حالی بربادی کا باعث ہوئی ہے۔ افسوس جب مجھے یہ معلوم ہوچکا تھا کہ آپ انیٹو کا اور گلوریا کے ذریعہ سے میری حرکات اور افعال کی خبر رکھتے ہیں تو اس وقت مین کیون نہ چپکے کہیں بھاگ گیا! میری بی بی مجھے نہیں چاہتی ہے۔ اس لئے میرے جانیکا اسکو کوئی قلق نہ ہوتا۔ جب مین نے معاملہ بگڑتے دیکھا تھا تو مین اس ملک ہی کو چھوڑ کر کیون نہ چلا گیا اور اس خوفناک طوفان کو اٹھتے ہوئے دیکھ کے کیون اس سے اپنی جان بچا کر نہ نکل گیا۔ مین نے بہت زیادہ عرصہ تک انتظار کیا۔ مجھے تو یہ چاہئے تھا کہ اس وقت مین نیو پارک مین اپنی پہلی بی بی کے پاس بیٹھا ہوتا۔ کیونکہ مین اسوقت آپسے کہتا ہون کہ میری دو بیبیان ہین۔

مین نے پوچھا ــــ "تمہاری پہلی جورو کیا ہوئی؟"

ورلو ــــ "وہ غیر ملکی چوروں کے ساتھ گرفتار ہوئی تھی جن سے وہ تعلق رکھتی تھی

اور یہاں بھی میں قید سے چھوٹی ہے۔ "ایلن بال" رہ یہ میری بیلی بی کا نام ہے)
ایک بنی کارگر ہ کٹ عورت ہے"

میں نے لکھا۔ "تم خوب اُن چوروں اور نقب زنوں کے گروہ سے واقف ہو گے
جن کے پاس بعض خاص قسم کے آلات نقب زنی نکلے ہیں جو کبھی دوسرے ملک میں تیار
ہوئے ہیں۔ کیا یہ خاص وضع اور شکل کا ہتوڑا جسکے ذریعہ سے تم نے ڈینزاری کے
اعضا جُدا کئے تھے۔ ان چوروں کے پاس سے ہاتھ نہیں لگا تھا۔"

وریلو۔ "ہاں یہ ہتوڑا مجھے اُن کے سردار نے نذر دیا تھا۔ اور میں آپ سے یہ
بھی کہتا ہوں کہ اُس نے یہ آلہ مجھے میری شادی میں سلامی کرائی کی رسم میں دیا تھا کیونکہ
"ایلن بال" اُس کی لڑکی تھی۔ جب میں اُس کے باپ کے پاس آیا جایا کرتا تھا تو اُس
وقت مجھے اُس چھوکری سے ملاقات اور محبت کا موقع ملا تھا۔ اور بہ نسبت اُس کی
عمدہ باتوں کے میں اُسکی بُری عادتوں اور خراب کاموں پر فریفتہ ہوا تھا۔ اور وہ فقط
شادی ہی کے ذریعہ سے میرے ہاتھ آسکتی تھی۔"

میں نے پوچھا۔ "جب تم اُسے چاہتے تھے تو پھر کیوں تم نے اُسکو چھوڑ دیا تھا۔"

وریلو۔ "اس لئے کہ اُسکی ساری عمر قید خانوں میں گذری تھی وہ اپنے مختلف
[illegible] رکھتی تھی۔ مجھے یہ خوف تھا کہ میں بھی کسیدن اُسکی ساتھ نہ دھرا جاؤں یا وہ خود
[illegible] میں نہ ڈلوا دے۔ مجھکو تنہائی سے نفرت تھی۔ جب وہ اس دفعہ قید
ہوئی تو اس وقت مجھے نکاح ثانی کا کمبخت خیال پیدا ہوا۔"

میں نے کہا۔ "۱۴۔ فروری کو میں نے تم سے پہلے پہل ملاقات کی تھی اور اُس
میں نے تمہارے چال چلن کی دریافت شروع کی تھی۔ میں تمہارے تمام حرکات
[illegible] اور [illegible] مگر مجھے تمہاری کوئی بھی حرکت اور ایک بھی تمہارا [illegible]

میرا پہلا جرم

فعل دریافت نہ ہوا۔ تم نے خود ابھی اپنی زبان سے اقرار کیا ہے کہ "میں نے اس لئے ڈیزارٹی کو قتل کیا تھا کہ مینڈی سے میری شادی ہو" مگر اس پر بھی یہ تمہاری اندھی خواہش پوری نہ ہوئی اور تمہاری خوفناک ہوس نہ نکلی کیونکہ تم اپنی دوسری بی بی کو بھی دل سے نہیں چاہتے۔ برخلاف اس کے تم ایک غیر ملکی چور بدمعاش اور مجرم عورت کے ساتھ محبت رکھتے ہو اور اُسے دل و جان سے چاہتے ہو"

وربو ــــ "یہ سچ ہے مجھے اپنی دوسری بی بی ریڈلا کی صداقت اور راستی سے بڑا خوف معلوم ہوتا ہے اور مجھے بھی افسوس ہے کہ میں نے اپنی ہی سستی و کاہلی سے اپنے آپ کو گرفتار کرا دیا"

میں نے پوچھا ــــ "اور ایلن کون ہے جو تمہیں انگلستان سے خط لکھا کرتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی تم سے کوئی تعلق رکھتی ہے"

وربو ــــ "وہ تو مجھ پر مرتی ہے وہ ایک لائق دیہاتی پیرس والے درزی کی منکوحہ عورت ہے اور میری پرائیوں سے بالکل ناواقف ہے۔ اسکو میرے اس افسوسناک مقدمہ میں پھانسنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس سے تو وہ اپنے خاوند کی نظروں سے گر جائیگی"

میں نے پوچھا ــــ "کیا تمہیں اس سے ملے ہوئے ہوئے کچھ دن گذرے ہیں"

وربو ــــ "ہاں ڈیزارٹی کے مرنیکے تھوڑی ہی دنوں بعد وہ پیرس میں آئی تھی وہ اُس شخص سے بخوبی واقف ہے اُسی نے مجھے ڈیزارٹی کے لئے وہ چاقو دیا تھا جسکو تم نے میرے پاس سے برآمد کیا ہے"

میں نے کہا ــــ "اس امر کی نسبت اسکی شہادت یعنی بہت ضروری ہے"

وریو — "برائے خدا ایسا نکیجئے۔ اسمین کوئی شک نہین کہ آپ ان لوگون مین سے ایک نیک طبیعت اور باخلاق شخص ہین جنہین مصیبت زدہ اور آفت رسیدہ اشخاص سے سابقہ پڑتا ہے۔ خدا کے لئے اس نوجوان عورت کو تباہ و برباد نہ کیجئے۔ مین آپسے قسم کھا کر کہتا ہون کہ وہ میرے مقدمہ سے کوئی سروکار نہین رکھتی ہے۔"

مین نے کہا — "مین تمہاری بات بالکل باور کرتا ہون اور مجھے تمہارے کہنے کا یقین ہے۔ مگر جب اسکی شادی ہوگئی تھی تو اس کے بعد اسکو تمہاری اور ڈیزاری کی ملاقات ترک کرنا لازم تھا۔ اگر مین اسکو طلب کرتا نچاہون اور اسکا اظہار لینا پسند نکردن تب بھی یہ بات ممکن نہین اور اب اسکا موقع ہاتھ سے جاتا رہا کہ مین اس کارروائی سے باز رہون۔ اب اس درخواست کا منظور کرنا میرے احاطہ امکان سے خارج ہے سچا پتا نام اسنے کیمیا ٹی سے ڈیزاری کے کمرے کے دروازہ پر لکھا تھا وہ سرکاری رپورٹ مین اسوقت درج ہوا تھا جب مین نے مقتول کے کمرہ کا معاینہ کیا تھا۔ شرقی ریلوے کے وہ ٹکیٹ جن پر لنگری کا نام لکھا ہوا ہے اور جنہین تم نے اس بنڈل پر چسپان کیا تھا جس مین مقتول کی ٹانگین بندھی تھین۔ تحقیقات کے کاغذات کے ساتھ شریک ہین۔"

وریو — "مین یہ معاملہ مجسٹریٹ کو سمجھا دونگا۔ مجھے امید ہے کہ وہ ان چند ملکی خدمات کا لحاظ کرینگے جو مین گورنمنٹ کے لئے بجالایا تھا اور اپین کی نسبت جو میری درخواست ہے اسپر غور فرمائینگے علاوہ ازین میری رائے تو یہ ہے کہ پولس کے صدر کمشنر میرے ممنون و مشکور رہین اور وہ میرے لئے کبھی پریشانی تجویز نہ کرینگے۔"

مین نے کہا — "تم دھوکے مین پڑے ہو اور یہ سب تمہاری خام خیالیان ہین۔"

دربو — "ادھر آئیے۔ ذرا میری صورت کو تو ملاحظہ فرمائیے۔ کیا میری صورت پھانسی کے تختے پر چڑھنے کے لایق ہے؟ نہیں نہیں میرا سر کبھی جلاد کی تلوار کے نذر نہ ہوگا"

مین نے کہا — "اسکی نسبت مین کچھ نہین کہہ سکتا۔ تمہاری جان جج کے ہاتھ مین ہے"

دربو — "خیر دیکھا جائے گا"

مین نے کہا — "اب تم اپنے جرم کی مفصل کیفیت اور کچھ بیان کرو۔ کیا تم ہی "اڈو وفائن" محلہ مین جاکی مقتول کے کمرے مین چراغ جلایا کرتے تھے اور اسکی گھڑی مین کنجی دیتے تھے؟"

دربو — "ہان۔ اس مکان کے چھوٹے سے صحن کے مخالف اور ڈینزاری کے کمرے کی کھڑکیون کے سامنے ایک اور کمرا ہے۔ اسمین دو نوجوان عورتین رہتی ہین۔ وہ اپنے کمرے کے ہر مقام سے ڈینزاری کے کمرے مین کی روشنی اور اس کی کھڑکی کا پنڈولم چلتے ہوئے دیکھ سکتی ہین۔ مین نے اسدن سے اس بوڑھی آدمی کے مکان مین رات کا جانا ترک کر دیا تھا جس دن کہ اس کو توالی کے جوان سے ملاقات ہوئی تھی جو اس مکان کی نگرانی کے لیے متعین تھا۔ جو جال آپنے میرے پھانسنے کے لئے بچھایا تھا اسکو مین نے دریافت کر لیا تھا۔

مین نے پوچھا — کیا ڈینزاری اپنے اسناد (نیک کی سیکیورٹیان) اپنے ساتھ رکھتا تھا؟"

دربو — "نہین۔ وہ مجھے اسکی میز کے چور خانے مین ملی تھین"

مین نے پوچھا — "تمہین اس چور خانہ کا کھولنا کیونکر معلوم ہوا؟"

دربو — "اکیسون مین ڈینزاری کی چچی پاس بیٹھا تھا۔ اس نے میرے روبرو اسی

طرح کی سیر کا خانہ کھولا تھا جسطرح کہ ڈیزاری کی سیر تھی اور میں نے اسکو کھولتے ہوئے دیکھا تھا۔ میرا خیال یہ تھا کہ جب دونوں سیردان کی وضع اور ساخت یکسان ہے تو پھر انکے کھولنے کا طریقہ بھی ایک ہی ہونا چاہیئے یہ میرا خیال غلط نہ نکلا۔

میں نے پوچھا — "تم نے اسکی اسناد پر کب اپنا قبضہ کیا تھا؟"

دربو — "قتل کے بعد دوسرے دن رات کے سات بجے"

میں نے پوچھا — "تم ڈیزاری کے کمرے میں کسطرح داخل ہوئے تھے؟"

دربو — "اس کی کنجیوں کے ذریعہ سے جو اس کے جسم پر ملی تھیں۔ انہیں کی مدد سے میں نے چابی چرائی۔ ٹوپی۔ اور جب گبری لیکے آیا تھا اور اس کے دوسرے اسباب کی چوری کی تھی"

میں نے کہا — "میں نے تو کوئی کنجی تمہارے پاس نہیں دیکھی۔ اور حالانکہ تمہارا بیگ اور دوسرا اسباب جسمیں تمہارا بی بی کی دولت رکھی گئی تھی مقفل ہیں"

دربو — "یہ بھی آسان ہے ایک ٹوپی کے بس میں ہیں جسے میں نے توڑے عرصہ کے ہی ایک پرانے سامان فروش کی دوکان پر کھدیا تھا۔ اسی شخص کے ہاتھ میں نے اپنا پرانا سامان بھی فروخت کیا تھا"

میں نے کہا — "اب میں تمہارے اقرار جرم کی اطلاع گزر مینگ مجسٹریٹ کو دینا ہوں پھر میں اسکی نسبت سرکاری رپورٹ کرونگا۔ تم بھی میرے نام کے پاس اپنے دستخط کردو"

دربو — "میرا اقرار کافی ہے۔ میں کسی کاغذ پر دستخط تو نکروں گا"

میں نے کہا — "تو اب تمہیں اس پولیس اسٹیشن میں زیادہ عرصہ تک رکھنا فضول ہے۔ میں اس وارنٹ کی بموجب جو تمہاری گرفتاری کے لئے جاری ہوا تھا تمہیں مبلغانہ کو روانہ کردونگا اور چونکہ اس وقت تک میں تمہارا ذمہ دار ہوں جب تک کہ تم وہاں نہ پہونچ جاؤ

اس لئے میں تمہارے اور اون کانسٹیبلون کے ساتھ چلونگا جنکی حفاظت میں تم ہو"
دربو — "آپ کچھ خوف نکیجئے۔ میں دوبارہ بھاگنے کی کوشش نکرونگا۔ میں نے ایکمرتبہ
تو فرار ہو جانیکی سعی کی تھی۔ مگر میں اسمیں ناکام رہا"
میں نے کہا — "یہ سب سچ ہے۔ لیکن تم ایک ایسے شخص ہو جسکی حفاظت اور نگرانی
بڑی مشکل ہے"

بعد ازاں میں اپنے سیکرٹری کی طرف متوجہ ہوا اور بالارادہ دربو کے روبرو اُس سے
مندرجہ ذیل مراسلہ تحریر کرایا۔

اتوار — ۲۸ — فروری ۱۸۶۹ء

مقدمہ کا چالان

حسب لیٹیل وارنٹ گرفتاری منسلکہ ہذا جسکو مسٹر ارک آگیر امینگ مجسٹریٹ نے جاری فرمایا
تھا یہ آدمی جو اپنا نام پیری دربو ملقب بہ ڈکر سیا بتاتا ہے بحیثیت ہذا مرسل ہے۔
اُس آدمی کا مولد معلوم نہیں ہوا۔ مگر اسکی عمر تیس برس کی ہے۔ وہ دزدی کا پیشہ کرتا
ہے۔ اور سٹرک کیمارڈین کے مکان نمبر ۲۶ میں تنہا ہے۔ اس شخص نے کئی قتل کئے ہیں
اور ساتھ ہی اس کے چوری کے جرم کا بھی ترکب ہوا ہے۔ دربو ایک بہت بڑا خونخوار
مستقل مزاج اور چالاک مجرم ہے۔ وہ بھاگ جانیکی کوشش بھی کر چکا ہے۔ خوف ہے کہ
بھاگا وہ پھر نکل جانے کی سعی کرے یا جرم خودکشی کا مرتکب ہو۔ اسکی بہت بڑی نگرانی
کرنی چاہیے۔

اس لئے گذارش ہے کہ جب تک ایگر امینگ مجسٹریٹ اس کو قید سخت میں رکھنیکا حکم جاری
فرمائیں۔ حوالات کے افسر پر دخول آمد و رفت کو روکیں اور کسی باہر کے آدمی کو اندر نہ آنے دیں۔

جی میس کمشنر پولس"

فصل ۱۸

بدرو ورلبو ایگزامننگ مجسٹریٹ کے سامنے موجود ہے۔

مسٹر آرک نے میرے مراسلہ متضمن اقرار جرم کے جواب میں میرے نام یہ حکم روانہ کیا کہ اوس مکان کی بدرو صاف کرائی جائے جہاں ڈیزاری کا قتل واقع ہوا ہے ایگزامننگ مجسٹریٹ نے اس بدرو کی صفائی اپنے اختیار میں رکھی تھی کہ جب وہ چاہیں اسکی تلاشی کا وقت معین کریں اور اُسے صاف کرا کے دیکھیں۔ جب انہوں نے ورلبو کا اقرار پڑھا تو اُس وقت انہیں اس کارروائی کے زیادہ ملتوی رکھنے کی ضرورت معلوم ہوئی اور انہوں نے مجھے لکھا کہ فوراً یہ کارروائی بڑی احتیاط اور ہوشیاری کے ساتھ میری موجودگی میں شروع کیجائے۔

اس لیئے دوسرے دن مارچ کی پہلی تاریخ بروز دوشنبہ رات کے دس بجے ریچرڈ کمپنی کے جوانوں کا ایک جوق سڑک "نیز راین" میں آ داخل ہوا اور سنڈاس صاف کرنے لگا۔ دو گھنٹے بعد یہ کارروائی ختم ہوئی۔ غلاظت اور نجاست کے درمیان اس بھورے رنگ کے سوتی پاجامے کا بالائی حصہ ملا جسکو ڈیزاری اپنے قتل کے دن پہنے ہوئے تھا۔ اور زمانہ اسٹائلنگ کا اوپری حصہ جسپر + B + کا نشان پڑا ہوا تھا۔ کچھ جلی ہوئی ہڈیوں کے ریزے۔ آنتوں کا ایک حصہ کچھ قسم معدے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے۔ دل۔ جگر طحال۔ امعائے ستیم کا ایک جز خاص اور شانہ وغیرہ سب چیزیں بھی پائی گئیں۔ جو ایونیا (نوساور) سنڈاس میں تھی اُس کی وجہ سے یہ اعضا انسانی سڑنے گلنے نہیں پائے تھے اور وہ سب کے سب ایک محفوظ حالت میں تھے۔ میں نے ان سب

جسم انسانی کے ٹکڑوں کو مرتبانوں میں رکھ کے اپنا پرچہ بین لگا دیا اور دوسرے دن
ہی انہیں مارگ اسٹیشن پر لے گیا۔ میں نے اپنی رپوٹ کے ساتھ میں اس تعلق
کے تاریخی سند رہنے دیا۔ ایک رسید بھی منسلک کر دی تھی جسے میرا فوٹی وقتخط کرکے واپس
دیا تھا۔ رنگو کا لنٹ مقتول کے پہلے دو مرتبانوں پاس روزانہ جایا کرتا تھا۔ اس کا بھی
یہ اعتقاد تھا کہ کوئی نئی بات نہیں معلوم ہوئی۔ اس پرانے سامان فروش پاس سے
دو سرک ڈی ایچ ڈی پر رہتا تھا۔ باقی ایک تہی رہی۔ یہ تہی اس کے
پاس میں رکھی تھی۔ اس کی نسبت اسکو حکم دیا گیا کہ وہ اسے اپنے پاس رکھے۔
جب تک جنہیں کے جنہیں قاتل نے خود بتایا تھا اور کوئی شبہ نہ رہے اس میں بھی
پرانے سامان فروش نے مجھ سے کہا ۔۔۔ بجز ایک خالی بوتل کے جسمیں کوئی چیز نہیں
سب میں سے ورنو کا سارا سامان اسوقت ہی بیچ دیا تھا جب کہ اسکی گرفتاری کی خبر مشہور ہوئی
چونکہ یہ ورنو کا سامان تھا اس لئے اسکی اصلی قیمت سے بھی پچاس روپیہ فیصد زیادہ ہمیں
دام ملے تھے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ قاتلوں کی چیزوں کو بھی لوگ اسی رغبت اور
محبت کے ساتھ اپنے پاس رکھتے ہیں جیسا کہ وہ بزرگوں اور اولیا اللہ کے تبرکات رکھتے
ہیں۔ اس لئے مجھ آپ جیسے اشیات کے کہنے کی ضرورت نہیں کہ جب ورنو نے ایک بڑا سیاہ
صندوق میرے ہاتھ فروخت کیا تھا کی پانچ فرانک قیمت اب ہی میں اسے دینے پر مستعد ہوں
تو اسوقت مجھکو بہت بڑا رنج ہوا تھا۔

ورنو نے یہ صندوق جس میں اس نے اپنے مقتول کے اعضا رکھے تھے جو جہ سے جلا ڈالا تھا
کہ اسمیں سے ایک سڑی لاش کی سی بو آتی تھی۔

دوسری مارچ صبح کے وقت مجھے ورنو کی بیوی بی بی کا ایک خط ملا جسمیں اس نے ورنو
کے مال و متاع پر قبضہ کرنے کی غرض سے پیرس میں آنیکا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ اسی روز دوپہر
کے وقت ورنو بھی دوسری بار مسٹر آرک ایگزامینگ مجسٹریٹ کے سامنے حاضر کیا گیا جنکے
پاس میں بھی اسی وقت اسقدمہ کے باقی کاغذات لایا تھا۔ بعد ازاں مجسٹریٹ موصوف نے
جرم کا اظہار لینا اور اسکو جانچنا شروع کیا۔

ایگزامینگ مجسٹریٹ ــــ "معلوم ہوتا ہے کہ تم نے اپنے جرم کا اب اقرار کیا ہے۔ یہ بہت اچھی بات ہوئی تم پہلے بھی اسکا اقرار کر سکتے تھے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ تم اب بھی اس اقرار یا اظہار کی تصدیق کرو گے جو تم نے پولس کمشنر کے روبرو دیا ہے اور اسطرح تمہارے مقدمہ کی تحقیقات بہت جلد ختم ہوگی"

ملزم ــــ "جو کچھ میں نے کہا ہے وہ سب سچ ہے"

مجسٹریٹ ــــ "چند باتیں دریافت طلب باقی ہیں۔ انکا صاف ہوجانا بھی ضرور ہے چنانچہ میں تمہارے اور اگلے حالات کو ثابت کرونگا۔ پھر میں ڈیزارٹی کے قتل کی تحقیقات کرونگا اور اسکے بعد میں بزنارڈ کسان اور اس چوکری کی نسبت پوچھونگا"

ملزم ــــ "میں آپ کے سب سوالوں کا جواب دونگا۔ مگر آپ سے اتنی استدعا ہے کہ میری داستان کا تسلسل بھی رکھی جائے۔ یہ کہنے کی کوشش میں جو تین ہفتے کر رہا ہوں میں نے محسوس کیا ہے کہ میں اس سے میرے سر کا بیجا بل گیا ہے اور اب تک انکا اثر میرے دماغ پر ہے اور اس سے میرے سر میں بہت درد ہوتا ہے۔ میرا دماغ مختل ہے۔ خیال صاف نہیں ہیں اور دماغ میں کوئی خیال بھی نہیں آتا ہے۔ آپ مجھے میرز کے جیلخانہ میں بھیجدیجئے میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ آیندہ شنبہ کو میں آپسے اپنی پیدائش اور خاندان کا حال بیان کرونگا۔ میں آپ کے سامنے کچھ تحریر پیش کرونگا جس سے آپکو معلوم ہوگا کہ میں بزنارڈ کسان۔ اور میری گارتن چوکری سے کس قسم کے تعلقات رہتا تھا میں ان سب الزامات کا پورا اقرار آپ سے کرونگا جو میرے نوٹ لگائے جاتے ہیں اور اسی وقت میں اپنا اصلی نام بھی اپنے بیان کے نیچے لکھدونگا"

مجسٹریٹ نے بات کاٹ کے کہا ــــ "اس سے تمہارا کیا مطلب ہے؟ کیا تم اپنے اس اقرار و دستخط پر دستخط کرنے سے انکار کرتے ہو جو تم نے ابھی دیا ہے؟"

ملزم ــــ "میں آپ کی کسی سے انکار نہیں کرتا ہوں۔ میں کبھی دستخط نہ کرونگا۔ میں کسی مختلف عام جلسوں میں اپنا صاف صاف بیان کر چکا ہوں کہ میں کبھی اپنے نام کسی عدالتی کاغذ یا سند پر نہ لکھونگا"

میرا اصول ہے - جو کچھ میں نے لکھا ہے وہ مجھکو ہمیشہ یاد ہے - مگر جو کچھ آپ اپنے منشی کو لکھاتے ہیں گو میں اسکو پڑھ بھی لوں وہ مجھے یاد نہیں رہسکتا ہے "

مجسٹریٹ — " تم جو اپنے مقدمہ کی پیشی شنبہ تک ملتوی کرنے کی درخواست کرتے ہو تو کیا اس سے کوئی تمہاری مخفی غرض نہیں ہے ؟ تم فرصت اور مہلت چاہتے ہو - اس سے تمہاری کیا غایت ہے ؟ "

ورلو نے نیچی نظر کرلی اور اسکا کچھ جواب نہ دیا -

مجسٹریٹ — " میں تمہیں جیلخانہ میں بھیجنیکا حکم دونگا - لیکن میں تمہیں آگاہ کرتا ہوں کہ تم ایک بالکل نیا قید خانے یا کال کوٹھری میں اسوقت تک رکھے جاؤگے جب تک تم اپنے وعدے وفا نکروگے "

پھر مجسٹریٹ نے رنگو اور چمپی کانسٹبلوں سے مخاطب ہوکر کہا — " تم انہیں لیجاؤ "

یہ سُن کے ورلو اُٹھا — اور انہیں سے ہر ایک کانسٹبل نے اسکا ایک ایک بازو پکڑ لیا - جب باہر جانے لگا تو اُس نے مجھ سے اور مجسٹریٹ دونوں سے مخاطب ہوکر دبی زبان سے کہا — " شنبہ آئندہ تک کیلئے میں آپ صاحبوں سے رخصت ہوتا ہوں "

جب ورلو یہ کلمہ زبان سے نکال چکا تو اُس وقت اس کے ہونٹوں پر حقارت آمیز تبسم سا معلوم ہوا - اور یہ اُسکی آخری رخصت تھی -

فصل ۱۹

دربو کی خودکشی - اسکی تجہیز و تکفین -
اور اسکا خاندان -

مارچ کی پورنیما تاریخ بھرات کے دن ۱۱ بجے میں اپنے ناگی کرسے میں کام کر رہا تھا
چپی نے اور اسکے بعد اطلاع دی کہ ایک عورت ماتمی لباس پہنے اور اپنا چہرہ نقاب میں
چھپائے باہر کھڑی ہے وہ آپ سے کچھ کہنا چاہتی ہے مگر اپنا نام نہیں بتاتی ہے
میں نے چپی سے کہا کہ اسکو آنے دو ۔ ایک لحظہ کے بعد دربو کی بیوی اندر آئی
میں نے کرسی پر بیٹھنے کے لئے اشارہ کیا ۔ نیم جان بسمل کیطرح وہ کرسی پر گر پڑی ۔ اور
چہرہ سے نقاب اٹھالی ۔ پندرہ دنوں میں اسپر بوڑھاپا چھا گیا تھا ۔ چہرہ کی رنگت زرد
ہوا میں تھی ۔ اور گالوں پر جھریاں پڑ گئی تھیں ۔ اور چاندی کے تاروں کی طرح
کہیں کہیں سفید بالوں کی لٹیں دکھائی دیتی تھیں ۔ گو دراصل ابھی اسکی عمر ۴۵ برس سے
زیادہ نہ تھی مگر اسوقت وہ ۶۵ برس کی عورت معلوم ہوتی تھی ۔
دربو کی بیوی نے کہا ۔ "جب آپنے میرے مکان کی تلاشی لی تھی تو اس وقت آپنے میرے ساتھ
سخت ۔ مہربانی اور ہمدردی کا برتاؤ کیا تھا کہ جس سے اسوقت مجھے آپکو پہچاننے
کیلئے رکنے استعجاب کرنیکی جرات ہوئی "
میں نے پیشتر صاحبہ اپنے بدل وجان بچاکر بچالانے پر اسے مبارکباد دی اور کہا ارشاد ہو
دربو کی بیوی نے جواب دیا ۔ "میں بہت ہی اور نہ طاقت دیکھ رہی ہوں کہ خاندان کی تجہیز و تکفین کے رسوم
کروں "
میں نے تعجب سے پوچھا ۔ کیا کہا ۔ دربو کی تجہیز و تکفین کیسی ۔ تم یہ کیا کہتی ہو کیا وہ مر گیا "
دربو کی بیوی نے کہا ۔ "اسکا مرنے سے رہنا نہیں ہوا "

میں نے کہا — مجھے اسکی مطلق خبر نہیں — اور اگر تم مجکو اس حادثہ سے بیان آکے آگاہ
نکرتیں تو شاید اور کچھ عرصہ تک مجکو اسکی خبر نہ ہوتی — مگر یہ تو بتاؤ کہ کب وہ مرا اور کیونکر وہ
ورلو کی بیوی نے نہیں اسکی تفصیلی کیفیت نہیں معلوم — مجکو فقط اسکے مرنے ہی کی اطلاع ہوئی ہے
میں نے مندرجہ ذیل کہلے ہوئے خط کو پڑھا جو میڈیم ورلو نے میرے ہاتھ میں دیا —

جیرارڈ سٹریٹ — ۴ — مارچ ۱۸۵۶ء

ڈیوزارڈ کے جیلخانہ کے وارڈ نمبر میڈیم ورلو سائکن شرک لارڈن نشان ۱۰ کو مطلع کرتے
ہیں کہ اس جیلخانہ میں اُن کے خاوند ہنری ورلو نے قضا کی — وہ براہ کرم میاں آکے اسکی
لاش کی دفن کرنے اور اسکی تجہیز و تکفین کا ضروری بندوبست فوراً فرما دیں — ایسا نہ خیر ہوگی
تو حکام جیلخانہ خود یہ کارروائی کر لینگے —

شرح خط

وارڈ نمبر ۱۰

یہ خط پڑھکے میں حیرت زدہ ہو گیا — اور اس ناگہانی مرگ کی خبر سننے سے بیحد بیتاب ہوا —
میں نے ورلو کی بیوی سے کہا — میں تمہاری جانب سے سب ضروری بندوبست کر دونگا — رفقے
اپنے نکاح کا سرٹیفکیٹ مجھے دیدینا — میں نے پہلے ہی تم سے اسکو طلب ہی کیا تھا"
ورلو کی بیوی — "یہ موجود ہے"
میں نے کہا — "میں تمہارے خاوند مرنیکا سارٹیفکیٹ بھی لکھوا دونگا — اور اگر ضرورت
پڑیگی تو زنگھوا اور چمپی جو ورلو کو جانتے ہیں گواہ ہو جائینگے — مجھے تم سے یہ دریافت کرنیکی
ضرورت نہیں کہ ورلو کی تجہیز و تکفین کسطرح ہونی چاہیے"
ورلو کی بیوی — "مسٹر ورلو ایک آزاد خیال کا آدمی تھا — بلا کسی مذہبی رسوم کی ادائی کے
اسکو دفن کرنا چاہیے — خدا اسکا انصاف کریگا"
میں نے کہا — "میں خیال کرتا ہوں کہ تم اسکی موت کو شہرت دینا نہیں چاہتیں"
ورلو کی بیوی — "میں چاہتی ہوں کہ اس قاتل کا صفحہ ہستی سے مٹ جاوے"
میں نے پوچھا — "کیا تم اسکے والدین کے نام و نشان سے آگاہ ہو؟"
ورلو کی بیوی — "یکطرح وہ بھی یتیم تھا — اسکے ماں باپ دونوں مر گئے تھے"

مین نے کہا ۔ "جب مین نے اُسکا چالان کیا تھا تو غالباً اُسوقت اُس کے پاس کوئی اُسلحہ نہ تھا"
داروغہ صاحب "اگر یہ مزور تسلیم کرنا چاہئے کہ ورڈ کے سے قیدی کی طرف کسیقدر نرمی تو ہمیں
اور خبرداری درکار ہے۔ اس نقرے بادا آدم کے وقت کا دستور ہاتھ سے نہ چھوٹے اور پرانی
کلیر ہمیشہ پیشِ رہیں اور گاڑی کے کرایہ مین دو پیسے کی کفایت ہو مقام ایک ہی کا ہے
مین نے تمام قیدیون کو مرعنیون نے کہا بچی کی طرح بڑے بیٹھتے ہین۔ اس لئے اگر قیدی بھاگ
جاتے ہین۔ اور آپ اس بات کو بھی غور کیجئے کہ ہر ایک بھاگے ہوئے قیدی کے پکڑنے مین
کتنے گاڑی کا کرایہ صرف ہوتا ہے۔ علاوہ ازین اگر کوئی فراری قیدی پھر کبھی قابو مین
آجائے تو ہمین اپنے آپ کو بڑا خوش قسمت تصور کرنا چاہئے"
داروغہ مجلس ۔ "مین خیال کرتا ہون کہ ورڈ کی بیوہ بھی یہان آئی ہوگی"
مین نے کہا ۔ "وہ ہرگز نہ آئیگی مین اُسکی طرف سے یہان کارروائی کرنے آیا ہون۔
سیڈیم صدمہ جو اسیقدر تعظیم و عزت کے لایق ہے جسقدر کہ اُسکا خاوند قابل نفرت اور خوف
تھا۔ یہان آنے سے معذور ہے۔ جو اخراجات تجہیز و تکفین مین آئینگے وہ فقط انہین اوا
کرونگی۔ مین اپنے ہمراہ دو کالس بل لایا ہون جو اس آدمی سے واقف ہین۔ موت کے
سرٹیفکیٹ پر یہ دونون اپنی گواہیان لکھہ دین گے۔ شادی کا سرٹیفکیٹ بھی یہ موجود ہے
جو ریورنڈ شناخت کے لئے کافی ہوگا۔ گو اس نے مجھہ سے یہہ کہا تھا کہ مین نے نام بدلکے
شادی کی ہے۔ اس شخص کا مزور کچھہ مجرمانہ رویہ تھا مگر اب وہ مُردہ ہے اور اُسکو اب ہماری
سوسائٹی سے کوئی تعلق باقی نہین رہا۔ اب آپ مجھہ یہہ بتائیں کہ وہ کب دفن کیا جائیگا"
داروغہ مجلس ۔ "مین مزور آپ کو اسکی اطلاع کر دونگا"
بعد ازان مین مجلس سے حوالات کے مکان کو گیا مجھے بڑی فکر تھی کہ کسی طرح یہہ خبر
ہو کہ اسٹرے کا پھل ورڈ پاس کیسے پہنچا۔ حوالات کے افسرون سے ملنے کی مین نے
بڑی آرزو مند عالی۔ مین نے سُنا کہ اس وقت داروغہ اور اون کے منشی سب کے سب
اپنے کام مین مصروف ہین۔ اور مجھے نہین مل سکتے ہین۔ خیر مین نے چیف وارڈر
جسنے پہرے والون کے نائک سے کچھہ پوچھا۔ اور اُس نے اپنی لاعلمی کا جھانکیا اور

اور ورتو کی خودکشی سے اپنے آپکو محض ناواقف ظاہر کیا اور مجھے اوس سے کوئی بات نہ دریافت ہوسکی۔ چونکہ معلوم ہوتا تھا کہ اس نے اپنی بالادست کی ہدایت کے موافق یہ لاعلمی ظاہر کی تھی اس لئے میں اسپر اس لاعلمی کی بازپرس بھی نہ کرسکتا تھا۔ پھر میں ایگزامینگ مجسٹریٹ پاس گیا اور انہیں سخت ملول اور رنجیدہ پایا۔ وہ اپنے کمرے میں اسوقت ادھر اُدھر جلدی جلدی ٹہل رہے تھے۔ انہیں اسی وقت ورتو کی خودکشی کی اطلاع ہوئی تھی۔

کچھ تھوڑی گفتگو کے بعد ایگزامینگ مجسٹریٹ نے مجھ سے پوچھا "اس خودکشی کی نسبت تمہارا کیا خیال ہے؟"

میں نے کہا "اسکی نسبت جو کچھ میرا خیال ہے میں اُسے عرض نہیں کرسکتا ہوں۔ میں فقط اتنا ہی کہہ سکتا ہوں کہ میری پیشین گوئی پوری ہوئی۔ جب آپنے گذشتہ ۲۰ جنوری کو براہ عنایت اس مقدمہ کی دریافت میرے سپرد کی تھی تو اس وقت میں نے قاتل کی گرفتاری کی امید آپ پر ظاہر کردی تھی۔ اور میں نے یہ بھی کہدیا تھا کہ میرے نزدیک یہ مقدمہ کسی ماجرائی واقعہ پر ختم ہوگا۔ اور عدالت میں کسی پیش نہ ہوگا۔ مجھے یہ نہ معلوم تھا کہ میری پیشین گوئی اسقدر پوری ہوگی اور میں اس معاملہ میں ایک اچھے خاصے پیغمبر کا کام انجام دونگا۔"

مجسٹریٹ نے جواب دیا "مگر میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ استرا کیسے قاتل پاس آیا؟"

میں نے کہا — "جو استرا اُس نے اپنی ٹوپی میں چھپا کر رکھا تھا اور بمرنت گرفتاری اُسکے پاس برآمد ہوا تھا وہ سر بمہر آپکے پاس موجود ہے۔"

گرفتاری کے بعد بڑی ہوشیاری اور خبرداری سے اسکی کپڑوں کی تلاشی گئی تھی۔ میں اسکیلیا تو صرف آپکے پاس لایا تھا یا اُسکی اگلی جایداد عدالت میں لیگیا تھا۔ اس سے ان دونوں مقاموں میں کوئی استرا اسے نہیں ملسکتا تھا۔ بستنا ان دونوں مجموعوں کے اور کسی دوسرے مقام میں استرا بآسانی اسکا حاصل ہوسکتا ہے۔"

مجسٹریٹ "میں صدر افسر پولس سے اس واقعہ کی مزید کیفیت طلب کرونگا۔ اسکا دریافت کرنا بہت ہی ضرور ہے ورنہ انصاف کی امید کسیکو بھی باقی نہ رہیگی۔"

ایک لمحہ تک غور کرنیکے بعد مجسٹریٹ نے یہ کہا — "چونکہ جسکی کی مقدمہ میں لوگ میں معاملہ

نہیں ہے جسکو ہم تلاش کریں لہذا اس کے مختلف کاغذات الماری میں رکھنے کے سوا اور ہم کیا کر سکتے ہیں "

میں نے کہا — "برنارڈ کسان اور میری کارٹن چوکری کے مقدمات کے کاغذات بھی انہیں شامل کئے جائینگے "

مجھے ڈر تھی کہ یہ دریافت کیا جائے کہ استراکسطرح ورنو کو ملا۔ اس لئے ایگزامینگ مجسٹریٹ سے رخصت ہوکر میں اپنے پہلے صدر افسر مسٹر ماسی کے پاس گیا۔ وہ بڑی مہربانی کے ساتھ مجھ سے ملے۔ بوڈری اور ورنو کے مقدمہ کی دریافت بسطرح میں نے کی تھی اسکی نسبت انہوں نے مجھے مبارکباد دی۔ اور ورنو کی خودکشی پر اپنا افسوس ظاہر کیا۔ اور یہ بھی کہا کہ "حوالات اور محبس میں داخل کرتے وقت ضرور اسکی اچھی طرح تلاشی نہیں لیگئی تھی "

میں نے جواب دیا — "آپ ہی فرمائی کہ کیسا استرا میری غفلت سے اسکی جیب میں رہا تھا ؟"

صدر افسر — "میرے دل میں کبھی ایسا خیال نہیں گذر سکتا میرا خیال تو یہ ہے کہ ہمیں محبس والوں کا قصور ہے۔ اب صدر افسر کو تو الی اس واقعہ کی دریافت کا حکم جاری کرنیوالے ہیں۔ ہمیں جس شخص کا قصور ہوگا وہ ظاہر ہو جائیگا "

میں نے کہا — "مجھے سرکاری دریافتوں اور تحقیقاتوں کا حال معلوم ہے جس شخص سے کچھ حالات دریافت ہونیکی قوی امید ہوتی ہے اسکو چھوڑ کر باقی اور سب لوگوں سے سوالات کئے جائینگے۔ اور اس ساری خرابی کا بار میری گردن پر ڈالا جائیگا "

صدر افسر — "آپ ایسی خیال دل میں نہ لائیں۔ آپ دیکھینگے کہ اس محبس کے محافظ کو جس سے یہ غفلت سرزد ہوئی ہے بعد دریافت کے بہت سخت سزا دیجائیگی "

میں نے کہا — "ہاں کوئی بدقسمت بارہ سو فرانک کی ماہوار پانے والا شخص ذبح کیا جائیگا اور اسکی ایک ہفتہ کی تنخواہ روک دی جائیگی۔ جس سے اس کے اہل وعیال بھوکوں مرینگے۔ کیا اچھا انصاف ہوگا! اگر میں اس عہدہ دار کو دریافت کردوں جسنے اپنے عہدہ کی حقارت اور اپنے اقتدار کی توہین کی ہے اور جسکے ذریعہ سے ورنو تک استرا پہنچا ہے تو بتائیے آپ کیا کرینگے "

صدر افسر — "اگر وہ میرے ماتحت ہوگا تو میں اُسے موقوف کردونگا "

میں نے کہا — "ہاں البتہ یہ انصاف عدالت ہے "

بعد ازاں رنگو اور چمپی واپس آئی - بارہویں حلقہ کی اسٹیشن "میری" پر ورنیکا باضابطہ اظہار کر دیا گیا تھا - اور صبح کے آٹھ بجے اُنکی تجہیز و تکفین کا وقت مقرر کیا گیا تھا - ورنو کی بیوی ٹھیک سات بجے اپنے وقت مقررہ پر میرے پاس آئی - جو کچھ کہا گیا تھا اُس سے میں نے اُسکو آگاہ کیا اور اُس سے پوچھا کہ "اگر تمہارا جی چاہے تو تم بھی گاڑی میں بیٹھ کر جنازے کے پیچھے پیچھے چلو"

میڈیم ورنو نے کہا "جی نہیں - کل صبح میں اپنے قدیم محلہ کے گرجا میں جاؤنگی - اور وہاں خدا سے یہ دعا مانگونگی کہ وہ اس مجرم کے روح پر رحم فرمائے -

بعد ازاں میں اُس صومعہ کے پیر پادری پاس جاؤنگی جسمیں میں نے تعلیم پائی ہے اور اُس سے یہ سارا ماجرا بیان کرونگی اور اپنی زندگی کے باقی دن کاٹنے کیلئے اُس سے تھوڑی جگہ مانگونگی اور جو کچھ قلیل رقم میرے پاس بچ رہی ہے اُسکو غریبوں کے فائدے اور اُنکی امداد و اعانت میں صرف کرونگی"

میں نے پوچھا "کیا ہمہ تن خدا کی طرف متوجہ ہونے اور اُسکی عبادت میں باقی اپنی عمر گذارنیکا تمہارا مصمم ارادہ ہو چکا ہے؟"

ورنو کی بیوی نے "خدا کی عبادت اور معذوروں کی اعانت کی امید میں"

میں نے اُسکی اس عزم اور ارادہ کی تعریف کی اور اُس کے مجروح اور شکستہ دل میں کچھ تھوڑی سی امید کا رحم لگانیکو اپنا فرض خیال کیا -

میں نے اُس سے کہا "چند ماہ گذرنیکے بعد پھر تم اِس دنیا و دوں میں واپس آؤگی - تم ابھی نوجوان ہو - تمہیں کوئی دوسرا شخص ملجائیگا"

ورنو کی بیوی نے تیور بدل کے اور ناک بھوں چڑھا کے کہا "میری بے حیا زندگی میں دنیا کی نظروں میں ہمیشہ ورنو قاتل کی بیوہ رہونگی - اور اُسکی بیوہ کہلاؤنگی - اب میری قسمت میں فقط یہی لکھا ہے کہ میں صومعہ میں گوشہ نشینی اور گمنامی کے ساتھ یہ بقیہ عمر گذاروں - جب قضا آئے تو میں نامعلوم طور سے مرکر رہجاؤں اور اپنے دل کو اس خیال سے تسلی دیتی رہوں کہ جنت میں اپنے ماں سے جا کے ملونگی" یہ کہکر وہ نوجوان عورت رخصت ہونیکے لیے اٹھی - اور کچھ

سوچ کے مجھ سے پوچھنے لگی ۔ "آپ نے یہ تو مجھے بیان ہی نہیں کیا کہ اس آدمی نے
جسکا نام لینے کی مجھ میں جرات نہیں ہوتی اس لڑکی کا پیچھا کیا"

میں نے کہا ۔ "میڈیم ۔ میں بڑے افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ اس نے استرے سے اپنا
گلا کاٹ کے جان دی"

درلو کی بیوی ۔ "کیا استرے سے"

میں نے کہا ۔ "ہاں میڈیم ۔ اور بھی بہت اسکا غیب ہو گیا کیونکہ اسکا ہاتھ لگا"

یہ سنکر درلو کی بی بی کے چہرہ پر رنگ آتا جاتا تھا اور اس نے اپنی گردن جھکالی ۔ اور ایک
منٹ خاموش رہنے کے بعد کہنے لگی ۔ "میرے حق میں یہ خودکشی بہت ہی بہتر ہوئی اس سے مجھ پر کت
نہیں آئی ۔ شاید اس بدبخت آدمی سے فقط یہی ایک اچھی حرکت ہوئی ہے ۔ مگر اب مجھ تم سے ایک
اور بات پوچھنی پڑی ۔ کیا اسکا خودکشی کرنا ایک بہت ہی ضروری امر تھا"

میں نے کہا ۔ "میڈیم ۔ میں تو یہی چاہتا تھا کہ عدالت سے اسکے مقدمہ کا فیصلہ ہوتا"

درلو کی بیوی ۔ "تب تو جو کچھ ہوا اس کو میں نہیں سمجھ سکتی ہوں"

میں نے کہا ۔ "براہ کرم ذرا توضیح کے ساتھ صاف صاف بیان کیجئے"

درلو کی بیوی ۔ "کیا کل صبح کے وقت تمہارا کوئی آدمی میرے پاس آیا تھا"

میں نے کہا ۔ "میرے پاس سے ؟ میں نے تو کوئی آدمی نہیں بھیجا"

درلو کی بیوی ۔ "پھر تو یہ معاملہ نہایت ہی پیچیدہ ہے"

میں نے کہا ۔ "خدا کے واسطے پوری کیفیت مجھ سے بیان کیجئے ۔ اگر کوئی مکر و فریب کی کارروائی
اس میں آئی ہے تو میں سب سے زیادہ پہلے اپنے آپ کو الزام سے بچانا چاہتا ہوں"

درلو کی بیوی ۔ "آپ کے بھیجے ہوئے آدمی نے (یا اس شخص نے جس نے اپنے آپ کو آپکا
بھیجا ہوا ظاہر کیا تھا) آپ کی طرف سے اس انگریزی استروں کی پیٹی مجھ سے طلب کی تھی جو اس نے
بیگ میں رکھی ہوئی بتائی تھی ۔ یہ پیٹی بیگ میں تھی ۔ چونکہ میں نے بڑی ہوشیاری سے
ان استروں کو جانچتے ہوئے دیکھا تھا بلکہ یہ بھی دیکھا تھا کہ آپ نے ان میں سے ایک بیل کو
سستے میں لگانے کی کوشش کی تھی اسلئے مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ آپ اس پیٹی کو بھانپ لیں

گئے ہیں۔ اسلئے میں نے استروں کا کیس اُس آدمی کے حوالہ کر دیا"

میں نے کہا "یہ بہت ہی بڑا فریب تھا جو عمل میں آیا۔ میں آج شام ہی کو جاکے صدر افسر کوتوالی اور چیف آف دی سٹی پولس کو اس فریب کی اطلاع دیتا ہوں۔ مجھے یقین کلی ہے کہ وہ ان حالات سے مطلق واقف نہیں ہیں۔ میں ان دونوں عہدہ داروں سے ملاقات رکھتا ہوں۔ مگر میڈیم! اس سے میں اس شخص کے سراغ لگانے کی کوشش سے باز نہ رہوں گا جس نے میرا نام اس خراب کام میں استعمال کیا ہے اور میرے نام سے یہ کارروائی کی ہے۔ ان استروں کی بیچ کی نقط میں اور میرے سکرٹری ہی واقف تھے اور ہم ہی دونوں اس جگہ کو بھی جانتے تھے جہاں وہ رکھی تھی۔ مگر مجھے یہ بھی خیال ہے کہ ربو بھی اس جگہ سے واقف تھا۔ اس نے کسی کے ساتھ سازش کی ہوگی"

پھر میرا ذہن ایک خاص شخص کیطرف منتقل ہوا۔ لیکن حکام کی توہین کے خیال سے میں نے اسکا نام اس بیوہ کے سامنے نہ لیا۔ مگر جب یہ عورت چلی گئی اور میرے کمرے کا دروازہ بند ہوا تو اُس وقت میرے دل میں آتش غضب مشتعل ہوئی۔ سزائے جرم سے قاتل کو بچانیکے لئے جو ذریعہ مہیا کیا گیا تھا اس میں میرا اور میرے دفتر کا نام استعمال کیا گیا تھا۔ اور ان ناموں سے یہ ناجائز کام لیا گیا تھا۔ جو ملکی خدمتیں قاتل نے سرانجام دی تھیں اُن کے صلہ میں استرے کا ایک بیل اسکو انعام دیا گیا تھا۔ یہ بات کسکو معلوم تھی؟ شاید لوگوں کے دلوں میں اس خوفناک اور پراسرار درمیان آدمی کا ڈر تھا۔ اس لیے انہوں نے اس غرض سے کہ عدالت میں کہیں اُنکے بھید پوشیدہ کارروائیاں اور مخفی حالات ظاہر نہ ہوجائیں اس کو خودکشی کا موقع دیا اور اس جرم کے ارتکاب میں اُسے مدد دی۔ افسوس مجھے حماقت ہوئی! میں اسپر نازاں تھا کہ میں ربو کو ایک خوفناک خون کے جرم میں ماخوذ کرکے جوری کے سامنے لاؤنگا۔ یہ سب واہیات خیالات تھے! ایک پوشیدہ قوت اور چھپی ہوئی طاقت اس ساری کارروائی پر اپنی نظر جمائے ہوئے تھی۔ واقعی محکمہ اعلیٰ میں کوئی زوردار اور قوی آدمی کارروائی کر رہا تھا خیر اب کسی دریافت سے کوئی فائدہ نہیں۔ وہ بیچارہ بدقسمت پہرے والا جوان جسے ربو کی رولی جانچنے کا خیال گذرا تھا شاید موقوف کردیا جائیگا۔ مگر اس اعلےٰ درجہ کے عہدہ دار کی کچھ خبر نہ لیجائیگی جس نے قاتل سے سازش کی اور اس

کے ہاتھ میں خودکشی کے لئے ایک ہتیار دیدیا جسکا یہ مطلب تھا کہ وہ اس خونخوار قاتل کی کسی عہدہ
مضرت سے بیخوف ہوجائے۔ کسی کی مجال نہیں کہ کوئی اپنی زبان پر اس عہدہ دار کا نام تک تو لائے۔
گو وقت بہت تنگ تھا اس پر بھی میں کوتوالی بلدہ کے صدر افسر پاس گیا۔ انھوں نے
پہلے میرا بیان بڑی توجہ کے سات سُنا۔ بعد ازاں اپنی معمولی بے تکلفی کے ساتھ انہوں نے بغیر کسی
"مسٹر نیس! تم جانتے ہو کہ میں تم سے محبت رکھتا ہوں میں تمہارے باپ کا دوست اور انکا ہمعصر تھا
اور بنے اسپر مازہے کہ میں تمہارا بھی دوست اور ہمعصر ہوں۔ میں تمہیں اسی دوستی کا واسطہ دلاتا ہوں
کہ تم اب اس معاملہ پر خاک ڈالو۔ تم میری بات مانو۔ یہ معاملہ بہت بڑے بڑے حکام سے متعلق ہے۔
اور اسکا سلسلہ بہت دور پہنچتا ہے"
میں نے کہا۔ "مگر پبلک پراسیکوٹر اور ایگزامینگ مجسٹریٹ کیفیت طلب کرینگے"
چیف ۔ "کرنے دو۔ کیفیت دیدیجائیگی۔ مگر اس عرصہ میں میں اس آدمی کو بڑی سرگرمی کے
تلاش کرونگا جو تمہارے نام سے میڈیم ورہو پاس گیا تھا۔ اگر میں اسکو ڈھونڈ لونگا اور وہ لازم
سرکاری نکلیگا تو میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں اسقدر سزا اُسے ضرور دونگا کہ جس سے دوسروں کو
عبرت ہو۔ مگر میں پھر دوبارہ تمکو سمجھائے دیتا ہوں کہ جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے اُسے فراموش نکرنا۔
دوسرے لوگوں کو اب کارروائی کرنے دو اور تم الگ رہو اب اس معاملہ میں تم زیادہ دخل ندو"
چونکہ میں اس طرح بریدہ مجرم کی تجہیز و تکفین دیکھنا چاہتا تھا اس لئے میں مارچ کی پانچویں تاریخ
صبح کے وقت بند گاڑی میں ٹیکر میزار کے محبس سے تھوڑے فاصلہ پر جاکے کھڑا ہوا۔ رنگو اور
پیمی بھی میرے قریب کھڑے تھے اور ڈربو کے جنازے کا انتظار کر رہے تھے کہ اُس کے پیچھے پیچھے
جائیں۔ میں نے انہیں یہ ہدایت کی تھی کہ وہ دونوں علیحدہ علیحدہ رہیں اور کسیقدر فاصلہ سے جنازے
پیچھے پیچھے چلے جائیں۔ اور اگر کسیکو اُس کی تجہیز و تکفین میں زیادہ سرگرم پائیں اُسکو اچھی طرح
دیکھ بھال لیں۔ مجھے یہ خیال تھا کہ جو شخص ڈربو کی بیوی سے استرا مانگ کے لایا ہے وہ ضرور یا تو
جنازہ کے ساتھ ہوگا یا بروقت دفن قبرستان میں آئیگا۔ اور باوجود اسکے کہ مجھکو اس قسم کی کارروائی
سے ممانعت کیگئی تھی تاہم میں اُس شخص کو معلوم کرنا چاہتا تھا۔
جب آٹھ بجے کے پانچ منٹ ہوئے اُس وقت میزار کے محبس کا پھاٹک کھلا۔

اور اُس میں سے ایک جنازہ نکلا جسکے پیچھے کوئی شخص نہ تھا۔ واقعی یہ ورلو کا جنازہ تھا جو "پیری لیشنز" قبرستان کی طرف جا رہا تھا۔ اُس زمانہ میں یہاں ایک ہی گڈھے میں سب مجرم گاڑے جاتے تھے۔ اس جنازے کو اسی جلدی سے لیئے جا رہے تھے جیسے کہ غریبوں۔ مفلسوں اور لاوارثوں کے جنازے جاتے ہیں۔ اور جن کے ساتھ کوئی سوگوار نہیں ہوتا ہے۔ راہ چلنے والے اشخاص اُس مُردے کی نہائی اور بیکسی پر افسوس کرتے تھے اور جنازہ کو بڑی حسرت کی نگاہوں سے دیکھتے تھے جو اپنے آخری مکان کی طرف اکیلا جا رہا تھا۔ عورتیں اور لڑکے صلیب کا اشارہ کرتے تھے اور مرد تعظیماً اپنی ٹوپیاں اُتارتے تھے۔ میری گاڑی جنازے کے پیچھے بہت فاصلہ سے جا رہی تھی تاکہ اسپر کسی کی نظر نہ پڑے۔ قبرستان تک جنازہ پہونچنے بلکہ قبر کے کنارہ تک جنازہ آنے میں بھی کوئی غیر معمولی بات دکھائی نہیں دی۔ مگر جب لاش قبر میں اُتاری گئی اور مٹی دینا شروع ہی ہوا چاہتا تھا کہ اچانک دو شخص ایک مرد اور ایک عورت قبرستان کے اونچے مقام سے نکلکے اور باہر قبر کے سامنے آکے رُک گئے۔ انہوں نے اس مقام کو بغور دیکھا اور پھر وہ دروازہ کی طرف بڑھے۔ گو قبر پاس آنے جانے میں کوئی بات بھی اُن دونوں کی زبان سے نہیں نکلی تاہم اُن کے چہروں کی حالت اور جن نظروں سے انہوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اُن سے میں تاڑ گیا کہ یہ دونوں شخص ورلو سے محض واقف ہی نہیں بلکہ اُسکو خوب جانتے ہیں۔ اتنے میں زنگو اور چمپی میرے پاس آگئے۔ میں نے اشارے سے انہیں اس عورت اور مرد کو بتایا اور جہاں کہیں وہ جائیں اُنکے پیچھے پیچھے چلے جانیکی ہدایت کی میں از راہ دور اندیشی اپنے آدمیوں کو کسی قدر فاصلہ سے دیکھا کیا۔ وہ دونوں مخفی اشخاص اب اسوقت باہم ساتھ ملکر چلنے لگے اور عالم سکوت میں سڑک کیٹ پر پہونچے۔ جب وہ اُس محبس کے قریب سے گذرنے لگے جسکو عموماً کیٹ کا جیلخانہ کہتے ہیں اُس وقت وہ آدمی پانچ پہریدوں کے سامنے ٹھہر گیا جنپر پھانسی قایم کیجاتی ہے اور اپنی ہمراہی عورت کو یہ جگہ بتائی جو خوف کے مارے تھرا گئی۔ اس آدمی نے اشارے سے کہا۔ "اسکا سر یہاں گرتا تھا" لاسپل مقام پر پہونچ کے وہ دونوں آمنی بس گاڑی میں سوار ہوئے جو گرینیل کو جاتی تھی گلہریوں کی طرح زنگو اور چمپی اس گاڑی کی چھت پر چڑھ کر بیٹھ گئے۔

میرے گاڑیبان نے مجھ سے پوچھا۔ "صاحب! اب کسکے پیچھے گاڑی چلوں؟"

میں نے کہا۔ "آمنی بس کے پیچھے"